قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک

از تالیفات جناب مستطاب صاحبزادہ محمد عبد المنعم خان صاحب خلف الصدق

تاریخی نام

علیہ التحیۃ رسالات نبویہ

۱۳۳۴ھ الی

ھجری النبوی

جناب صاحبزادہ حافظ حاجی محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ ممبر دربار ٹونک

زیر نگرانی احقر ابوظفر حامد میرزا عطاء اللہ سعید دہلوی

دہلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں باہتمام [illegible] چھپا ۱۳۳۶ھ

تعداد طبع (۵۰۰) دفعہ اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد۔ یہ ہیچمدان **محمد عبد المنعم خان** خلف صاحبزادہ **حافظ حاجی محمد عبد الرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ** ایک عرصہ سے اس فکر میں تھا کہ کوئی تالیف ایسی جو مشتمل برافادہ مسلمین و موجب حسنات دنیا و دیں ہو لکھے۔ مدتوں اسی خیال میں منہمک رہا۔ آخر بعد تردد بشمار و فکر بسیار بمشورہ اوستاذی و ملاذی مولانا و بالفضل اولانا۔ مولوی **محمود حسن خان صاحب** دام فیوضہ یہ قرار پایا کہ مناقب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کوئی تالیف نہیں جو موجب فلاح دارین ہو۔ یہ بات دل میں جم تو گئی لیکن سوچتا تھا کہ اس فن میں بھی علماء نے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا ہے۔ مگر یہہ کار خیر خداوند عالم کو اس ناچیز کے ہاتھوں لینا تھا۔ لہٰذا تائید غیبی نے کہا کہ یہہ ایسا محدود فن نہیں ہے کہ تمامی کو پہنچ گیا ہو۔ بلکہ یہہ ایسے برگزیدۂ عالم کے اوصاف ہیں کہ قیامت تک ختم نہوں گے۔ اور اوس زبدۂ اولاد آدم کے مناقب ہیں کہ قیامت کے بعد بھی اِن کا سلسلہ رہے گا۔ اسی خیال نے دماغ اور قلب کو خوب مضبوط بنا دیا لیکن ابتک کوئی ایسا قوی سلسلہ جو میرے اِس خیال کا محرک ہو نہیں پیدا ہوا تھا۔ اسی اثنا میں جناب والد ماجد صاحب ظلہ نے میرے جد امجد صاحب مرحوم و مغفور کے

چند جمع کردہ مکاتیب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ کے لیے مجھے دیئے۔ میں نے اسی سبب
کو اپنے لیے غیبی امداد تصور کر کے مصمم ارادہ کر لیا کہ یہی ذریعہ تالیف مناقب کے لیے سب سے
عمدہ ہے۔ اور کوشش کی کہ ان کے علاوہ اور جس قدر مکاتیب فراہم ہو سکیں کروں۔ لہٰذا
بقدر وسیع معتبر کتابوں سے جنکا ذکر آگے آئیگا تلاش کر کے وہ کل مبارک نامے جو حضور سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف و جوانب میں بنام اکابرین وقت تحریر و تسطیر فرمائے
ہیں جمع کیئے اور اون کا ترجمہ عام فہم سلیس زبان میں لکھا ہے تا کہ عام مسلمان اوس کے مطالعہ
سے اخلاق و عادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مسائل شریعت کے صحیح اصول اور یہہ کہ
اسلام دین حق ہونے کے سبب سے بذریعۂ اخلاق حسنہ کسقدر جلد پھیلا۔ اور ہمارے مقتدا نے
جسکے ہم پیرو ہیں کن کن چیزوں کی طرف دلالت فرمائی ہے اور کن طریقوں سے خداوند عالم
کا تقرب حاصل کرنے کا راستہ بتایا ہے اور توحید کے کیا اصول ہیں معلوم کر سکیں۔ لہٰذا کچھ
میری ہمت سے اور کچھ استادی مولانائے موصوف مدظلہ کی پشت گرمی سے یہ ذخیرہ دنیا و
آخرت سنہ ۱۳۳۴ ہجری میں مرتب ہو کر لائق مطالعہ ناظرین بن گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک اور اس ذخیرہ کا
نام تاریخی (**رسالات نبویہ علیہ التحیہ**) رکھا۔ میرے احباب میں سے حافظ محمد عبید اللہ صاحب
نے بہت سے تاریخی نام لکھے جو اونکی فضیلت کے شاہد ہیں اسلئے میں اونکو ذیل میں درج کرتا ہوں:۔
خصائل مکارم رسول۔ ابلغ اسیر تسطیر الخطوط۔ ترجمۂ خطوط نبوی۔ اخبار و احادیث۔ اخلاق شارع۔ مراسلات الشارع
تقویم المذہب۔ ان مکاتیب کو جس نام سے تعبیر کیا جائے شایاں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ذخیرہ کے مطالعہ سے
مسلمانوں کو توفیق اعمال حسنہ عنایت فرمائے۔ اور اس ناچیز کو بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آلودگی عصیاں سے پاک کرے

اللّٰہم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم آمین یا رب العالمین۔

فہرست الکتب وما فیہا من المسائل

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ

فهرست المسائل بترتیب الفقه — فہرست مسائل بہ ترتیب فقہ

کتاب الطهارة — طہارت کی کتاب

الحمد لله رب العلمين ۝ الرحمن الرحيم ۝ ملك
يوم الدين ۝ اياك نعبد واياك نستعين ۝
اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت
عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين ۝
اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت
على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد۔
ثم صل وسلم وبارك على محمد وعلى اله واصحابه
خصوصا على خير البشر بعد الانبياء ابى بكر
الصديق الذى قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فى حقه لو كنت متخذا من امتى
خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا ۹ وقال صلى الله
عليه وسلم ابى الله والمؤمنون ان يختلف
عليك يا ابا بكر رضى الله عنه وعلى مزين
المنبر والمحراب امير المؤمنين عمر بن
الخطاب الذى قال رسول الله صلى الله

تعریف تمام اللہ ہی کو ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے
نہایت مہربان بہت بخشش والا قیامت کے دن کا مالک الہی
ہمکو راہ راست پر قایم رکھہ اون لوگوں کی راہ جنپر تیرا غضب نہوا
نہ وہ گمراہ ہوئے اے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے
ابراہیم اور آل ابراہیم پر تونے رحمت نازل کی ہے تو ستودہ صفات
ہے بزرگی والا۔ پھر درود وسلام وبرکات نازل کر محمد پر اور اونکی
آل و اصحاب پر خاصکر انبیا کے بعد سب کے سردار ابوبکر صدیق پر
جن کے حق میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ اگر امت سے کیسکو میں اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کو اور مومنوں کو نا پسند
ہے کہ ابوبکر کے حق میں اختلاف کریں رضی اللہ عنہ اور منبر ومحراب کی
زیبایش امیر المومنین عمر بن الخطاب پر جن کے حق میں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ سبحانہ عمر کی زبان پر
اور عمر کے قلب پر حق بات نازل فرماتا ہے رضی اللہ عنہ،
اور امیر المومنین ذی النورین ابو عمرو عثمان بن عفان پر جنکے

عليه وسلم فى حقه ان الله جعل الحق على
لسان عمر وقلبه رضى الله عنه وعلى
ذى النورين امير المؤمنين ابى عمرو عثمان
ابن عفان الذى قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فى حقه ان اشد هذه الامة بعد
نبيها عثمان رضى الله عنه وعلى صاحب الولاية
المؤمنين واميرهم على بن ابى طالب الذى
قال فى حقه رسول الله صلى الله عليه وسلم
عنوان صحيفة المؤمن حب على بن ابى طالب
ومن كنت وليه فعلى وليه رضى الله عنه وعلى
سيدى شباب اهل الجنة الحسن والحسين
الذين قال فى حقهما رسول الله صلى الله
عليه وسلم الحسن والحسين سيدا الشباب
اهل الجنة وان احب اهل بيتى الى الحسن والحسين
رضى الله عنهما وعلى امهما سيدة النساء التى قال
فى حقها رسول الله صلى الله عليه وسلم انما فاطمة
بضعة منى من اغضبها فقد اغضبنى رضى الله
عنها وعلى ابى عمارة حمزة بن عبد المطلب الذى
قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم سيد
الشهداء عند الله يوم القيمة حمزة بن عبد المطلب
وانه لمكتوب عند الله فى السماء السابعة حمزة
اسد الله واسد رسوله رضى الله عنه وعلى
ابى الفضل عباس بن عبد المطلب الذى قال
فى حقه رسول الله صلى الله عليه وسلم العباس
منى وانا منه رضى الله عنه وعلى الستة الباقية
من العشرة المبشرة بالجنة وسائر المهاجرين
والانصار والتابعين الابرار رضوان الله

حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعد نبی کے امت
کا زیادہ پختہ کار مرد عثمان ہے رضی اللہ عنہ۔ اور امیر المومنین صاحب
ولایت علی بن ابیطالب پر جن کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کے صحیفہ کا عنوان علی ابن ابی طالب کی
محبت ہے اور میں جس کا ولی ہوں اوس کا ولی علی ہے رضی اللہ عنہ
اور جنت کے جوانوں کے ہر دو سردار حسن وحسین پر جن کے حق میں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے
زیادہ تر مجکو محبوب حسن وحسین ہیں رضی اللہ عنہما اور اونکی والدہ
فاطمہ پر جو ساری دنیا کی عورتوں کی سردار ہیں جن کے حق میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ فاطمہ میری لخت جگر
ہے جسپر اوس کا غضب ہے اوسپر میرا غضب ہے رضی اللہ عنہا
اور حضرت ابو عمارہ حمزہ بن عبد المطلب پر جنکے حق میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام شہدا کے سردار بروز قیامت
اللہ سبحانہ کے نزدیک حضرت حمزہ ہیں اور اللہ سبحانہ نے
ساتویں آسمان پر اونکو اللہ کا شیر اور اوس کے رسول کا شیر
لکھ رکہا ہے اور حضرت ابو الفضل عباس بن عبد المطلب پر جن کے
حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عباس مجھ سے ہے
اور میں عباس سے ہوں رضی اللہ عنہ اور عشرہ مبشرہ کے باقی
چھہ حضرات پر جن سب کو جنت کی بشارت ہو چکی ہے اور تمام
مہاجرین اور انصار اور تابعین ابرار پر اللہ سبحانہ ان سب سے
راضی ہو۔ اے اللہ مجھے اور میرے بزرگوں کو اور جملہ مومنین
ومومنات کو بخشدے تو بندوں کی دعائیں سنکر قبول کرنے
والا ہے اور ہمکو اوس گروہ میں کر لے جو تجھپر ایمان لائے
اور تیرے رسول کی پیروی کی اور اپنی مرضی اور محبوب کاموں
کی ہم کو توفیق عطا فرما اور عادل امام سے ہماری تائید فرما
جو ہمپر رحم کرے اور ظالم کو ہمپر مسلط نہ کر تو غفور الرحیم ہے۔
اے اللہ کے بندو اللہ تمپر رحم فرماوے۔ اللہ سبحانہ نے تمپر

عليهم اجمعين۔
اللهم اغفر لي ولاسلافي ولجميع المؤمنين
والمؤمنات انك سميع مجيب الدعوات
واجعلنا ممن آمن بك واتبع رسولك ووفقنا
لما تحب وترضاه وايدنا بالامام العادل الراحم
بنا ولا تسلط علينا من لا يرحمنا انك انت
الغفور الرحيم۔ عباد الله رحمكم الله لقد من
الله عليكم اذ بعث فيكم ومنكم الانبياء و
الرسل وانزل عليهم صحفا مطهرة فيها كتب
قيمة وامر فيها ان تعبدوا الله مخلصين له
الدين حنفاء وتقيموا الصلوة وتؤتوا الزكوة
فقد جاءتكم البينة فمنكم من آمن بالرسل
وصدقوا بما انزل عليهم وامتثلوا بما جاؤا به
من الاوامر والنواهي والحلال والحرام ومنكم
من كفر بهم وبما انزل عليهم من اهل الكتاب
والمشركين الذين خالفوا دين الاسلام وما
الدين عند الله الا الاسلام۔

اما بعد۔ فان الله عز وجل انزل الكتاب
على نبينا محمد صلى الله عليه وسلم كما انزل على
الانبياء من قبل وقال تعالى فيه يا ايها الرسول
بلغ ما انزل اليك فبلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم
رسالات ربه وامرنا بان يبلغ الشاهد الغائب
فمن تبليغه صلى الله عليه وسلم ما كتب الى ملوك
الارض من العرب والعجم لما كانت بعثته
عامة عمت الجن والانس من الاسود والاحمر
فدعاهم الى الاسلام ومنه ما كتب الى الشعوب
والقبائل في ذلك ومنه ما كتب الى عماله وذكر فيها

احسان فرمایا ہے جو تم میں سے ہے تم پر نبی اور رسول بھیجے اور
ان پر پاک ورق نازل فرمائے جن میں مضبوط کتاب لکھی ہیں
اور ان میں یہ حکم دیا کہ اللہ ہی کی بندگی کرو اپنے دین کو
شرک سے خالص کر کے یکسو دین ابراہیم کا سا اور نماز پڑھو
اور زکوۃ دو کیونکہ روشن حکم تم پر آچکا سو تم میں سے کوئی
رسولوں پر ایمان لایا اور جو کچھ رسولوں نے امر و نہی فرمائی۔
ان کی فرمانبرداری کی حرام و حلال کے بارے میں اور
بعض تم میں سے منکر ہوئے کہ جن مشرکین و اہل کتاب نے دین
اسلام کی مخالفت کی انہوں نے رسولوں کو اور ان کے
احکام کو نہ مانا حالانکہ اللہ سبحانہ کے نزدیک دین ایک اسلام
ہے اور بس اس کے بعد معلوم ہو کہ اللہ سبحانہ نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی جیسے اگلے رسولوں پر اور اسمیں
صاف حکم دیا کہ اے رسول جو کچھ تجھ پر نازل ہوا ہے بندوں کو
پہنچا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے تمام
پیغام پہنچائے اور ہم کو یہ حکم دیا کہ سننے والا ان احکام کا
نہ سننے والے کو پہنچاتا رہے سو اسی تبلیغ کے سلسلہ میں سے
ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلاطین عرب و عجم کو فرمان
ارسال فرمائے ہیں۔ کیونکہ رسالت آپ کی تمام روئے زمین
کے بنی آدم و ذریات جن کو شامل ہے اور ان فرمانوں میں دعوت
اسلام تحریر ہے اور بعض فرمان قبائل کو لکھے ہیں وہ بھی دعوت
کے بارے میں ہیں اور بعض فرمان اپنے عمال اور اہلکاروں
کو تحریر فرمائے ہیں جن میں احکام و مصالح اسلام وغیرہ
ثبت ہیں۔

اور علماء مصنفین نے اکثر ائمہ اسلام کے رسائل و مکتوبات تو
جمع کئے اور اسلامی پیشواؤں کے ملفوظات تصنیف
فرمائے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات
و مکتوبات گرامی پر بہت کم توجہ کی ہاں جو کچھ منتشر ق

الاحکام وغیر ذلک من مصالح الاسلام وقد کان
العلماء قد اعتنوا بجمع رسالات الائمة وکتبهم
ودونوا مقالات اهل الارشاد الهداة المهدیین
وقد قل من اعتنی بجمع کتب رسول الله صلی الله
علیه وسلم ورسالاته الما روی فی اشتات
من دواوین الحدیث وکتب السیر وقلیل ما هو
وقد کان صاحب کتاب المصباح المضیء
وهو الشیخ ابو عبدالله محمد بن علی بن احمد المقدسی
ثم المصری المعروف بابن حدیدة الانصاری
من اهل المقدس نزیل مصر قد دون کتابه
وکتبه صلی الله علیه وسلم فی مجلد فی القرن
الثامن فبلغ عدة کتبه الی احدی واربعین
کتبا- ثم کان جدی غفر الله له ولاسلافه وبارک
فی عقبه قد استدرک علیه فی کتابه الحلیة فی
مجلد کبیر فبلغت العدة الی اربعة وخمسین
کتبا- ثم ان الذی ربانی وادبنی فاحسن تادیبی
اعنی والدی بلغه الله الی ما یتمناه فی دینه ودنیاه
قد امرنی بان اترجم ما جمعه جدی من کتب
رسول الله صلعم من العربیة الی لغتنا الهندیة
کی یستفید به اهل لغتنا فان فی بلادنا قل من
یعرف اللسان العربی وقد کان هذا الباب
اعنی مراسلاته صلی الله علیه وسلم مما یتبارک به
عامة اهل الاسلام فبادرت الی امتثال امره لما فیه
من السعادة الابدیة وباشرت الترجمة ثم انی
قد کنت راجعت الی الاصول فی اثناء الترجمة
فرأیت مراسلاته صلعم تزید علی الاصل و
المستدرک اضعافا فلذلک سنح لی ان اصنف

کتب احادیث وسیر میں مختلف طور پر مروی ہیں ہے وہ بھی
قلیل الوجود البتہ صاحب کتاب مصباح مضئی نے یعنے
شیخ ابو عبداللہ محمد بن علی بن احمد المقدسی ثم المصری
المعروف بابن حدیدۃ الانصاری نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے مکتوبات اور منشیوں کو آٹھویں صدی میں مستقل
ایک کتاب میں جمع کیا جس میں تعداد مکتوبات کی اکتالیس
ناموں تک پہونچی پہر میرے جدامجد غفراللہ لہ ولاسلافہ
وبارک فی عقبہ نے اپنی کتاب حلیہ میں اوسپر نامہ ہائے
مبارک اضافہ فرمائے جن کی تعداد ایک بڑی جلد میں چوّن
مکتوبات تک ہوئے اب اسوقت میرے مربی میرے
مؤدب یعنے والد ماجد بلغہ اللہ الی ما یتمناہ فی دینہ
ودنیاہ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ جو میرے جدامجد
نے کتاب حلیہ میں نامہ ہائے مبارک جمع فرمائے
ہیں اون کا اُردو زبان میں ترجمہ کروں کہ اُردو خواں
بھی اس سے مستفید ہوں کیونکہ ہمارے ملک میں
عربی زبان جاننے والے بہت کم ہیں- اور باب مراسلت
یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات عام اہل
اسلام کے لیے برکت کی چیز ہے اس لیے میں نے
حضرت والد ماجد کے ارشاد کی تعمیل میں جلدی کی کہ
سعادت ابدی کا باعث ہے- پس میں نے ترجمہ
شروع کیا- اثناء ترجمہ میں اصل کتاب سے ہر ایک نامۂ
مبارک کو مقابلہ کرلیتا تہا (یعنے اون کتابوں کو دیکھ لیتا
تہا جن سے جدامجد نے نقل کیا) اس سے معلوم
ہوا کہ مکتوبات نبویہ اس اصل سے بہت کچھ زیادہ ہیں
اس لیے مجھے خیال ہوا کہ ایک کتاب مستقل تالیف
کروں جس میں اصل مصباح مضئی سے اور حضرت جدی
مغفور کے حلیہ سے لکھکر جو مکتوبات مجکو کتب حدیث

سفرًا مستقلا فی الباب و ردفیه ما فی مصباح
المضی و حلیته جدای من الاسنادات علیه وما صاد
فی کتب الحدیث والسیر فی اثناء ذلك فجاء بحمد الله
سفر کبیر یحمل مائة وستا وعشرین کتابا من مراسله
صلی الله علیه وسلم وعلی اختلاف الروایة تزید عدۃ
الی تسع وثلثین ومائة کما تراہ فیما یاتی بعد
انشاء الله تعالی۔

فاما الکتب التی رجعنا الیها فی تصنیف
ھذا الکتاب واخذنا منها فکتاب الامامین
الحافظین ابی عبد الله محمد بن اسمعیل البخاری
ومسلم بن حجاج القشیری اعنی صحیحیهما وکتاب
السنن لحافظ السنة ابی داؤد سلیمان بن
اشعث السجستانی وکتاب الجامع للامام الحافظ
ابی عیسی محمد بن عیسی بن سورة الترمذی۔ و
المسند للحافظ الامام ابی داؤد سلیمان بن داؤد
الطیالسی وکتاب الطبقات للامام ابی عبد الله
محمد بن سعد بن منیع وکتاب المسند لامام الائمة
ابی عبد الله احمد بن حنبل وکتاب المستدرك علی
الصحیحین للامام حاکم السنة ابی عبد الله محمد بن
عبد الله النیسابوری وکتاب حلیة الاولیاء
للامام الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد الله الاصبهانی
وکتاب الاستیعاب للامام ابی عمر و یوسف بن
عبد الله القرطبی المعروف بابن عبد البر وکتاب
جمع الجوامع وقسمه الثانی الجامع الکبیر فی الحدیث
للحافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی
وکتاب الخصائص الکبری له ایضا وکتاب الجامع
الازھر للشیخ عبد الرؤف المناوی وکتاب اسد الغابة

وسیر میں زیادہ دستیاب ہوئے ہیں جمع کروں دیسے ایسا ہی کیا
الحمد للہ کہ پوری ایک جلد ہوئی جس میں ایک سو چھبیس فرمان
آئے اور بصورت اختلاف روایت ایک سو انتالیس تک
پہونچتے ہیں جیسا اینده انشاء اللہ ملاحظہ کیجیگا۔ اور جن کتابوں
سے کہ نامہ مبارک اخذ کئے گئے ہیں وہ یہہ ہیں۔

کتاب صحیح امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری کی وکتاب
صحیح امام مسلم بن الحجاج قشیری کی اور کتاب سنن حافظ ابو داؤد
سلیمان ابن اشعث سجستانی کی اور کتاب جامع امام حافظ
ابو عیسے محمد بن عیسے ترمذی کی اور مسند امام حافظ ابو داؤد
سلیمان بن داود طیالسی کی اور کتاب طبقات ابو عبد اللہ
محمد بن سعد بن منیع کی اور کتاب مسند امام الامہ ابو عبد اللہ
احمد بن حنبل کی اور کتاب المستدرک علی الصحیحین حاکم السنة
امام عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری اور کتاب حلیة
الاولیا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی
کی اور کتاب استیعاب امام ابو عمر و یوسف بن عبد اللہ
قرطبی کی جو ابن عبد البر کے نام سے مشہور ہیں وکتاب
جمع الجوامع اور اوس کی قسم ثانی جامع کبیر فی الحدیث
حافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی
کی اور انہی کی کتاب خصائص کبرے اور کتاب جامع ازہر
شیخ عبد الرؤف مناوی کی اور کتاب اسد الغابہ
شیخ عز الدین علی بن محمد جزری کی جو ابن اثیر کے
نام سے مشہور ہیں۔ اور کتاب الاصابہ شیخ
شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی
کی اور کتاب سیرة حافظ ابو محمد عبد الملک بن ہشام
حمیری کی اور کتاب سیرة شامیہ جس کا نام سبیل الہدی
والرشاد ہے شیخ محمد بن علی بن یوسف الشامی کی
اور کتاب انسان العیون جو سیرة حلبیہ کے نام سے

للشيخ عزالدين علي بن محمد المعروف بابن الأثير
الجزري وكتاب[١٧] الاصابة للشيخ شهاب الدين
ابي الفضل احمد بن علي بن حجر العسقلاني وكتاب[١٨]
السيرة للحافظ ابي محمد عبد الملك بن هشام
الحميري وكتاب[١٩] السيرة المسمى بسبل الهدى
والرشاد للشيخ محمد بن علي بن يوسف الشامي
وكتاب[١٩] انسان العيون المعروف بالسيرة الحلبية
للشيخ نور الدين على الحلبي وكتاب[٢٠] السيرة المحمدية
للشيخ سيد احمد بن زيني دحلان المكي و[٢١] المواهب
اللدنية للشيخ شهاب الدين ابي العباس احمد بن
محمد القسطلاني وشرحه[٢٢] للشيخ محمد بن عبد الباقي
الزرقاني وكتاب[٢٣] زاد المعاد للحافظ محمد بن ابي بكر
المعروف بابن القيم الجوزية وكتاب[٢٤] السيرة المحمدية
كرامت علي الدهلوي وغير ذلك من كتب السيرة
والحديث == ثم لما وضعت هذا الكتاب كان
وضعه يقتضي ان يرتب المكاتيب على الزمان
اعني الشهور والسنين ليطابق الوضع الواقعة
رايت ان هذا الترتيب عسير فانه فلما ورد
الاخبار عن تواريخ المكاتبات ولم يتعين وقت
الكتابة في دواوين السير فلم يتيسر لنا هذا
الترتيب فلهذه العلة وضعنا المراسلات والمكاتبات
على ترتيب الاسامي من اسامي الذين ارسل اليهم
وكتب لهم واشتهر الكتاب باسمه على حروف
الهجاء بترتيب ابتث المعروف فيما بين علماء
الفن ثم انه كان كثير من الكتب يشتمل على
لغات غريبة لم تجر بها العادة في العلوم فلذلك
فسرنا تلك اللغات عند كل كتاب في كذا الكتاب كما نت

مشہور ہے شیخ نور الدین علی حلبی کی اور کتاب سیرۃ
محمدیہ شیخ احمد بن زینی دحلان کی اور کتاب
مواہب لدنیہ شیخ شہاب الدین ابو العباس احمد
بن محمد قسطلانی کی اور مواہب کی شرح محمد بن عبد اللہ
زرقانی کی اور کتاب زاد المعاد محمد بن ابی بکر کی جو ابن
قیم کے نام سے مشہور ہیں۔ اور کتاب سیرۃ محمدیہ
محمد کرامت علی دہلوی کی وغیر ذلک من الکتب
فی السیر والحدیث ؛

پھر جب میں نے اس کتاب کو ترتیب دیا تو خیال کیا
کہ اس کی اصل ترتیب کا مقتضے یہہ ہے کہ شہور وسنین
کی تاریخ پر مرتب ہوتا کہ تواریخ واقعات سے مرتب
ہو جائے لیکن جب یہہ معلوم ہوا کہ اصل ترتیب اس طرح
دینا سخت دشوار ہے اس لیئے کہ اخبار واحادیث
میں تواریخ مکتوبات وارد نہیں اور کتب سیرۃ
میں اوقات کتابت مکتوبات کے متعین نہیں پس
اس اشکال کی وجہہ سے اس کتاب کی ترتیب
مکتوب الیہم کے نام پر رکھی گئی۔ یعنے جن لوگوں
کو مکاتبات ومراسلات لکھے گئے ہیں یا اون کے
نام سے مشہور ہوئے ہیں اون لوگوں کے ناموں
کو حروف ابتث پر ترتیب دے کر مکاتبات
مرتب ہوئے کہ یہ ترتیب علمائے فنون میں مروج
ہے۔ پھر اکثر مکاتبات لغات غریبہ پر شامل
ہیں جن کا استعمال محاورات علوم میں مروج نہیں
ہے۔ اس لیے ان لغات کے معانی مستعمل الفاظ
سے بیان کیئے گئے۔ اور بیشتر مکاتبات سے
ایسے احکام اسلام مستفاد ہوتے ہیں جن میں
متقدمین ومتاخرین علمائے امت نے اختلاف

الكتب ربما افادت المسائل دلت عليها ومن
الاحكام ما اختلف فيه سلف الامة وخلفها
لاختلاف الادلة والمأخذ وكونها محل اجتهاد
فصارت الكتب مما يفتح عليها نظر العلماء في هذا
الباب فلذالك ذكرنا جملة من بحث المسائل
مما دلت عليه الكتب في ذالك تحت كل كتاب ولم
نستوعب الكلام فيه لئلا يطنب البحث فيطول
بلا طائل فان هذا الكتاب لم يوضع لذلك
الباب واخذنا بحث المسائل من كتاب فتح الباري
والعيني شرحي البخاري والموطا للامام مالك ؒ
ونيل الاوطار للقاضي شوكاني وكتاب الصيد
والرمي للامام ابن القيم وكتاب زاد المعاد ايضا له
ثم ان الكتاب كان قد طال بابه الذي وضع
فيه ومثله يحمل الكثير مما لم يوضع له وقد
كان كتاب تبع الاول بن حسان الحميري
اورده صاحب كتاب المضي في المكاتيب
نظرا لذلك فان هذا الكتاب لم يخل من
فائدة غريبة وان كان مما لم يوضع له الكتاب
وانا قد تبعنا الاصول في كتاب تبع واوردنا
ايضا مثلها كتاب من الله الذي ستراه بعد
انشاء الله وتبارك كتابه۔ ومن هذا القبيل
وصية ابينا آدم عليه السلام قد وضعنا عليه
عدد المراسلات الذي سبق منا ذكره ۔
واما ما سوى ذلك من المراسلات التي كتب
الناس من الملوك والصحابة الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم وذكرنا في سبب كتابه
صلى الله عليه وسلم فانما قصصنا مأخذ كثير

کیا ہے بوجہ اختلاف ادلہ و ماخذ کے کہ حکم محل اجتہاد میں
ہو پس یہ موقع ہوا علما کی نظر کے لیے کہ مسئلہ میں غور کیا
جاوے اس لیے میں نے اجمال و اختصار کے ساتھ
ان مسائل کی بحث کو بھی لکھدیا جس پر مکتوب دلالت
کرتا ہے ہر مکتوب کے تحت میں اور زیادہ تفصیل
اس بحث میں کلام کو طول دے کر نہیں کی گئی
اس لیے کہ یہ کتاب مسائل کے لیے موضوع نہیں
ہے اور مسائل کی بحث کو میں نے کتاب فتح الباری
و کتاب عینی کہ ہر دو شرح بخاری ہیں اور موطا امام مالک
اور نیل الاوطار قاضی شوکانی کی و کتاب الصید والرمی
امام ابن قیم اور انہی کی کتاب زاد المعاد وغیرہ سے
لکھی ہے۔ پھر جس باب میں کتاب لکھی گئی ہے مبسوط و مطول
ہو گیا اور ایسے طویل بیان میں گنجائش ہوتی ہے
کہ غیر موضوع کو بھی اختصار کے طور پر بیان کیا
جائے اور مکتوب تبع بن حسان حمیری کا مصباح
مضی والا اس لیے اپنی کتاب میں لایا ہے۔
اگرچہ یہ مکتوب موضوع کتاب سے خارج لیکن
فوائد غریبہ سے خالی نہیں ہے نظر برآں میں نے
مصباح کی اتباع کی اور مکتوب تبع کو درج کیا اور اسی
سلسلہ میں ایک دو مکتوب اللہ سبحانہ تعالے
کے شامل کیے اور اسی قبیل سے وصیت حضرت
والدنا الاول آدم علیہ السلام کے بھی شمار میں آتے
ان کے سوا وہ مراسلات جو صحابہ وغیرہم نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھے
ہیں اور ہم نے ان کو سبب کتابت مکتوبات میں
بطور قصہ کے بیان کر دیے ہیں استطرادًا
مکتوبات کی شمار سے باہر ہیں اور یہ قسم شمار نہیں

من کتبہ صلے اللہ علیہ و سلم استطرادا ولم نضع علیہا عددالمراسلات ۔ ثم انا فی مراجعتنا الی الاصول قد وجدنا خبر المکاتیب من مکاتبہ صلے اللہ علیہ و سلم من ان النبی صلے اللہ علیہ و سلم کتب الی فلان مثلاً ولم نجد لفظہ فی شئ من الروایات حتی ندخلہ فی الاعداد مع انا قد افرغنا جہدنا فی طلبہ فلذلک اوردنا ذکرہ فی فہرست علیحدۃ مستقلۃ ویبلغ عددہ الی ست وثمانین ۔

لکھی گئی ہے پہر اثنائے تالیف کتاب میں اکثر روایات سے معلوم ہوا کہ فلاں شخص کو مثلاً فرمان لکھا گیا لیکن تلاش کے بعد بھی عبارت اوس نامہ مبارک کی نہیں ملی اسلیے اون ناموں کا ذکر علیحدہ فہرست میں مستقل طور پر کر دیا جن کی تعداد چھیاسی مکتوب تک پہونچتی ہے ۔ وہ فہرست یہ ہے ۔

وهو هذا

ارطاۃ بن کعب بن شراحیل بن کعب بن سلمان بن عامر بن حارثة بن سعد بن مالك ابن النخع - وفد علی النبی صلی الله علیه وسلم فدعاه الی الاسلام فاسلم وکتب له کتابا وعقد له لواء شهد به یوم القادسیة فقتل -

التخریج - قال الحافظ روی ابن شاهین باسناد ضعیف من طریق عبد الرحمن بن عابس النخعی عن قیس بن کعب النخعی انه وفد النبی صلی الله علیه وسلم واخوه ارطاة وکانا من اجمل اهل زمانهما وانطقه فدعاهما الی الاسلام فاسلما وکتب لارطاة کتابا وعقد لواء - وذکره الرشاطی عن ابن الکلبی نحوه وکذا قال ابن سعد فی الطبقات (اصابه) واخرجه ابن الاثیر فی ترجمة الارقم فاتصل سنده بعبد الرحمن بن عابس فذکر نحو الحدیث -

ایاس بن قتادة العنبری اقطعه الجابیة وهو موضع فکتب له بذلك کتابا - **التخریج** - قال ابن الاثیر اخرجه

ارطاۃ بن کعب بن شراحیل بن کعب بن سلیمان بن عامر بن حارثہ بن سعد بن مالک بن النخع - ایچی بنکر آئی رسول اللہ کیخدمت میں پس آپنے دعوت اسلام کی تو مسلمان ہوگئی - پس لکھا اون کے لیے ایک فرمان اور اونکو ایک جہنڈا تیار کردیا - قادسیہ کی لڑائی میں وہ انکی پاس تہا - پس قتل کی گئی -

تخریج - کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے شاہین نے ضعیف سند کے ساتہہ عبد الرحمن بن عابس نخع کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قیس بن کعب نخعی سے کہ وہ اور اونکے بہائی ارطاۃ رسول اللہ کیخدمت میں حاضر ہوئے اور دونو اپنے ہمعصروں میں حسین اور فصیح تہے پس آپنے دونو کو دعوت اسلام کی تو اسلام لے آئی اور لکہا ارطاۃ کیلئے فرمان اور اونکو ایک جہنڈا تیار کرکے دیا - اور ذکر کیا ہے اسکو رشاطی نے ابن کلبی سے اسیطرح اور ایسا ہی کہا ہے ابن سعد نے طبقات میں (اصابہ) اور تخریج کی ہے ابن اثیر نے اسکی ارقم کے ترجمہ میں پس ملایا ہے اپنی سند کو عبد الرحمن بن عابس سے پہر ذکر کیا حدیث کو مثل اوس کے ایاس بن قتادۃ العنبری جاگیر میں دیا اونکو موضع جابیہ اور لکہا اسکی بابتہ فرمان (سند جاگیر)

تخریج - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی

ارطاۃ بن کعب

ایاس بن قتادۃ العنبری

ابو موسی واختلف فی نسبتہ فقیل لعنبری
بتقدیم النون علی الموحدة والراء المہملة
والغبری بالغین المعجمة والموحدة والمہملة
والعنزی بالعین المہملة والنون والزاء
المعجمة - والصحیح انہ العنبری لان ھذا الحدیث
مروی من اوفہ بن مولے فھو عنبری وساعدة
لہ ذکر فی الحدیث ایضا العنبری وعادتھم فی
الوفادة ان یفد من کل قبیلہ جماعة (اسد
الغابہ) - **آل اکیدر** - کتب ما انا لھم من الظلم

۱۲ آل اکیدر

التخریج - قال الحافظ اخرج ابن مندة
من طریق سعد بن الصلت عن ابراھیم
ابن محمد الاسلمی عن یحیی بن وھب الکلبی عن ابیہ
عن جدہ قال کتب صلی اللہ علیہ وسلم لآل
اکیدر کتابا ولم یکن لہ یومئذ خاتم فختمہ
بظفرہ وذکرہ الواقدی عن اسحق بن حباب عن
یحیی بن وھب وکذا ذکرہ ابن الاثیر - (اصابہ -
اسد الغابہ) **ابو بصیر وابو جندل** -

۱۳ ابو بصیر و ابو جندل

لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینة بعد
الحدیبیة واطمأن الناس قدم علیہ ابو بصیر
فارسل قریش لکتاب لیردہ علیھم فقال
صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بصیر ان ھؤلاء قد
صالحونا وانا لا نغدر فالحق بقومک فخرج
وقتل فی الطریق احدی الصاحبین بالحیلة
وعاد فقال صلی اللہ علیہ وسلم فی ابی بصیر
ویل امہ مسعر حرب لو کان معہ احد ففطن
ابو بصیر انہ یردہ فھرب واتفق معہ جماعة
المؤمنین منھم ابو جندل یغیرون علی

ابو موسے نے اور اختلاف ہے انکی نسبت میں پس کہا گیا ہے کہ عنبری -
اول نون پہر بار موحدہ اور راء مہملہ اور کہا گیا ہے غبری غین
معجمہ اور بار موحدہ اور راء مہملہ - اور کہا گیا ہے عنزی عین مہملہ اور
نون اور زاء معجمہ - اور صحیح یہی ہے عنبری ہے عین مہملہ اور نون پہر بار موحدہ
اور راء معجمہ کیونکہ یہہ حدیث مروی ہے اوفہ بن موسے سے اور وہ عنبری
ہیں ساعدہ جنکا ذکر ہے حدیث میں وہ بھی عنبری ہیں اور عادت عرب
کی ایلچی گری میں یہ تہی کہ آتے تھے ہر قبیلہ سے ایک جماعت
ایک مرتبہ (اسد الغابہ) **آل اکیدر** لکھا اونکو فرمان امن کا ظلم سے
تخریج - کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن مندہ نے سعد
بن صلت کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد
اسلمی سے وہ یحیی بن وہب کلبی سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے
کہا کہ لکھا رسول اللہ نے آل اکیدر کے لیے فرمان اور اوس زمانہ میں
آپ کی مہر نہیں تھی پس مہر لگائی اپنے انگوٹھے سے اور ذکر کیا
اوسکو واقدی نے اسحق بن حباب سے روایت کر کے وہ روایت
کرتے ہیں یحیی بن وہب سے اور اسیطرح ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے
(اصابہ اسد الغابہ) **ابو بصیر** اور ابو جندل جبکہ رسول اللہ
حدیبیہ کے بعد مدینہ تشریف لائے اور مطمئن ہو گئے لوگ تو آئے
اون کے پاس ابو بصیر قریش سے بہاگ کر پس لکھا قریش
نے کہ وہ اونکو واپس دیدے جاویں (حسب قرار داد صلح) پس فرمایا
رسول اللہ نے اسے ابو بصیر انہوں نے ہم سے صلح کر لی ہے اور
ہم بدعہدی نہیں کرتے ہیں پس تو واپس ہو جا اپنی قوم میں پس
گئے وہ اور قتل کیا راستہ میں اپنے ہمراہیوں میں سے ایک کو جو بغرض
حفاظت ہمراہ تھے ایک اور لوٹ آئے پس فرمایا رسول اللہ
نے ابو بصیر کے بارہ میں شعلہ ہے لڑائی ہو لڑائی بہڑکانیوالا ہے اگر اسکے
ساتہہ کوئی ہو جاتے پس ابو بصیر سمجھ گئے کہ رسول اللہ پہر انکو
واپس کرینگے پس بہاگ گئے اور پہر متفق ہو گئی اون کے ساتہہ
ایک مسلمانوں کی جماعت جنمیں سے ابو جندل بھی لوٹ مار کرتے تھے

قریش فکتبوا الی النبی صلی الله علیه وسلم
ان یأویهما الیه فکتب النبی صلی الله علیه وسلم
الیهما ان تقدما علیه - **التخریج** - قال ابن
الاثیر اخبرنا ابو جعفر عبید الله بن احمد باسناده
عن یونس عن ابن اسحٰق عن الزهری عن عروة
عن المسور ومروان وفیه قال کتب الیهما لیقدما
علیه فیمن معهما فقرأ ابو جندل کتابه صلی الله
علیه وسلم وابو بصیر مریض فمات فدفنه
ابو جندل وصلی علیه وبنی علی قبره مسجدًا -
(اسد الغابه) اختلف فی اسم ابی بصیر فقیل
اسمه عتبة بن اسید بن حارثة بن اسید بن
عبد الله بن ابی سلمة بن عبد الله بن نمیرة بن
عوف بن ثقیف قاله ابو مسعود وقال ابن اسحق
اسمه عنبسة بن اسید بن جاریة وقیل عبید
ابن اسید واختار الحافظ ان اسمه عتبة قال
من زعم انه عبید فقد صحف - **قوله** بنی
علی قبره مسجدًا - فیه اباحة بناء المسجد علی
القبر لانه فعل صحابی فی عهد النبی صلی الله
علیه وسلم ولم ینهه صلی الله علیه وسلم عنه فکان
حجة لتقریره صلی الله علیه وسلم ولکن قد ثبت
فی ما اخرجه الشیخان عن عائشة رضی الله عنها
ان ام حبیبة وام سلمة رضی الله عنهما ذکرتا
کنیسة رأینها بالحبشة فیها تصاویر فذکرتا ذلك
للنبی صلی الله علیه وسلم فقال ان اولئك اذا
کان فیهم رجل صالح فمات بنوا علی قبره مسجدا
وصوروا فیه تلك الصور فاولئك شرار الخلق
عند الله یوم القیمة - قال العینی فیه منع بناء

قریش پر پس لکھا اونہوں نے رسول اللہ کو کہ اونکو اپنے پاس بُلالیں
(گویا یہ شرط عہد سے خارج کردی) پس لکھا رسول اللہ نے ان
دونوں کو کہ آجاویں وہ رسول اللہ کے پاس **تخریج** کہا ابن
اثیر نے کہ خبر دی ہمکو ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے
وہ روایت کرتے ہیں یونس سے وہ ابن اسحٰق سے وہ زہری سے
وہ عروہ سے وہ مسور اور مروان سے اور اوس میں ہے کہ کہا کہ لکھا ان
دونوں کیطرف رسول اللہ نے کہ آجائیں وہ اپنے ساتھ والوں کو
لیکر پس پڑھا فرمان رسول اللہ کا ابو جندل نے اور ابو بصیر مریض
تھے پس وہ مر گئے تو ان کو دفن کیا ابو جندل نے اور نماز جنازہ
پڑھی اور بنائی اون کی قبر پر مسجد (اسد الغابہ) اختلاف کیا گیا
ہے ابو بصیر کے نام میں پس کہا گیا ہے کہ اونکا نام عتبہ بن اسید
بن حارثہ بن اسید بن عبد اللہ بن ابی سلمہ بن عبد اللہ بن نمیرہ
بن عوف بن ثقیف ہے بیان کیا اسکو ابو مسعود نے اور کہا
ابن اسحٰق نے اونکا نام عنبسہ بن اسید بن جاریہ ہے اور بعض نے
کہا کہ عبید بن اسید اور اختیار کیا ہے حافظ نے کہ اون کا
نام عتبہ ہے اور کہا کہ جس نے گمان کیا کہ وہ عبید نہیں تو دھوکا
کھایا ہے غلطی کتابت سے **قولہ** بنی علی قبرہ مسجدًا - اس قول سے
قبر پر مسجد بنانیکا جواز معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ فعل ہے صحابی کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ نے اس سے
منع نہیں فرمایا پس ہوگئی یہ حجت بوجہ خاموشی رسول اللہ کے
لیکن تخریج کی ہے شیخین نے عائشہؓ سے کہ ام حبیبہ اور
ام سلمہؓ نے ذکر کیا ایک کنیسہ کا جسکو دیکھا تھا حبشہ میں اور اس میں
تصویریں تھیں پس ذکر کیا یہ اونہوں نے رسول اللہ سے آپ نے
فرمایا کہ یہ لوگ جبکہ کوئی ان کا نیک آدمی مرتا تھا تو اسکی قبر پر
مسجد بناتے تھے اور اوسمیں یہ تصویریں بناتے پس یہ بدترین
مخلوق ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن کہا عینی
نے کہ اس میں ممانعت ہے قبروں پر مسجدیں بنانیکی

المساجد علی القبور ومقتضاه التحریم کیف وقد ثبت اللعن علیہ و اما الشافعی واصحابه فصرح بالکراهة وقال البندنیلجی والمراد ان یسمی القبر مسجدا ویصلی فوقه وقال انه یکره ان یبنی عنده مسجد فیصلی فیه الی القبر واما المقبرة الداسرة اذا بنی فیها مسجد لیصلی فیه فلم ار فیه باسا لان المقابر وقف کذا المساجد فمعناهما واحد۔ **قلت** وحدیث الکتاب منسوخ لانه کان فی ابتداء الاسلام و حدیث الشیخین متاخر عنه ۔۱۲۔ **ابوسفیان** ۔ بیتهدیه ادما مع عمرو بن امیة۔ **التخریج** قال الحافظ فی الاصابه رواه ابن سعد باسناد صحیح عن عکرمة = **اقرع** بن حابس۔ سأله فامر باسئله امر معویة فکتب له کتابا۔ **التخریج**۔ اخرجه ابو داؤد عن سهل بن الحنظلیة فی باب من روی نصف صاع من قمح = **الی اهل الذمة**۔ عن علی قال کنا عند النبی صلی الله علیه و سلم حین جاءه اهل الذمة فقالوا له اکتب لنا کتابا من لا نسأل فیه من بعدك فقال نعم اکتب لکم ما شئتم۔ الامرة الجیش وسفه الغوغاء فانهم قتلة الانبیاء۔ **التخریج**۔ اورده فی کنز العمال وقال اخرجه العسکری۔ **بنی** حارثة بن عمرو بن قریط۔ یدعوهم الی الاسلام فغسلوا الصحیفة ورقعوا بها دلوهم۔ اذهب الله بعقولهم فهم اهل سفه وعجلة وکلام مختلط۔ **التخریج**۔ قال الحافظ ذکره ابو موسی

اور مقتضے اس حدیث کا حرمت ہے، اور کیسے نہو جبکہ ثابت ہوئی لعنت اسپر لیکن امام شافعی اور اصحاب شافعی پس تصریح کی ہے انہوں نے کراہت کی اور کہا بندنیلجی نے اور مراد یہ ہے کہ نام رکھا جائے قبر کا مسجد اور نماز پڑہی جائے اوسپر اور کہا کہ مکروہ ہے کہ بنائی جائے اوس کے نزدیک مسجد پس نماز پڑہی جائے اوسمیں قبر کیطرف لیکن پرانا مقبرہ جبکہ بنائی جائے اوسمیں مسجد نماز پڑہنے کو تو میں اوسمیں کوئی حرج نہیں خیال کرتا کیونکہ مقابر بہی وقف ہیں اور اسیطرح مساجد پس معنی دونوں کے واحد ہیں **کہتا ہوں** میں حدیث کتاب کی منسوخ ہے کیونکہ یہ ابتدار اسلام کی ہے اور حدیث شیخین کے متاخر ہے اس سے۔ **ابوسفیان** رض ہدیہ چاہی تہی اپنے اوہڑی عمرو بن امیہ کے ساتہ۔ **تخریج** کہا حافظ نے اصابہ میں کہ روایت کیا ہے اوسکو ابن سعد نے اسناد صحیح سے بروایت عکرمہ اقرع بن حابس نے آپ سے کچہ مانگا تہا پس وہ عطا کیا اور حکم دیا معویہ کو پس لکہا اون کے لیے فرمان۔ **تخریج**۔ تخریج کی ہے اسکی ابوداؤد نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کرکے باب من روی نصف صاع من قمح میں (**فرمان**) اہل ذمہ کیطرف۔ حضرت علی سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے جبکہ آپکے پاس اہل ذمہ آئے اور کہا کہ ہم کو آپ ایک ایسا فرمان لکہدیں کہ آپکے بعد ہمیں کسی سے دریافت کرنیکی ضرورت نہ رہے آپنے فرمایا بہت بہتر جو تم چاہو لکہے دیتا ہوں مگر لشکر اور کمینوں کے شور و غل میں نہ جانا کیونکہ یہ دراصل انبیاء کا مقابلہ کرنیوالے ہیں۔ **تخریج** بیان کیا ہے اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی عسکری نے **بنی** حارثہ بن عمرو بن قریط بلایا تہا اونکو اسلام کیطرف پس وہ ہو ڈالا اونہوں نے فرمان اور پیوند لگا لیا اوسکا اپنے ڈول میں۔ کہو دیا اللہ نے اونکی عقل کو پس وہ بیوقوف ہوگئے اور اونکی باتیں دیوانوں کی سی ہوگئیں۔ **تخریج** کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو ابو موسی نے

ابوسفیان رض

اقرع بن حابس

کتاب الی اہل الذمۃ

بنی حارثہ بن عمرو بن قریط

فی الذیل هکذا بغیر اسناد کانه نقله من
مغازی الواقدی فانه کذلك ذکره بغیر
اسناده - وتبعه ابن حبان والطبری (اصابه)
بنی کعب بن اوس - قدم شداد بن ثمامة
علیه صلی الله علیه وسلم فسئل ان یکتب لبنی
کعب کتابا فکتب لهم وبعث شدادا علی
الصلوٰة - **التخریج** - قال ابن الاثیر ذکره
ابن الدباغ الاندلسی وقال الحافظ اخرجه
ابن السکن من طریق القاسم بن معن عن
حمید عن انس - (اصابه اسد الغابه) **بنی
فزاره** - کتبهم کتابا فی عسیب هو اسم موضع
التخریج - قال فی الاصابه اخرجه ابن الکلبی
بنی کلاب - کتب الیهم الرق فلم ینقادوا
التخریج - ذکر فی السیرة المحمدیة بحوالة السیرة
الحلبی فی ذکر سریة الضحاك سنه تسع - **قوله**
الرق - یقال فی رق منشور هو جلد یکتب فیه
کذا فی مجمع البحار - **تمیم بن جراشة الثقفی** -
روی عن تمیم انه قال قدمت علی النبی
صلی الله علیه وسلم فی وفد ثقیف فاسلمنا
وبایعنا وسألناه ان یکتب لنا کتابا فیه شروط
فقال اکتبوا ما بدا لکم ثم ائتونی به فسألناه
فی کتابه ان یحل الربوا والزنا - فابی علی ان
یکتب لنا فسألناه خالد بن سعید فقال له
علی اتدری ما تکتب قال اکتب ما قالوا ورسول الله
اولی بالامر فذهبنا بالکتاب الیه صلی الله
علیه وسلم فقال للقاری اقرأ فلما انتهی الی
الربوا قال ضع یدی فی الکتاب علیها فوضع

ذیل میں اسیطرح بے سند شاید اوس نے نقل کیا ہے اوس کو
مغازی واقدی سے کیونکہ اسی طرح بے سند اونہوں نے بھی ذکر
کیا ہے - اور متابعت کی ہے اس کی ابن حبان اور طبری نے (اصابہ)
بنی کعب بن اوس آئے شداد بن ثمامہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں پس خواہش کی کہ لکھدیں آپ بنی کعب کو
فرمان پس لکھا اون کے لیے رسول اللہ نے اور امام بنایا شداد
کو نماز کیلئے - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا ہے اسکو
ابن دباغ اندلسی نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن
سکن نے قاسم بن معن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں
حمید سے وہ انس سے - (اصابہ و اسد الغابہ)
بنی فزارہ - لکھا اونکو فرمان موضع عسیب کے بارہ میں - **تخریج**
کہا حافظ نے کہ تخریج کی اوسکی ابن کلبی نے **بنی کلاب**
آپنے اونکو فرمان لکھا پس نہیں اطاعت کی **تخریج** - ذکر کیا ہے
سیرۃ محمدی میں سیر حلبی کے حوالہ سے سریہ ضحاک کے ذکر میں سنہ ۹
بولا جاتا ہے وہ ایک کھال ہے جسمیں لکھا جاتا ہے - مجمع البحار
تمیم - بن جراشہ ثقفی - روایت ہے تمیم سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
کی خدمت میں وفد ثقیف میں پس اسلام لائے ہم اور بیعت کی ہمنے اور
خواہش کی کہ ہم کو ایک فرمان لکھدیا جاوے جسمیں کچھ شرطیں ہوں
فرمایا لکھ لاؤ جو چاہو پس خواہش کی تھی ہم نے اوس تحریر میں آپ سے
کہ حلال کردیں ہمارے لیے ربا اور زنا - پس انکار کیا حضرت علی نے
یہ کہ لکھیں اسکو پس سوال کیا ہم نے خالد بن سعید سے پس کہا
اون سے حضرت علی نے جانتے بھی ہو کہ کیا لکھتے ہو کہا کہ جو یہ
کہتے ہیں وہ لکھتا ہوں اور حکم کا اختیار رسول اللہ کو ہے
پس لے گئے ہم یہہ تحریر رسول اللہ کے پاس فرمایا ایک پڑھنے
والے سے کہ پڑھ پس ربا کا ذکر آیا تو فرمایا کہ اس جگہ
میرا ہاتھ رکھدے پس اوس نے ہاتھ رکھدیا تو فرمایا کہ
[illegible] اللہ سے اور چھوڑ دو جو کچھ کہ باقی ہے ربوا -

عہ بنی کعب بن اوس
عہ بنی فزارہ
عہ بنی کلاب
عہ تمیم بن جراشہ الثقفی

يدہ فقال يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَوا - ثم محاها والقيت علينا السكينة فما راجعناه حتى بلغ الزنا فوضع يدہ وقال لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَة - ثم محاها وامر بكتابنا ان ينسخ لنا - التخريج - قال ابن الاثير ذكره ابن ماكولا واخرجه ابو موسى وقال الحافظ ذكره مطين فى الصحابة وروى من طريق ابى اسحق بن سمعان الاسلمى عن عبد العزيز بن الهيثم عن ابيه عن جدہ عن تميم بن جراشة الثقفى انه قال قدمت الحديث واسناده ضعيف وابو اسحق هو ابراهيم بن محمد بن ابى يحيى وابو يحيى هو سمعان - (اصابه - اسد الغابه) ثور ابن غزرة ابو العكير القشيرى - اقطعه حمام والسد وهما موضعان وكتب له بذلك كتابا التخريج - قال الحافظ اخرجه ابن شاهين من طريق ابى الحسن المدائنى (اصابه) ورواه ابن سعد عن على بن محمد القرشى هكذا ذكره فى السيرة الشامية فى ذكر وفود بنى قشير جابر بن ظالم بن حارثة الطائى - وفد عليه صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا - التخريج ذكره الطبرى واستدركه ابن فتحون والرشاطى كذا قال الحافظ فى الاصابه وابن الاثير فى الاسد - جحدم بن فضالة الجهنى - الى النبى صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا - التخريج - قال الحافظ اخرجه ابن مندة من طريق محمد بن عمرو بن عبد الله بن

پھر بگاڑ دیا اوسکو - اور نازل کیگئی او پر رحمت جو موجب سکون ہے پس نہیں حجت کی ہم نے آپ سے یہاں تک کہ زنا کا ذکر آیا پس رکھا اوسپر اپنا ہاتھ اور فرمایا کہ نہ قریب جاؤ زنا کے کیونکہ وہ فحش ہے - پھر بگاڑ دیا اوسکو اور حکم دیا اوس تحریر کے لکھے جانیکا - تخریج - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو ابن ماکولا نے اور تخریج کی اس کی ابو موسے نے اور کہا حافظ نے ذکر کیا مطین نے انکو صحابہ میں اور روایت کی ابی اسحق بن سمعان اسلمی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد العزیز بن ہیثم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ تمیم بن جراشہ ثقفی سے کہ کہا آیا میں الحدیث اور اسکی اسناد ضعیف ہے - اور ابو اسحق وہ ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی ہیں اور ابو یحیی سمعان ہیں اصابہ اسد الغابہ)

ثور بن غزرہ ابو العکیر القشیری - جاگیر میں دیا انکو حمام اور سد جو دونو موضع ہیں اور لکھدیا اسکی بابتہ فرمان (سند) تخریج - کہا حافظ نے تخریج کی ہے اسکی ابن ہشام نے ابن ابی الحسن المدائنی کے طریقہ سے (اصابہ) اور روایت کیا اوسکو ابن سعد نے علی بن محمد القرشی سے - اسیطرح ذکر کیا اوسکو سیرت شامی میں بنی قشیر کے وفود کے بیان میں -

جابر بن ظالم بن حارثہ الطائی - آئے رسول اللہ کیخدمت میں پس لکھا آپنے اون کیلیے فرمان تخریج - ذکر کیا اسکو طبری نے اور زائد کیا ہے اسکو ابن فتحون اور رشاطی نے اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں اور ابن اثیر نے اسد الغابہ میں

جحدم بن فضالہ جہنی - آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا اون کے لیئے فرمان - تخریج - کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن عبد اللہ بن جحدم کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت

ثور بن غزرة ابو العكير القشيرى

جابر بن ظالم بن حارثة الطائى

جحدم بن فضالة الجهنى

جدہ قال حدثنی ابی عن ابیه عن جدہ
انه اتی النبی صلعم۔ الحدیث وهو حدیث
غریب وفیه نصر بن سلمة وهو متروک
الحدیث۔ (اصابه) **جشیش الدیلمی**۔
کاتبه صلی الله علیه وسلم فی قتل الاسود
العنسی۔ **التخریج**۔ ذکرہ الطبری ونقل
الحافظ عن کتاب الردۃ لسیف قال بعث
صلی الله علیه وسلم الیه والی فیروز وداذویه
یامرهم بمحاربة الاسود اخرجه بوجهین
عن ابن عباس رض۔ وکذا ذکرہ الواقدی من
روایة همام بن منبه۔ (اصابه) **جفینة**
الجهنی وقیل الهندی ویقال الغسانی۔ کتب
صلی الله علیه وسلم له کتابا فرقع به دلوہ
قالت له ابنته عمدت الی کتاب سید العرب
فرقعت به دلوک فاخذ کل قلیل وکثیر
هو له فجاء بعد مسلما۔ **التخریج**۔ قال
الحافظ اخرجه البغوی والطبرانی من ابی بکر
الزاهری عن سفیان عن ابی اسحق عن عرینة
عن جفینة۔ قال البغوی منکر من حدیث
الثوری وابو بکر الزاهری ضعیف الحدیث
(اصابه) **جنادة بن زید الحارثی**۔ قال
ابن الاثیر اخرجه ابو نعیم وابن مندہ
وقال الحافظ روی ابن السکن والباوردی
من طریق عبد الرحمن بن عمرو عن سوادۃ
بنت المتلمس عن جدتها ام المتلمس بنت جنادۃ
ابن زید عن ابیها۔ (اصابه) **جریجی بن عمرو**
العذری۔ روی عنه انه اتی النبی صلی الله

کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں
الحدیث اور وہ حدیث غریب ہے اور اوسمیں نصر بن سلمہ ہے اور
وہ بہت ترک الحدیث ہے۔ (اصابہ اسد الغابہ)
جشیش الدیلمی۔ مکاتبت کی اون سے رسول اللہ صلعم نے
اسود عنسی کے قتل کے بارہ میں۔ **تخریج**۔ ذکر کیا اوسکو
طبری نے اور نقل کیا حافظ نے کتاب الردۃ میں جو سیف
کی ہے کہا بھیجا رسول اللہ صلعم نے اونکی اور فیروز دیلمی اور دادویہ کی طرف
حکم کرتے تھے آپ اونکو اسود کی لڑائی کا تخریج کی ہے اس کی
دو طریقوں سے بروایت ابن عباس رض۔ اور اسیطرح ذکر کیا اس کو
واقدی نے ہمام بن منبہ کے طریقہ سے (اصابہ)
جفینۃ الجہنی اور بعض نے کہا کہ ہندی اور بعض نے کہا کہ غسانی
لکھا رسول اللہ نے ان کو فرمان پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے
ڈول میں کہا اونکی بیٹی نے کہ قصد کیا تو نے سید عرب کی کتاب
کا اور اوس کا اپنے ڈول میں پیوند لگا لیا پس لیا اپنا تھوڑا بہت
مال پس آیا بعد میں مسلمان ہو کر **تخریج**۔ کہا حافظ نے کہ تخریج
کی ہے اس کی بغوی نے اور طبرانی نے ابی بکر زاہری سے
بروایت سفیان وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ عرینہ
سے وہ جفینہ سے کہا بغوی نے منکر ہے حدیث بروایت ثوری
اور ابو بکر زاہری ضعیف الحدیث ہے۔ (اصابہ)
جنادہ بن زید حارثی۔ کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے
ابو نعیم اور ابن مندہ نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی
ہے ابن سکن اور باوردی نے عبد الرحمن بن عمرو کے طریقہ
سے وہ روایت کرتے ہیں سوادہ بنت متلمس سے وہ اپنی دادی
یعنی متلمس کی ماں سے جو بیٹی ہیں جنادہ بن زید کی وہ اپنے
باپ سے۔ الحدیث (اصابہ)
جریجی بن عمرو عذری روایت کی گئی اون ہی سے
کہ وہ حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

۱۶ جشیش الدیلمی

۱۷ جفینۃ الجہنی

۱۸ جنادہ بن زید الحارثی

۱۹ جریجی بن عمرو العذری

عليه وسلم فكتب له - ان ليس عليكم عشر
ولا حشر - التخريج - اخرجه ابو نعيم - كذا
ذكره صاحب السيرة المحمدية في بيان الوفود
حارث بن عبد شمس - خرج الى النبي صلى
الله عليه وسلم واخذ لجميع اصحابه الامان
على دمائهم واموالهم فكتب صلى الله عليه وسلم
له كتابا واباحهم من بلادهم كذا وكذا -
التخريج - اخرجه ابو نعيم وروى ابن منده
باسناد غريب عن الحميري بن الحارث بن
عبد شمس عن ابيه انه خرج - الحديث
(اصابه واسد الغابه) حذيفة بن اليمان
اخرج محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة
ابو صفرة العتكي قال وكان ابو صفرة من ازد
دباء ودباء فيما بين عمان وبحرين وفد كانوا
اسلموا وقدم وفدهم على رسول الله صلعم
مقرين بالاسلام فبعث عليهم مصدقا منهم
يقال له حذيفة بن اليمان الازدي من اهل
دباء وكتب له فرائض الصدقات فكان ياخذ
صدقات اموالهم ويردها على فقرائهم -
حضرمي بن عامر - وفد عليه صلى الله
عليه وسلم مع قومه فكتب لهم كتابا - التخريج
اخرجه ابو موسى كذا قاله ابن الاثير وقال
الحافظ روى ابن شاهين من طريق المدائني
عن ابي معشر عن يزيد بن رومان ومحمد بن
كعب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة وعن
سلمه بن محارب عن داؤد عن الشعبي و
اسانيد اخر فذكر الحديث حوشب

حارث بن عبد شمس
حذیفہ بن الیمان
حضرمی بن عامر
حوشب ذو ظلیم

پس لکھا اون کے لیے فرمان یہ کہ - نہیں تم پر عشر اور نہ تم جمع کیے
جاؤ گے لشکر بنا تیکو تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم نے
اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے وفود کے بیان میں
حارث بن عبد شمس - آئے یہ رسول اللہ کی خدمت میں اور حاصل
کی اپنے سب ساتھ والوں کے لیے امن اونکی جانوں اور انکے مالوں
پر پس لکھا رسول اللہ نے انکو فرمان - اور مباح کیا یعنی دیدیا انکے
لیے اون کے شہر میں فلاں فلاں - تخریج - تخریج کی ہے
اسکی ابو نعیم نے اور روایت کی ہے ابن مندہ نے غریب سند سے
حمیری بن حارث بن عبد شمس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے - کہ وہ گئے الحدیث (اصابہ - اسد الغابہ) حذیفہ بن
الیمان - تخریج کی ہے محمد بن سعد نے ابو صفرۃ العتکی کے ترجمہ میں اپنی
کتاب طبقات میں اور کہا کہ ابو صفرہ ازد دبا کے رہنے والے
تھے اور دبا عمان اور بحرین کے درمیان میں ہے اور وہاں والے
اسلام لے آئے تھے اور اون کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت
میں حاضر ہوئے تھے اسلام کا اقرار کرکے پس رسول نے اونپر
اونہیں ہی سے ایک شخص حذیفہ بن یمان ازدی کو عامل زکوۃ
بنایا اور اون کو ایک فرمان لکھدیا جس میں زکوۃ کے فرائض
کا بیان تہا پس وہ اون کے مالوں کا صدقہ لیتے تھے اور
اون کے ہی فقرا پر تقسیم کردیتے تھے حضرمی بن عامر گئے
رسول اللہ کی خدمت میں اپنی قوم کے ہمراہ پس لکھا آپ نے انکو
فرمان - تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے اسیطرح
بیان کیا ہے ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ابن شاہین
نے مدائنی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی معشر سے
وہ یزید بن رومان اور محمد بن کعب سے اور سعید مقبری سے وہ روایت
کرتے ہیں ابی ہریرہ اور سلمہ بن محارب سے وہ داؤد سے - وہ
شعبی سے - اور مختلف اسنادیں - پس ذکر کیا حدیث کو
حوشب ذو ظلیم اور وہ ابن طخمہ ہیں اور بعض نے کہا کہ

ذو ظليم هو ابن طخمة

وقيل ابن طخم ويقال ابن الساعي وغير
ذلك قاله الحافظ وقال ابن الاثير هو ابن
طخية - بعث صلى الله عليه وسلم اليه عبد الله
ابن جرير البجلي وكتب معه كتابا ليظاهر هو
وذو الكلاع وفيروز الديلمي ومن اطاعهم على
قتل الاسود العنسي - **التخريج** - قال الحافظ
روى ابن السكن من طريق محمد بن عثمان بن
حوشب عن ابيه عن جده وقال ابن الاثير
اخرجه ابن مندة وابو نعيم وابن عبد البر -
الى خزاعة - يبشرهم باسلام خالد وحرملة
ابنا هوذة - **التخريج** - قال ابن الاثير اخرجه
ابو عمرو وابو موسى وقال الحافظ ذكره ابن
شاهين وابن الكلبي **خراش بن جحش** بن
عمرو العبسي - كتب صلى الله عليه وسلم اليه
فحرق كتابه - **التخريج** - قال الحافظ ذكره ابن
بشكوال ذكره هكذا ابن الكلبي ايضا وكذا ذكره
محمد ابن سعد في الطبقات في ترجمة ربعي بن
خراش - **ذو الكلاع الحميري** اسمه سميفع
كتب صلى الله عليه وسلم في التعاون على قتل
الاسود العنسي - **التخريج** - قال ابن الاثير
روى ابن لهيعة عن كعب بن علقمة عن حسان
ابن كليب الحميري قال سمعت من ذي الكلاع
ذهين بن القرضم - اختلف في اسمه قال الحافظ
قيل مصغر اجزم عليه ابن حبيب وقيل بالمعجمة
والياء التحتانية بعد الهاء جزم عليه الدارقطني
- قال ابن ماكولا في باب ذهين من حرف الذال

کہ ابن طخم اور کہا جاتا ہے ابن الساعی وغیرہ - بیان کیا اسکو
حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ وہ ابن طخیہ ہیں بھیجا
اونکی طرف عبد اللہ بن جریر کو اور لکھا اوس کے ساتھ
فرمان تاکہ وہ مدد کرے اور ذو الکلاع اور فیروز دیلمی اور جو
اون کی اطاعت کریں اسود عنسی کے قتل پر -
تخریج - کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن سکن نے
محمد بن حوشب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے وہ اپنے دادا سے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج
کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے
قبیلہ خزاعہ کیجانب بشارت دی آپنے اون کو خالد اور حرملہ
بن ہوذہ کے اسلام کی **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ
تخریج کی اسکی ابو عمرو اور ابو موسے نے اور کہا حافظ نے
کہ ذکر کیا اوسکو ابن شاہین اور ابن کلبی نے - ×
خراش - بن جحش بن عمرو عبسی - فرمان لکھا اون کو جناب
رسول اللہ نے پس جلا دیا اوس نے آپ کے فرمان کو
تخریج کہا حافظ نے ذکر کیا اوسکو ابن بشکوال نے اور ذکر
کیا اوسکو ایسا ہی ابن کلبی نے بھی - اور ایسا ہی ذکر کیا ہے محمد بن
سعد نے طبقات میں ربعی بن خراش کے ترجمہ میں -
ذو الکلاع الحمیری جنکا نام سمیفع تھا لکھا رسول اللہ نے
انکو اسود عنسی کے قتل میں مدد کرنے کی بابتہ **تخریج** - کہا ابن
اثیر نے روایت کی ہے ابن لہیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں کعب بن علقمہ سے وہ
روایت کرتے ہیں حسان بن کلیب حمیری سے کہا کہ سنا یعنی
ذو الکلاع سے × **ذہین بن القرضم** - اختلاف کیا گیا ہے
اون کے نام میں کہا حافظ نے کہ بیان کیا گیا بوزن تصغیر جزم کیا ہے
ابن حبیب نے اور بعض نے کہا ہے ذال معجمہ کے ساتھ اور یاء تحتانیہ
بعد ہاء ہوز کے جزم کیا ہے اسپر دار قطنی نے - کہا ابن ماکولا
ذہین حرف ذال معجمہ کے باب میں کہ ذہین بفتح ذال معجمہ

۲۳ ذو ظلیم
۲۴ الی خزاعة
۲۵ خراش بن جحش
۲۶ ذو الکلاع الحمیری
۲۷ ذہین بن القرضم

ذهين بفتح الذال المعجمة وسكون الهاء فهو ذهين
ابن القرضم بن العجيل بن قنات بن موسى بن
تقلد بن العبدي الوافد على النبي صلى الله عليه وسلم
وكان يكرمه لبعد داره ذكر ذلك ابن الكلبي و
ذكره الدارقطني القرضم بالقاف وهو بالفاء و
قال ابن قنات بفتح القاف وهو بكسر الفاء -
التخريج - روى ابن شاهين من طريق ابن الكلبي
قال اخبرنا معمر عن عمران المهري قال وفد منا
رجل يقال له ذهين الحديث قال الحافظ في
الاصابة - رافع القرظي - كتب له انه لا يجني

۱۲۸ رافع القرظی

عليه الا يده - التخريج - اخرجه ابوموسى
وذكره ابن شاهين من طريق فراش بن اسمٰعيل
عن عبد الملك بن عمير عن رافع واسناده
ضعيف قاله الحافظ - ربيعة بن لهيعة

۱۲۹ ربیعة بن لهیعة

الحضرمي - قال كتب بسم الله الرحمن الرحيم
لربيعة بن لهيعة الحديث - التخريج - اخرج
ابن منده وابونعيم وابن عبد البر نقله ابن الاثير
وقال الحافظ روى يعقوب بن محمد الزهري
عن زرعة بن مغلس عن ابيه عن محمد بن
ربيعة عن ابيه ربيعة بن لهيعة قال وفدت
على رسول الله الحديث - رعية السحيمي -

۱۳۰ رعیة السحیمی

كتب اليه فرقع به دلوه - التخريج - قال ابن
الاثير اخرجه الثلاثة وقال الحافظ روى احمد
وابن ابي شيبة من طريق اسرائيل عن ابي
اسحٰق عن الشعبي عن رعية السحيمي -
راشد بن عبد ربه - ذكر ابن عساكر ان

۱۳۱ راشد بن عبد ربه

النبي صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا قال الحافظ

اورسکون ہا پس وہ ذہین بن القرضم بن عجیل بن قنات بن
موسےٰ بن تقلد بن عبدی ہیں جو آئے تھے رسول اللہ
کی خدمت میں اور رسول اللہ اون کا اکرام کرتے تھے بوجہ
دوری مسافت کے ذکر کیا اس کو ابن الکلبی نے اور ذکر
کیا دارقطنی نے قرضم قاف سے اور وہ فار کے ساتھ ہے اور
کہا ابن قنات نے فتح قاف کے ساتھ اور وہ کسر فار کیساتھ
ہے - تخریج - روایت کی ہے ابن شاہین نے ابن کلبی کے
طریقہ سے کہا خبر دی ہم کو معمر نے عمران مہری سے روایت
کر کے کہا گیا ہم میں سے ایک شخص جسکو ذہین کہتے تھے -
الحدیث کہا اسکو حافظ نے اصابہ میں رافع القرظی - لکھا
اون کے لیے کہ نہیں گناہ کریگا او پر مگر اون کا ہاتھ یعنے وہ اپنے
ہی قصور میں پکڑے جاویں گے - تخریج - تخریج کی ہے اسکی
ابوموسیٰ نے اور ذکر کیا اسکو ابن شاہین نے فراش بن اسمٰعیل کے
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن عمیر سے - وہ
رافع سے اور اسناد اسکی ضعیف ہے - بیان کیا اسکو حافظ نے
ربیعہ بن لہیعہ حضرمی - کہا کہ لکھا میرے لیے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ربیعہ بن لہیعہ کیلئے - الحدیث - تخریج - تخریج کی ہے ابن مندہ
اور ابونعیم اور ابن عبد البر نے نقل کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے
روایت کی یعقوب بن محمد زہری نے روایت زرعہ بن مغلس سے وہ روایت
کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ محمد بن ربیعہ سے وہ اپنے باپ ربیعہ
بن لہیعہ سے کہا کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث رعیہ سحیمی
فرمان لکھا اوسکی جانب پس پیوند لگالیا اوس کا اپنے ڈول میں تخریج
کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلثہ نے یعنی ابونعیم و ابن مندہ
و ابن عبد البر نے اور کہا حافظ نے روایت کی ہے احمد اور ابن
ابی شیبہ نے اسرائیل کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحٰق
سے وہ شعبی سے وہ رعیہ سحیمی سے راشد بن عبد ربہ - ذکر کیا ابن عساکر
نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا انکو بیان کیا اسکو حافظ

١ ابلس بن عامر بن حصن الطائي - اخرجه
الطبري وذكره ابو عمرو - (اصابه اسد الغابه)
رجل من فهر - اهدى للنبي صلى الله عليه
وسلم العسل فقبلها - وقال احمل لي فحماه
وكتب له - التخريج - اخرجه البخاري و
مطين وابن مندة من طريق ابي العاصم
ابي عبد الله بن عياض عن ابيه قال شهدت
الحديث قاله الحافظ وقال ابن الاثير اخرجه
ابو نعيم ايضا - زرارة بن قيس النخعي -
وفد فاسلم فكتب له كتابا - التخريج - اخرجه
ابو موسى وذكره ابن شاهين فقال حدثنا
المنذر بن محمد قال حدثنا الحسين بن محمد
قال حدثني يحيى بن زكريا النخعي عن الحسن
ابن الحكم عن عبد الرحمن بن عابس عن ابيه
عن زرارة وفد على النبي صلى الله عليه وسلم
الحديث - (اصابه اسد الغابة) زياد بن
الحارث الصدائي - ارسل صلى الله عليه وسلم
جيشا الى قومه فقال رد الجيش وانا لك
باسلامهم فرد وكتب اليهم كتابا بهم - التخريج
قال ابن الاثير اخرجه ابو نعيم وابن مندة
وابن عبد البر - زيد الخير بن مهلهل الطائي
ويقال زيد الخيل - اقطعه فيدا فكتب له
بذلك كتابا - التخريج - قال الحافظ ذكره
هشام بن الكلبي وروى ابن سعد عن ابي
عمير الطائي عن عباد الطائي عن اشياخهم
كذا في السيرة الشامية في وفود طئ - زيد
ابن رفاعة الجذامي - ذكره ابن سعد في الطبقات

ابلس بن عامر بن حصن طائی تخریج کی اسکی طبری نے اور ذکر کیا
اسکو ابو عمرو نے (اصابه واسد الغابه) رجل من فہر ہدیہ دیا رسول اللہ
کو شہد پس قبول کیا آپنے اوسکو اور کہا اوس نے کہ مجھے کہت
عنایت کیجیے پس دی آپنے اور لکھا فرمان تخریج - تخریج کی ہے
اسکی بخاری اور مطین اور ابن مندہ نے ابی عاصم ابی عبد اللہ بن
عیاض کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ
حاضر ہوا میں الحدیث بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا ابن اثیر
نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم نے بھی زرارہ بن قیس نخعی
حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے اور لکھا اونکو فرمان -
تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے اور ذکر کیا ہے اسکو
ابن شاہین نے پس کہا حدیث بیان کی ہم سے منذر بن محمد نے کہا
حدیث بیان کی مجھ سے یحیی بن زکریا نخعی نے حسن بن حکم سے روایت
کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن عابس سے وہ اپنے باپ سے
وہ زرارہ سے کہ وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے الحدیث (اصابه)
زیاد بن حارث صدائی - بھیجا رسول اللہ نے لشکر اوکی قوم کیطرف پس
کہا کہ لوٹا لیجیے لشکر اور میں ذمہ دار ہوں اون کے اسلام کا
پس لوٹا لیا اور لکھا اوکی قوم کیطرف فرمان ان کے ہمراہ تخریج کہا
ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر
نے زید الخیر بن مہلہل طائی اور انکو زید الخیل بھی کہا جاتا تھا
جاگیر میں دیا اون کو موضع فید اپس لکھا اسکی بابتہ فرمان -
تخریج - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ہے اسکو ہشام بن کلبی نے
اور روایت کی ہے ابن سعد نے ابی عمیر طائی سے وہ روایت
کرتے ہیں عباد طائی سے وہ اپنے اساتذہ سے - اسی طرح ہے
سیرۃ شامیہ بیان وفود طی میں - زید بن رفاعۃ جذامی - بیان
کیا ہے ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا
کہ پھر زید بن حارثہ کا سریہ حسمی کیطرف اور وہ وادی قری کے
ورے ایک جگہ ہے جمادی الاخرے سنہ ھ ہجری میں ہوا۔

۲۳ ابلس بن عامر بن حصن الطائی
۲۴ رجل من فہر
۲۵ زرارہ بن قیس النخعی
۲۶ زیاد بن الحارث الصدائی
۲۷ زید الخیر بن مہلہل الطائی
۲۸ زید بن رفاعۃ الجذامی

فی بیان السرایا فقال ثم سریۃ زید بن حارثۃ
الی حسمی وھی وراء وادی القری فی جمادی
الآخرۃ سنۃ ست من ھاجر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قالوا اقبل دحیۃ بن خلیفۃ
الکلبی من عند قیصر وقد اجازہ وکساہ
فلقیہ ھنید بن عارض وابنہ عارض بن
ھنید فی ناس من جذام بحسمی فقطعوا
علیہ الطریق فلم یترکوا علیہ الا سمل ثوب
فسمع بذلک نفر من بنی الضبیب فنفروا
الیھم فاستنقذوا لدحیۃ متاعہ وقدم
دحیۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ
بذلک فبعث زید بن حارثۃ فی خمسمائۃ رجل
ورد معہ دحیۃ فکان زید یسیر اللیل ویکمن
النہار ومعہ دلیل لہ من بنی عذرۃ فاقبل
بھم حتی ھجم بھم مع الصبح علی القوم فاغاروا
علیھم فقتلوا فیھم فاوجعوا وقتلوا
الھنید وابنہ واغاروا علی ماشیتھم ونعمھم
ونساءھم واخذوا من النعم الف بعیر ومن
الشاء خمسۃ آلاف شاۃ ومن السبی مائۃ من
النساء والصبیان فرحل زید بن رفاعۃ الجذامی
فی نفر من قومہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فدفع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتابہ
الذی کان کتب لہ ولقومہ لیالی قدم علیہ
فاسلم وقال یا رسول اللہ لا تحرم علینا حلالا
ولا تحلل لنا حراما فقال کیف اصنع بالقتلی
قال ابو یزید بن عمرو اطلق لنا یا رسول اللہ
من کان حیا ومن قتل فھو تحت قدمی ھاتین

کہا راوی نے کہ واپس آتے تھے دحیہ بن خلیفہ کلبی قیصر کے پاس
سے اور اس نے اسکو انعام اور خلعت دیا تھا پس ملا اون سے
ہنید بن عارض اور اوسکا بیٹا عارض بن ہنید قبیلہ جذام
کے چند آدمیوں کے ہمراہ حسمی میں اور اونپر دھاڑا مارا پس نہیں
چھوڑا اونپر مگر ایک پرانا کپڑا۔ اور حاضر ہوئے دحیہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں اور آپ کو اس واقعہ کی خبر
دی آپنے زید بن حارثہ کو پانسو آدمیوں کے ہمراہ بھیجا اور
اون کے ساتھ دحیہ کو بھی واپس کیا۔ پس زید رات کو چلتے
اور دن کو پوشیدہ ہوجاتے تھے اور اون کے ہمراہ بنی
عذرہ میں کا ایک اگوا تھا پس صبح کیوقت وہاں پہونچے
اور لوٹ مار شروع کردی۔ پس قتل کیا اونکو اور تکلیف بھی
پہنچائی اور قتل کیا ہنید اور اوسکے بیٹے کو اور لوٹ
لیا اون کے جانوروں اور عورتوں کو اور بھی اون کے
اونٹوں میں سے ہزار اونٹ اور بکریوں میں سے پانچہزار
بکریاں اور سو عورتوں اور بچوں کو قید کیا۔ پس آئے
رفاعہ بن زید جذامی اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ہمراہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں اور آپ کو وہ
فرمان دیا جو رسول اللہ نے اون کے اور اون کی قوم کے
لیے لکھا تھا جبکہ وہ حاضر خدمت ہوئے اور اسلام لائے
تھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ حرام
کیجیے ہمپر حلال کو اور نہ حلال کیجیے ہمارے واسطے حرام
کو تو آپنے فرمایا کہ میں قتل شدہ لوگوں کا کیا کروں کہا
ابو یزید بن عمر نے رہا کر دیجیے ہمارے زندہ قیدیوں کو۔
اور جو مقتول ہوگئے ہیں وہ میرے قدم کے نیچے ہیں
یعنے معاف فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔
سچ کہا پس بھیجا آپنے اون کے ساتھ علی کو زید بن
حارثہ کیطرف حکم دیا اون کو کہ چھوڑ دیں اون کے حرم

فقال صلی اللہ علیہ وسلم صدق فبعث معہ
علیا رض الی زید بن حارثة یامرہ ان یخلی بینه
وبین حرمهم واموالهم فتوجه علی ولقی
زیدا بالفحلتین وهی بین المدینة وذی
المروة فابلغه امر رسول الله صلی الله علیه
وسلم فرد الی الناس کلما کان اخذ لهم۔
اقول۔ انی وجدت کتابا لرفاعة بن زید
الجذامی وساذکره فی الکتب فی حرف الراء
لعل هذا هو والتشبه فی اسمه۔ سراقة
ابن مالك یکنی اباسفیان۔ لما هاجر صلی
الله علیه وسلم وتعقبه قریش ادرکه سراقة
فی الطریق فدعا صلی الله علیه وسلم علیه
حتی ساخت رجلا فرسه فطلب منه الخلاص
علی ان لا یدخل علیه ففعل وکتب له امانا
بسؤاله لذلك واسلم یوم الفتح۔ التخریج
اخرجه البخاری وغیره من ائمة الحدیث
والسیر کلهم فی قصة الهجرة واخرجه ابن
الاثیر بسنده الی براء بن عازب۔ ورأیت
فی اکثر کتب الحدیث والسیر کلهم اوردوا
هذه القصة فی بیان الهجرة ولم یذکر
احد منهم لفظ الکتاب الا ان قالوا انه
کتب له امانا۔ سرباتك الهندی۔
زعم ان النبی صلی الله علیه وسلم ارسل الیه
حذیفة واسامة وصهیبا وغیرهم یدعونه
الی الاسلام فاسلم وقبل کتاب النبی صلی
الله علیه وسلم۔ التخریج۔ اخرجه ابو موسی
من طریق میسر بن احمد الاسفرائنی صاحب

اور واپس کردیں اون کے مال پس گئے حضرت علی اور ملے
زید سے فحلتین میں اور وہ مدینہ اور ذوالمرہ کے درمیان
میں ہے۔ پس پہونچایا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم
پس جو کچھہ اون کے مال لوٹے تھے وہ سب واپس کردئے
کہتا ہوں کہ پائی ہے میںنے ایک کتاب رفاعہ بن زید کے
نام سے اور ذکر کروں گا اوسکو حرف را رفاعہ بن زید کے
نام میں شاید کہ یہ نامہ وُسی ہو اور ان کے نام میں شبہ
ہوگیا ہو۔ سراقہ بن مالک جنکی کنیت ابوسفیان ہے۔ جبکہ
ہجرت کی رسول اللہ نے اور تعاقب کیا آپ کا قریش نے
تو پالیا آپ کو سراقہ نے راہ میں پس بددعا کی آپنے یہانتک
کہ سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دہنس گئے۔ پس
چاہی سراقہ نے اس امر سے خلاصی اس شرط پر کہ آپ سے
تعرض نہیں کریگا پس خلاصی دی اوسے اور لکھا فرمان
امن اوس کے خواہش کے موافق اور اسلام لائے فتح مکہ کے
دن تخریج کی ہے اسکی بخاری اور اون کے سوا سب
ائمہ حدیث اور ائمہ سیر نے ہجرت کے قصہ میں اور تخریج کی
ہے ابن اثیر نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے براء بن عازب تک
اور دیکھا میں نے اکثر کتب حدیث وسیر میں سب نے بیان
کیا ہے اس قصہ کو ہجرت کے ذکر میں اور نہیں ذکر کیا کسی نے
لفظ فرمان سوا اس کے کہ کہا کہ لکھا ان کے لیے فرمان امن
سرباتک ہندی۔ ایسا بیان کرتا تھا کہ بھیجا اوسکی طرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہؓ اور اسامہؓ اور
صہیبؓ وغیرہ کو کہ وہ اوسکو دعوت اسلام کرتے
تھے۔ پس اسلام لایا اور قبول کیا فرمانِ رسالت کو۔
تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے میسر بن احمد
اسفرائنی۔ یحیی بن یحیی نیشاپوری کے شاگرد کے طریقہ
سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مکی بن احمد بردعی نے کہا

۴۸ سراقہ بن مالک

۴۹ سرباتک الہندی

يحيى بن يحيى النيسابوري قال حدثنا مكي
ابن احمد البردعي قال سمعت اسحق بن ابراهيم
الطوسي يقول وهو ابن سبع وتسعين سنة
قال رأيت سرباتك ملك الهند وذكر القصة
قاله الحافظ - سريع بن الحكم - قدم في وفد تميم
فكتب له كتابا - التخريج - اخرجه ابن مندة
وابو نعيم قاله ابن الاثير - سعيد بن عداء
الفريعي ويقال البكائي - وفد فكتب له كتابا
وزاد ابن مندة لفظ الكتاب - الى حضرتك
الزج - (اصابه) التخريج ذكره المدائني في
كتاب رسل النبي صلى الله عليه وسلم وروى
من طريق عبد الله بن يحيى قال راني ابن
سعيد بن عداء كتابا من محمد رسول الله -
الخ - ورواه الباوردي قاله الحافظ وقال ابن
الاثير اخرجه ابن مندة وابو نعيم - سمعان
ابن عمرو الكلابي - بعث اليه كتابا مع عبد الله
ابن عوسجة فرقع به دلوه فقيل لهم بنو المرقع
ثم اسلم وقدم على رسول الله صلى الله عليه
وسلم - التخريج - ذكر ابو الحسن المدائني
في كتاب رسل النبي صلى الله عليه وسلم - قاله
الحافظ في الاصابه - سبز الاراشي ووقع
عند ابن فتحون سيار بدل سبز لعله تصحيف
اتاه عمرو بن حسان وقال له يا رسول الله
اقطع حليفي فقطع له وكتب في عرجون -
التخريج - قال الحافظ رأيت هذا بخط الخطيب
وله ذكر في حديث ابن شاهين وابن السكن
اخرجاه من طريق زياد بن ابراهيم بن عاصم

سنا میں نے اسحق بن ابراہیم طوسی سے کہتے تھے وہ اور ان کی عمر
ستانوے برس کی تھی کہ دیکھا میں نے سرباتک بادشاہ ہند
کو - اور ذکر کیا قصہ - بیان کیا ہے اسکو حافظ نے
سریع بن حکم آئے وفد تمیم کے ہمراہ پس لکھا ان کے لیے
فرمان تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے
بیان کیا اسکو ابن اثیر نے سعید بن عداء فریعی اور ان کو
بکائی بھی کہا جاتا ہے - حاضر خدمت ہوئے پس لکھا ان کے
لیے فرمان اور زائد کیے ہیں ابن مندہ نے لفظ کتاب کی
کہ میں نے دیا تجھکو زج - (اصابہ) تخریج - ذکر کیا اسکو
مدائنی نے کتاب رسل النبی صلعم میں اور روایت کی ہے عبد اللہ
ابن یحیی کے طریقہ سے کہا کہ دکھائی مجکو سعید بن عداء کی بیٹے نے
ایک تحریر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے تھی اور
روایت کیا اوسکو باوردی نے بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا
ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے -
سمعان بن عمرو الکلابی بھیجا انکو فرمان عبد بن عوسجہ کے ہمراہ
پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں پس خطاب پڑ گیا
اون کا بنو مرقع پھر اسلام لائے اور رسول اللہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے تخریج - ذکر کیا ابوحسن مدائنی نے کتاب رسل النبی
میں - بیان کیا اسکو حافظ نے اصابہ میں سبز الاراشی اور ابن
فتحون کے نزدیک سبز کیجگہ سیار ثابت ہوا ہے شاید غلطی
کتابت ہوئی ہے - آئے رسول اللہ کے پاس عمرو حسان
اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے حلیف کو جاگیر دیجیے پس جاگیر
دی آپ نے اور لکھا فرمان عرجون کی لکڑی کی تختی پر تخریج
کہا حافظ نے کہ دیکھا میں نے یہ خطیب کے خط سے اور اس کا ذکر
ہے ابن شاہین اور ابن سکن کا حدیث میں تخریج کی ہے
دونوں نے زیاد بن ابراہیم بن عاصم بن مالک بن عمرو البلوی
کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے دادا نے

۲۸ سریع بن الحکم
۲۹ سعید بن عداء الفریعی
۳۰ سمعان ابن عمرو الکلابی
۳۱ سبز الاراشی

ابن مالك بن عمرو البلوي قال حدثني جدي عن ابيه مالك قال عقلت رسول الله صلى الله عليه وسلم واتاه عمرو بن حسان بوادي القرى برجل من بني اراش - الحديث (اصابه) سنن الحج مع ابي بكرؓ - اخرجه البيهقي في الدلائل عن عروة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا بكر اميرا على الناس سنة تسع وكتب معه سنن الحج - كذا ذكره في السيرة المحمدية - ضمام بن زيد الهمداني - وقد فاسلم وكتب له كتابا وذلك بعد مرجعه من تبوك - التخريج - قال ابن الاثير اخرجه الطبري وذكره ابو عمرو في نمط - (اسد الغابه) علاء الحضرمي - استعمله على البحرين فكتب له عهدا - التخريج قال الحافظ في ترجمة صحار بن العباس روى ابن شاهين من طريق حسين بن محمد قال حدثنا ابي قال حدثنا جيفر بن الحكم العبدي عن صحار بن العباس و مرثد بن مالك في نفر من عبد قيس قالوا فذكر القصة مطولة وفيه استعمل العلاء على البحرين وكتب له - وقال في ترجمة عبد الله بن عوف العبدي ذكره الطبري عن الواقدي ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب الى العلاء - وقال ابن الاثير في ترجمة شبيب اخرجه ابو موسى وله ذكر في طبقات محمد ابن سعد قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثني ابو بكر بن عبد الله بن ابي سبرة عن محمد بن يوسف عن السائب بن

اپنے باپ مالک کی روایت سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آئے آپکے پاس عمرو بن حسان وادی قریٰ میں بنی اراش کے ایک شخص کے ہمراہ - الحدیث (اصابہ) سنن حج ہمراہ ابو بکرؓ تخریج کی ہے اسکی بیہقی نے دلائل میں عروہ سے روایت کر کے کہا کہ بھیجا رسول اللہ نے ابو بکر صدیق کو سنہ ۹ ہجری میں لوگوں پر امیر بنا کر اور لکھے آپ کے ساتھ سنن حج - اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو سیرۃ محمدیہ میں۔ ضمام بن زید ہمدانی - حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے اور لکھا ان کے لیے فرمان اور یہ آپ کے تبوک سے واپسی کے بعد کا قصہ ہے - تخریج - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے نمط میں علاء الحضرمی - عامل بنایا انکو بحرین پر پس لکھا اون کے لیے عہد (ہدایت نامہ) تخریج - کہا حافظ نے صحار بن عباس کے ترجمہ میں کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے حسین بن محمد کے طریقہ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جیفر بن حکم عبدی نے صحار بن عباس اور مرثد بن مالک سے روایت کی کہ جنید عبد قیس کے اشخاص کے جلسہ میں کہا انہوں نے پس ذکر کیا قصہ طویل اور اوسمیں ہے کہ - عامل بنایا علاء کو بحرین پر اور لکھا اون کے لیے فرمان - اور کہا عبد اللہ بن عوف عبدی کے ترجمہ میں کہ - ذکر کیا اسکو طبری نے بروایت واقدی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا فرمان علاء کیطرف اور کہا ابن اثیر نے شبیب کے ترجمہ میں کہ تخریج کی ہے اسکی ابو موسیٰ نے - اس کا ذکر ہے طبقات محمد بن سعد میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ نے محمد بن یوسف سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں سائب بن

۲۴ سنن الحج معہ ابو بکر ۲۵ ضمام بن زید ہمدانی ۲۶ علاء حضرمی

يزيد عن العلاء بن الحضرمي ان رسول الله
صلے الله عليه وسلم بعثه - فذكره وفيه - وكتب
صلے الله عليه وسلم للعلاء كتابا فيه فرائض
الصدقة في الابل والبقر والغنم والثمار
والاموال يصدقهم على ذلك وامره ان ياخذ
الصدقة من اغنيائهم فيردها على فقراءهم -
عامر بن هلال يكنى اباسيارة المتعي - كتب له
النبي صلے الله عليه وسلم كتابا فهو عند بني
عمه المتعيين - التخريج - اختلف في اسمه
وبهذا الاسم سماه ابو احمد العسكري وقيل
اسمه الحارث وهناك اخرجه ابن منده و
ابو عامر وههنا اخرجه ابو موسى وابو عمر و
في الكنى اخرجه ابو نعيم وابن منده وابن
عبد البر قاله ابن الاثير - عامر بن الطفيل
ذكر ابن سعد في الطبقات في غزوة منذر
ابن عمرو فقال ثم سرية منذر بن عمرو الى
بئر معونة في صفر على راس ستة وثلثين شهرا
من مهاجر رسول الله صلے الله عليه وسلم قالوا
وقدم عامر بن مالك بن جعفر ابو براء ملاعب
الاسنة الكلابي عليه صلعم فاهدى له
فلم يقبل منه وعرض عليه الاسلام فلم يسلم
ولم يبعد وقال لو بعثت معي نفرا من اصحابك
الى قومي لرجوت ان يجيبوا دعوتك فقال
اني اخاف عليهم اهل نجد فقال انا لهم
جار ان يعرض لهم احد فبعث صلے الله عليه
وسلم معه سبعين رجلا من الانصار
شببة يسمون القراء وامر عليهم المنذر

زید سے وہ علاء بن الحضرمی سے کہ رسول اللہ صلعم نے بہیجا اونکو
پس ذکر کیا حدیث کو اور اوسمیں ہے کہ اور لکہا رسول اللہ صلعم
نے علاء کے لیے ایک فرمان جسمیں زکوۃ کے فرائض کا بیان
تہا اونٹوں اور بقر و غنم اور پہلوں اور مالوں کی زکوۃ کی بابت
کہ صدقہ کرے اونکو اس طرح پر اور حکم دیا تہا اون کو کہ لیں زکوۃ
غنیوں سے اور دیں فقراء کو - عامر بن ہلال کنیت
ابو سیارۃ المتعی ہے - لکہا اونکو رسول اللہ نے فرمان پس وہ اون کے
بنی عم متعیین کے پاس تہا - تخریج - اختلاف کیا گیا ہے
اون کے نام میں اور اسی نام سے نامزد کیا ہے انکو ابو احمد
عسکری نے اور کہا گیا ہے کہ اون کا نام حارث ہے - اور
اس موقع پر تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو عامر نے اور اسی
مقام پر تخریج کی ہے اسکی ابو موسیٰ اور ابو عمرو نے اور کنیت میں
تخریج کی ہے ابو نعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے بیان کیا
ہے اسکو ابن اثیر نے - عامر بن الطفیل - ذکر کیا ہے ابن سعد نے
طبقات میں منذر بن عمرو کے غزوہ میں پس کہا کہ بماہ صفر میں
رسول اللہ کی ہجرت کے چھتیسویں مہینہ بعد منذر بن عمرو کا سریہ
گیا بئر معونہ کیطرف کہا راویوں نے کہ آئے عامر بن مالک بن جعفر ابو
براء ملاعب الاسنہ کلابی رسول اللہ کی خدمت میں - پس
آپ کو ہدیہ دیا آپنے قبول نہیں کیا اور پیش کیا اوسپر اسلام
پس اسلام نہیں لایا اور نہ زائد دوری ظاہر کی اور کہا اگر آپ
بہیجیں میرے ہمراہ میری قوم کیطرف اپنے اصحاب میں سے
تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ آپ کی دعوت قبول کریں گے
آپ نے فرمایا کہ مجہے اہل نجد سے اونکو ضرر پہونچانے کا
اندیشہ ہے تو اوس نے کہا کہ میں اس بات کا ذمہ دار ہوں
اگر اون سے کوئی تعرض کرے تو آپنے بہیجے اوس کے ہمراہ
ستر انصاری جوان اور حافظ قرآن اور امیر بنایا امیر منذر
بن عمرو ساعدی کو - پس جب وہ پہونچے بئر معونہ تک

۴۷ عامر بن ہلال

۴۸ عامر بن الطفیل

ابن عمرو الساعدی فلما وصلوا بئر معونة وهو
ماء من میاه بنی سلیم وهو بین ارض بنی
عامر وبنی سلیم نزلوا علیها وعسکروا بها
وقدموا حرام بن ملحان بکتاب رسول
الله الی عامر بن الطفیل فوثب علی حرام
فقتله واستصرخ علیهم بنی عامر فابوا و
قالوا لا نخفر ذمة ابی براء فاستصرخ علیهم
قبائل من سلیم عصیة ورعلا وذکوان
فنفروا معه ورأسوه واستبطاء المسلمون
حراما فاقبلوا فی اثره فلقیهم القوم فاحاطوا بهم
فکاثروهم فتقاتلوا فقتل اصحاب رسول
الله صلی الله علیه وسلم وفیهم سلیم بن ملحان
والحکم بن کیسان فی سبعین رجلا قالوا
اللهم انا لا نجد من یبلغ رسولك السلام
غیرك فاقرأه منا السلام فاخبره جبرئیل
بذلك فقال وعلیهم السلام وبقی المنذر
ابن عمرو فقالوا ان شئت آمناك فابی واتی
مضرع حرام فقاتلهم حتی قتل فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم اعنق لیموت یعنی انه
تقدم علی الموت وکان معهم عمرو بن امیة
الضمری فقتلوا جمیعا غیره فقال عامر بن
الطفیل قد کان علی امی نسمة فانت حر عنها
وجز ناصیته عبید الله بن قدامة یکنی
ابا محمد ـ قال ابن الاثیر اخرجه
الثلاثة وابو عمر جعله من عامر وجعله
ابن منده وابو نعیم سلیما وسمی ابن
منده ابو قدامة یا آل قدامة وذکره

جو ایک کنواں ہے بنی سلیم کے کنوؤں میں سے اور وہ ارض بنی
عامر اور بنی سلیم کے درمیان ہے تو اوترے وہاں اور وہیں قیام کرتا
اور آگے بھیجا حرام بن ملحان کو رسول اللہ کا فرمان لیکر عامر بن طفیل
کیطرف پس جھپٹا وہ حرام پر اور مار ڈالا اوسے۔ اور برانگیختہ
کیا اوپر بنی عامر کے اونہوں نے انکار کیا اور کہا کہ نہ توڑا جاوے گا
ذمہ ابو براء کا پس برانگیختہ کیا اوپر قبائل سلیم عصیہ رعل اور
ذکوان کو تو وہ اوس کے ساتھ ہو گئے اور اوسکو سردار بنا لیا۔
اور جب حرام کی واپسی میں دیر ہوئی تو سب مسلمان اوس کے
پیچھے گئے تو وہ لوگ اون سے ملے اور انکو گھیر لیا پس لڑے اور
قتل کیئے گئے اصحاب رسول اللہ صلعم اور ان میں سلیم بن ملحان
اور حکم بن کیسان تھے مع ستر آدمیوں کے۔ کہا صحابہ نے کہ
اے اللہ تیرے سوا ہم کسیکو نہیں پاتے جو ہمارا اسلام تیرے رسول
کو پہونچادے پس تو ہی اونتک ہمارا اسلام بھیج۔ پس خبر دی
حضرت جبرئیل نے اس کی بابتہ رسول اللہ کو آپنے فرمایا و
علیہم السلام۔ اور باقی رہ گیا منذر بن عمرو ان سے کہا کہ اگر
تو چاہے تو ہم تجھے امن دیدیں تو انکار کیا اور حرام کی مقتول
ہونے کی جگہ پر پہونچکر لڑے یہاں تک کہ قتل کیئے گئے تو
فرمایا رسول اللہ نے کہ وہ خود موت کے موہنہ میں گیا اور
تھے اونہی کے ہمراہ عمرو بن امیہ ضمری پس مار ڈالے گئے
سب اون کے اور کہا اون سے عامر بن طفیل نے کہ میری
ماں پر غلام ہیں تو آزاد ہے اوس کی جانب سے اور ان کی
پیشانی کے بال کاٹ لیئے۔

عبید اللہ بن قدامہ جنکی کنیت ابا محمد ہے۔ کہا ابن اثیر
نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلاثہ نے اور تصحیح کی ابن مندہ
اور ابن عبد البر نے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے اسکو بنی
عامر میں سے اور ابن مندہ اور ابی نعیم نے انکو سلیمی کہا ہے اور نام
بتایا ہے کا ابن مندہ نے ابو قدامہ یا قدامہ کے بیٹے اور بھی ذکر

عبید اللہ بن قدامہ

عبد الله بن ثمامة ۔ عبید بن عمرو

الآن في موضعه فهما واحد والله اعلم۔
عبد الله بن ثمامة السلمي۔ اخرجه ابن
منده وتقدم تفصيله في عبد الله بن
قدامة۔ عبيد بن عمرو۔ اختلف في
اسمه فهو الاصم عبد الرحمن۔ كتب له
كتابا بماءة الذي اسلم عليه۔ التخريج۔
رواه ابن سعد ذكره صاحب سيرة الشامية
عريب بن عبد كلال۔ كتب اليه والى اخيه
حارث وكان اليهما امر حمير۔ التخريج۔ ذكر
ابن الاثير قاله ابن الكلبي۔ عدي بن
شراحيل من بني عامر۔ وفد اليه صلى الله عليه
وسلم باسلامه واسلام اهل بيته وساله
الامان من مخافة خافها فكتب له رسول الله
صلى الله عليه وسلم۔ التخريج۔ قال الحافظ
روى ابن شاهين من طريق ابراهيم بن يوسف
عن زياد قال حدثني بعض اصحابنا عن سماك
ابن حرب قال كان رجل من بني عامر يقال له
عدي فمر بالنبي صلى الله عليه وسلم الحديث
وفي اسناده من لا يعرف وقال ابن الاثير
اخرجه ابو موسى۔ العداء بن خالد بن
هوذة۔ اخرج محمد بن سعد في الطبقات
في ترجمة العداء قال خبرنا المنهال بن بحر
ابو سلمة القشيري قال حدثنا عبد المجيد
ابن ابي يزيد قال لما كان زمن يزيد بن
المهلب خرجت انا وحجر بن ابي النصر الى مكة
فمررنا بماء يقال له الرخيخ فقالوا لنا ههنا
رجل قد رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم

کرین گے ہم ابو قدامہ کو اوسکے موضع پر پس وہ دونو ایک ہیں اللہ اعلم
عبد اللہ بن ثمامہ سلمی۔ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ نے
اور گذر گئی اسکی تفصیل عبد اللہ بن قدامہ کے نام میں
عبید بن عمرو اختلاف ہے ان کے نام میں پس وہ اصم
عبد الرحمن ہیں اور لکھا ان کے لیے فرمان اوس پانی (مراد نہر
وغیرہ) کی بابتہ جسپر اسلام لائے تخریج۔ روایت کیا اسکو
ابن سعد نے۔ بیان کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے۔
عریب بن عبد کلال۔ فرمان لکھا اونکو اور اون کے
بھائی حارث کو جو دونو حاکم تھے حمیر کے۔ تخریج۔ ذکر کیا ابن
اثیر نے کہ بیان کیا ہے اسکو ابن کلبی نے عدی بن شراحیل
قبیلہ بنی عامر سے ہیں۔ اپنی اور اپنی اہل بیت کے اسلام کی
خبر لیکر حاضر خدمت ہوئے اور خوف کیوجہ سے آپ سے امن چاہی
پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان۔ تخریج۔ کہا
حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ابراہیم
بن سیف کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد سے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے بعض اصحاب نے بروایت سماک
بن حرب کہا کہ تھا ایک شخص بنی عامر کا جسکو عدی کہتے تھے
پس گیا وہ رسول اللہ کے پاس۔ الحدیث اور اسکی سند میں
ایک غیر معروف شخص ہے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی
ہے اس کی ابو موسے نے عداء بن خالد بن ہوذہ۔ محمد بن
سعد نے طبقات میں عداء کے ترجمہ میں تخریج کی ہے کہ
خبر دی ہم کو منہال بن بحر ابو سلمہ قشیری نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبد المجید بن ابی یزید نے کہا کہ یزید
بن مہلب کے زمانہ میں اور حجر بن ابی النصر مکہ کو جاتے تھے
پس ہم ایک چشمہ پر پہونچے جس کا نام رخیخ تھا ہم سے لوگوں
نے کہا کہ یہاں ایک آدمی رہتا ہے جس نے رسول اللہ کو
دیکھا ہے پس پہونچے ہم ایک بوڑھے آدمی کے پاس

عریب بن عبد کلال ۔ عدی بن شراحیل

العداء بن خالد بن ہوذہ

فاتينا الشيخا كبيرا قلنا ارايت رسول الله
صلے الله عليه وسلم قال نعم وكتب لي بهذا
الماء قال فاخرج لنا جلدة فيها كتاب رسول
الله صلے الله عليه وسلم قلنا ما اسمك قال
العداء بن خالد - عمير بن اقصى الاسلمے
روى انه قدم عمير في عصابة من اسلمة
فقالوا قد آمنا بالله و رسوله واتبعنا منهاجك
فاجعل لنا عندك منزلة تعرف العرب فضيلتنا
فانا اخوة الانصار ولك علينا الوفاء والنصر
في الشدة والرخاء فقال صلے الله عليه وسلم اسلم
سالمها الله وغفار غفرها الله وكتب كتابا لاسلم
ومن اسلم من قبائل العرب لمن سكن السيف
والسهل - فيذكر فيه الصدقة والفرائض
في المواشي وكتب الصحيفة ثابت بن قيس
ابن شماس وشهد ابو عبيدة بن الجراح وعمر
ابن الخطاب - التخريج - ذكر هذه القصة
في السيرة الشامية برواية ابن سعد و
قال ابن الاثير اخرجه ابو موسى وقال تركنا
ذكره لان رواته نقلوه بالفاظ غريبة و
بدلوها وصحفوها - عبد الرحمن
ابن عوف - بعثه صلے الله عليه وسلم الى
دومة الجندل فدعاهم ثلثة ايام فيوم
الثالث اسلم الاصبغ بن عمرو الكلبي فكتب
عبد الرحمن الى النبي صلى الله عليه وسلم
يخبره بذلك فكتب اليه - ان تزوج ابنة
الاصبغ - التخريج - اخرجه الدارقطني
في الافراد من طريق محمد بن الحسن صاحب

اور پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے اونہوں نے
کہا کہ ہاں اور لکھا آپنے میرے واسطے یہ چشمہ۔ کہا عبد المجید نے
پس نکالا ہمارے لیے ایک چمڑہ کا ٹکڑا جس میں فرمان تہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ہم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا عدا
بن خالد عمیر بن اقصے سلمی - روایت ہے کہ آئے عمیر سلمہ کی
ایک گروہ کے ہمراہ پس کہا کہ ایمان لائے ہم اللہ اور اوس کے
رسول پر اور اختیار کیا ہم نے آپ کا طریقہ پس آپکے پاس ہمارا
مرتبہ بڑھائیے تاکہ عرب ہمارے فضیلت معلوم کریں پس ہم
بہائی ہین انصار کے اور ضرور ہے آپکو ہماری مدد سختی اور آرام
میں پس فرمایا رسول اللہ نے کہ قبیلہ اسلم سلامت رکھے اوسکو
اللہ اور قبیلہ غفار بخشے اوسکو اللہ اور لکھا ایک فرمان قبیلہ
اسلم کے لیے اور جو اسلام لائے قبائل عرب میں سے جو رہتے
ہیں سیف و سہل میں پس ذکر کیا اوسمیں صدقہ اور جانوروں کی
زکوۃ کا اور لکھا صحیفہ ثابت بن قیس بن شماس نے اور گواہی
دی ابو عبیدہ بن الجراح اور عمر بن الخطاب نے - تخریج
ذکر کیا اس قصہ کو سیرۃ شامی میں ابن سعد کی روایت سے
اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے اور
کہا کہ چھوڑ دیا ہم نے اس قصہ کا ذکر کیونکہ اوس کے راویوں
نے بیان کیا ہے اوسکو غریب الفاظ سے اور تصحیف کر دی
ہے اوسمیں اور بدل دیا ہے اوسکو - عبد الرحمن بن عوف
بہیجا اون کو رسول اللہ نے دومۃ الجندل کیطرف - پس
دعوت اسلام کی اونکو تین دن پس تیسرے روز اسلام
لائے اصبغ بن عمرو کلبی پس لکھا عبد الرحمن نے نامہ رسول اللہ
کی خدمت میں خبر دیتے تہے آپ کو اس امر کی جواب لکھا
رسول اللہ نے - شادی کر لے اصبغ کی بیٹی سے
تخریج - تخریج کی ہے اس کی دارقطنی نے افراد میں
محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ کے طریقہ سے

عمیر بن اقصی اسلمی

عبد الرحمن بن عوف

ابی حنیفة رح عن سعید بن مسلم بن قانک
عن عطاء عن ابن عمر رضی قال دعا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم۔ الحدیث قال الحافظ وقال قرأت
بتمامه علی احمد بن الحسن الزینی ان محمد بن
احمد بن خالد الفارقی (البارقی) اخبرهم
قال اخبرنا ابراهیم بن محمد بن مناقب قال
اخبرنا ابو الیمن الکندی قال اخبرنا ابو منصور
القزاز قال اخبرنا ابو الحسین بن الیعقوب قال
اخبرنا ابو سعید الاسماعیلی بانتقاء الدارقطنی
قال حدثنا محمد بن الحسن الخباز قال حدثنا
عمرو بن تمیم قال حدثنا ابو سلیمان موسی
ابن سلیمان موسی ابن سلیمان الجوزجانی
قال حدثنا محمد بن الحسن صاحب ابی حنیفة
فذکره مطولا۔ قال الدارقطنی فی الافراد
تفرد به محمد بن الحسن عن سعید لم یروه
عنه غیر ابی سلیمان قلت روایة الواقدی
له عن سعید ترد علی هذا الاطلاق۔ ذکره
الحافظ فی ترجمة الاصبغ بن عمرو۔ عبد اللہ
ابن الحارث ابو ظبیان الاعرج الغامدی۔
کان اسمه عبد شمس فاسلم وغیر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اسمه عبد اللہ وکتب له
کتابا۔ التخریج۔ قال ابن الاثیر والحافظ
انه اخرجه ابن الکلبی۔ عبید رضی
الخولانی یکنی ابا مکنف۔ وقد کتب له کتابا۔
التخریج۔ قال الحافظ فی الاصابة اخرجه
ابن منده۔ عبد العزیز بن سیف بن
ذی یزن الحمیری۔ ذکره ابن منده فقال

وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسلم بن قانک سے وہ عطاء سے وہ ابن
عمر سے کہا کہ بلایا رسول اللہ نے۔ الحدیث بیان کیا اس کو
حافظ نے اور کہا کہ پڑھا میں نے اسکو تمامہ احمد بن حسن زینی کے
سامنے کہ محمد بن احمد خالد فارقی (بارقی) نے خبر دی اون کو
کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن مناقب نے کہا کہ خبر دی
ہمکو ابو الیمن کندی نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو منصور قزاز نے
کہا کہ خبر دی ہم کو ابو الحسین بن یعقوب نے کہا کہ خبر دی ہمکو
ابو سعید اسماعیلی نے۔ کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد
بن حسن خباز نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمرو
بن تمیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان موسے
بن سلیمان جوزجانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ نے پس ذکر کیا مطولاً
کہا دارقطنی نے افراد میں کہ منفرد ہوئے ہیں اوس کے
ساتھ محمد بن حسن بروایت سعید اور نہیں روایت کی
اون سے سوا ابی سلیمان کے کہتا ہوں کہ روایت واقدی
کی سعید سے رد کرتی ہے اس اطلاق کو۔ ذکر کیا
اسکو حافظ نے اصبغ بن عمرو کے ترجمہ میں۔
عبد اللہ بن حارث ابو ظبیان اعرج غامدی۔ ان کا نام
عبد شمس تھا پس اسلام لائے اور بدلا رسول اللہ نے
اون کا نام عبد اللہ اور لکھا اون کے لیئے فرمان
تخریج۔ کہا ابن اثیر نے اور حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی
ابن کلبی نے۔ عبید رضی الخولانی جنکی کنیت ابا مکنف
ہے حاضر خدمت ہوئے اور لکھا اون کے لیے فرمان۔
تخریج۔ کہا حافظ نے اصابہ میں کہ تخریج کی ہے اسکی
ابن مندہ نے۔
عبد العزیز بن سیف بن ذی یزن حمیری۔ ذکر کیا ہے
اسکو ابن مندہ نے پس کہا کہ لکھا فرمان

۵۷ عبد اللہ بن الحارث الغامدی
۵۸ عبید رضی الخولانی
۵۹ عبد العزیز بن سیف ذی یزن

كتب صلى الله عليه وسلم اليه قال ابو موسى
في الذيل ذكره ابو نعيم وقال ان الذي
كتب له هو اخوه ذرعة - اورده الحافظ -
عمرو بن الخفاجي وعمرو بن المحجوب -
صحب النبي صلى الله عليه وسلم وكتب له
كتابا - التخريج - قال الرشاطي صحب
النبي صلى الله عليه وسلم - الخ واورد ذلك
الطبري وقال لسيف ان الرسول اليه
بذلك كان زياد بن حنظلة ذكره ابن
حجر في الاصابة - عيينة بن حصن - سأل
فامر له بما سئل وامر معوية فكتب له بما سئل
التخريج - اخرجه ابو داؤد في باب من
روى نصف صاع من قمح عن سهل بن
الحنظلية - عبد الله بن جحش - بعث
عبد الله بن جحش وكتب له كتابا وامره ان
لا يقرأه حتى يبلغ مكان كذا وقال لا تكرهن
احدا من اخوانك على المسير معك فلما
قرأه استرجع وقال سمعا وطاعة لرسول
الله فخبرهم الخبر وقرأ عليهم الكتاب فرجع
رجلان ومضى بقيتهم فلقوا ابن الحضرمي
وقتلوه ولم يدروا ان ذلك اليوم من رجب
او جمادى فقال المشركون للمومنين قتلتم
في الشهر الحرام فانزل الله ويسئلونك عن
الشهر الحرام الآية - التخريج - اخرج هذه
القصة ابن جرير وابن المنذر وابن ابي حاتم
والطبراني والبيهقي في سننه بسند صحيح
عن جندب بن عبد الله - كذا في السيرة

ہونکو رسول اللہ نے اور کہا ابو موسے نے ذیل میں
انکار کیا ہے اس کا ابو نعیم نے اور کہا کہ جسکی لئے فرمان لکھا
ہے رسول اللہ نے وہ ان کے بھائی ذرعہ ہیں - بیان کیا
اسکو حافظ نے عمرو بن خفاجی اور عمرو بن محجوب صحبت
پائی ہے رسول اللہ کی اور لکھا ان کے لیے فرمان تخریج
کہا رشاطی نے صحبت پائی تہی صلے اللہ علیہ وسلم کی الخ
اور بیان کیا ہے اسکو طبری نے اور کہا سیف نے کہ قاصد
اون کیطرف اس کے زیاد بن حنظلہ تہے ذکر کیا اسکو
ابن حجر نے اصابہ میں عیینہ بن حصن - آپ سے کچھ مانگا
پس حکم دیا اوس چیز کے لیئے جس کا سوال کیا تہا اور حکم دیا
معویہ کو پس لکھا اون کی شے مسئولہ کی بابتہ تخریج تخریج
کی ہے اس کی ابو داؤد نے باب من روی نصف
صاع من قمح میں بروایت سہل بن حنظلیہ عبد اللہ
بن جحش - بہیجا عبد اللہ بن جحش کو اور لکھا اون کے لیے فرمان اور
اور حکم دیا اون کو کہ نہ پڑہیں اوسکو یہاں تک کہ فلاں جگہ پہونچ
جاویں اور کہا کہ مت مجبور کرو کسیکو اپنے بہائیوں میں سے اپنے ہمراہ جانے
پر پس جب اوسکو پڑہا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا اور کہا حکم
ہو رسول اللہ کا پس خبر دی اونکو اوس کے مضمون کے اور
پڑہا اونپر فرمان پس لوٹے دو شخص اور گئے باقی کے پس ملے ابن
حضرمی سے اور مار ڈالا اوسے اور نہیں جانتے تہے کہ یہ دن رجب کا
ہے یا جمادی کا پس کہا مشرکین نے مسلمانوں سے کہ قتل کیا انہوں
نے شہر حرام میں پس اتاری اللہ نے یہ آیت کہ یسئلونک
عن الشهر الحرام الآیہ تخریج - تخریج کی ہے اس
قصہ کی ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی
اور بیہقی نے اپنی سنن میں صحیح سند سے بروایت
جندب بن عبد اللہ - اسی طرح سیرۃ محمدیہ میں ہے

عمرو بن الخفاجی

عیینۃ بن حصن

عبد اللہ بن جحش

المحمدية واخرجه محمد بن سعد في الطبقات
قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثني خارجة
ابن عبد الله عن داؤد بن الحصين عن نافع
ابن جبير قال بعث رسول الله صلى الله
عليه وسلم عبد الله بن جحش في رجب
على راس سبعة عشر شهرا سرية الى
نخلة وخرج معه نفر من المهاجرين ليس
فيهم انصاري وامره عليهم وكتب له كتابا
وقال اذا سرت يومين فانشره فانظر فيه
ثم امض لامري الذي امرتك به - عون
ابن فلان - روى ان طلحة خرج في عهد
النبي صلى الله عليه وسلم فنزل بسميراء
ودعى الناس الى امره وارسل الى النبي صلى
الله عليه وسلم يوادعه فارسل رسول
الله حزار بن الازور فقدم على سنان بن
ابي سنان وعلى قضاعة ثم اتى بني ورقاء
من بني صيداء بكتاب النبي صلى الله عليه
وسلم الى عون بن فلان فاجابه - التخريج
اخرجه ابن عساكر عن سيف باسناده عن
عثمان بن قطبة عن نفر من اسد اتوهم احدهم
ان طلحة خرج - ذكره صاحب السيرة المحمدية
غالب بن عبد الله الليثي - ذكره ابن
سعد في الطبقات في ذكر السرايا فقال
اخبرنا عبد الله بن عمرو ابو معمر قال حدثنا
عبد الوارث بن سعيد قال حدثنا محمد
ابن اسحق عن يعقوب بن عتبة عن مسلم
ابن عبد الله الجهني عن جندب بن مكيث

عون بن فلان

غالب بن عبد الله الليثي

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں کہا کہ خبر
دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجہہ سے خارجہ بن
عبد اللہ نے بروایت داؤد بن حصین وہ روایت کرتے ہیں
نافع بن جبیر سے کہا کہ بہیجا رسول اللہ صلعم نے عبد اللہ بن
جحش کو ہجرت کے سترہویں مہینہ کے شروع رجب کے
مہینہ میں ایک لشکر لیکر نخلہ کیطرف اور گئے اون کے ہمراہ
مہاجرین جنمیں انصاری کوئی نہیں تہا اور لکہا آپ نے
اون کے لیے ایک فرمان - اور فرمایا کہ جب دو روز
چل چکو تب اسے کہولنا اور دیکہنا اور جس امر کا میں نے
حکم دیا ہے وہ کرنا - عون بن فلاں - روایت ہے کہ
طلحہ نے خروج کیا رسول اللہ کے عہد میں پس اترا سمیراء
میں اور بلایا لوگوں کو اپنے دین کیطرف اور بہیجا آدمی
رسول اللہ کیطرف عہد چاہتا تہا آپ سے - پس بہیجا رسول
اللہ نے حزار بن ازور کو پس گئے وہ سنان بن ابی سنان
اور قبیلہ قضاعہ کے پاس پہر آئے بنی ورقاء کے پاس
جو بنی صیداء میں سے ہیں رسول اللہ کا فرمان لیکر بنام
عون بن فلاں پس قبول کیا اوس نے فرمان رسول اللہ کو
تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے بروایت سیف
اپنی سند سے بروایت عثمان بن قطبہ جو روایت کرتے ہیں
قبیلہ اسد کے آدمیوں سے بیان کیا اونمیں سے ایک نے کہ طلحہ
نے خروج کیا - ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے -
غالب بن عبد اللہ لیثی - ذکر کیا ہے اسکو ابن سعد نے
طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا کہ خبر دی ہم کو عبد اللہ
بن عمرو ابو معمر نے کہا کہ ---- حدیث بیان کی ہم سے
عبد الوارث بن سعید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن
اسحق نے یعقوب بن عتبہ سے روایت کی وہ روایت کرتے ہیں مسلم بن عبد اللہ
جہنی سے وہ جندب بن مکیث جہنی سے کہا کہ بہیجا

الجهني قال بعث رسول الله صلى الله عليه
وسلم غالب بن عبد الله الليثي في سرية
فكتب فيهم وامرهم ان يشنوا الغارة
على بني الملوح بالكديد وهم من بني ليث
فذكر القصة مطولا - فيروز الديلمي -
روى عنه ان اول ردة كانت في الاسلام
كانت باليمن على عهده صلى الله عليه وسلم
على يدي ذو الحمار عهيلة بن كعب وهو
الاسود خرج بعد حجة الوداع فجاءنا
كتاب النبي صلى الله عليه وسلم يامرنا فيها
ببعث الرجال لمجادلته - التخريج - اخرجه
ابن عساكر والسيف عن الضحاك بن فيروز
الديلمي عن ابيه ان اول ردة الحديث كذا
في السيرة المحمدية - قيس بن كعب النخعي -
وفد على النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا
التخريج - قال ابن عايس حدثني ابي عن
زرارة عن قيس بن عمرو انه وفد فاسلم فكتب
له كتابا ذكره ابو موسى فيما فات ابن منده
ونسبه ابن حبيب عن ابن الكلبي - قال ابن
الاثير في الاسد في ترجمة الارقم النخعي - قتادة
ابن الاعور التميمي صحب النبي صلى الله عليه
وسلم وكتب له كتابا بالشبكة وهو موضع
بالدهناء - التخريج - قال ابن الاثير ذكره
البغوي في الوحدان وقال قال محمد بن سعد
صحب النبي صلى الله عليه وسلم - واخرجه
ابو موسى وهكذا ذكره محمد بن سعد في
الطبقات في ترجمة قتادة - قيس بن سلمة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ لیثی کو ایک
لشکر کے ہمراہ پس لکھا اون کے لیے فرمان اور حکم دیا
اونکو کہ لوٹ مار کریں بنی ملوح پر کدید میں اور وہ بنی لیث
میں سے ہیں ـــ پس ذکر کیا پورا قصہ مطول - فیروز
دیلمی - روایت ہے فیروز سے کہ اول ارتداد جو اسلام میں
ہوا - رسول اللہ کے زمانہ میں یمن میں ہوا ذو الحمار عہیلہ بن کعب کے
ہاتھوں اور وہ اسود ہے جس نے خروج کیا بعد حج وداع کے
پس آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ کا جس میں حکم
دیتے تھے آپ ہمکو لشکر بھیجنے کا اوسکی لڑائی کے لیے تخریج
تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور سیف نے بروایت ضحاک بن
فیروز جو روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ اول ارتداد
الحدیث اسیطرح ہے سیرۃ محمدیہ میں - قیس بن کعب
نخعی - حاضر ہوئے رسول اللہ کے پاس پس لکھا اون کے لئے
فرمان ـــ تخریج - کہا ابن عایس نے کہ حدیث بیان کی
مجھسے میرے باپ نے بروایت زرارہ وہ روایت کرتے ہیں
قیس بن عمرو سے کہ وہ حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور لکھا
اون کے لیے فرمان ذکر کیا ابو موسے نے اون لوگوں میں
جو رہ گئے تھے ابن مندہ سے اور روایت کیا ابن حبیب نے
ابن کلبی سے ـــ بیان کیا اسکو ابن اثیر نے اسد الغابہ
ترجمہ ارقم نخعی میں قتادہ بن اعور تمیمی صحبت پائی رسول
اللہ کی اور لکھا آپ نے اون کے لیے فرمان شبکہ کی بابت
جو ایک موضع ہے دہنا میں تخریج - کہا ابن اثیر نے
کہ ذکر کیا اسکو بغوی نے وحدان میں اور کہا کہ کہا محمد بن
سعد نے کہ صحبت پائی رسول اللہ کی ـــ اور تخریج کی ہے
اسکی ابو موسے نے - اور اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو
محمد بن سعد نے طبقات میں قتادہ کے ترجمہ میں

قیس بن سلمہ

۱۶۵ فیروز الدیلمی

۱۶۶ قیس بن کعب النخعی

۱۶۷ قتادة بن الاعور التمیمی

۱۶۸ قیس بن سلمة بن شراحیل

۴۹ قیس ابن نمط

ابن شراحیل - وفد سلمة بن یزید واخوه لامه قیس بن سلمة بن شراحیل فاسلما واستعمل النبی صلی الله علیه وسلم قیساً علی بنی مروان وکتب له کتاباً - التخریج - قال الحافظ فی الاصابة اخرج هذه القصة المرزبانی وذکره صاحب السیرة الشامیة فی وفود الجعفی بروایة ابن سعد - قیس بن نمط قیل ان قیس بن نمط لما وفد علی النبی صلی الله علیه وسلم وصفه بانه فارس مطاع فکتب الیه النبی صلی الله علیه وسلم - التخریج قال الحافظ ذکره الرشاطی والهمدانی فی الاکلیل - قیس بن یزید - روی انه قال وفدات الی النبی صلی الله علیه وسلم فاسلمت وبایعت وکتب لی کتاباً واعطانی عصاً - فجاء الی قومه ودعاهم الی الاسلام فاجتمعوا الیه الجبل یقال له سلمان - (اصابه) التخریج - قال الحافظ ذکره المستملی فی طبقات اهل بلخ واورد من طریق العباس ابن زنباع عن ابیه عن ابیه ضحاک عن ابیه عن جده فاتك بن قیس عن ابیه قیس بن یزید انه قال وفدت - الحدیث قیس بن حصین المازنی - لما وفد قیس علی النبی صلی الله علیه وسلم کتب له کتاباً الی قومه - التخریج - قال الحافظ اخرج ابن شاهین من طریق المدائنی عن ابی معشر عن یزید بن رومان وسلمة بن علقمة عن خالد الحذاء عن ابی قلابة وعن ابی ریحانة

بن شراحیل - حاضر ہوئے سلمہ بن یزید اور ان کے بھائی ماں کی جانب سے قیس بن سلمہ بن شراحیل پس اسلام لائے دونو اور عامل بنایا رسول اللہ نے قیس کو بنی مروان پر اور لکھا اون کے لیے فرمان - تخریج - کہا حافظ نے اصابہ میں کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی مرزبانی نے اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیرۃ شامی نے وفود جعفی میں بروایت ابن سعد - قیس بن نمط - کہا گیا ہے کہ قیس بن نمط جبکہ حاضر خدمت ہوئے تو تعریف کی آپنے اونکی ان لفظوں میں کہ انه فارس مطاع یعنی وہ شہسوار ہے جس کی اطاعت کیجاتی ہے - پس لکھا رسول اللہ نے اون کیطرف فرمان - تخریج - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اوسکو رشاطی نے اور ہمدانی نے اکلیل میں قیس بن یزید - روایت کی گئی ہے کہا قیس نے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لایا اور لکھا آپنے میرے لیے فرمان اور عنایت کیا مجھکو ایک عصا (چوب دستی) پھر آئے وہ اپنی قوم کیطرف اور بلایا اونکو اسلام کیجانب پس جمع ہوئے وہ سب ان کے پاس ایک پہاڑ پر جس کا نام سلمان تھا (اصابہ) تخریج کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو مستملی نے طبقات اہل بلخ میں اور بیان کیا عباس بن زنباع کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ ضحاک سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا فاتک بن قیس سے وہ اپنے باپ قیس بن یزید سے کہ اونہوں نے کہا کہ حاضر ہوا میں الحدیث - قیس بن حصین المازنی جب حاضر ہوئے قیس رسول اللہ کی خدمت میں تو لکھا آپنے اون کے لیے فرمان اونکی قوم کیجانب تخریج کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے مدائنی کے طریقہ سے روایت کرتے ہیں یزید بن رومان اور سلمہ بن علقمہ وہ روایت کرتے ہیں خالد الحذاء سے وہ ابی قلابہ اور ابی ریحانہ وغیرہ سے

۵۰ قیس بن یزید

۵۱ قیس بن حصین المازنی

وغيرهم قالوا- وقاله ابن الكلبي ايضا-
كبيس بن هوذة السدوسي- اتى النبي
صلى الله عليه وسلم وبايعه- فكتب له كتابا-
التخريج- قال الحافظ اخرجه ابن شاهين
وابن مندة من طريق سيف بن عمر عن
عبد الله بن شبرمة عن اياد بن لقيط بن
كبيس بن هوذة احد بني الحارث بن سدوس
انه- الحديث وقال ابن مندة غريب من
حديث ابن شبرمة لم يثبته الا من هذا
الوجه وقال الحافظ وجدانه في نسخة من
معجم ابن شاهين قديمة بنون بدل
الموحدة وقال ابن الاثير اخرجه ابن مندة
وابو نعيم وابن عبد البر- ماعز بن مالك
الاسلمي- كتب له النبي صلى الله عليه وسلم
كتابا باسلام قومه وهو الذي اتى النبي
صلى الله عليه وسلم فاعترف بالزنا فرجم-
التخريج- قال ابن الاثير اخرجه ابن عبد البر
مسعود بن وائل ويقال ابن مسروق-
قدم على النبي صلى الله عليه وسلم فاسلم
وحسن اسلامه قال يا رسول الله اني احب
ان تبعث الى قومي رجلا يدعوهم الى الاسلام
عسى الله ان يهديهم بك فقال لمعوية
اكتب قال يا رسول الله كيف اكتب له قال
اكتب بسم الله الرحمن الرحيم- التخريج
اخرجه ابو نعيم واخرج ابن مندة من
عتبة بن ابي عتبة عن سليمان بن عمرو
عن الضحاك بن النعمان بن سعد ان

اور بیان کیا ہے اس کو کلبی نے بھی۔
کبیس بن ہوذہ سدوسی۔ آئے رسول اللہ کے پاس اور
بیعت کی اونسے پس لکھا ان کے لیے فرمان۔ تخریج
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین اور ابن
مندہ نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں عبد اللہ بن شبرمہ سے وہ ایاد بن لقیط بن کبیس بن
ہوذہ سے جو بنی حارث بن سدوس سے ہیں الحدیث اور کہا
ابن مندہ نے غریب ہے بوجہ حدیث ابن شبرمہ کے۔ نہیں ثابت
ہے مگر اسی طریقہ سے۔ اور کہا حافظ نے کہ پایا میں نے
اس کو معجم ابن شاہین کے قدیم نسخہ میں نون کے ساتھ
بعوض بار موحدہ۔ اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے
اس کی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔
ماعز بن مالک اسلمی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان
اون کے قوم کے اسلام کی بابتہ۔ اور وہ وہی ماعز ہیں۔
جنہوں نے رسول اللہ کے پاس حاضر ہوکر زنا کا
اقرار کیا پس رجم کیا آپ نے اون کو۔
تخریج کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن عبد البر نے
مسعود بن وائل اور ان کو ابن مسروق کہا جاتا ہے۔
آئے رسول اللہ کے پاس پس اسلام لائے اور اچھا ہو گیا
اون کا اسلام کہا اے رسول اللہ میں اچھا جانتا ہوں کہ
کسی کو آپ میری قوم کی جانب بھیجئے جو اونکو دعوت اسلام
کرے شاید اللہ اون کو آپ کی وجہ سے ہدایت دے
پس فرمایا معویہ سے کہ لکھ پوچھا کہ کس طرح لکھوں یا رسول اللہ
فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تخریج تخریج
کی ہے اس کی ابو نعیم نے اور تخریج کی ہے ابن مندہ نے
عتبہ بن ابی عتبہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے
ہیں سلیمان بن عمرو سے وہ ضحاک بن نعمان بن سعد سے

کبیس بن ہوذۃ السدوسی

ماعز بن مالک الاسلمی

مسعود بن وائل

مسعود بن وائل فذکر الحدیث (الاصابہ و اسد الغابہ) **مسلم بن حارث التمیمی** ویقال حارث بن مسلم التمیمی۔ کتب لہ کتابا بالوصاۃ الی من یعرفہ من ولاۃ الامر **التخریج** وقد اختلف فی اسمہ۔ قال البخاری وابو حاتم وابو زرعۃ الرازی ان لہ صحبۃ وزاد البخاری ھو والد الحارث وصحح البخاری والترمذی وغیر واحد ان اسم الصحابی مسلم واسم التابعی ولدہ الحارث و الاختلاف فیہ علی الولید بن مسلم فقال جماعۃ عنہ عن عبد الرحمن بن حسان عن الحارث بن مسلم عن ابیہ وقال ھشام ابن عمار وغیرہ عنہ عن عبد الرحمن عن مسلم بن الحارث والراجح الاول لان محمد ابن شعیب بن سابور رواہ عن عبد الرحمن کذلک وکذا قال صدقۃ بن خالد عن عبد الرحمن فی حدیث آخر اخرجہ البخاری فی التاریخ عن الحکم بن موسی عن صدقۃ ونقطۃ عن الحارث بن مسلم التمیمی عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الحدیث۔ ھکذا قال الحافظ فی الاصابہ واما عند ابن الاثیر فھذا ھو الحارث فقال فی ترجمۃ الحارث ویقال مسلم بن الحارث والاول اصح یکنی ابا مسلم روی حدیثہ ھشام بن عمار عن الولید بن مسلم عن عبد الرحمن بن حسان الکنانی عن مسلم ابن الحارث بن مسلم التمیمی ان اباہ حدثہ

مسلم بن حارث التمیمی

کہ مسعود بن وائل آئے الحدیث (اصابہ و اسد الغابہ) **مسلم بن حارث تیمی** اور کہا گیا ہے کہ حارث بن مسلم تیمی۔ لکھا اون کے لیے فرمان جس میں وصیت کی تھی اون کے لیے اون حاکموں کو جو اون کو پہچانتے تھے۔

تخریج اور ان کے نام کے اختلاف کا بیان۔ بخاری ابو حاتم اور ابو ذرعہ نے کہا کہ اون کی صحبت رسول اللہ کے ساتھ ثابت ہے اور زاید کیا بخاری نے کہ وہ والد ہیں حارث کے اور تصحیح کی ہی بخاری اور ترمذی اور بہت سے اہل حدیث نے کہ صحابی کا نام مسلم ہے اور تابعی کا نام جو اون کے بیٹے ہیں حارث ہے اور اختلاف اس میں ولید بن مسلم پر ہے رجوا دی ہیں پس کہا ایک جماعت نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن حسان سے وہ حارث بن مسلم سے وہ اپنے باپ سے اور کہا ہشام بن عمار وغیرہ نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن سے وہ مسلم بن حارث سے۔ اور راجح قول اول ہے کیونکہ محمد بن شعیب بن سابور نے روایت کی ہے اوسنے بروایت عبد الرحمن اسیطرح۔ اور اسی طرح کہا ہے صدقہ بن خالد نے بروایت عبد الرحمن دوسری حدیث میں تخریج کی ہی بخاری نے تاریخ میں بروایت حکم بن موسیٰ وہ روایت کرتے ہیں صدقہ اور نقطہ سے وہ حارث بن تمیمی سے وہ اپنے باپ سے کہ رسول اللہ نے لکھا الحدیث۔ اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں لیکن ابن اثیر کے نزدیک پس انکا نام حارث ہے پس کہا کہ اور کہا جاتا ہے مسلم بن حارث کے اور اول اصح ہے ان کی کنیت ابو مسلم ہے روایت کیا ان کی حدیث کو ہشام بن عمار نے بروایت ولید بن مسلم وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن حسان کنانی سے وہ مسلم بن حارث بن مسلم تمیمی سے کہ اون کے باپ نے حدیث بیان کی

ان النبي صلى الله عليه وسلم ارسلهم- فذكر
الحديث وفيه- قال لي صلى الله عليه وسلم
ساكتب لك كتابا واوصي بك من يكون
بعدي من ائمة المسلمين ففعل وختم عليه
ودفع الي- مشمرج بن خالد- وفد عليه
صلى الله عليه وسلم في وفد عبد القيس
فاقطعه صلى الله عليه وسلم ركي ماء بالبادية
وكتب له بها كتابا- **التخريج**- اخرجه ابن
السكن عن الحسين بن اسمعيل الفارسي
عن حاتم بن عبد الله بن عبدة عن علي بن
حجر بن اياس بن مقاتل بن مشمرج قال
حدثني ابي عن ابيه اياس عن جده مشمرج
قال قدمت على رسول الله في وفد عبد القيس
الحديث كذا ذكره الحافظ ابن حجر في الاصابه-
معوية بن ثور العامري البكائي- كتب له
صلى الله عليه وسلم كتابا ووهب له من
صدقة عامة معونة له- **التخريج**- قال
الحافظ اخرج هذه القصة ابن مندة بسند
صاعد بن العلاء بن بشر قال حدثني ابي عن
ابيه عن بشر بن معوية عن ابيه معوية
الحديث (اصابه) واخرجه البخاري في
تاريخه والبغوي وابن مندة وابونعيم عن
بشر بن معوية بن ثور- فذكر الحديث- كذا
ذكره في السيرة الشهابية- **مسقع**- ذكره
ابو عبيد القاسم بن سلام وقال كتب
صلى الله عليه وسلم اليه مع جرير بن عبد الله
البجلي كذا قاله الحافظ- **سلك بصري**- ذكره

اون سے کہ رسول اللہ نے بھیجا اون کو- پس ذکر کیا حدیث
کو اور اوس میں ہے کہ کہا مجھ سے رسول اللہ نے
کہ لکھوں گا میں تیرے لیے ایک فرمان جس میں وصیت
کروں گا تیری بابتہ اوس شخص کو جو ہوگا میرے بعد
(خلیفہ) ائمہ مسلمین میں سے پس کیا یہ آپ نے اور مہر کی اوسپر
اور دیدیا وہ فرمان مجھے- **مشمرج بن خالد** رسول اللہ کی
خدمت میں حاضر ہوئے وفد عبد القیس کے ہمراہ پس جاگیر
میں دیا رسول اللہ نے اونکو پانی کا کنواں جنگل میں اور لکھا
اس کی بابتہ اونکو فرمان- **تخریج**- تخریج کی ہے ابن سکن نے
حسین بن اسمٰعیل فارسی سے بروایت حاتم بن عبد اللہ بن
عبدہ وہ روایت کرتے ہیں علی بن حجر بن ایاس بن مقاتل بن
مشمرج سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے اپنے
باپ ایاس سے وہ اپنے دادا مشمرج سے کہا آیا میں رسول اللہ
کے پاس وفد عبد القیس میں الحدیث- اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو
حافظ ابن حجر نے اصابہ میں- **معویہ بن ثور عامری بکائی**-
لکھا رسول اللہ نے اونکے لیے فرمان اور عنایت کیا اونکو
بطور امداد کچھ صدقہ عامہ میں سے- **تخریج** کہا حافظ
نے کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی ابن مندہ نے صاعد بن
علا بن بشر کے سند سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے
باپ نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں بشر بن معویہ سے وہ
اپنے باپ معویہ سے الحدیث (اصابہ) اور تخریج کی ہے بخاری
نے اپنی تاریخ میں اور بغوی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بروایت
بشر بن معویہ بن ثور کے پس ذکر کیا حدیث کو- اسی طرح
ذکر کیا اس کو سیرۃ شہابیہ میں- **مسقع** ذکر کیا ہے اسکو
ابو عبید قاسم بن سلام نے اور کہا کہ لکھا اون کی طرف
رسول اللہ نے فرمان ہمراہی جریر بن عبد اللہ البجلی- اسی
طرح بیان کیا ہے اسکو حافظ نے- **سلک بصری** ذکر کیا ہے اسکو

صاحب السیرۃ المحمدیۃ فی ذکر السرایا
بغیر تخریج - قال ارسل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الحارث بن العمیر الازدی بکتابہ
الی ملک بصری (بصرہ) فلما نزل موتۃ قتلہ
شرحبیل بن عمرو الغسانی ولم یقتل سواہ
من رسلہ صلی اللہ علیہ وسلم واخرجہ
محمد بن سعد فی الطبقات فی ذکر السرایا
بسریۃ موتۃ وایضا فی ترجمۃ الحارث قال اخبرنا
محمد بن عمر قال ثنی ربیعۃ بن عثمان عن عمر
ابن الحکم قال بعث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحارث بن عمیر
الازدی احد بنی لھب الی ملک بصری بکتاب
فلما نزل موتۃ عرض لہ شرحبیل بن عمرو
الغسانی فقتلہ ولم یقتل لرسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رسول غیرہ - نجاشی
ملک الحبشۃ - کتب الیہ ان یزوجہ ام حبیبۃ رضہ
وایضا - کتب الیہ ان یبعث الیہ صلی اللہ
علیہ وسلم من بقی من اصحابہ عندہ - التخریج
ذکرھما فی السیرۃ المحمدیۃ ولم یذکر سندا
ولا تخریجا - واخرجھما محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمۃ عمرو بن امیۃ فقال اخبرنا عبد اللہ
بن نمیر قال حدثنا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر
عن ابی قلابۃ فی حدیث رواہ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فذکر القصۃ وقال فیہ بعثہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی النجاشی بکتابین
فی احدھما ان یزوجہ ام حبیبۃ وفی الآخر یسألہ
ان یحمل الیہ من بقی عندہ من اصحابہ فزوجہ

نجاشی ملک الحبشۃ

صاحب سیرۃ محمدیہ نے سرایا کے ذکر میں بغیر تخریج کے
کہا کہ بھیجا رسول ﷺ نے حارث بن عمیر ازدی کو اپنا فرمان
لیکر ملک بصرے (بصرہ) کی جانب پس جب وہ پہونچے
مقام موتہ میں تو مار ڈالا اون کو شرحبیل بن عمرو غسانی نے
اور اون کے سوا کوئی اور رسول اللہ کے قاصدوں میں
سے قتل نہیں کیے گئے۔ اور تخریج کی ہے محمد بن سعد
نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں سریۂ موتہ میں اور
تخریج کیا ہے حارث کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو
محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ربیعہ بن عثمان
سے بروایت عمر بن الحکم کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے
حارث بن عمیر ازدی کو جو بنی لہب میں سے تھے ملک بصرے
کی طرف فرمان لیکر پس جب اترے وہ موتہ میں تو ملے اونسے
شرحبیل بن عمرو غسانی اور مار ڈالا اون کو اور نہیں مارا
گیا اون کے سوا رسول اللہ کا اور کوئی قاصد۔
نجاشی بادشاہ حبشہ لکھا اون کی طرف یہ کہ
نکاح کردیں آپ سے ام حبیبہؓ کا (بطور وکالت) اور بھی
کہا اون کی طرف کہ بھیجدیں رسول اللہ کے پاس آپکے
وہ اصحاب جو حبشہ میں باقی ہوں تخریج ذکر کیا دونو
فرمانوں کو سیرت محمدیہ میں اور نہیں ذکر کی سند اور نہ تخریج
اور تخریج کی ہے ان دونو فرمانوں کی محمد بن سعد نے طبقات
میں عمرو بن امیہ کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو عبد اللہ
بن نمیر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے بروایت
یحیی بن ابی کثیر وہ روایت کرتے ہیں ابی قلابہ کو اوس حدیث
میں جس کو روایت کیا ہے اونہوں نے رسول اللہ صلعم سے
پس ذکر کیا قصہ اور کہا اوسمیں بھیجا عمرو بن امیہ کو رسول اللہ نے
نجاشی کیطرف دو فرمان لیکر ایک میں تھا کہ بیاہ دیں آپسے ام حبیبہ کو اور
دوسرے میں آپنے خواہش کی تھی کہ حبشہ میں جو صحابہ باقی ہیں انکو بھیجدیں

النجاشی ام حبیبة وحمل الیه اصحابه فی سفینتین
ولید بن جابر بن ظالم الطائی البحتری -
وفد فکتب له کتابا - التخریج - ذکره الحافظ
وابن الاثیر وقالا اخرجه ابو عمرو - وفود
ثمالة - قدم عبد الله بن عیسی الثمالی ومسلمة
ابن حزان الحرانی علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فی رهط من قومهما فبایعا واسلما وبایعا علی
قومهم فکتب لهم رسول الله کتابا بما فرض علیهم من
الصدقة فی اموالهم - کتبه ثابت بن قیس
وشهد علیه عبادة ومحمد بن مسلمة - کذا
ذکره - فی السیرة الشامیة فی بیان الوفود
وفود جرم - روی انه وفد رجلان منهم
یقال لاحدهما اسقع بن شریح بن حریم بن
عمرو بن رباح وللآخر هوذة بن عمرو بن
یزید بن رباح فاسلما وکتب لهما رسول الله
کتابا - اورده فی السیرة الشامیة بروایة
ابن سعد - وفد تجیب - قدم علیه وفد تجیب
وهم ثلثة عشر رجلا قد ساقوا معهم صدقات
اموالهم التی فرض الله علیهم فسر رسول الله
بهم واکرم منزلهم وقالوا یا رسول سقنا الیک
حق الله فی اموالنا فقال صلی الله علیه وسلم
ردوها فاقسموها علی فقرائکم قالوا یا رسول
الله ما قدمنا علیک الا بما فضل عن فقرائنا
فقال ابو بکر یا رسول الله ما وفد من العرب
بمثل ما وفد به هذا الحی من تجیب فقال رسول
الله ان الهدی بید الله عز وجل فمن اراد به
خیرا شرح صدره للایمان وسألوا رسول الله

بھیجدیں پس بیاہ دیا نجاشی نے آپ سے ام حبیبہ کو اور دو کشتیوں میں آپ
کے صحابہ کو آپ کی طرف روانہ کر دیا - ولید بن جابر بن ظالم طائی
بحتری - حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اونکے لیے فرمان تخریج
ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا دونوں نے کہ تخریج کی
ہے اسکی ابو عمرو نے وفود ثمالہ آئے عبد اللہ بن عیسی الثمالی
اور مسلمہ بن حزان الحرانی رسول اللہ کے پاس اپنی قوم کے
ایک گروہ کے ساتھ پس بیعت کی دونوں نے اور اسلام لائے
اور بیعت کی اپنی قوم کی جانب سے پس لکھا اونکو رسول اللہ
نے فرمان اون فرائض صدقات کے بارہ میں جو واجب تھا
اون کے مالوں میں لکھا اسکو ثابت بن قیس نے اور گواہی دی
عبادہ اور محمد بن مسلمہ نے اسیطرح ذکر کیا اسکو سیرت شامی میں
وفود کے بیان میں وفود جرم روایت ہے کہ آئے دو آدمی
اون میں سے جن میں سے ایک کا نام تو اسقع بن شریح بن حریم
بن عمرو بن رباح تھا اور دوسرے کا ہوذہ بن عمرو بن یزید بن
رباح تھا پس وہ دونو اسلام لائے اور لکھا اون دونوں کے لئے
رسول اللہ نے فرمان بیان کیا اسکو سیرت شامی میں بروایت
ابن سعد وفد تجیب آئے رسول اللہ کے پاس وفد تجیب
اور وہ ۱۳ آدمی تھے جو اپنے ساتھ اپنے مالوں کی زکوٰۃ صدقہ
لیکر آئے تھے - پس خوش ہوئے اون سے رسول اللہ اور اکرام
کیا اونکا کہا اونھوں نے یا رسول اللہ ہمارے مالوں میں جو اللہ
کا حق تھا ہم وہ لیکر آپکی خدمت میں آئے ہیں آپ نے فرمایا کہ
اس کو لیجاؤ اور اپنے فقرا پر تقسیم کر دو جواب دیا کہ یا رسول اللہ
ہم آپ کے پاس وہی مال لائے ہیں جو ہمارے فقرا سے
بچگیا ہے پس کہا ابو بکر صدیق نے کہ یا رسول اللہ کوئی قبیلہ عرب
کا اسطرح نہیں آیا جسطرح یہ قبیلہ تجیب آیا فرمایا رسول اللہ نے کہ
ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے کھول
دیتا ہے اوسکا سینہ اسلام کے لیے اور سوال کیا رسول اللہ سے

بیان وفد ولید بن جابر الطائی البحتری

وفد ثمالہ

وفود جرم

وفد تجیب

اشیاء فکتب لهم بها وجعلوا یسألونه عن
القرآن والسنن فازداد رسول الله صلی الله
علیه وسلم بهم رغبة وامر بلالا ان یحسن
ضیافتهم فاقاموا ایاما ولم یطیلوا اللبث
فقیل لهم ما یعجلکم فقالوا نرجع الی من ورائنا
فنخبرهم برؤیتنا رسول الله صلی الله علیه وسلم
وکلامنا ایاه وما رد علینا ثم جاؤا الی رسول
الله یودعونه فارسل الیهم بلالا فاجازهم
بارفع ما کان یجیز به الوفود قال هل بقی منکم
احد قالوا نعم غلام خلفناه علی رحالنا وهو
احدثنا سنا قال ارسلوه الینا فلما رجعوا الی رحالهم
قالوا للغلام انطلق الی رسول الله فاقض حاجتك
منه وانا قد قضینا حاجاتنا منه وودعناه فاقبل
الغلام حتی اتی رسول الله فقال یا رسول الله
انی امرؤ من بنی ابذی یقول من الرهط الذی
اتوك انفا فقضیت حوائجهم فاقض حاجتی یا رسول
الله قال وما حاجتك قال ان حاجتی لیست کحاجة
اصحابی وان کانوا قدموا راغبین فی الاسلام و
ساقوا ما ساقوا من صدقاتهم وانی والله ما اعملنی
من بلادی الا ان تسأل الله عز وجل ان یغفر لی
ویرحمنی وان یجعل غنای فی قلبی فقال رسول
الله واقبل الی الغلام اللهم اغفر له وارحمه
واجعل غناه فی قلبه ثم امر له بمثل ما امر به
لرجل من اصحابه - فانطلقوا راجعین الی
اهلیهم ثم وافوا رسول الله صلی الله علیه وسلم
بمنی سنة عشر فقالوا نحن بنو ابذی فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ما فعل الغلام

اونہوں نے چند چیزوں کا پس لکھدیا اونکی بابتہ فرمان
اور سوال کرتے تھے وہ قرآن اور سنن کا پس رسول اللہ
کی رغبت اونکی جانب زائد ہوئی اور حکم دیا بلال کو کہ اونکی
دعوت اچھی طرح کریں پس رہے وہ چند دن اور زائد دن ٹھہرنے
کا ارادہ نہیں کیا پس کہا گیا اونسے کہ تمہیں کاہے کی جلدی
ہے تو جواب دیا کہ اپنے باقی ماندہ لوگوں کے پاس جاکر اونکو
خبر دینگے کہ ہم نے رسول اللہ کو دیکھا اور آپسے کلام کیا اور
خبر دینگے اونکو آپکے عطیہ کی پھر آئے رسول اللہ کی خدمت
میں رخصت ہونے کے لیے پس بھیجا اونکی طرف بلال کو پس انعام
دیا اونکو اوس سے زائد جسقدر کہ دیا کرتے تھے آپ وفود کو فرمایا کہ
کیا باقی ہے تم میں سے کوئی کہا ہاں ایک لڑکا ہے جسکو ہم نے
اپنے سامان میں چھوڑ دیا تھا وہ ہم میں سب سے چھوٹا ہے فرمایا
کہ اُسے ہماری طرف بھیجدو پس جب وہ لوٹے اپنی جا قیام
کی طرف تو کہا اوس لڑکے سے کہ جا رسول اللہ کے پاس اور
اونسے اپنی حاجت پوری کر کیونکہ ہم اپنی حاجتیں پوری کر آئے
اور آپسے رخصت ہو آئے پس چلا وہ لڑکا یہانتک کہ رسول اللہ کے
پاس پہونچا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں بنی ابذی میں سے ایک شخص ہوں اور وہ گروہ
وہ گروہ تھے ابھی آئے تھے آپکے پاس پس پوری کیں اونہوں نے اپنی
اپنی حاجتیں آپسے پس اب پوری کیجیے آپ میری حاجت یا رسول اللہ
فرمایا کہ تیری کیا حاجت ہے کہا کہ میری حاجت میرے ساتھیوں جیسی
نہیں ہے اگرچہ وہ اسلام میں راغب ہوکر اور اپنے ہمراہ اموال زکوۃ لیکر حاضر خدمت
ہوئے ہیں اور قسم اللہ کی نہیں برانگیختہ کیا مجھے اپنے شہر سے سفر کرنے پر مگر
سوال کیجیے آپ اللہ عز وجل سے کہ بخشے مجھے اور رحم کرے مجھپر اور میرے قلب میں غنا دے
پھر فرمایا رسول اللہ نے اور آپ متوجہ تھے لڑکے کیطرف کہ اللھم اغفر لہ الٰہی بخشدے اسکو
اور رحم کر اُسپر اور اُسکے قلب کو غنی کر دے پھر حکم دیا اوسکیلئے بھی اُسی عطیہ کا جو اوس کے
ساتھیوں کو دیا تھا پس وہ لوٹ کر اپنے اہل کے پاس آئے پھر ملے رسول اللہ سے منیٰ میں
سنہ دس ہجری میں انہوں نے کہا ہم بنی ابذی ہیں تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا

الذی اتانی معکم قالوا یارسول الله ما رأینا
مثله قط وما حدثنا با قنع منه بما رزقه الله
لوان الناس اقتسموا الدنیا ما نظر نحوها
ولا التفت الیها فقال رسول الله الحمد لله انی
لارجوا ان یموت جمیعا فقال رجل منهم
اولیس یموت الرجل جمیعا یارسول الله
فقال رسول الله تشعب اهواءه وهمومه
فی اودیة الدنیا فلعل اجله ان یدرکه
فی بعض تلك الاودیة فلا یبالی الله عزوجل
فی ایها هلك قالوا فعاش ذلك الغلام فینا
علی افضل حال وازهده فی الدنیا واقنعه
بما رزق - فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم
ورجع من رجع من اهل الیمن عن الاسلام
قام فی قومه فذکرهم الله والاسلام فلم یرجع
منهم احد وجعل ابوبکر الصدیق یذکره
ویسأل عنه حتی بلغه حاله وما قام به فکتب
الی زیاد بن لبید یوصیه به خیرا - ذکره
فی السیرة الشامیة عن ابی الحویرث وکذا
بلفظه ذکر فی زاد المعاد - وفد الرهاویین
روی انه قدم خمسة عشر رجلا من الرهاویین
وهم حی من مذحج علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فنزلوا دار رملة بنت الحارث فاتاهم
رسول الله فتحدث عندهم طویلا واهدوا
لرسول الله صلی الله علیه وسلم هدایا منها
الفرس یقال له المراوح فاسلموا وتعلموا
القرآن والفرائض واجازهم کما کان یجیز
الوفد ثم رجعوا الی بلادهم ثم قدم منهم

حال ہے اوس لڑکے کا جو تمہارے ہمراہ آیا تہا کہا یارسول اللہ ہم
نے اوس جیسا کوئی نہیں دیکھا اور نہ اوس جیسا قانع نظر سے
گذرا اگر تقسیم کریں لوگ دنیا کو تو نہیں دیکھے اوسکی طرف اور نہ متوجہ
ہو فرمایا رسول اللہ نے الحمد للہ میں امیدکرتا ہوں کہ وہ مرے گا
جمعیت خاطر اور اطمینان قلب کے ساتہہ پس کہا ایک شخص نے
اونمیں سے کیا نہیں مرتا ہے ہر شخص باطمینان خاطر یارسول اللہ
فرمایا رسول اللہ نے کہ اوسکی افکار اور خواہشیں شاخ در شاخ
رہتی ہیں دنیا میں پس شاید کہ موت پالے اوسکو ان میں سے
کسی شاخ میں پس نہیں پروا کرتا اللہ کہ وہ کس وادی میں ہلاک
ہوجاوے کہا اونہوں نے پس زندہ رہا وہ لڑکا ہم میں قانع
اوس پر جو اللہ نے اوسے دیا تہا اور زاہد اور بہترین حال پر
پس جب وفات پائی رسول اللہ نے اور اہل یمن میں سے
لوگ مرتد ہو گئے تو کہڑا ہوا وہ لڑکا اپنی قوم میں پس یاد دلایا
اونکو اسلام پس نہیں مرتد ہوا اون میں سے کوئی اور ابوبکر
صدیق ذکر کرتے تھے اوسکا اور پوچہتے تھے اوسکا حال
یہانتک کہ آپ کو معلوم ہوا اوسکا حال اور اوسکا وعظ کے
لئے کہڑا ہونا پس لکہا آپنے زیاد بن لبید کو جس میں وصیت کرتے
تھے آپ اوسکے لیے بہلائی کی ذکر کیا اسکو سیرت شامی میں بروایت
ابوحویرث اور اسیطرح ان ہی لفظوں سے ذکر کیا اوسکو زاد المعاد
میں. وفد الرہاویین - روایت ہے کہ آئے رسول اللہ کے پاس پندرہ
آدمی رہاویین میں سے اور وہ ایک قبیلہ ہے مذحج کا پس اوترے
وہ رملہ بنت حارث کے گہر میں پس آئے اون کے پاس
رسول اللہ اور بہت دیر اونسے بات چیت کی ہدیہ دیں
اونہوں نے رسول اللہ کو چند چیزیں اونمیں سے ایک گہوڑا
تہا جسکا نام مراوح تہا پس اسلام لائے اور سیکہا قرآن اور فرائض
اور انعام دیا آپنے انکو جیسا کہ دیا کرتے تھے وفود کو پہر لوٹے وہ اپنے
شہروں کو پہر آئے اونمیں سے چند آدمی پس

وفد الرہاویین

نفر فحجوا مع رسول الله من المدينة فاقاموا
حتى توفى رسول الله صلعم فاوصى لهم بمائة
وسق بخيبر فى الكثيبة جازية عليهم وكتب لهم
كتابا فباعوا ذلك فى زمن معوية - اورده
صاحب السيرة الشامية برواية ابن سعد
فى وفادات العرب عن ابى طلحة التيمى ان يهوديا
من اهل يثرب - عن يوسف بن عبد الله بن
سلام قال ان رجلا من اهل الشام نزل بيهودي
من اهل يثرب فانزله واكرمه فقال الشامى انى
لا ادرى ما اجازيك بما صنعت الى الآن الا انى
اكرمك بحديث احدثكه فاحفظه منى انه
خارج بارض العرب نبى فان ادركته فاتبعه فان
انت لم تفعل فليكن بينك وبينه عهد قال فلما
خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء اليهودي
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انك
رسول الله فقال له رسول الله فاتبعنا فقال
اليهودى لا ادع دينى ولكن لى الف نخلة فلك منها
مائة وسق اؤديه كل عام اليك انا آمن على
اهلى ومالى فاكتب لى بذلك فكتب له رسول
الله صلى الله عليه وسلم - اورده - فى الكنز
العمال وقال اخرجه ابن عساكر فى تاريخه -
الى يهودى اسمه فنحاص - عن عكرمة ان
النبى صلى الله عليه وسلم بعث ابابكر الى فنحاص
اليهودى يستمده وكتب اليه وقال لابى بكر
لا تفتت على بشئ حتى ترجع الى فلما قرأ فنحاص
الكتاب قال قد احتاج ربكم قال ابو بكر فهممت
ان اقده بالسيف ثم ذكرت قوله صلى الله عليه وسلم

۲۶ یهودی من اهل یثرب

۲۷ یهودی اسمه فنحاص

حج کیا رسول اللہ کے ساتھ مدینہ سے اور رہے یہانتک
کہ وفات پائی رسول اللہ نے پس وصیت کی آپنے اونکے
لیے سو وسق کٹی ہوئی کھجوروں کے لیے خیبر کے قلعہ کثیبہ میں
ہمیشہ کے لیئے جاری اون کے واسطے اور لکھا اونکو اس بابتہ فرمان
پس بیچدیا اونہوں نے اس کو معویہؓ کے زمانہ میں بیان کیا اسکو
صاحب سیرۃ شامی نے بروایت ابن سعد فادات عرب کے بیان
میں ابی طلحہ تیمی سے روایت کر کے یہودی اہل مدینہ میں سے - روایت
ہے یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے کہا ایک شامی مسافر اترا ایک
مدینہ کے یہودی کے پاس پس اوس نے مہمانی کی اور اوسکا اکرام
کیا پس کہا شامی نے کہ میں نہیں جانتا کہ جو تو نے میرے ساتھ
کیا ہے اسکا تجھے کیا بدلہ دوں مگر یہ کہ میں تجھے ایک بڑی بات بتاتا
ہوں پس یاد رکھ تو اوسکو کہ پیدا ہوگا ارض عرب میں ایک نبی
پس اگر پاوے تو اوسکا عہد تو اطاعت کرنا اوسکی پس اگر تو اوسکی
پیروی نکرے تو چاہیے کہ اوسکے اور تیرے درمیان عہد ہو جائے پس
جب مبعوث ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ یہودی آیا رسول اللہ
کے پاس اور کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپنے فرمایا کہ میری
اطاعت کر کہا یہودی نے کہ میں اپنا دین نہیں چھوڑوں گا لیکن میرے
ملک ہزار درخت خرما ہیں پس اونمیں سے آپکو ہر سال سو وسق دیا
کرونگا اور میں (اوسکا عوض) امن میں ہو جاؤں اپنے مال اور
اہل پر پس لکھیے میری بابتہ فرمان پس لکھا رسول اللہ نے اوسکے
لیئے بیان کیا اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن
عساکر نے اپنی تاریخ میں فرمان ایک یہودی کی طرف جسکا نام
فنحاص تہا - عکرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بہیجا ابو بکر صدیقؓ کو فنحاص یہودی کیطرف امداد چاہتے تھے
آپ اوس سے اور لکہا اوسکے نام ایک فرمان اور فرمایا ابو بکر سے کہ اپنی
خوشی کوئی کام نکرنا یہانتک کہ لوٹے تو میری طرف پس جب پڑھا فنحاص نے
فرمان اسپر کہا کہ محتاج ہو گیا تمہارا رب کہا ابو بکرؓ نے پس ارادہ کیا کہ گردن ماروں

لاتفتت علیٰ بشئ ثم نزلت - لقد سمع الله قول
الذین قالوا ان الله فقیر ونحن اغنیاء - الآیه
- اورده فی کنز العمال وقال اخرجه
ابن جریر فی التفسیر وابن المنذر ورواه ایضاً
ابن جریر عن السدّی نحوه - **قوله لاتفتت** -
افتعال افتات فلان علی فلان اذا تفرد برایه
فی التصرف والمراد ان لایفعل برایه شیئاً -
قوله ان افذه بالسیف - فذ ای قطع وشقّ -

ہیں اوسکو تلوار سے پھر یاد آیا مجھے رسول اللہ کا فرمانا کہ کوئی بات اپنی
خوشی نکرنا - پھر اتری یہ آیت - البتہ سنا اللہ نے اون لوگوں کا قول جنہوں
کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں - الآیۃ
تخریج - بیان کیا ہے کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن
جریر نے تفسیر میں اور ابن منذر نے اور روایت کیا ہے اسکو ابن
جریر نے سدی سے بھی اسی طرح - **قوله لاتفتت** - بولا جاتا ہے افتات علی
فلاں جبکہ منفرد ہو جائے اپنی رائے کیساتھ تصرف کرنیمیں اور مراد یہ ہے کہ اپنی
رائے سے کچھ کام مت کر - **قوله ان افذه بالسیف** - فذ یعنی شق کردیا اور کاٹ دیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھذا ما کتبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصدقات وکان عند ابی بکر رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - ھذہ فریضۃ الصدقۃ
التی فرضہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
علے المسلمین والتی امر اللہ بہا رسولہ - فمن
سُئلہا من المسلمین علے وجہہا فلیعطہا
ومن سُئل فوقہا فلا یعط - فی اربعۃ وعشرین
من الابل فما دونہا من الغنم فی کل خمس
شاۃ - فاذا بلغت خمسا وعشرین الی خمس
وثلثین ففیہا بنت مخاض انثی - فان لم تکن
بنت مخاض فابن لبون ذکر - فاذا بلغت
ستا وثلثین الی خمس واربعین ففیہا بنت
لبون انثی فاذا بلغت ستا واربعین الی ستین
ففیہا حقۃ طروقۃ الجمل - فاذا بلغت احدی
وستین الی خمس وسبعین ففیہا جذعۃ - فاذا
بلغت ستا وسبعین الی تسعین ففیہا
بنتا لبون - فاذا بلغت احدی وتسعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ (احکام) فرائض زکوۃ کے ہیں جنکو مقرر
کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر اور وہ جن کا حکم
کیا ہے اللہ نے اپنے رسول کو پس جو شخص مسلمانوں سے اوسکی
موافق طلب کرے تو دینا چاہیئے اور جو اس سے زائد طلب کری
(خواہ زیادتی عدد میں ہو یا عمر میں) تو نہ دینا چاہیے - چوبیس یا اوس
سے کم اونٹوں کی زکوۃ بکری سے دیجائیگی اس طور سے کہ ہر پانچ
اونٹوں پر ایک بکری - اور جب پچیس ہو جاویں تو پینتیس تک
بنت مخاض یعنی وہ بوتی (بچہ مادۂ شتر) جو عمر کا اول سال پورا
کرکے دوسرے میں داخل ہو جائے - اور اگر بنت مخاض نہو تو ابن
لبون (وہ بوتہ جو تیسرے سال میں داخل ہو گیا) اور جب چھتیس ہو جاویں تو
پینتالیس تک بنت لبون - اور چھیالیس سے ساٹھ تک حقہ طروقۃ
الجمل یعنی وہ بوتی جو چوتھی سال میں داخل ہو جاوے اور حاملہ ہونے کی
قابل ہو - اور جب اکسٹھ ہو جاویں تو پچھتر تک جذعہ یعنی وہ اونٹ
جو عمر کے پانچویں سال میں داخل ہو جاوے - اور جب چھتر ہو جائیں
تو نوے تک دو بنت لبون - اور جب اکانوے ہو جاویں تو ایکسو بیس

الی عشرين ومائة ففيها حقتان طروقتا
الجمل - فان زادت عن عشرين ومائة ففي كل
اربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة -
ومن لم يكن معه الا اربع من الابل فليس
فيها صدقة الا ان يشاء ربها - فاذا بلغت
خمسا من الابل ففيها شاة - ومن بلغت
عنده من الابل صدقة الجذعة وليست
عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه
الحقة ويجعل معها شاتين ان استيسرتا له
او عشرين درهما - ومن بلغت عنده صدقة
الحقة وليست عنده الحقة وعنده الجذعة
فانها تقبل منه الجذعة ويعطيه المصدق
عشرين درهما او شاتين - ومن بلغت عنده
صدقة الحقة وليست عنده الا بنت لبون
فانها تقبل منه بنت لبون ويعطي المصدق
شاتين او عشرين درهما - ومن بلغت صدقته
بنت لبون وعنده الحقة فانها تقبل منه
الحقة ويعطيه المصدق عشرين درهما او
شاتين ومن بلغت صدقته بنت لبون
وليست عنده وعنده بنت مخاض فانها
تقبل منه بنت المخاض ويعطي معها عشرين
درهما او شاتين - ومن بلغت صدقته بنت
مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون
فانها تقبل منه بنت لبون ويعطيه المصدق
عشرين درهما او شاتين - فان لم يكن عنده
بنت مخاض على وجهها وعنده ابن لبون فانه
يقبل منه وليس معه شئ - وفي صدقة الغنم

دو حقہ قابل حمل - اور اگر ایکسو بیس سے زائد ہوجائیں تو ہر چالیس
کی زیادتی پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ
اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں تو اونمیں زکوۃ نہیں ہے
مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بغرض ثواب لیلو نفل) اور
جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہوجائے تو اوس میں ایک بکری ہے
اور جس کے پاس اسقدر اونٹ ہوں کہ اوسکو زکوۃ میں جذعہ دینا
واجب ہو اور اوس کے پاس جذعہ نہو بلکہ حقہ ہو تو حقہ اوس سے
لیلیا جاوے اور لی جاویں اوس کے ہمراہ (اوسکی پوری کرنے کو) دو بکریاں
اگر اوسکو آسانی سے مہیا ہوسکیں ورنہ بیس درہم - اور جسکو حقہ دینا واجب
ہو اور اوس کے پاس حقہ نہو بلکہ جذعہ ہو تو اوس سے جذعہ لیلیا جاوے اور دیدے
اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو بکریاں (تاکہ زکوۃ میں غیر واجب زیادتی
نہ لیلی جاوے) اور جس کے پاس اونٹوں کی اسقدر تعداد ہو کہ اوسکو حقہ دینا
واجب ہو اور اوس کے پاس بنت لبون ہی ہو تو وہ اوس سے
لیلی جاوے اور دے وہ مصدق کو (علاوہ بنت لبون کے) دو بکریاں یا
بیس درہم - اور جسکے ذمہ بنت لبون واجب ہو اور اوس کے
پاس حقہ ہو تو وہ اوس سے لیلیا جاوے اور مصدق اوسکو
اپنے پاس سے بیس درہم یا دو بکریاں دیدے - اور جسکو بنت لبون
دینا ہو اور اوس کے پاس بنت لبون نہو بلکہ بنت مخاض ہو تو لیلی
جاوے اوس سے بنت مخاض لیکن دیوے وہ اوس کے ساتھ عامل زکوۃ کو
بیس درہم یا دو بکریاں - اور جسکو بنت مخاض دینا ہو اور اوس کے
پاس وہ نہو بلکہ بنت لبون ہو تو اوس سے بنت لبون
لیلی جاوے اور دے اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو
بکریاں - اور اسی صورت میں اگر اوس کے پاس بنت
مخاض بشرط مفروضہ نہیں ہے اور اوس کے پاس
ابن لبون ہے تو وہ اوس سے لیلیا جائے برابری
میں نہیں ہے اوس کے ساتھ کچھ زیادتی - اور
اون بکریوں میں جو چراگاہ میں چریں چالیس سے ایکسو بیس تک

فی سائمتها اذا بلغت اربعین الی عشرین ومائة شاة شاة - فاذا زادت علی عشرین ومائة الی مأتین شاتان فاذا زادت علی مأتین الی ثلثمائة ففیها ثلث شیاہ - فاذا زادت علی ثلثمائة ففی کل مائة شاة شاة واحدة - فاذا کانت سائمة الرجل ناقصة عن اربعین شاة فلیس فیها صدقة الا ان یشاءها - ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیة الصدقة وما کان من خلیطین فانهما یتراجعان بینهما بالسویة ولا یوخذ فی الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تیس الا ان یشاء المصدق - وفی الرقة ربع العشر فان لم یکن الا تسعین ومائة فلیس فیها صدقة الا ان یشاء ربها - اخرجه البخاری بهذا اللفظ واتمه فی عدة ابواب من الزکوة وغیرها مقطعا ورواه ایضا ابن ماجة والنسائی وابوداؤد وامام احمد فی مسنده باختلاف یسیر - وزاد ابوداؤد فی روایته - انه کان علیه خاتم رسول الله صلی الله علیه وسلم -

زکوۃ کی ایک بکری ہے - اور جب ایکسو ۱۲۰ بیس سے زائد ہو جائیں تو دوسو تک دو بکریاں اور جب دوسو پر زائد ہو جاویں تو تین سو تک تین بکریاں - اور جب تین سو سے زائد ہو جاویں تو ہر سیکڑے کی زیادتی پر ایک بکری - اور اگر چرائی پر چرانے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو اونمیں کچھ زکوۃ نہیں ہے مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بطور نفل بغرض ثواب) اور جمع نکیا جاوے زکوۃ لینے کے لیئے مال متفرق (تاکہ غیر مناسب پر زکوۃ لیلیں) اور نہ متفرق کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال مجتمع (تاکہ زکوۃ کم آوے) صدقہ کے خوف سے - اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو زکوۃ دونوں پر برابر تقسیم کرنا چاہیئے اور نہ لیا جائے زکوۃ میں بہت بوڑھا جانور اور نہ عیب دار اور نہ بوک (خواہ مینڈھا ہو یا بکرا) مگر کہ خود عامل زکوۃ چاہے (بوجہ کسی مصلحت کے) اور زکوۃ دراہم میں چالیسواں حصہ ہے پس اگر درہم ایک سو نوے ۱۹۰ ہوں (مثلاً) تو نہیں ہے زکوۃ اوس میں مگر خود مالک مال خوشی سے دے (یعنی اگر دوسو سے کچھ بھی کم ہو تو زکوۃ نہیں ہے حتی کہ ایک سو ننانوے پر بھی) تخریج کی ہے اسکی بخاری نے ان لفظوں کیساتھ اور تمام کیا ہو پوری تحریر کو زکوۃ اور غیر زکوۃ کے چند بابوں میں علیحدہ علیحدہ ٹکڑے کرکے اور روایت کیا ہی اسکو ابن ماجہ اور نسائی اور ابوداؤد نے بھی اور امام احمد نے اپنی مسند میں الفاظ کے تھوڑا اختلاف کیساتھ اور زائد کیا ہی ابوداؤد نے اپنی روایت میں کہ تھی اوس تحریر پر مہر رسول اللہ صلعم کی

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

بنت او ابن مخاض - بفتح المیم والخاء والضاد المعجمتین فصیل لناقة التی دخلت فی سنة الثانیة - بنت او ابن لبون - بفتح اللام وهو من الابل ماتی علیه سنتان ودخل فی الثالثة الحقة - بکسر الحاء المهملة وتشدید القاف

بنت یا ابن مخاض بفتح میم و خا معجمہ و ضاد معجمہ وہ اونٹ کا بچہ خواہ نر ہو یا مادہ جو عمر کا ایک سال پورا کرکے دوسرے میں داخل ہو جائے ابن لبون یا بنت لبون بفتح لام وہ اونٹ یا اونٹنی جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں شروع ہو حقہ بکسر حاء مہملہ اور تشدید قاف -

وهو من الابل ما اتى عليه ثلث سنين ودخل في الرابعة- **طروقة الجمل**- بفتح الطاء المهملة صفة حقة وهي ناقة دخلت في سن يركبها الفحل وتم لها ثلث سنين- **جذعة** بالكسر وهي من الابل ما تم له اربع سنين- **سائمة** هي من الماشية ما يرسل في مراعيها- **هرمة**- بفتح الهاء وكسر الراء المهملة وهي كبيرة السن التي سقطت اسنانها- **ذات عوار**- قال في مجمع البحار عور بالفتح العيب وقد يضم وكذا في العيني وفي القاموس هو ذهاب حس احد العينين- **التيس**- بفتح التاء المثناة قال في مجمع البحار اراد به فحل الغنم يعني اذا كان ماشيتها كلها او بعضها اناثا لا يوخذ الذكر الا فيما ورد فيه السنة التبيع من ثلثين بقرا وابن لبون مكان بنت مخاض وقيل لا يوخذ التيس لان المالك يقصد به الفحولة وقال العيني قوله ولا تيس هو فحل الغنم وقيده ابن التين انه من المعز- **قوله لا يجمع بين متفرق الخ**- بتقديم الفوقية على الفاء وتشديد الراء وللحموي والمستملي مفترق بتاخيرها ولا يفرق بين مجتمع بكسر الميم الثاني كذا في القسطلاني قال العيني وغيره اختلف العلماء في تاويل هذا الحديث قال مالك في الموطا تفسيره- لا يجمع بين متفرق ان يكون ثلثة انفس لكل واحد اربعون شاة واذا اظلهم المصدق جمعوها ليودوا شاة- ولا يفرق بين مجتمع

وہ اونٹ یا اونٹنی جو پوری تین سال کی ہو جاوے اور چوتھے سال میں شروع ہو- **طروقة الجمل** بفتح طاء مہملہ- یہ ترکیب میں صفت واقع ہوئی حقہ کی یعنی وہ ناقہ جو ایسی عمر کو پہونچ جائے کہ حاملہ ہونیکے قابل ہو اور پورے ہو جاویں اوسکی عمر کے تین سال **جذعہ** بکسر جیم وہ اونٹنی جو پوری چار سال کی عمر والی ہو- **سائمہ** وہ چوپایہ جو چراگاہوں میں چرائی جاوین **ہرمہ**- بفتح ہاء ہوز- وکسر راء مہملہ- وہ اونٹنی جو اس قدر بوڑھی ہو جاوے جس کے دانت بڑھاپے کیوجہ سے گر جاویں **قولہ ذات عوار**- کہا مجمع البحار میں عور بفتح عین مہملہ کے معنی عیب کے ہیں اور کبھی عین کا ضمہ ہوتا ہے ایسا ہی عینی میں ہے اور قاموس میں ہے کہ اوسکی معنی ہیں کہ جاتا رہنا ایک آنکھ کی حس کا- **التیس** بفتح تاء فوقانیہ کہا مجمع البحار میں کہ مراد اوس سے بھیڑ و بکری کا نر ہے یعنی جبکہ ہوں اوس کے سب جانور یا بعض مادہ تو نہ لے اوس سے نر مگر کہ جس کے بارہ میں شرع سے حکم ہے جیسے کہ تیس گائے بیل میں ایک تبیع یا ابن لبون بنت مخاض کے عوض اور کہا گیا ہے کہ نہ لے نر اسوجہ سے کہ مقصود مالک کا اوس سے بچے لینا ہوتا ہے اور کہا عینی نے قولہ ولا تیس اور وہ بھیڑوں کا نر ہے اور مقید کیا ہے ابن تین نے معز یعنی بکری کیساتھ (یعنی بوک) **قولہ لا یجمع بین متفرق الخ** تاء فوقانیہ پہر فا پہر راء مہملہ مشددہ اور حموی اور مستملی کی روایت میں ہے مفترق جسمیں تاء فوقانیہ موخر ہے فا سے- ولا یفرق بین مجتمع میم ثانی کے کسرہ کے ساتھ قسطلانی نے یونہی لکھا ہے عینی وغیرہ نے کہا کہ علماء نے اختلاف کیا ہے- اس حدیث کی تاویل میں امام مالک نے موطا میں اس حدیث کی تفسیر میں لکھا ہے- کہ لا یجمع بین متفرق یعنی تین شخص ہوں کہ ہر ایک کے چالیس چالیس بکریاں ہوں جب دیکھیں کہ عامل زکوٰۃ آتے کو ہے تو سب کو یکجا کر لیں تاکہ اون کو ایک بکری دینا ہو- ولا یفرق بین مجتمع کے یہ معنی ہیں کہ دو شریکوں کی مثلاً دو سو دو بکریاں ہوں جسمیں ان دو کو تین تین بکریاں زکوٰۃ کی واجب ہیں

ان يكون للخليطين مائتا شاة وشاتان
فيكون عليهما فيهما ثلث شياه فيفرقونها
حتى لا يكون على كل واحد الا شاة واحدة
فنهوا عن ذلك وهو قول الثوري والاوزاعي
وقال الشافعي وتفسيره ان يفرق الساعي
الاول ليأخذ من كل واحد شاة وفي الثاني
ليأخذ ثلثا - فالمعنى واحد لكن صرف الخطاب
الشافعي الى الساعي كما حكاه عنه الداؤدي
وصرفه مالك الى المالك وقال الخطابي عن
الشافعي انه صرفه اليهما - انتهى ملتقط كلام
العيني والقسطلاني - قال ابن همام اذا كان
النصاب بين شركاء وصحت الخلط بينهم
باتحاد السرح والمرعى والمراح والفحل والمحلب
يجب الزكوة فيه عنده اي عند الشافعي لقوله
عليه السلام لا يجمع بين متفرق الحديث
وعندنا لا يجب والا لوجبت على كل واحد
فيما دون النصاب - لنا هذا الحديث ففي
وجوب الجمع بين الاملاك المتفرقة اذ المراد
الجمع والتفريق في الامكنة الا ترى ان النصاب
المتفرق في امكنة مع وحدة الملك يجب
فيه - فمعنى لا يفرق بين مجتمع انه لا يفرق
الساعي بين الثمانين مثلا او المائة وعشرين
ليجعلها نصابين او ثلثة ولا يجمع بين
متفرق انه لا يجمع مثلا بين الاربعين
المتفرقة بالملك بان يكون مشتركة ليجعلها
نصابا والحال انه لكل عشرون - انتهى قول ابن
الهمام - وقوله خشية الصدقة منصوب

پس زکوۃ کے وقت اون کو علحدہ علحدہ کرلیں تاکہ ہر ایک پر ایک ایک
بکری کی زکوۃ آئے - پس ان دونوں فعلوں سے منع کیئے گئے
ہیں اور یہی قول ثوری اور اوزاعی کا ہے - امام شافعی نے اسکی
تفسیر میں کہا ہے کہ تفریق کردے عامل زکوۃ صورت اول میں
تاکہ لیلے ہر ایک سے ایک بکری - اور صورت ثانی میں تاکہ لیلے
تین بکریاں پس معنی بہرحال ایک ہیں لیکن (فرق آتا ہے)
کہ امام شافعی نے حدیث کے خطاب کو عامل زکوۃ کیطرف متوجہ
کیا ہے جیسے کہ داؤدی نے اون سے نقل کیا ہے اور امام مالک
نے مالک کیطرف متوجہ کیا ہے اور خطابی نے امام شافعی سے روایت کی ہے
کہ خطاب دونوں کیطرف متوجہ ہے ختم ہوا کلام عینی اور قسطلانی کا - ابن ہمام نے
کہا ہے کہ جب نصاب مشترک ہو شرکا میں - اور شرکت صحیح ہوا ویں
بایں طور کہ شریک ہوں وہ چراگاہ اور بٹر اور نر سے بچے لینے میں اور
دودہ دوہنے میں تو واجب ہوگی زکوۃ اسی نصاب پر شافعی رح کے
نزدیک کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا یجمع
بین متفرق الحدیث اور ہمارے نزدیک (یعنی حنفیہ) نہیں
واجب ہے ورنہ لازم آئیگا کہ ہر ایک شریک پر نصاب سے کم پر زکوۃ
آجائے - ہماری دلیل یہی حدیث ہے پس صورت وجوب میں
املاک متفرقہ کا جمع لازم آتا ہے اس لیے کہ مراد جمع اور تفریق
مکانی ہے - دیکھو کہ جو نصاب کہ منتشر مکانوں میں ہو وحدت
ملک کے ساتھ تو اوس میں زکوۃ واجب ہے - پس معنی لا یفرق
بین مجتمع کے یہ ہیں کہ نہ تفریق کرے عامل زکوۃ اسی بکریوں
کے درمیان یا ایک سو بیس کے درمیان تاکہ بنائے اوس کے
دو نصاب یا تین - اور معنی لا یجمع بین متفرق کے یہ ہیں کہ
مثلاً ان چالیس کو جو متفرق با لملک ہوں جمع نہ کرے جو مشترک
ہوں درمیان شرکا تاکہ بنالے اون کا ایک نصاب
حالانکہ ہر ایک کی بیس بکریاں ہیں ختم ہوا قول ابن ہمام
کا - قولہ خشیۃ الصدقۃ منصوب ہے اسوجہ سے کہ

علیٰ انہ مفعول لہ وقد تنازع فیہ الفعلان یجمع ویفرق والخشیۃ خشیتان خشیۃ الساعی ان یقل الصدقۃ وخشیۃ رب المال ان یکثر الصدقۃ فامر کل واحد منہما ان لا یحدث شیئا من الجمع والتفریق کذا فی العینی والقسطلانی - الرقۃ - بکسر الراء المہملۃ وتخفیف القاف ہو الدرہم المضروب ویقال لہ ورق ایضا -

کہ یہ مفعول لہ ہے اور یہیں دونوں فعلوں یعنے یجمع اور یفرق کا تنازع ہے - اور مراد خشیت سے خوف ہے دونو جانب کا پس خوف عامل زکوۃ کا تو یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو کہ) زکوۃ کم لیلی جاوے اور خوف صاحب مال کا یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو) زکوۃ میں زائد چلا جاوے پس حکم دیا ہر ایک کو کہ نہ احداث کریں وہ کسی شئے کا یعنی نہ جمع کریں اور نہ جدا کریں - اسیطرح لکھا ہے عینی اور قسطلانی میں الرقۃ بکسر راء مہملہ اور تخفیف قاف - درہم سکہ زدہ اور اسکو ورق بکسر راء مہملہ بھی کہتے ہیں +

المسائل المستنبطۃ من ہذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط و ماخوذ ہوتے ہیں اس فرمان سے

قولہ فلیعطہا - فیہ دلالۃ علی دفع زکوۃ اموال الظاہرۃ الی الامام - **قولہ فلا یعط** - فیہ دلیل علی ان الامام اذا ظہر فسقہ بطل حکمہ - **قولہ من المسلمین** - فیہ دلالۃ علی ان الکافر لا یخاطب بذلک - **قولہ من الغنم** قال الکرمانی قال الفقہاء فیہ تفسیر من وجہ واجمال من وجہ فالتفسیر انہ لا یجب فی اربع وعشرین الا الغنم والاجمال انہ لا یدری قدر الواجب فمن ثم قال بعد ذلک مفسر الہذا فی کل خمس شاۃ فصار ہذا بیانا لقدر الواجب و ابتداء النصاب فالاول نصاب الابل خمس - وانما بدا بزکوۃ الابل لانہا غالب اموالہم وتعم الحاجۃ الیہا - **قولہ الی خمس وثلثین - الی خمس واربعین - الی ستین** - فیہ دلیل علی ان الاوقاص لیست بعفو وان الفرض یتعلق بالجمیع وہو احد قولی

قولہ فلیعطہا - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اموال ظاہرہ کی زکوۃ امام کے پاس پہونچانا چاہیئے - **قولہ فلا یعط** اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ جبکہ امام کا فسق ظاہر ہوجاوے تو اوسکا حکم باطل ہوجاتا ہے **قولہ من المسلمین** اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ احکام زکوۃ سے کفار مخاطب نہیں ہیں (پس نہ لی جاوے اون سے زکوۃ) - **قولہ من الغنم** ذکر کیا کرمانی نے کہ فقہاء نے کہا ہے کہ اس قول میں اجمال بھی ہے تفسیر بھی ہے تفسیر تو یہ ہے . . . . . کہ چوبیس اونٹوں میں نہیں واجب ہے کچھ مگر ایک بکری - اور اجمال یہ ہے کہ قدر واجب زکوۃ کا نہیں معلوم ہوتا اسیوجہہ سے اس کے بعد اسکی تفسیر کے لیے فرمایا کہ فی کل خمس شاۃ - ہر پانچ میں ایک بکری ہے پس بیان ہوگیا قدر واجب اور ابتداء نصاب کا پس اونٹوں کی زکوۃ کا نصاب پانچ اونٹ ہیں اور اونٹوں سے اسوجہہ سے شروع کیا گیا کہ عرب کا اکثر مال اونٹ ہی تھے اور اون سے ہی زائد حاجت پڑتی تھی - **قولہ الی خمس وثلثین الی خمس واربعین الی ستین** اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اوقاص (یعنی بیان شدہ فرائض کے درمیانی اعداد) معاف نہیں ہے اور زکوۃ متعلق ہے سب سے اور شافعی رح کے دو قولوں میں سے یہہ

الشافعی قال صاحب التوضیح والاصح خلافه
والوقص محرکة ما بین الفریضتین کذا فی
مجمع البحار۔ **قوله** (فی بیان صدقة الابل) **فان**
زادت الی قوله فی کل خمسین حقة
وبه اخذ الشافعی واحمد وقال ابو حنیفة
اذا زاد علی عشرین ومائة استقبل به الفریضة
وعن مالک روایتان واستدل لابی حنیفة
بما رواه ابن ابی شیبة عن سفیان عن ابی اسحق
عن علی قال اذا زادت الابل علی عشرین ومائة
استقبل به الفریضة۔ وعورض بان شریکا
رواه عن ابی اسحق عن علی اذا زادت الابل
علی عشرین ومائة ففی کل خمسین حقة وفی
کل اربعین بنت لبون۔ الا ان سفیان احفظ
من شریک واستدل له من المرفوع ایضا مافی
کتاب الذی کتبه رسول الله صلی الله علیه وسلم
لعمرو بن حزم وسیاتی بیانه انشاء الله فی
موضعه۔ **قوله فی صدقة الغنم**
اذا بلغت اربعین۔ قد اجمع العلماء
علی ان لا شئ فی اقل من الاربعین من الغنم وان
فی الاربعین شاة وفی مائة وعشرین شاتان وفی
ثلثمائة ثلث شیاه واذا زادت واحدة فلیس
فیها شئ الی اربعمائة ففیها اربع شیاه ثم فی
کل مائة شاة وهذا قول ابی حنیفة ومالک
والشافعی واحمد فی الصحیح عنه والثوری واسحق
والاوزاعی وجماعة اهل الاثر وهو قول علی
وابن مسعود رضی الله عنهما۔ وقال الشعبی
والنخعی والحسن اذا زادت علی ثلثمائة واحدة

ایک قول ہے کہا صاحب توضیح نے کہ قول اصح شافعی کا اس کے خلاف ہے
اور وقص بالتحریک دو فرضوں کے درمیانی اعداد۔ اسی طرح مجمع البحار میں **قولہ**
(اونٹوں کی زکوٰۃ کے بیان میں) **فان زادت** الی قولہ فی کل خمسین حقۃ۔ اور
اسی پر عمل کیا ہے امام شافعی اور امام احمد نے اور کہا امام ابو حنیفہ نے
کہ جب زائد ہو جاویں ایکسو بیس پر تو از سر نو زکوٰۃ کا حساب کیا جاوے
اور امام مالک سے دو روایتیں ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کے قول کا استدلال
بیان کیا گیا ہے اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے سفیان
سے۔ سفیان روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ روایت کرتے ہیں
علی سے کہا کہ جب زائد ہو جاویں اونٹ ایکسو بیس پر تو از سر نو
زکوٰۃ کا حساب کیا جاوے۔ اور معارضہ کیا گیا ہے اس سے طور
پر کہ شریک نے روایت کیا ہے اسکو ابی اسحق سے اور وہ روایت کرتے
ہیں علی سے کہ جبکہ زائد ہو جاویں اونٹ ایکسو بیس پر تو ہر پچاس کی زیادتی
میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس کی زیادتی پر ایک بنت لبون۔ مگر یعنی
جواب دیا گیا ہے اوس معارضہ کا اس طور سے کہ سفیان زیادہ یاد رکھنے والا
ہے بہ نسبت شریک کے۔ اور اون کا استدلال بیان کیا گیا ہے اوس حدیث
مرفوع سے بھی جو اوس فرمان میں ہے جسکو رسول اللہ صلعم نے
عمرو بن حزم کیلئے لکھا ہے اور آئیگا اوس کا ذکر آئندہ اوس کے موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ
قولہ (غنم کی زکوٰۃ کے بیان میں) اذا بلغت اربعین تحقیق اجماع کر لیا ہے
علما نے اس بات پر کہ چالیس سے کم بکریوں پر زکوٰۃ نہیں ہے اور اس بات پر کہ
چالیس پر ایک بکری ہے۔ اور ایکسو بیس پر دو بکریاں۔ اور تین سو پر
تین بکریاں ہیں اور جب زائد ہو جاوے تین سو پر ایک ہی تو چار سو تک
کچھ بھی نہیں ہے اور چار سو پر چار بکریاں ہیں۔ پھر ہر سیکڑے کی زیادتی
پر ایک بکری اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا اور امام احمد
کا بھی بروایت صحیح یہی مذہب ہے اور ثوری اور اسحق اور اوزاعی اور
جماعت اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے اور یہی قول ہے علی اور ابن
مسعود رضی اللہ عنہما کا۔ اور کہا شعبی اور نخعی اور حسن نے کہ جبکہ زائد
ہو جاوے تین سو پر ایک تو اوس میں زکوٰۃ کے

ففيها اربع شياه الى اربعمائة فاذا زادت
واحدة يجب فيها خمس شياه - وهى رواية
عن احمد وهو مخالف للآثار وقيل اذا زادت
على مأتين ففيها شاتان حتى تبلغ اربعين
ومأتين حكاه ابن التين وفقهاء الامصار
على خلافه - **قوله فى صدقة الغنم
فى سائمتها** - فيه دليل على ان شرط وجوب
الزكوة السوم - كذا عند ابى حنيفة والشافعى
وهى الرعية فى كلأ مباح وقال ابن حزم قال
مالك والليث وبعض اصحابنا تزكى السوائم
والمعلوفة والمتخذة للركوب وللحرث وغير
ذلك من الابل والغنم - قال بعض اصحابنا
اما الابل فنعم واما البقر والغنم فلا زكوة
الا فى سائمتها وهو قول ابى الحسن بن المغلس
وقال بعضهم اما الابل والغنم فتزكى سائمتها
وغير سائمتها واما البقر فلا يزكى الا سائمتها وهو
قول ابى بكر بن داؤد لم يختلف احد من
اصحابنا فى ان سائمة الابل وغير سائمة الابل
منها تزكى سواء وقال بعضهم تزكى غير السائمة
عن كل واحد فى الدهر مرة واحدة ثم لا يعيد
الزكوة فيها - وقال اصحابنا الحنفية وليس فى
العوامل والحوامل والمعلوفة صدقة وهذا
قول اكثر اهل العلم كعطاء والحسن والنخعى
وابن جبير والثورى والليث والشافعى واحمد
واسحق وابى ثور وابى عبيد وابن المنذر
ويروى عن عمر بن عبد العزيز وقال قتادة
ومكحول ومالك يجب الزكوة فى المعلوفة

اور اس میں زکوٰۃ کی چار بکریاں ہیں چار سو تک اور جب چار سو پر
ایک زائد ہو جاوے تو واجب ہیں زکوٰۃ میں پانچ بکریاں اور
یہ ایک روایت ہے احمد سے اور مخالف ہے آثار کے۔ اور بعض نے
کہا ہے کہ جب زائد ہو جاویں دو سو پر تو زکوٰۃ کی دو بکریاں ہیں دو سو
چالیس تک۔ بیان کیا ہے اسکو ابن تین نے اور فقہاء امصار اسکے خلاف
ہیں **قولہ** (بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں) **فی سائمتہا** اس میں دلیل
ہے اس بات پر کہ زکوٰۃ کے وجوب کی شرط چرائی ہے ابو حنیفہ اور شافعی
کے نزدیک اور تفسیر سائمہ کی یہ ہے کہ سائمہ وہ مویشی ہیں جو چریں
مباح چراگاہ میں۔ اور کہا ابن حزم نے کہ کہا مالک اور لیث اور بعض
ہمارے علماء نے کہ زکوٰۃ دیجاوے ان اونٹوں اور بکریوں کی جو چراگاہ
میں چریں اور ان کی جنکو گھر پر کھلایا جاوے اور ان کی جنکو سواری یا
کھیتی یا اور مختلف کاموں کے لیے رکھا ہے ہمارے بعض علماء
نے تفصیل کی ہے پس کہا کہ اونٹ کی تو ان سب صورتوں میں زکوٰۃ
دیجاوے لیکن بقر اور غنم انمیں سوا چرائی پر چرنیوالوں کے اور کسی
میں زکوٰۃ نہیں ہے یہی قول ہے ابی الحسن بن المغلس کا اور بعض نے
اسطور سے تفصیل کی ہے کہ اونٹ اور بکری میں تو سائمہ اور غیر سائمہ سب کی
زکوٰۃ دیجاوے اور بقر میں صرف سائمہ کی اور یہی قول ہے ابی بکر بن داؤد کا اور ہمارے
اصحاب میں سے کسی نے اس بات میں اختلاف نہیں کیا کہ چراگاہ میں چرنیوالے
اونٹ اور چراگاہ میں نہ چرنیوالے اونٹ زکوٰۃ دیے جانے میں برابر ہیں
اور بعض علماء کا قول ہے کہ ہر جنس کے غیر سائمہ کی زکوٰۃ عمر بھر میں ایکمرتبہ دیدی
جاوے اور پھر نہیں لازم آویگی انپر زکوٰۃ کبھی۔ اور ہمارے فقہاء حنفیہ کا قول
ہے کہ کام کرنیوالے اور بوجھ اٹھانیوالے اور گھر کے پالو مویشی میں زکوٰۃ
نہیں ہے یہی قول اکثر اہل علم کا ہے جیسے عطاء اور حسن اور نخعی اور ابن جبیر
اور ثوری اور لیث اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور ابو ثور اور ابو عبید اور
ابن منذر۔ اور یہی روایت ہے عمر بن عبد العزیز سے۔ اور قتادہ اور
مکحول اور مالک نے کہا کہ گھر پر چرنے والے اور کوئیں
پر کام کرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ ہے اس لیے

والتواضع بالعمومات وهو مذهب معاذ رض وجابر رض بن عبد الله وسعيد بن عبد العزيز والزهري و روي عن علي و معاذ انه لا زكوة فيها وهو قول ابي حنيفة رح - كذا في العيني -
قوله في الرقة فان لم يكن - فيه دليل على ان الفضة ان لم تكن الا تسعين ومائة فليس فيها شئ لعدم النصاب الا ان يتطوع صاحبها -

الفاظ حدیث کے عام ہیں - اور یہی مذہب معاذ اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن عبد العزیز اور زہری کا ہے - اور روایت ہی حضرت علی اور حضرت معاذ سے کہ ان جانوروںمیں زکوٰۃ نہیں ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا اسیطرح لکھا ہے عینی میں - **قولہ فی الرقۃ فان لم یکن** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ اگر دراہم ایکسو نوے ہوں تو اونمیں زکوٰۃ نہیں ہے بوجہ نہونے نصاب (یعنی اگرچہ نصاب پورا ہونیمیں ایک قلیل رقم کا فرق ہو جب بھی زکوٰۃ نہیں ہے) مگر یہ کہ مالک بخوشی خود دینا چاہے -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لابي ضميرة الليثي و قيل ضميرة الليثي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ضمیرہ لیثی کے لیے اور بعض نے اوسکو ضمیرہ لیثی کہا ہے -

روى البخاري في تاريخه والحسن بن سفيان من طريق ابن ابي ذئب عن حسين بن عبد الله ابن ضميرة عن ابيه عن جده ضميرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بام ضميرة وهي تبكي فقال ما يبكيك قالت يا رسول الله فرق بيني وبين ابني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفرق بين والدة وولدها - فارسل الى الذي عنده ضميرة فابتاعه منه ببكرة ثم اعتقهم وكتب لهم كتابا نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب لبني ضميرة من محمد رسول الله لبني ضميرة واهل بيته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتقهم وانهم اهل بيت من العرب ان احبوا اقاموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وان احبوا رجعوا الى اهلهم فلا يعرض لهم الا بحق ومن لقيهم

روایت کیا ہے بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حسن بن سفیان نے ابن ابی ذئب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا ضمیرہ سے کہ رسول اللہ گذرے ضمیرہ کی والدہ کی طرف اور وہ رو رہی تھیں آپنے فرمایا کہ تیرے رونے کا کیا باعث ہے وہ بولیں یا رسول اللہ مجھسے میرا بیٹا جدا کر دیا گیا پس فرمایا آپنے کہ نہ جدائی کیجاوے (یعنی اب - آئندہ) ماں اور اوس کے بیٹے کے درمیان میں اور آدمی بھیجا اوس شخص کے پاس جس کے پاس ضمیرہ تھے اور خرید لیا اونکو ایک اونٹ کے عوض پھر اونکو آزاد کر دیا اور ایک فرمان لکھدیا جسکا نسخہ یہ ہے کہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ تحریر ہے ضمیرہ کیواسطے - محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی ضمیرہ اور اوس کے اہل بیت کے لیے - کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا اونکو اور اب وہ اہل بیت ہیں عرب کے اگر چاہیں ٹھیریں رسول اللہ کے پاس اور اگر وہ چاہیں تو لوٹ جاویں وہ اپنے اہل میں - نہ تعرض کیا جاویگا اونسے مگر حق کی بابت یعنی ارحق اللہ ہو یا حق العباد اور

من المسلمین فلیستوصِ بهم خیرا۔ وکتب ابی بن کعب (رضی الله عنه) قال ابن سعد البلاذری وفد حسین بن عبد الله بن ضمیرة علی المهدی بالکتاب فوضعه علی عینیه واعطاه ثلثمائة دینار۔ وکان خرج فی سفر ومعه قومه ومعهم هذا الکتاب فعرض لهم اللصوص فاخذ واما معهم فاخرجوا الکتاب واعلموهم بما فیه فقرؤه علیهم فردوا علیهم ما اخذ وا منهم ولم یتعرضوا لهم۔ ذکره فی جامع وعزاه للبزار وقال فیه حسین بن عبد الله متروک کذاب۔ قال ابن حجر روینا بعلو من حدیث المخلص۔ قال ابن صاعد غریب تفرد به ابن وهب عن ابن ابی ذئب قلت ذکر ابن مندة ان زید بن حباب تابع ابن ابی ذئب وللحدیث شاهد عند ابن اسحق بسند منقطع۔ وقد تابع ابن ابی ذئب ایضا اسمعیل بن ابی اویس۔ وضمیرة هذا هو الذی انکحه رسول الله صلی الله علیه وسلم بامرأة علی سورة البقرة زعم عبد الغنی المقدسی فی العمدة ان ضمیرة هذا هو الیتیم الذی صلی مع النبی صلی الله علیه وسلم فی بیتهم۔ قال فقمت انا والیتیم وراءه وفی روایة والیتیم وراءنا۔ اقول۔ وهذا الحدیث هو حدیث انس رض مشهور فی کتب الحدیث۔

مسلمان اونکو سلے چاہیئے کہ اون کے ساتھہ بھلائی کرے لکھا اسکو ابی بن کعب نے۔ کہا ابن سعد اور بلاذری نے کہ حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ یہ فرمان لیکر مہدی کے پاس گئے پس رکھا مہدی نے اوسکو اپنی آنکھوں پر اور عطا کیے اونکو تین سو دینار اور ایکمرتبہ سفر میں نکلے اور انکے ساتھ انکی قوم تہی اور حسین کے پاس یہ فرمان تہا اونکو چوروں نے آلیا اور جو کچھ اونکے پاس تہا لوٹ لیا۔ اُنہوں نے وہ فرمان نکالا اور خبر دی چوروں کو اُسکے مضمون سے۔ اور سنایا وہ اونکو پس واپس دیدیا چوروں نے وہ مال جو اونسے لوٹا تہا اور پھر اُنسے کچھ تعرض نہیں کیا۔ ذکر کیا اِس فرمان کو جامع ازہر میں اور منسوب کیا اسکو بزار کیطرف اور کہا کہ اسکی سند میں حسین بن عبد اللہ ہیں جو متروک ہیں کذاب ہیں۔ کہا ابن حجر نے کہ روایت کی ہم نے اِس حدیث کو اسکے عالی سند کیساتھ مخلص کی حدیث سے۔ اور کہا ابن صاعد نے کہ حدیث غریب ہے متفرد ہوا ہے اسکے ساتھ ابن وہب ابن ابی ذئب سے کہا حافظ نے کہ کہتا ہوں میں کہ ذکر کیا ابن مندہ نے کہ زید بن حباب نے متابعت کی ہے ابن ابی ذئب کے اور ابن اسحق کے نزدیک اِس حدیث کا شاہد بھی ہے منقطع سند کیساتھ اور متابعت کی ہے ابن ابی ذئب کی اسمٰعیل بن اویس نے بھی اور ضمیرہ وہ ہیں جنکا نکاح کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے سورۂ بقر پر یعنی مہر تعلیم سورۂ بقر مقرر کیا تہا اور گمان کیا عبد الغنی قدسی نے عمدہ میں کہ یہ ضمیرہ وہی یتیم ہیں جنکے گھر میں رسول اللہ نے نماز پڑھی اور اُنہوں نے رسول اللہ کیساتھ نماز پڑھی کہا راوی حدیث نے کہ پس کھڑا ہوا میں اور یتیم رسول اللہ کے پیچھے اور ایک روایت میں ہے کہ یتیم ہمارے پیچھے تہا۔ کہتا ہوں میں کہ یہ حدیث وہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی ہے جو مشہور ہے کتب حدیث میں

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اِس فرمان سے

قوله صلی الله علیه وسلم لا یفرق بین والدة۔

قولہ صلعم لا یفرق بین والدة۔ اِس میں دلیل ہے

فیه دلیل علی ان لایفرق بین اثنین کالوالد والوالدۃ وولدھا وکالاخوین واحدھما صغیر وکالزوجین وامثالھما لما فیه من الضرار وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم لاضرر ولاضرار فی الاسلام۔ **قوله ان احبوا**۔ فیه دلیل علی تخییر المعتق بین ان یلحق بقومه وبین ان یمکث عند معتقه وکان ضمیرۃ ھذا اختار اللہ ورسوله لمکث عند رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم **قوله ببکرۃ**۔ فیه دلیل علی جواز بیع الحیوان بالحیوان وھذہ مسئلة اختلفوا فیھا وفصلوھا فی کتب الفقه والحدیث۔ **قوله انھم اھل بیت**۔ یستفاد منه ان جنس العرب من لھم عز فی الاسلام ولذلک اظھر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عربیتھم

اِس بات پر کہ تفریق کیجاوے درمیان دو کے جیسے باپ اور ماں اور بیٹا اور جیسے دو ایسے بھائی جن میں سے ایک چھوٹا ہو یا جیسے میاں بیوی اور ان کیطرح۔ اسوجہ سے کہ اسمیں ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں جایز ہے اسلام میں کسیکو ضرر پہونچانا اور نیز نہیں جایز ہے ضرر کا بدلا لینا **قوله ان احبوا** اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ آزاد شدہ غلام کو لغتیار ہے کہ بعد آزاد ہونیکے اپنے مولیٰ کے پاس رہے یا اپنے اہل میں چلا جاوے اور ضمیرہ نے اختیار کیا تہا اسداور اُسکے رسول کو پس رہے رسول اللہ کی خدمتمیں بعد آزاد ہونیکے بہی **قوله ببکرۃ** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ بیع حیوانکی دوسرے حیوان سے جائز ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے جسمیں علما رکا اختلاف ہے تفصیل اسکی کتب فقہ و حدیث میں مذکور ہے **قوله انھم اھل بیت من العرب** کے قید سے معلوم ہوگیا کہ جنس عرب کو خاص عزت ہے اسلام میں اور اِسی وجہ سے رسول اللہ نے ممتاز کرکے اون کی عربیت ظاہر کی۔

---

۵ قوله لاضرر ولاضرار فی الاسلام۔ الضر ضد النفع ضرہ ضرا وضرارا واضربه اضرارا فالثلاثی متعد والرباعی متعد بالباء نه ای لایضر الرجل اخاہ فینقصه شیئا من حقه والضرار فعال من الضر ای لایجازیه علی اضرارہ بادخال الضرر علیه فالضرر فعل الواحد والضرار فعل الاثنین والضرر ابتداء الفعل والضرار الجزاء علیه وقیل الضرر ما تضربه صاحبک وتنتفع انت به والضرار ان تضرہ من غیر تنتفع به وتکرارھما للتاکید وھما بمعنی واحد زکلامه یدل علی ان لفظه لاضرر ولاضرار وکذا فی الثوبین لکنه فی ما رائیت من النسخ الاضرار واللہ اعلم کذا فی مجمع البحار۔

۵ قوله ولاضرر ولاضرار فی الاسلام۔ الضر۔ ضد ہے نفع کے بولاجاتاہے ضرہ ضرا وضرارا واضربه اضرارا پس ثلاثی اسکا متعدی بنفسہ ہے اور رباعی متعدی با کے ساتھ۔ نہ۔ یعنی نہ ضرر دے کوئی شخص اپنے بھائی کو پس کم کردے کچھ اوسکے حق میں سے اور ضرار باب فعال ہے الضر سے یعنی نہ بدلا دے اوسکے ضرر پہونچانے پر اوسکو اپنی جانب سے ضرر پہونچا کر پس ضرر فعل ہے ایک کا اور اضرار فعل ہے دو کا۔ اور ضرر ابتداء فعل ہے اور ضرار بدلہ ہے اوسکا۔ اور بعض نے کہا ہے ضرر یہ ہے کہ ضرر دے تو اپنی صاحب کو اور نفع حاصل کرے تو اوس سے اور اضرار یہ ہے کہ ضرر دے تو اوسکو اور تجھے بہی نفع نہ ہو اور تکرار اس مقام پر واسطے تاکید کے ہے اور وہ دونو ایک معنی میں ہیں۔ اسکا کلام دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ لفظ اس حدیث کے لاضرر ولاضرار ہیں اور اسیطرح غریبین میں ہے لیکن وہ نسخہ جس میں میں نے دیکھا ہے اون میں الاضرار ہے واللہ اعلم۔ اسی طرح ہے مجمع البحار میں۔

قوله الابحق۔ فیه تعمیم لحقوق الله وحق العباد فانه یتعرض لهم فی کلیهما۔	قوله الابحق۔ یہ قول عام ہے حقوق اللہ او رحقوق العباد میں پس پکڑ ہوگی دونو حقوق کی بابتہ۔

هذا ما کتبوه من رسول الله صلی الله علیه وسلم بامره لابی شاه وهو خطبة خطبها صلی الله علیه وسلم بفتح مکة

یہ وہ تحریر ہے جس کو لکھا صحابہ نے ابوشاہ یمنی کے واسطے رسول اللہ کے حکم سے اور وہ خطبہ ہے جو پڑھا تھا رسول اللہ نے فتح مکہ میں

عن ابی هریرة قال لما فتح الله مکة علی رسوله صلی الله علیه وسلم قام فی الناس فحمد الله واثنی علیه ثم قال ان الله قد حبس عن مکة القتل (او الفیل) وسلّط علیها رسوله والمومنین فانها لا تحل لاحد کان قبلی وانها اُحلت لی ساعة من نهار وانها لن تحل لاحد من بعدی فلا ینفر صیدها ولا یختلی شوکها ولا تحل ساقطتها الا لمنشد ومن قتل له قتیل فهو بخیر النظرین امّا ان یفدی وامّا ان یقید فقال العباس الّا الاذخر فانا نجعله لقبورنا وبیوتنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا الاذخر۔ فقام ابوشاه رجل من اهل الیمن اکتبوا لی یارسول الله فقال صلی الله علیه وسلم اکتبوا لابی شاه رواه البخاری فی کتاب العلم واللقطة والدیات واللفظ فی اللقطة واخرجه الامام احمد ومسلم ومن بعدهما من طریق ابی سلمة عن ابی هریرة۔ قال ولید بن مسلم (الراوی) قلت للاوزاعی ما قوله اکتبوا لی یارسول الله قال هذه خطبة التی سمعها من رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ وفی روایة ابن

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا جبکہ فتح کردیا اللہ نے رسول اللہ کے لیے مکہ کھڑے ہوئے آپ جمع میں پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کہی پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے روکا ہے مکے سے قتل (یعنی لڑائی) یا فیل (تو اشارہ ہوگا قصہ اصحاب فیل کیطرف) اور مسلط و قابض کردیا اسپر اپنے رسول و مومنین کو پس وہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا (یعنی اسمیں لڑنا) اور حلال اور جایز کیا گیا میرے واسطے ہی ایک گھڑی کیلیے اور اب نہیں حلال ہے میرے بعد کسیکو پس نہ وحشت زدہ کیے جاویں وہانکے شکار اور نہ توڑا جاوے وہانکا کانٹا اور نہیں حلال ہے وہانکی گری ہوئی چیز کا اٹھانا مگر اعلان کرنیکے واسطے۔ اور جس شخص کا کوئی رشتہ دار مارڈالا جاوے تو وہ مختار ہے دو امر میں یا فدیہ لیلے یا قصاص پس فرمایا حضرت عباس رضؓ نے یارسول اللہ الا الاذخر (یعنی اسکو مستثنی کردیجیے اور اسکے کاٹنے کا حکم دیجیے) کیونکہ کام میں لاتے ہیں ہم اسکو اپنی قبروں میں اور اپنے گھروں میں آپنے فرمایا الا الاذخر (یعنی ہاں وہ مستثنی ہے) پس کھڑا ہوا ایک یمنی آدمی جسکا نام ابوشاہ تھا اور کہا کہ لکھوادیجیے یہ خطبہ مجھکو یارسول اللہ آپنے فرمایا کہ لکھدو یہ خطبہ ابوشاہ کیواسطے۔ روایت کیا ہے بخاری نے کتاب العلم اور کتاب اللقطہ اور کتاب الدیات میں اور یہ الفاظ کتاب اللقطہ میں ہیں اور تخریج کیا ہے اسکو امام احمد اور مسلم نے اور انکے بعد والوں نے ابی سلمہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے کہا ولید بن مسلم نے (جو راوی حدیث ہیں) کہ پوچھا میں نے اوزاعی سے کہا کہ کیا مطلب ہے ابوشاہ کے اس کہنے کا کہ اکتبوا لی یارسول اللہ جواب دیا کہ وہ خطبہ لکھوانیکی خواہش کی تھی جسکو سنا تھا رسول اللہ صلعم سے۔ اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے

ابی شیبۃ سماہ شاہ واخطأہ المحدثون وھو رجل عدوہ فی الصحابۃ ودونوہ فی کتبھم۔

کراون کا نام شاہ تہا اور محدثین نے اسکو غلط کہا تھا اور وہ ایک شخص ہے جسکو محدثین نے صحابہ میں شمار کیا ہے اور اپنی کتابوں میں اسکا تذکرہ کیا ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنے شرح لغات

التنفیر۔ ھو الزجرای لایجعلہ نافراً۔ لایختلی۔ ای لایقطع۔ الساقطۃ۔ ماسقط بغفلۃ مالکھا۔ المنشد۔ یقال منشد الضالۃ ای المعرف ومعلنھا۔ بخیر النظرین۔ من الخیرۃ یعنی الخیار بین الامرین۔ یقید۔ من القود محرکۃ وھو قتل لقاتل بدل المقتول الاذخر۔ بکسر الھمزۃ وسکون الدال المعجمۃ حشیشۃ طیب الرائحۃ عریض الاوراق۔

التنفیر جہڑکنا یعنی اوسکو وحشت زدہ نہ کیا جاوے لایختلی یعنی نہ کاٹا جاوے الساقطۃ وہ چیز جو گم ہوجائے اپنے مالک کی غفلت سے المنشد بولاجاتا ہے منشد الضالہ یعنی پہچنوانیوالا اور اعلان کرنیوالا گمی ہوئی چیز کا بخیر النظرین ماخوذ ہے خیرہ سے یعنی مختار ہے وہ دوامر ونمیں یقید ماخوذ ہے قود محرکہ سے جسکے معنی ہیں قتل کرنا قاتل کو مقتول کے عوض الاذخر بکسر ہمزہ وسکون دال معجمہ۔ ایک قسم کا گھانس ہے۔ خوشبودار۔ چوڑے پتوں والا۔

المسائل المستنبطۃ من ھذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قولہ لاتنفر صیدھا۔ قال الحافظ فی الفتح نبہ عکرمۃ بذلک علی المنع من الاتلاف وسائر انواع الاذی تنبیھا بالادنی علی الاعلی وقد خالف عکرمۃ عطاءٌ ومجاھدٌ فقالا لاباس بطردہ مالم یفض الی قتلہ اخرجہ ابن ابی شیبۃ وروی ایضا من طریق الحکم عن شیخ من اھل مکۃ ان حماما کان علی البیت فذرق علی ید عمر فاشار عمر بیدہ فطار فوقع علی بعض بیوت مکۃ فجاءت حیۃ فاکلتہ فحکم عمر علی نفسہ بشاۃ

قولہ لاتنفر صیدھا۔ کہا حافظ نے فتح الباری میں کہ عکرمہ نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ ممانعت معلوم ہوتی ہے اس سے تلف کرنے (یعنی مارڈالنے) اور ہر قسم کی اذیت دینے کی۔ (یعنی جب اون کے بیے ادنی ایذا جائز نہیں ہے یعنے چمکانا تو پھر اونکو مارڈالنا کب جائز ہوگا) اور مخالفت کی ہے عکرمہ کی عطار اور مجاہد نے پس کہا اون دونوں نے کہ کچھ حرج نہیں ہے اونکے بھگانیمیں جبتک کہ مودی الی القتل نہو تخریج کی ہے اسکی ابن ابی شیبہ نے اور روایت کی ہے حکم کے طریقہ سے حکم نے اہل مکہ میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک کبوتر خانہ کعبہ کی چہت پر تہا۔ پس بیٹ کردی اوسنے حضرت عمر کے ہاتہہ پر آپنے اشارہ کیا اپنے ہاتہہ سے پس اڑگیا۔ اور کسی اور گھر پر جا بیٹھا وہاں ایک سانپ آیا اور اسکو

وروی من طریق اخری عن عثمان نحوہ - **قولہ لایختلی شوکھا** - وجاء فی روایۃ بدلھا - لایعضد بھا شجرۃ - قال ابن حجر قال القرطبی خص الفقہاء الشجر المنہی عن قطعہ بما انبتہ اللہ من غیر صنع آدمی فاما ما ینبت بمعالجۃ آدمی فاختلف فیہ والجمہور علی الجواز وقال الشافعی فی الجمیع الجزاء ورجحہ ابن قدامۃ واختلفوا فی جزاء ما قطع من نوع الاول فقال مالک لاجزاء فیہ بل یاثم وقال عطاء یستغفر وقال ابو حنیفۃ یوخذ بقیمتہ ھدی وقال الشافعی فی العظیمۃ بقرۃ وفیما دونھا شاۃ واحتج الطبری بالقیاس علی جزاء الصید وتعقبہ ابن القصار بانہ کان یلزمہ ان یجعل الجزاء علی المحرم اذا قطع شیئا من شجر الحل ولا قائل بہ وقال ابن العربی اتفقوا علی تحریم قطع شجر الحرم الا ان الشافعی اجاز قطع السواک من فروع الشجرۃ کذا نقلہ ابو ثور عنہ واجاز ایضا اخذ الورق والثمر اذا کان لایضرھا ولا یھلکھا وبھذا قال عطاء ومجاھد وغیرھما واجازوا قطع الشوک لکونہ یوذی بطبعہ فاشبہ الفواسق ومنعہ الجمہور واجابوا بان القیاس المذکور بمقابلۃ النص فلا یعتبر بہ - قال ابن قدامۃ ولا باس بالانتفاع بما انکسر من الاغصان وانقطع من الاشجار بغیر صنع آدمی ولا بما یسقط من الورق نص

کی گیا بس حکم کیا حضرت عمر نے اپنے نفس پر ایک بکری کا۔ روایت کیگئی دوسرے طریقہ سے حضرت عثمان سے مثل اسکے **قولہ لایختلی شوکہا** اور ایک روایت میں اسکی عوض اسطرح ہے کہ لایعضد بہا شجرۃ کہا ابن حجر نے کہ ذکر کیا ہے قرطبی نے کہ حدیث میں جس پیڑ کے کاٹنے کی ممانعت ہے فقہار نے اسکو ان پیڑوں کے ساتھ خاص کیا ہے جنکے اگنے میں آدمی کے کسب کو دخل نہو بلکہ خود رو ہوں اور جو ایسے نہوں تو اوسمیں اختلاف ہے اور جمہور کا مذہب اسمیں جواز کا ہے اور کہا امام شافعی نے سب میں جزا ہے اور ترجیح دی اسکو ابن قدامہ نے اور اختلاف کیا گیا ہے نوع اول (یعنی جو آدمی کے کسب سے اگی ہوں) کی جزا میں اختلاف ہے امام مالک کے نزدیک تو کچھ جزا نہیں ہے صرف گنہگار ہوگا اور کہا عطا نے استغفار چاہیے اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اوسکی قیمت سے قربانی خرید لیجاوے۔ اور کہا شافعی نے کہ بڑے درخت کے عوض گائے اور اُسکے سوا میں بکری اور حجت لایا ہے طبری قیاس کرکے جزاء صید پر۔ اعتراض کیا ہے اسپر ابن قصار نے کہ اس قیاس کی بنا پر لازم آتا ہے کہ اگر محرم حل میں درخت کاٹ لے تو اُسپر جزا لازم ہو اور اسکا کوئی بھی قائل نہیں ہے اور کہا ابن العربی نے کہ اتفاق کیا ہے علمار نے حرم کے درخت کاٹنے کی حرمت پر مگر شافعی رحمہ اللہ نے اجازت دی ہے درخت کی ٹہنیوں سے مسواک کاٹنے کی۔ ایسا ہی نقل کیا ہے اونسے ابو ثور نے اور بھی اجازت دی ہے پتیوں اور پہلوں کی جبکہ نہ پہونچے اوس پیڑ کو اذا نہ ہلاک کردے اوسکو اور یہی قول ہے عطار اور مجاہد وغیرہ کا اور اجازت دی ہے اونہوں نے کانٹے کو کاٹ ڈالنے کی اسوجہ سے کہ وہ بالطبع موذی ہے پس مشابہ ہوگیا دو فاسقوں کے اور منع کیا ہے اسکو جمہور نے اور جواب دیا ہے بایں طور کہ قیاس مذکور نص کے مقابلہ میں ہے جسکا اعتبار نہیں کیا جا سکتا کہا ابن قدامہ نے کہ اون شاخوں اور لکڑیوں سے نفع حاصل کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے جو بغیر کسی کے توڑے ہوئے خود بخود ٹوٹ جاویں اور آدمی کے فعل کو اوسمیں دخل نہو اور یہی حکم ہے پتوں کا اور نص کی ہے اسپر احمد نے اور نہیں جانتے ہم اس میں کسی کا خلاف۔ **قولہ لایختلی**

عليه احمد ولا نعلم فيه خلافًا - قوله لا يحل ساقطتها - فيه دليل على ان لقطة مكة لا تلتقط للتمليك بل للتعريف خاصة وهو قول الجمهور وانما اختصت بذالك عندهم لامكان ايصالها الى ربها لانها ان كانت للمكي فظاهر وان كانت للآفاقي فلا يخلو افق غالبًا من وارد اليها وقال اكثر المالكية وبعض الشافعية هي كغيرها من البلاد وانما تختص مكة بالمبالغة في التعريف لان الحاج يرجع الى بلده وقد لا يعود فاحتاج الملتقط بها الى المبالغة في التعريف -

ساقطتها - اِس میں دلیل ہے اس بات پر کہ مکہ کی گری ہوئی چیز کا اٹھانا اِس نیت سے کہ اوسکا مالک بنے جائز نہیں ہے بلکہ صرف اوسکو شناخت کرانے اور اعلان کرنیکو اُٹھالے اور یہی قول ہے جمہور کا - اور اِس حکم کیساتھ مکہ اس وجہ سے خاص کیا گیا کہ وہاں اوس چیز کا اوسکے مالک کو پہونچا دینا ممکن ہے کیونکہ اگر وہ مالک مکہ والا ہے تو ظاہر ہے اور اگر وہ پردیسی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہوتی کہ وہاں والا مکہ میں نہ آوے (اس صورت میں سال اوس چیز کا اعلان کرے ممکن ہے کہ مالک کا پتہ چلجاوے) اور اکثر مالکیہ اور بعض شافعیہ کا مذہب ہے کہ اِس مسئلہ میں مکہ کا بھی وہی حکم ہے جو اور شہروں کا اور خصوصیت کیساتھ اسکا اسوجہ سے ذکر کیا گیا کہ چونکہ حاجی بعد فراغ حج کے اپنے اپنے شہروں کو لوٹ جاتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ نہیں لوٹتے اسیوجہ سے اُس چیز کے پہنچوانے میں مبالغہ کی ضرورت ہے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لابي هيمة والى نخيلة اللهبي

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہیمہ اور ابو نخیلہ لہبی کے لیئے

قال ابن حجر في الاصابة اخرج ابن مندة من طريق سليمان بن داؤد المكي قال حدثنا محمد بن عثمان الطائفي الثقفي قال حدثني عبد الله بن عقيل عن ابيه قال خرجنا الى المسلم بن حذيفة العامري فاخبرنا ان ابارهيمة السمعي وابا نخيلة اللهبي قالا اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بتبر من العقيق فكتب لنا كتابا وقال فيه من وجد شيئا فهو له والخمس من الركاز والزكوة من كل اربعين دينارًا دينارٌ -

حافظ ابن حجر نے اصابہ میں ذکر کیا ہے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے سلیمان بن داؤد المکی کے طریقہ سے کہا سلیمان نے کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عثمان طائفی ثقفی نے کہا حدیث بیانکی ہم سے عبد اللہ بن عقیل نے اپنے باپ سے کہا گئے ہم مسلم بن حذیفہ عامری کے پاس پس خبر دی اونہوں نے ہم کو کہ ابو رہیمہ سمعی اور ابو نخیلہ لہبی نے کہا کہ حاضر ہوئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عقیق کا ایک ٹکڑا لیکر آپ نے ہمارے واسطے ایک فرمان لکھدیا اور لکھا تھا اوس میں کہ جو شخص پاوے کچھ (مراد دفینہ) پس وہ اوس کا مالک ہے اور معادن میں خمس ہے اور زکوۃ ہر چالیس دینار پر ایک دینار ہے -

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

کتاب لابی ہیمہ

رُهيمة - بالراء المهملة وبعدها هاء ثم
ياء مثناة من تحت ثم ميم ثم هاء الوقف
مصغرا - نخيلة - بالنون والخاء المعجمة
والياء المثناة من تحت بعدها لام ثم هاء
الوقف مصغرا وقيل ابو بجيلة بالباء الموحدة
والجيم مصغرا - اللهبي - بكسر اللام وسكون
الهاء وكسر الباء الموحدة - ركاز - بكسر الراء
المهملة عند اهل الحجاز كنوز الجاهلية
المدفونة في الارض وعند اهل العراق
المعادن -

رُہیمہ - را مہملہ اور اوس کے بعد ہا ہوز پھر یا تحتانیہ پھر میم
پھر ہا وقف بوزن تصغیر - نخیلہ - نون اور خا معجمہ اور یا
تحتانیہ اوس کے بعد لام پھر ہا وقف بوزن تصغیر - اور
بعض نے کہا ہے کہ ابو بجیلہ - با موحدہ اور جیم بوزن تصغیر
اللہبی بکسر لام و سکون ہا ہوز و کسر با موحدہ - رکاز
بکسر را مہملہ - اہل حجاز کے نزدیک تو وہ خزانہ ہا
جاہلیت کے زمانہ کی زمین میں دفن ہوں اور اہل
عراق کے نزدیک کانیں

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس رسال سے

قوله من وجد - قال العيني في شرح
البخاري ان وجد المسلم او الذمي في داره
معدنا فهو له ولا شئ فيه عند ابي حنيفة
واحمد الا اذا حال عليه الحول وهو نصاب
ففيه الزكوة وعند ابي يوسف ومحمد
الخمس في الحال وعند مالك والشافعي
الزكوة في الحال والحانوت والمنزل كالدار

قولہ من وجد ذکر کیا ہے عینی نے شرح بخاری میں کہ اگر پاوے کوئی
مسلمان یا ذمی اپنے گھر میں معدن پس وہ اوس کا مالک ہے اور امام
ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک اوس سے اوس وقت تک
کچھ نہیں لیا جائیگا جب تک کہ گذر جاوے اوسپر ایک سال اور وہ مقدار
نصاب کا بھی ہو تو اب اوس میں زکوۃ ہے - اور صاحبینؒ کے نزدیک
خمس لیا جاوے فی الحال اور امام مالک اور امام شافعیؒ کے نزدیک
زکوۃ ہے فی الحال - اور دکانیں اور منزل مثل دار کے ہے

ہ الحانوت مكان يتخذ للبيع والشراء
فان كان للسكنى فما ادير عليه الحدود دار وما بات
فيه بيت والمنزل بين الدار والبيت فالاول
يدخل فيه الثاني والثالث والثالث يدخل
فيه الثاني ومرافق السكنى كمكان المطبخ وبيت
الخلاء والماء - ولا يدخل فيه منزل
الدواب والاول يشتمله -

حانوت وہ مکان جو بنایا جاوے خرید و فروخت کے لیے اور مکان اگر رہنے
کے لیے ہو تو جس پر حائط ہو چار دیواری وہ تو دار اور جو سونے کے واسطے ہو وہ بیت
اور منزل درمیان دار اور بیت کے ہے پس اول تو شامل ہے ثانی اور ثالث کو اور
ثالث شامل ہے ثانی کو اور ضروریات سکونت کو جیسے باورچیخانہ پیخانہ
آبدار خانہ وغیرہ وغیرہ - اور نہیں داخل ہے اوس میں منزل دواب اور اول
شامل ہے منزل دواب کو بھی

(از مولوی محمد حسن صاحب)

وان وجداه فی الفلاۃ والجبال والموات ففیه الخمس وباقیه للواجد وانکان فی العامر وکان الامام اختطه للغازی ففیه الخمس واربعة اخماس لصاحب الخطة قوله فی الرکاز۔ اختلفوا فی الرکاز هل هو معدن اوغیرہ فقال مالك وغیرہ الرکاز دفن الجاهلیة فی قلیله وکثیرہ الخمس ولیس المعدن برکاز واختلفت الروایة فیه عن الشافعی۔ والمسئلة موضعها کتب الفقه

اور اگر پائے اوسکو جنگل اور پہاڑوں میں اور پڑت زمین میں تو اوس میں خمس ہے اور باقی پانیوالے کیواسطے ہے اور اگر ملے دفینہ آباد زمین میں اور امام نے وہ زمین کسی غازی کو معافی میں دیکر دی ہو تو اوس میں خمس ہے اور چار خمس صاحب معافی کے واسطے ہیں قوله فی الرکاز۔ اختلاف کیا ہے فقہا نے رکاز کے معنی میں کہ وہ معدن ہے یا کچھ اور پس کہا امام مالک وغیرہ نے کہ رکاز دفینہ ہے زمانۂ جاہلیت کا اوس کے تھوڑے اور بہت میں خمس ہے اور نہیں ہے معدن رکاز اور مختلف ہیں اس میں روایتیں امام شافعی سے اور مقام اس مسئلہ کا کتب فقہ ہیں ؛

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لابی اشد الازدی والی جمیع الازد

ذکر فی کنز العمال حدثنا محمد بن احمد قال حدثنا النضر بن سلمة المروزی شاذان قال حدثنا عبد الرحمن بن خالد بن عثمان ابن محمد بن عثمان بن ابی راشد عن ابی راشد الازدی قال قدمت انا واخی ابو عاصیة من سردات الازد فاسلمنا جمیعا فکتب لی رسول الله صلی الله علیه وسلم کتابا الی جمیع الازد۔ نسخته من محمد رسول الله الی من یقرأ کتابی هذا من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة فله امان الله وامان رسوله وکتب هذا الکتاب لعباس بن عبد المطلب وقال اخرجه ابن عساکر فی تاریخه وقال اخرجه العقیلی فی الضعفاء وقال لنضر ابن سلمة کذاب یضع الحدیث۔

ذکر کیا ہے کنز العمال میں۔ حدیث بیان کی ہمسے محمد بن احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نضر بن سلمہ مروزی شاذان نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن خالد بن عثمان بن محمد بن عثمان بن ابی راشد نے بروایت ابی راشد ازدی کہا کہ آیا میں اور میرا بھائی ابو عاصیہ ازد کے سرداروں میں سے پس اسلام لے آئے ہم پس لکھا رسول اللہ نے میرے لیے فرمان جمیع ازد کیطرف نسخہ اوس کا یہ ہے کہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے طرف اوس شخص کے جو پڑھے میرا یہ فرمان جس شخص نے کہ گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھی پس اوس کے لیے امان ہے اللہ اور اوس کے رسول کی اور لکھا اس فرمان کو عباس بن عبد المطلب نے۔

اور کہا کہ تخریج کی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا تخریج کی ہے عقیلی نے ضعفاء میں اور کہا ہے کہ نضر بن سلمہ کذاب اور واضع الحدیث ہے ؛

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاحمر بن معوية وابنه شعبل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمر بن معویہ اور اُن کے بیٹے شعبل کے لیئے

في الاصابة واسد الغابة انه اخرج ابونعيم وابن منده من طريق محمد بن عمرو بن حفص بن السكن بن سواء بن شعبل ابن احمر بن معوية عن ابيه عن جده ان احمر وفد الى النبي صلى الله عليه وسلم وكان وافد بني تميم فكتب صلى الله عليه وسلم له ولابنه شعبل كتابا ويكنى بابي شعبل - ونسخة الكتاب هكذا - هذا كتاب لاحمر بن معوية وشعبل بن احمر في رحالهم واموالهم فمن آذاهم فذمة الله منه خلية ان كانوا صادقين وكتب على بن ابى طالب وختم الكتاب بخاتم النبي صلى الله عليه وسلم وضبط ابن الاثير شعبل عن ابن نقطة بكسر الشين وافاد الكتاب - ان الامام ان آمنهم على شرط صح الامن كما يدل عليه قوله صلى الله عليه وسلم ان كانوا صادقين -

اصابہ اور اسد الغابۃ میں لکھا ہے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اور ابن منده نے محمد بن عمرو بن حفص بن سکن بن سوا بن شعبل بن احمر بن معویہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اونکے باپ اپنے دادا سے کہ احمر حاضر ہوئے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں - اور ایلچی بنکر آئے تھے بنی تمیم کے پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے اور اون کے بیٹے کے لیے فرمان اور کنیت اونکی ابو شعبل ہے - اور الفاظ اوس فرمان کے اس طرح ہیں کہ یہ تحریر (امان) ہی احمر بن معویہ وشعبل بن احمر کے لیئے (امن دیگئی اونکو) اونکی ڈیروں اور مالوں میں پس جو شخص کہ اونکو ایذا دے تو اللہ کا ذمہ اوس سے بری ہو اگر وہ ہیں سچے (یعنی اظہار اسلام میں) اور لکھا اسکو علی رض بن ابی طالب نے اور مہر کیا گیا فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم سے - اور ابن اثیر نے ابن نقطہ سے روایت کر کے شعبل کو بکسر شین ضبط کیا ہے - **اور مستفاد ہوا اس فرمان سے یہ مسئلہ** کہ اگر امام کفار کو کسی شرط کے ساتھ امن دے تو جائز و صحیح ہو گا وہ امن - جیسے کہ دلالت کرتا ہے اس مفہوم پر قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا - ان کانوا صادقین -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاسبخت (اسيخب) مرزبان البحرين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسبخت (اسیخب) حاکم بحرین کے لیے

قال في الاصابة ذكره احمد بن يحيى البلاذري وقال كتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم حين كتب الى منذر بن ساوى واهل البحرين يدعوهم الى الله تعالى فاسلم اسبخت والمنذر - وكان

لکھا اصابہ میں کہ ذکر کیا ہے اس کا احمد بن یحیی البلاذری نے اور لکھا کہ لکھا اوسکی طرف رسول اللہ نے (اوسی وقت) جبکہ لکھا آپ نے منذر بن ساوی اور اہل بحرین کی طرف بلاتے تھے آپ انکو اللہ کی طرف پس اسلام لائے اسبخت اور منذر - نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے

نسخة كتابه - بسم الله الرحمن الرحيم -
انه قد جاءني الاقرع بكتابك وشفاعتك
لقومك واني قد شفعتك وصدقت رسولك
الاقرع في قومك فابشر فيما سألتني وطلبتني
بالذي تحب ولكن نظرت ان اعلمه اوتلقاني
فان جئتنا اكرمك وان تفقد اكرمتك
اما بعد فاني لا استهدي احدا وان
تهدلي اقبل هدايتك وقد حمل عمالي
مكانك واوصيك باحسن الذي انت عليه
من الصلوة والزكوة وقرابة المومنين
واني قد سميت قومك بني عبد الله فمرهم
بالصلوة واحسن العمل وابشر والسلام
عليك وعلى قومك المومنين -

بسم اللہ الرحمن الرحیم اقرع تمہارا خط اور تمہاری سفارش تمہاری قوم کی بابت لیکر میرے پاس آئے
میں نے تمہاری سفارش قبول کر لی اور تمہارے رسول اقرع کو سچا جانا تمہاری قوم کی
بابت (یعنی جو کچھ قاصد نے قوم کی بابت کہا اوسکو سچ جانا) پس خوشخبری حاصل کر تو اوس
چیز میں جسکا تو نے سوال کیا مجھ سے اور چیز کیا ہے جسکو ہم دوست رکھتے ہیں (یعنی تعلیم اسلام
اپنی قوم کو) لیکن خیال کیا میں نے کہ تعلیم دوں میں تمہارے قاصد کو یا تم خود مجھ سے ملو پس اگر
آؤگے تم میرے پاس تو اکرام کرونگا میں تمہارا اور اگر نہیں آؤگے (تب بھی) اکرام کرونگا
(بوجہ تمہارے اسلام لانیکے) بعد اسکے (معلوم ہو کہ) میں کسی سے ہدیہ نہیں مانگتا ہوں اور اگر
تم ہدیہ بھیجو گے تو تمہارا ہدیہ میں قبول کر لونگا اور بڑھا دیا ہے میرے عاملوں نے تمہارا
مرتبہ (یعنی چونکہ ہمارے حکم سے تم نے اونکو جگہ دی اور اونکی اطاعت کی اسوجہ
سے ہماری نگاہ میں تمہارا مرتبہ زائد ہوگیا) اور نصیحت کرتا ہوں میں تجکو اوس چیز کی
اچھا کرنیکی جو بہتر تو ہے یعنی نماز اور زکوۃ اور قرابت مومنین کی۔ اور نام
رکھا میں نے تیری قوم کا بنی عبداللہ پس حکم کر تو اونکو نماز کا اور نیک کاموں کا
اور خوشخبری حاصل کر تو اور سلام ہو تجپر اور تیری قوم کے سب مسلمانوں پر

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى اسقف اهل نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسقف اہل نجران کے لیئے۔

بسم الله اله ابراهيم واسحق ويعقوب -
اما بعد فاني ادعوكم الى عبادة الله
من عبادة العباد وادعوكم الى ولاية الله
من ولاية العباد فان ابيتم فالجزية
فان ابيتم فقد اذنتكم بحرب والسلام -
اخرجه البيهقي في كتاب الدلائل والحاكم
من طريق يونس بن بكير عن سلمة بن
عبد يسوع عن ابيه عن جده كذا ذكره
في زاد المعاد والمصباح وقال رواه صاحب
الهدى ايضا بهذا السند -

شروع کرتا ہوں میں ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کے معبود کے نام سے۔ بعد حمد کے
(معلوم ہو کہ) بلاتا ہوں میں تمکو بندوں کی عبادت سے اللہ کی عبادت
کیطرف اور بلاتا ہوں میں تمکو اللہ کے ولایت کیطرف بندوں کی ولایت کی
طرف سے پس اگر انکار کرو تم تو جزیہ قبول کرو اور اگر اس سے بھی انکار کرو
تو اعلان کرتا ہوں میں لڑائی کا والسلام
تخریج کی ہے اسکی بیہقی نے کتاب الدلائل میں اور حاکم نے یونس
بن بکیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلمہ بن یسوع سے
اور سلمہ اپنے باپ سے اور اون کے باپ اپنے دادا سے اسیطرح
ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اور مصباح المضی میں اور کہا
کہ روایت کیا ہے اسکو صاحب ہدی نے بھی اسی سند
سے۔

کتاب الی اسقف اہل نجران

المسائل منه

وہ مسائل جو معلوم ہوتے ہیں اس سے

قوله باسم اله ابراهيم - قال في زاد المعاد فلا اظن ذلك محفوظا وقد كتب الى هرقل بسم الله الرحمن الرحيم و هكذا كان سُنَّته في كتبه ولكن وقع في هذه الرواية هذا او قيل ذلك قبل ان ينزل طس تلك آيات الكتاب وقرآن مبين وذلك غلط على غلط فان هذه السورة مكية بالاتفاق وكتابه الى اهل نجران بعد مرجعه من تبوك - قوله فان ابيتم فالجزية - علم من هذا ما يعامل به الكفار فاول ما يبدء به دعوة الاسلام فان ابوا فيعلمهم بالجزية فان ابوا فالجهاد -

قوله باسم اله ابراہیم - ذکر کیا ہے زاد المعاد میں کہ نہیں خیال کرتا میں اوس روایت کو محفوظ حالانکہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف قیصر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم - اور یہی طریقہ تھا آپ کا جملہ تحریرات میں لیکن اس روایت میں اسیطرح آیا ہے - اور بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ فرمان لکھا گیا ہے سورۂ طس تلک آیات الکتاب الآیہ کے نزول سے قبل (اور ثابت ہوئی ہے سنت بسم اللہ کی بعد اس کے کیونکہ سلیمان علیہ السلام نے جو نامہ بلقیس کو لکھا ہے اوسکو بسم اللہ سے شروع کیا ہے) اور ایسا کہہ کر اسکی تاویل کرنا غلطی در غلطی ہے کیونکہ اس بات پر تو کہ یہ سورت مکی ہے اتفاق ہے - اور فرمان آپ کا اہل نجران کیطرف تبوک کی واپسی کے بعد کا ہے قوله فان ابیتم فالجزیۃ معلوم ہوگئی اس سے یہ کہ کفار سے اس طرح معاملہ کیا جاوے کہ اول شروع کریں دعوت اسلام سے پس اگر انکار کریں تو جزیہ کی بابت اون سے کہا جاوے اور اگر اس سے بھی انکار کریں تو جہاد

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا الى اساقفة نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علما و مقتدایان اہل نجران کے واسطے

لما كتب النبي صلى الله عليه وسلم لاساقفة نجران يدعوهم بدعوة الاسلام (كما ذكرناه آنفا) فعقدوا المجلس شاوروا فيه فاستقر رايهم على ان يرسلوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم شرحبيل بن وداعة الهمداني وعبد الله بن شرحبيل وجبار بن قيس الحارثي فليأتوهم بخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلق الوفد حتى اذا كانوا بالمدينة وضعوا ثياب السفر عنهم

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اساقفہ نجران کو دعوت اسلام کا فرمان بھیجا (جسکو ہم ابھی ذکر کر آئے ہیں) اونہوں نے مجلس شوریٰ منعقد کی جس میں یہ راے قرار پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شرحبیل بن وداعہ ہمدانی اور عبد اللہ بن شرحبیل اور جبار بن قیس حارثی کو بھیجیں تاکہ یہ وہاں کی خبر لاویں پس یہہ گروہ ایلچی تیکر روانہ ہوا یہاں تک کہ جب مدینہ میں داخل ہوئے تو اوتار ڈالے اپنے سفری کپڑے اور حلے پہن لیے جو یمنی چادروں کے تھے او ... اون کے دامن گھسٹتے تھے اور سونے کی انگوٹھیاں پہنیں پہر رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے

وبِسُوا حللاً لهم يجرونها من الحبرة وخواتيم
الذهب ثم اتوا الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم وسلموا عليه فلم يرد عليهم السلام
وتصدى والكلام نهارا طويلا فلم يكلمهم
فانطلقوا الى عثمان بن عفان وعبد الرحمن
ابن عوف وكانا معرفة لهم فالتقوهما فقالوا
يا عثمان ويا عبد الرحمن ان نبيكم كتب الينا
بكتاب فاقبلنا مجيبين له فاتيناه فسلمنا
عليه فلم يرد سلامنا ولم يلتفت الينا
فما الراى منكما انعود - فقالا لعلى بن ابى
طالب وكان فى القوم ما ترى يا ابا الحسن
رضى الله عنك فقال ارى ان يضعوا
حللهم هذه وخواتيمهم ويلبسون
ثياب سفرهم ثم يأتون اليه ففعلوا وعادوا
اليه صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه فرد
سلامهم فلم تزل به وبهم المسئلة حتى
سالوا فى عيسى عليه السلام فقال اقيموا
حتى اخبركم فاصبح الغد قد نزل اليه
عزوجل ان مثل عيسى عند الله كمثل آدم -
الى قوله تعـ - فنجعل لعنة الله على الكاذبين
فاخبرهم الخبر واقبل على اهل بيته بريدا
المباهلة - فامتنعوا منها وصالحوا فكتب لهم
النبى صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم -
هذا ما كتب محمد النبى رسول الله لنجران
اذ كان عليهم حكمه فى كل ثمرة وفى كل صفراء
بيضاء وسوداء ورقيق فافضل عليهم

اور اسلام کیا۔ آپنے اونکو سلام کا جواب نہیں دیا۔ وہ عرصہ تک منتظر
رہے کہ رسول اللہ کچھہ فرماویں لیکن آپ نہیں بولے۔ پس وہ گئے
عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف کے پاس جنکو وہ اول سے
جانتے تھے اون سے ملے اور کہا کہ اے عثمان اور اے عبد الرحمن تمھارے
نبی نے ہمکو خط بھیجا اور اب ہم اسکے جواب کے لیے آتے ہیں۔ ہم
رسول اللہ کے پاس گئے اور آپکو سلام کیا تو ہمارے سلام کا جواب
نہیں دیا اور نہ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو اب تمھاری کیا رائے ہے کیا ہم
واپس چلے جاویں پس مشورہ کیا اونہوں نے علی بن ابی طالب
سے جو وہاں موجود تھے کہ آپ کی کیا رائے ہے اے ابو الحسن۔ رضی ہو اللہ آپ سے
جواب دیا کہ میری خیال میں انکو چاہیے اپنے یہ حلے اور انگوٹھیاں اتار دیں
اور سفری کپڑے پہنیں پھر حاضر ہوں رسول اللہ کی خدمت میں۔ پس انہوں نے
ایسا ہی کیا پھر آئے رسول اللہ کی خدمت میں اور سلام کیا آپ کو رسول اللہ نے
جواب دیا۔ اور پھر سوال جواب ہوتے رہے یہانتک کہ سوال کیا اُنہوں نے
عیسے علیہ السلام کے بارہ میں۔ آپنے فرمایا کہ ٹھیرے رہو یہاں تک کہ تم کو
میں اسکی بابتہ خبر دوں جب صبح ہوئی تو اللہ تعـ نے یہ آیت نازل
فرمائی کہ تحقیق مثال عیسے کے اللہ کے نزدیک مثل مثال آدم کے ہی
الی قولہ تعـ - پس چاہیے کہ کریں ہم لعنت اللہ کی جھوٹوں پر
پس خبر دی اونکو رسول اللہ نے پھر آپ متوجہ ہوئے اپنے اہلبیت
پر ارادہ کرتے تھے آپ مباہلہ کا پس باز رہے اس سے کفار اور
صلح کر لی تو لکھا رسول اللہ صلعم نے اون کے واسطے فرمان لفظ
اوس کے یہہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہہ وہ فرمان ہے جسکو
محمد نبی رسول اللہ نے لکھا نجران کے لیے جبکہ تسلیم کیا اونہوں نے
رسول کا حکم سب پھلوں اور سونا چاندی - تانبہ - اور غلاموں کے
جزیہ کے حق میں پس انعام کیا اونپر رسول اللہ نے اور چھوڑ دیا
یہ سب دو ہزار حلہ کے عوض ہیں - ہر رجب میں ایک ہزار حلہ
اور ہر صفر میں ایک ہزار حلہ - اور ہر حلہ ایک اوقیہ کی قیمت کا جو
کچھہ کہ زائد ہو جاوے خرچ پر یا کم ہو جاوے اواقی کی قیمت سے

وترك ذلك كله على الفي حلة - في كل رجب
الف حلة وفي كل صفر الف حلة - وكل حلة
اوقية - ما زادت على الخراج او نقصت عن
الاواقي فبحساب - وما قضوا من دروع او خيل
او ركاب او عرض اخذ منهم بحساب - وعلى
نجران مثواة رسلي ومتعتهم بها عشرين
فما دونه - فلا يحبس رسول فوق شهر - وعليهم
عارية ثلثين درعا وثلثين فرسا وثلثين
بعيرا اذا كان كيد باليمن ومعذرة وما هلك
مما اعار وا رسولي من دروع او خيل وركاب
فهو ضمان على رسولي حتى يوديه اليهم -
ولنجران وحاشيتها جوار الله وذمة محمد
النبي على انفسهم وملتهم وارضهم واموالهم
وغائبهم وحاضرهم وعشيرتهم وتبعهم
وعلى ان لا يغيروا مما كانوا عليه ولا يغير حق
من حقوقهم ولا ملتهم ولا يغير اسقف من
اسقفيته ولا راهب من رهبانيته ولا واقه
من وقهيته وكل ما تحت ايديهم من قليل
او كثير - وليس عليهم ربية ولا دم جاهلية
ولا يحشرون ولا يعشرون ولا يطأ ارضهم
جيش - ومن سأل منهم حقا ففيهم النصف
غير ظالمين ولا مظلومين - ومن اكل ربا
من ذي قبل فذمتي منه بريئة - ولا يوخذ
رجل منهم بظلم آخر - وعلى ما في هذه
الصحيفة جوار الله وذمة محمد النبي
رسول الله حتى ياتي الله بامره
واصلحوا فيما عليهم غير منقلبين بظلم -

تو وہ حساب میں مجرا ہوگا - اور جو وہ دینا چاہیں زرہیں یا گھوڑے یا اونٹ
یا سامان تو لیا جاویگا اون سے اواقی کے حساب سے اور نجران میں میرے
رسول (ایجنٹ) رہیں گے اور اون کے محافظ اردلی (باڈی گارڈ)
بیس آدمی یا اوس سے کم ہوں گے - اور نہیں روکا جاویگا رسول ایک مہینہ
سے زائد - اور اہل نجران پر لازم ہے کہ جب کوئی لڑائی یمن میں یا غدر
تو وہ تیس گھوڑے تیس زرہیں اور اسیقدر اونٹ مستعار دیں
اور اگر ہلاک ہو جاتے یا ضائع ہو جاتے اونکی اس عاریت میں سے کچھہ
تو وہ ذمہ واری میں ہی میرے رسول کی یہاں تک کہ دیدے
وہ اون کو - اور نجران اور اوس کے توابع کیواسطے ذمہ اللہ اور
محمد رسول اللہ کا ہی اونکی جانوں پر اور اون کے مذہب پر اور
اونکی زمینوں پر اور اون کے مالونپر اور اون کے حاضر و غائب
پر اور اون کے قبایل اور اون کے توابع پر - اور اسبات پر کہ نہ بدلے
جاویں گے وہ اوس حالت سے جسپر وہ ہیں - اور نہ بدلا جاوے گا اونکا
کوئی حق اور نہ مذہب اور نہ بدلے جاویں گے اون کے اسقف
اور نہ رہبان اور نہ داقہ اپنے اپنے عہدوں سے - (اور ذمہ میں
آگئے اللہ کے) ہر اون کی تہوڑی بہت وہ ملکیت جو اون کے
قبضہ میں ہے - اور نہیں ہے اونپر کوئی اشتباہ اور نہ دم جاہلیت
(یعنی ہدر ہو گیا) اور نہ یہ جمع کیے جاویں گے (یعنی لشکر نہ لیا نے
کے لیے) اور نہ ان سے عشر لیا جاویگا - اور نہ بہیجا جاوے گا
اون کے ملک میں لشکر - اگر اونپر دعوی کرے گا کوئی کسی حق کا
تو انصاف کیا جاوے گا اس طور سے کہ وہ نہ ظالم رہیں گے اور
نہ مظلوم - اور جو شخص کہ کہاتے سود مستک کے ذریعہ سے تو
میرا ذمہ اوس سے بری ہے اور نہ مواخذہ ہوگا اونمیں سے کسی سے
دوسرے کے ظلم کے عوض اور جو کچھہ کہ اس تحریر میں ہے اوسپر ذمہ
اللہ کا ہی اور ذمہ محمد نبی کا ہی جو اللہ کے رسول ہیں یہاں تک
کہ اللہ اپنا حکم نازل کرے جبتک کہ وہ خیر خواہی کریں اور صلح سے
رہیں اون معاہدوں کے ساتھ جسپر وہ ہیں نہ بدلیں اونکو زیادتی کر کے

شهد ابو سفيان بن حرب وغيلان بن عمرو ومالك بن عوف والاقرع بن حابس الحنظلي والمغيرة بن شعبة وكتب - ذكر في زاد المعاد فقال اخرجه ابو عبد الله الحاكم عن الاصم عن احمد بن عبد الجبار عن يونس ابن بكير عن سلمة بن عبد يسوع عن ابيه عن جدہ - قال يونس وكان نصرانيا فاسلم -

گواہی دی اسپر ابو سفیانؓ بن حرب نے غیلانؓ بن عمرو اور مالکؓ بن عوف اور اقرعؓ بن حابس حنظلی اور مغیرہؓ بن شعبہ نے اور لکھا اسکو مغیرہؓ بن شعبہ نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ تخریج کی اس کی ابو عبد اللہ حاکم نے - وہ روایت کرتے ہیں اصم سے اور وہ احمد بن عبد الجبار سے اور احمد یونس بن بکیر سے اور یونس سلمہ بن عبد یسوع سے اور سلمہ اپنے باپ سے اور راوی کے باپ اپنے دادا سے - کہا یونس نے اور وہ تھے نصرانی پھر اسلام لے آئے ٭

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

قوله صفراء بيضاء سوداء - يعني الذهب والفضة والنحاس - حلة - في مجمع البحار الحلة بردان يمانيان منسوجان بالخطوط حمر مع سود وقيل كل ما يتزين به وقيل قميصا يصل كميه بكمين آخرين يرى انه لابس قميصين - اوقية - بضم همزة وشدة ياء تحتانية وقد يجيئ وقية بالواو بلا همزة كانت قديما اربعين درهما - ركاب - وهي الرواحل من الابل - مثواة - رسلي - اي مسكنهم مدة مقامهم ونزلهم والمثوى المنزل من ثوى بالمكان اذا اقام فيه - اسقف - هو عالم رئيس من علماء النصارى ورؤسائهم وهو سرياني ولعله سمي به لخضوعه وانحنائه في عبادته لان السقف محركة طول في انحناء - راهب كان النصارى يترهبون بالتخلي من اشتغال

قولہ صفراء بیضا سوداء یعنی سونا - چاندی - اور تانبہ - حلۃ مجمع البحار میں ہے کہ حلہ یعنی دو چادریں جو یمنی ہوتی ہیں سرخ و سیاہ دھاریوں سے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر وہ چیز جس سے آرائش کیجاوے - اور بعض نے کہا ہے کہ وہ کرتا جسکی آستینوں پر اور آستین لگا دی جاویں تاکہ یہ معلوم ہو کہ دو قمیص پہنے ہوئے ہے اوقیہ بضم ہمزہ و تشدید یاء تحتانیہ - اور کبھی آتا ہے - وقیۃ - واو کیساتھ بغیر ہمزہ کے پہلے (اوقیہ) چالیس درہم کا ہوا کرتا تھا - رکاب سواریاں اونٹوں کی یعنے اونٹ - مثواۃ رسلی یعنی لوگوں کے ٹھہرنیکی جگہ جبتک کہ وہ رہیں - اور مثوی کی معنی منزل کے ہیں مشتق ہے یہ ثوی بالمکان سے بولا جاتا ہے اوسوقت جبکہ ٹھہرے کوئی مکان میں اسقف - وہ عالم رئیس ہے علماء نصاری سے - اور یہ لفظ سریانی ہے شاید اس نام کیساتھ اسوجہ سے موسوم ہوا کہ وہ عبادت میں زائد عاجزی کرنے والا اور زائد جھکنے والا ہوتا ہے - اور سقف بالتحریک کے معنے ہیں زائد جھکنا راہب نصارے دنیا اور لذات دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ دیتے اونکو راہب کہا جاتا تھا -

الدنيا وترك ملاذه والعزلة عن اهلها
وغير ذلك يقال له الراهب - واقه -
فيه لغتان بالقاف والفاء فقال فى القاموس
الوافه اى قيّم البيعة وهى بيت صليب
النصارى ثم قال الواقه بالقاف هو الوافه
والوقهة الطاعة -

دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ دیتے اونکو راہب کہا جاتا تھا۔
واقہ۔ اس میں دو لغت ہیں قاف کے ساتھ اور فا کے ساتھ
پس کہا قاموس میں الوافہ یعنی فا کے ساتھ اس کے معنی ہیں کنیسہ کا
متولی اور کنیسہ وہ گھر ہے جس میں نصاریٰ کی صلیب ہے۔ پھر ذکر کیا ہے
الواقہ یعنی قاف کے ساتھ اور اوسکے معنی میں لکھا ہے وافہ بالفا
اور وقہتہ کے معنی اطاعت کے ہیں۔

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

يستنبط منه - جواز اهانة رسل
الكفار وترك كلامهم اذا ظهر منهم
التعاظم والتكبر فانه صلى الله عليه
وسلم لم يكلم الرسل ولم يرد عليهم
السلام حتى لبسوا ثياب سفرهم والقوا
حللهم - ويستنبط منه - ان السنة
فى مجادلة اهل الباطل اذا قامت عليهم حجة
فلم يرجعوا بل اصروا على العناد ان
يدعوهم الى المباهلة وقد امر الله بذلك
رسوله فلم يقل ان ذلك ليست لامتك
بعدك ودعا اليه ابن عمه عبد الله بن
عباس رض من انكر عليه بعض المسائل ولم ينكر
عليه الصحابة - قوله الفى حلة - افاد
جواز صلح اهل الكتاب على ما يريد الامام
من الاموال والثياب والثمر وغيرها ويجرى
ذلك مجرى ضرب الجزية فلا يحتاج الى
ان يفرد كل واحد منهم بجزية بل يكون
ذلك المال جزية عليهم يقتسمونها كما احبوا

مستنبط ہوتا ہے اس قصہ سے کفار کے قاصدوں کی اہانت کا
جواز اور اونسے کلام نکرنا جبکہ ظاہر ہو اونسے بڑائی اور تکبر کیونکہ
رسول اللہ صلعم نے نہیں باتیں کریں نجران کے قاصدوں سے
اور نہ اونکے سلام کا جواب دیا جبتک کہ اونہوں نے اپنے سفری
کپڑے نہ پہن لیے اور حلے نہ اتار ڈالے۔ اور مستنبط ہوتی ہے
اس سے یہ بات کہ یہ طریقہ مسنون ہے کہ اہل باطل سے
مناظرہ کرنے میں اُسپر دلیل قائم ہو جائے اور وہ اپنے دعوی
سے رجوع نہ کریں بلکہ اوسپر اور اصرار کریں تو بلائے اونکو مباہلہ
کیطرف کیونکہ اللہ نے حکم دیا اسکی بابت اپنے رسول کو اور نہیں
فرمایا کہ یہ مباہلہ تیرے بعد تیری امت کو نہیں جائز ہے۔ اور بلایا
رسول اللہ کے چچا زاد بھائی عبد اللہ بن عباس رض نے اون لوگوں کو
جو مخالفت کرتے تھے اونسے چند مسائل میں مباہلہ کیطرف اور
نہیں اعتراض کیا آپ پر کسی صحابی نے قولہ الفی حلۃ۔ فائدہ دیا اس نے
اس بات کا کہ جائز ہے صلح کرنا اہل کتاب سے ہر اوس چیز پر جو امام
چاہے خواہ مال ہو یا کپڑے ہوں یا پھل وغیرہ اور قائمقام ہو جاتا
ہے یہ مال جزیہ کے پس اس بات کی ضرورت نہیں کہ اونمیں سے
ہر فرد پر جزیہ لگایا جائے بلکہ یہ سب مال بحیثیت مجموعی جزیہ ہے جس
کی وصولی وہ جسطرح چاہیں آپس میں ایک دوسرے پر تقسیم کرکے کرلیں

قوله مثواة رسلي - علم منه ان يجوز للامام ان يشترط على الكفار ان يؤوا رسله ويضيفهم ويكرمهم - قوله عليهم عارية افاد جواز اشتراط الامام عليهم عارية ما يحتاج المسلمون اليه من سلاح او متاع او حيوان - قوله من اكل ربوا - علم منه ان الامام لا يقر اهل الكتاب على الربوا لانها حرام في دينهم وكذلك السكر واللواطة والزنا بل يحدهم في كل ذلك - قوله ما نصحوا - افاد ان العهد والذمة مشروط بنصح اهل العهد فاذا غشوا المسلمين وافسدوا في دينهم فلا عهد لهم ولا ذمة -

قولہ مثواۃ رسلی معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے کفار سے اس بات کی کہ ٹھہراویں امام کے قاصدوں کو اور مہمانی اور اکرام کریں اونکا۔ **وعلیہم** عاریۃ۔ فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے کفار سے یہ کہ عاریت دینا ہوگی اونکو وہ چیز جسکی مسلمانوں کو حاجت ہو خواہ ہتیار ہوں یا کسی اور قسم کا سامان یا جانور **قولہ** من اکل ربوا معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ امام اہل کتاب کو ربا کا معاملہ کرنے دے اسوجہ سے کہ وہ حرام ہے اونکے مذہب میں بھی اسیطرح زنا نشہ اور لواطت پس حد جاری کرے کفار پر ان سب میں **قولہ** ما نصحوا معلوم ہوئی اس سے یہ بات کہ عہد اور پناہ مشروط ہے خیرخواہی اہل عہد کے ساتھ پس اگر وہ غدر کریں مسلمانوں سے یا فساد کریں دین میں تو نہ عہد ہے نہ پناہ رکیونکہ وہ غدر سے ٹوٹ جاوے گا

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم للاسقف ابي الحارث

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا ہے رسول اللہ صلعم نے اسقف ابو الحارث کیلئے

کتاب للاسقف ابی الحارث

روي ان الاسقف ابا الحرث اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه السيد والعاقب ووجوه قومه واقاموا عنده يستمعون ما انزل الله تعالى عليه فكتب للاسقف الكتاب نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد النبي الى الاسقف ابي الحارث واساقفة نجران وكهنتهم ورهبانهم واهل بيعهم ورقيقهم وملتهم وشوطتهم (عه) على كل ما تحت ايديهم من قليل وكثير جوار الله ورسوله لا يغير اسقف من

روایت کی گئی ہے کہ اسقف ابو الحارث حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور اُس کے ہمراہ سید اور عاقب اور سردار قوم تھے۔ اور ٹھیرے رسول اللہ کی خدمت میں سنتے تھے جو کچھ نازل کرتا تھا اللہ آپ پر پس لکھا رسول اللہ نے اسقف کے لیئے فرمان۔ الفاظ اوس کے یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ تحریر ہے) محمد نبی صلعم کی جانب سے اسقف ابو الحارث اور اساقفہ نجران اور کاہنوں اور رہبانوں اور اہل کنیسہ اور غلاموں اور اہل ملت اور اونکے خدام کیطرف ہر اونکے چھوٹے بڑے ملکیت پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا ہے۔ نہ بدلا جائے گا کوئی اسقف اپنی اسقفیت سے اور نہ راہب اپنے عہدہ رہبانیت

عه الشوط الطوف ويقال للخادم الشواط يعني الطواف -

عه شوط کے معنی پھیر کرنے کے ہیں کہا جاتا ہے خادم کو شواط یعنی پھیرے کرنے والا۔

استقفیتہ ولا راھب من رھبانیتہ ولا کاھن
من کھانتہ ولا یغیر حق من حقوقھم
ولا سلطانھم ولا مما کانوا علیہ علی ذلک
جوار اللہ ورسولہ ابدًا ما نصحوا غیر
متقلبین بظلم ولا ظالمین وکتب مغیرۃ
ابن شعبۃ - ذکرہ صاحب زاد المعاد
بسندہ المذکور قبلہ فی الکتاب -

سے اور نہ کوئی کاہن اپنے عہدہ کہانت سے اور نہ بدلا جاویگا
کوئی حق اونکے حقوق میں سے اور نہ حاکم اونکا اور نہ اونکی وہ
حالت جسپر وہ ہیں۔ اِس تحریر پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا
ہے ہمیشہ اوس وقت تک جب تک کہ خیر خواہی کریں وہ اور صلح
سے رہیں نہ بدلیں معاہدوں کو ظلم سے اور نہ زیادتی کریں اور لکھا
اسکو مغیرہ بن شعبہ نے ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اوسی
سند کے ساتھ جو اس سے اوپر والے فرمان میں گذر گئی۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لاقیال حضرموت

یہ وہ فرمان ہے جس کو لکھا ہے رسول اللہ نے حضرموت کے سرداروں کیواسطے

قال الحافظ فی الاصابۃ ان ابن مندۃ
اخرج من طریق عتبۃ بن ابی عتبۃ
عن سلیمان بن عمر عن الضحاک بن نعمان
ابن سعد ان مسعود بن وائل قدم
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم
وحسن اسلامہ فقال یارسول اللہ
انی احب ان تبعث الی قومی یدعوھم
الی الاسلام عسی اللہ ان یھدیھم بک
فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
لمعویۃ اکتب لہ قال کیف اکتب لہ
یارسول اللہ قال اکتب لہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
من محمد رسول اللہ الی الاقیال من حضرموت
باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والصدقۃ
علی التیعۃ وفی السواق الخمس وفی البعل
العشر - لاخلاط ولا وراط ولا شغار
ولا سباق ولا جنب ولا جلب ولا یجمع
بین بعیرین فی عقال من اجبا فقد اربی

کہا حافظ نے اصابہ میں کہ ابن مندہ نے تخریج کی ہے عتبہ بن ابی
عتبہ کے طریقہ سے عتبہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمر سے وہ
روایت کرتے ہیں ضحاک بن نعمان بن سعد سے کہ مسعود بن وائل
رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور اچھا
یعنی خالص ہوگیا اونکا اسلام تو کہا کہ اے رسول اللہ میں چاہتا ہوں
کہ کسی کو آپ میری قوم کی طرف بھیجیں جو اونکو دعوت اسلام کرے
شاید اللہ اونکو آپ کی وجہ سے ہدایت دے۔ آپ نے حضرت
معویہؓ سے فرمایا لکھدے اس کے لیے فرمان۔ معویہؓ نے
پوچھا یارسول کیا اور کسطرح لکھوں فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم
(یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کیطرف سے حضرموت کے سرداروں کے نام
جسمیں حکم ہے نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا اور مال تجارت سے صدقہ نکالنے
کا اور جو کھیتی کہ چرس سے پلائی جاوے اوسمیں خمس ہے اور سینچے کی زمین
پر عشر ہے۔ مال زکوۃ ایک کا دوسرے کے مال کیساتھ نہ ملایا جاوے۔ اور نہ
پوشیدہ کیا جاوے (یعنی عامل زکوۃ سے) اور رسم نکاح شغار آئندہ سے
نہ کیجاوے۔ اور شرط لگانا مال رہن کرکے گھوڑدوڑ میں جائز نہیں ہے اور گھوڑدوڑ
میں کوتل گھوڑا ساتھ رکھنا جائز نہیں ہے۔ اور گھوڑے پر ایسلیے چلانا کہ وہ زیادہ
دوڑے جائز نہیں ہے۔ اور نہ جمع کیا جاوے دو اونٹوں کو ایک رسی میں اور

وکل مسکر حرام۔ ذکرہ صاحب مصباح المضی وقال اخرجہ ابن سعد فی الطبقات نحوہ الا ان فیہ بدال الصدقۃ علی البیعۃ الصدقۃ علی تبیعۃ السائمۃ وزاد بعد قولہ لاجلب وعلیہم عون سرایا المسلمین لکنی لم اجدہ فی الطبقات۔ اخرجہ ابن السکن من طریق بقیۃ (نقیہ) عن سلیمان ابن عمرو الانصاری عن الضحاک بن النعمان ان مسروق بن وائل قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر مثل قصۃ مسعود بن وائل۔ واخرجہ ایضا ابن ابی عاصم من طریق عتبۃ بن ابی حکیم عن سلیمان بن عمرو عن الضحاک بن النعمان ان مسروق قدم الحدیث۔ وزاد وبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیاد بن نبید یعنی الی اقیال حضرموت۔ قال فی جامع الازہر اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن الضحاک بن النعمان وفیہ بقیۃ ثقۃ مدلس۔

جس نے کھیتی کو پکنے سے اول بیچا تو گویا اُسنے سود لیا اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ ذکر کیا ہے اسکو صاحب مصباح المضی نے اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں اسیطرح مگر اوسمیں الصدقۃ علی البیعۃ کے عوض الصدقۃ علی تبیعۃ السائمۃ ہے اور زائد کیا ہے قولہ لاجلب کے بعد۔ وعلیہم یعنی اونپر لازم ہے مدد مسلمانوں کے لشکروں کے لیکن میں نے نہیں پایا اسکو طبقات میں تخریج کی ہے اسکی ابن سکن نے بقیۃ بالوحدۃ (نقیۃ ای بالنون) کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمر انصاری سے اور وہ ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق بن وائل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر ذکر کیا قصہ مسعود بن وائل کا اور تخریج کی ہے اسکی ابن ابی عاصم نے بھی عتبہ بن ابی حکیم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو سے اور سلیمان ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق حاضر ہوئے الحدیث۔ اور زائد کی اونہوں نے یہ بات کہ بھیجا رسول اللہ نے زیاد بن لبید کو یعنی سرداران حضرموت کی طرف۔ ذکر کیا ہے جامع ازہر میں کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں ضحاک بن نعمان سے روایت کرکے اور اس سند میں لبقیہ ہے جو ثقہ ہے۔ لیکن مدلس ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

اقیال۔ جمع قیل بفتح قاف وسکون تحتانیۃ ملک دون الملک الاعظم۔ سواق جمع ساقیۃ وھی عانور التی یجری فیہ الماء یقال لہ العاثور لان الماشی یتعثر فیہا کذا قالہ الشوکانی فی النیل والمراد بالساقیۃ ھو الدلو الکبیر الذی یسقی بہ الزرع۔

اقیال جمع ہے قیل بفتح قاف وسکون تحتانیہ کی۔ پادشاہ جو بڑے بادشاہ سے چھوٹا ہو (نواب یا رئیس) سواق جمع ہے ساقیۃ کی اور وہ دُھرا ہے جس میں پانی بہتا ہے۔ اور اوسکو عاثور اس وجہ سے کہتے ہیں کہ چلنے والا اوسمیں گر پڑتا ہے یہی ترجمہ ذکر کیا ہے شوکانی نے نیل میں۔ یا مراد ساقیہ سے وہ بڑا ڈول جس سے پانی پلایا جاتا ہے کھیتوں کو (چرس)

بعل - بباء الموحدة والعين المهملة
هو ما نبت من النخيل فى ارض يقرب
ماءها فرسخت عروقها فى الماء فاستغنت
عن ماء السماء وغيرها - **خلاط** - هو
مصدر خالط والمراد به ان يخلط رجل
ابله بابل غيره او بقره او غنمه ليمنع حق
الله منها - **وراط** - هو ان يجعل الغنم فى
وهدة من الارض ليخفى على المصدق
اخذ من الورطة وهى الهوة العميقة فى
الارض ثم استعير للناس اذا وقعوا فى
فى بلية يتعسر المخرج منها وقيل الوراط
هو ان يغيب ابله او غنمه فى ابل غيره
او غنمه وقيل هو ان يقول للمصدق
عند فلان صدقة وليست عنده صدقة
فهو وراط - **شغار** - بالشين والغين المعجمة
نهى عن نكاح الشغار وهو نكاح فى الجاهلية
كان الرجل يقول شاغرنى اى زوجنى
اختك او ابنتك او من تلى امرها حتى
ازوجك من الى امرها بلا مهر و يكون
بضع كل واحدة بمقابلة بضع الاخرے
من شغر الكلب اذا رفع احدى رجليه
ليبول لارتفاع المهر بينهما - **سباق** -
ما يجعل من المال رهنا على المسابقة -
جنب - بالجيم ثم النون محركة هو فى
المسابقة ان يجنب فرسا الى فرسه الذى
يسابق عليه فاذا فتر المركوب تحول الى
المجنوب وفى الزكوة ان ينزل العامل

بعل بار موحدہ اور عین مہملہ وہ کھجوریں جو ایسی زمین میں
اگیں جس میں پانی قریب ہو بسبب پس پہونچ جاویں اونکی
جڑیں پانی تک اور ضرورت نہو بارش یا نہر وغیرہ سے پانیکی
خلاط مصدر ہے خالط کا۔ اور معنی یہ ہیں کہ ملا دے
کوئی شخص اپنے اونٹ دوسرے شخص کے اونٹوں میں یا اپنی
بقر، غنم وغیرہ تاکہ روک لے حق اللہ کو۔ **وراط** یہ ہے
کہ اپنی بکریوں کو ایک گڑھے میں چھپا دے تاکہ بچ جاویں
وہ زکوۃ لینے والوں سے۔ یہ ماخوذ ہے ورطہ سے جسکے
معنی ہیں ایک گہرا غار زمین میں۔ پھر مستعار استعمال کیا جاتا
ہے اون لوگوں کے واسطے جو ایسی مصیبت میں پڑ جائیں
جس سے نکلنا مشکل ہو۔ اور بعض نے وراط کے یہ معنی لکھے
ہیں کہ ملا دے اپنے اونٹ یا بکری دوسرے شخص کے اونٹ
یا بکری سے (اس ترجمہ کی بنا پر اسکے وہی معنی ہونگے جو خلاط
کے) اور بعض نے کہا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ کہے کوئی شخص زکوۃ
لینے والے سے کہ فلاں شخص کے پاس نصاب صدقہ کا ہے اور
حالانکہ نہو تو وہ کہنے والا شخص وراط کہلایا جاویگا **شغار** شین اور
دونو معجمہ منقوطہ۔ منع کیا ہے نکاح شغار سے اور یہ ایک نکاح کی
صورت تھی زمانہ جاہلیت میں کہتا تھا ایک شخص دوسرے سے
کہ میرے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی یا وہ عورت جسکا تو ولی ہے بیاہ دے اور
میں تیرے ساتھ اوس عورت کی شادی کرا دونگا بغیر مہر کے جسکا میں
ولی ہوں۔ ہر ایک آپسمیں دوسرے کا عوض ہوکے گویا یہی مہر ہے)
ماخوذ ہے یہ شغر الکلب سے بولا جاتا ہے جبکہ کتا پیشاب کرنیکو اپنی ایک ٹانگ
اٹھائے اس معنی اور مجازی معنی میں بوجہ شبہ اٹھنا مہر کا دونوں کے درمیان سے
سباق وہ مال جو گھوڑ دوڑ پر شرط لگا کر رہن رکھدیا جائے **جنب**
جیم پھر نون۔ بالتحریک (یہ لفظ دو جگہ استعمال ہوتا ہے اس باب مسابقت
میں تو یہ معنی ہیں کہ کوتل رکھے ایک گھوڑا اوس گھوڑے کیساتھ جسپر دوڑ کرتا
ہے تاکہ جب تھک جاوے تو اس کوتل پر سوار ہو جائے۔ اور باب زکوۃ میں

یاتی مواضع من ذی بالصدقة فیامر بالاموال ان تجنب الیه ای تحضر۔ وقیل ان یجنب رب المال بماله ای یبعده عن موضعه حتی یحتاج العامل الی الابعاد فی اتباعه وطلبه۔ جلب۔ بالجیم ثم اللام محرکۃ هو فی الزکوة ان یقدم المصدق علی اهل الزکوة فینزل موضعا ثم یرسل من یجنب الیه الاموال من اماکنها لیوخذ الصدقة ومعناه فی المسابقة ان تبع رجل فرسه فیزجره ویجلب علیه ویصیح حثا له علی الجری۔ الاجبا۔ بالجیم والباء الموحدة بیع الزرع قبل ان یبدو صلاحه وقیل ان یغیب ابله من المصدق وقیل ان یبیع من رجل سلعة بمعلوم الی معلوم ثم یشتریها منه باقل منه بالنقد۔

اوسکے یہ معنی ہیں کہ عامل زکوۃ زکوۃ لینے والوں سے فاصلہ پر اپنا مقام کرے اور پھر حکم دے کہ مال اوسکے پاس لایا جاوے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ صاحب مال اپنا مال دور لیجا دے تاکہ عامل زکوۃ کو ضرورت پڑے کہ زکوۃ لینے کو وہاں آئے۔ **جَلَبْ** جیم پھر لام متحرک (اسکا استعمال بھی دو ہی جگہ ہوتا ہے ایک باب زکوۃ میں تو اسکے یہ معنی ہیں کہ آگے بڑھ جاوے عامل زکوۃ پس مقیم ہے ایک جگہ پھر زکوۃ لینے کے لیئے مال اپنے پاس منگوائے پس یہ ہم معنی ہوگا جنب کا) اور باب مسابقت میں اسکے معنی یہ ہیں کہ پیچھے لگا لے ایک شخص کو اپنے گھوڑے کے اوسکو جھڑکے اور اوسپر چلائے دوڑ پر تیز کرنیکے لیئے۔ **اجبا** جیم اور بار موحدہ کھڑی کھیتی بیچنا پکنے سے پہلے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ پوشیدہ کر دے اپنے اونٹ عامل زکوۃ سے۔ اور بعض نے یہ معنی کیے ہیں کہ کوئی چیز ایک معین رقم میں معین مدت تک کے وعدہ پر بیچے پھر خریدنیوالا اسی مدت کے اندر اوس فرض کی قیمت معینہ سے کم نقد قیمت دیکر خرید لے۔

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله باقام الصلوة وایتاء الزکوة۔ هذا دلیل علی ان الکفار مخاطبون باعمال الاسلام لما روینا فی سبب الکتابة من انهم ما کانوا اسلموا قبل ذلك الکتاب فکان الکتاب کتاب دعوة الاسلام ویویده ما روی فی الصحیحین عن ابن عمر رفعه أُمرتُ ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ویقیموا الصلوة ویوتوا الزکوة فاذا فعلوا ذلك عصموا منی دمائهم الحدیث

قولہ باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ کفار مخاطب ہیں اعمال اسلام کے ساتھ (مثل مسلمانوں کے) بوجہ اوس قصہ کے جو روایت کیا ہم نے اس فرمان کے سبب کتابت میں (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس فرمان سے اول اسلام نہیں لائے تھے پس یہ فرمان دعوت اسلام کا فرمان ہوا اور تائید کرتی ہے اس مسئلہ کی وہ حدیث جو روایت کیگئی ہے صحیحین میں ابن عمرؓ سے مرفوع کہ فرمایا رسول اللہ نے حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہانتک کہ گواہی دیں اسبات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور اسبات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں پس جب وہ یہ کرنے لگینگے تو بچا لیں گے

وکذا قوله عز وجل حکایة عن جواب اهل
النار وهم الکفار قالوا لم نك من المصلين
ولم نك نطعم المسكين وكنا نخوض مع
الخائضين - الآية - وغير ذلك من الادلة وهو
قول جمع من الائمة وقال شرذمة من العلماء
انهم لم يخاطبوا بالاعمال حتى يشهدوا بان
لا اله الا الله واستدلوا بما رواه البخاري
ومسلم ومن بعدهما من حديث ابن عباس رض
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لمعاذ (حين
بعثه الى اليمن) انك ستاتي قوما اهل كتاب
فاذا جئتهم فادعهم الى ان يشهدوا ان
لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم
اطاعوا لك بذلك فاخبرهم ان الله قد فرض
عليهم خمس صلوة في كل يوم وليلة - الحديث
وتفصيل المسئلة في كتب اصول الفقه
والعقائد - **قوله الصدقة على
البيعة** - يدل على ان اموال التجارة يجب
فيها الزكوة وذلك نحو قوله صلى الله عليه
وسلم كما رواه ابوداؤد مرفوعا كان يامرنا
ان نخرج الصدقة من الذي نعد للبيع -
**قوله وفي السواق الخمس وفي البعل
العشر** - اعلم ان الاصل في زكوة الزرع
ان الزرع الذي فيه مؤنة كثيرة فقدار
الزكوة فيه قليل وما ليس فيه مؤنة كثيرة
فقدار الزكوة فيه كثير وعلى هذا ما روى
عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما سقت
الانهار والغيم والمطر العشور وفيما سقي

مجھے اپنی جانیں الحدیث اور اسی کا موید ہے قول اللہ عزوجل کا
نقل کیا ہے جواب اہل نار کا جو کفار ہیں کہا اونہوں نے نہیں
نماز پڑھتے تھے ہم اور نہ کھانا کھلاتے تھے ہم مسکینوں کو اور بحث
کرتے تھے ہم بحث کرنیوالوں کے ساتھ (یعنے اعتراض کی
نیت سے) اور اسکے سوا دلیلیں اور یہی مذہب ہے اکثر ائمہ اور علما
کا اور کہا چند علما نے کہ کفار مخاطب نہیں ہیں اعمال کے ساتھ یہاں
تک کہ گواہی دیں اسبات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے (یعنی جبتک
کہ اسلام نہ لے آئیں) اور استدلال کیا ہے اونہوں نے اوس حدیث سے جسکو
روایت کیا ہے بخاری مسلم اور اونکے بعد والوں نے ابن عباسؓ سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت معاذؓ سے (جبکہ بھیجا تھا اونکو جانب
یمن) کہ تم جاؤ گے ایسی قوم کے پاس جو اہل کتاب ہیں پس جب تم
اونکے پاس پہنچو تو بلانا اونکو اسبات کی طرف کہ گواہی دیں وہ اسبات کی
کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں پس اگر
وہ اطاعت کریں اس میں تمہاری (یعنی اسلام لے آویں) تو اب خبر دو
تم اونکو اللہ نے فرض کی ہیں اونپر پانچ نمازیں رات دن میں الحدیث
اور تفصیل اس مسئلہ کی کتب اصول فقہ اور کتب اصول عقائد میں ہے
قولہ الصدقة على البيعة. دلالت کرتا ہے یہ قول اسبات پر کہ اموال
تجارت میں واجب ہے زکوۃ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اوس قول کیطرح ہے جسکو ابوداؤد نے مرفوع روایت کیا ہے کہ
رسول اللہ صلعم ہم کو حکم دیتے تھے کہ نکالیں ہم زکوۃ اون اشیا میں سے
جنکو رکھتے ہیں ہم بیچنے کے واسطے **قولہ** وفي السواق الخمس الخ -
جان تو کہ قاعدہ کلیہ کھیتی کی زکوۃ میں یہ ہے کہ وہ کھیتی جس میں مشقت
زائد ہو تو مقدار زکوۃ کی اوسمیں تھوڑی ہے اور جسمیں بہت محنت
نہو اوسمیں مقدار زکوۃ کی زائد ہے اور اسی کلیہ پر ہے وہ حدیث
جو روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اون میووں
میں جو پلائی جاویں نہروں یا بادل اور بارش سے عشر
ہے اور جو پلائی جاویں چرس سے اون میں نصف عشر

بالسانية نصف العشر وعليه العمل عند
عامة العلماء وهذا الحديث لا يستقيم
فيه هذا الاصل الذي ذكرناه بالمعاني
التي ذكرناها الا ان يكون الارض عند تغلبي
فعليه الضعف والتغلبي هو نصارى العرب
الا ان لفظ الحديث ساكت عنه وفصول
الحديث يابى عنه - **قوله لا خلاط** - هذا
الحديث يدل على انه لا يجوز ان يخلط الرجل
شياهه مثلاً بشياه غيره ليقل مخافة
الصدقة بان يكون ثلثة نفر لكل اربعون
شاة فيجب على كل شاة فيخلطونها فيكون
عليهم شاة واحدة وهو معنى ما ورد في
الحديث الثاني لا يجمع بين متفرق ولا يفترق
بين مجتمع خشية الصدقة وهذا على
مذهب الشافعي واما ابو حنيفة فمعنى
الحديث عنده ان لا اثر للخلطة في تقليل
الزكوة وتكثيرها فيؤخذ عنده في الصورة
المذكورة من كل واحد شاة - **قوله لا وراط**
يحرم الوراط بكل معانيه المذكورة - **قوله
لا شغار** - قال ابن عبد البر اجمع العلماء
على ان نكاح الشغار لا يجوز ولكن اختلفوا
في صحته فالجمهور على البطلان وفي رواية
عن مالك يفسخ قبل الدخول لا بعده
وحكاه ابن المنذر عن الاوزاعي وذهبت
الحنفية الى صحته ووجوب مهر المثل وهو
قول الزهري والثوري ومكحول والليث
ورواية عن احمد واسحق وابي ثور قال

ہے اور اسی پر عمل ہے عام علماء کا۔ اور یہ حدیث یعنی فرمان
مذکور نہیں صحیح رہتا اوس میں یہ قاعدہ اون معانی کے ساتھ
جنکو ہم نے ذکر کیا مگر کہ ہو یہ زمین کسی تغلبی کی کیونکہ اوسپر دونا
حاصل تھا اور مراد تغلبی سے نصارائے عرب ہیں مگر لفظ حدیث
کے (فرمان) ساکت ہیں اس سے اور احکام حدیث کے اسکے
مخالف ہیں **قولہ لا خلاط**۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات
پر کہ جائز نہیں ہے یہ بات کہ خلط کر دے کوئی شخص اپنی بکریوں
کو مثلاً دوسرے کی بکریوں کے ساتھ تاکہ کم ہو جاویں۔ زکوۃ کے
خوف سے۔ بایں طور کہ مثلاً تین آدمی ہیں ہر ایک کی چالیس بکریاں
پس واجب ہے ہر ایک پر زکوۃ میں ایک بکری اب وہ تینوں آپس میں
اپنی بکریاں ملا دیں تو اب اونپر سب میں صرف ایک بکری آئیگی اور یہی
معنی ہیں اوس قول رسول اللہ صلعم کے جو وارد ہوا ہے دوسری
حدیث میں کہ لا یجمع یعنی نہ جمع کیا جاوے درمیان متفرق کے
اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع کو صدقہ کے خوف سے اور یہ معنے
امام شافعیؒ کے مذہب پر ہیں۔ لیکن معنی اس حدیث کے امام ابو حنیفہؒ
کے نزدیک یہ ہیں کہ کچھ اثر نہیں ہوتا خلط کرنے سے زکوۃ کی
کمی و بیشی میں۔ پس اونکے نزدیک لیجاویگی صورت مذکورہ میں
(یعنی خلط کے بعد بھی) ہر ایک سے ایک بکری **قولہ لا وراط** حرام ہے
وراط اپنے سب معانی مذکورہ کی رو سے **قولہ لا شغار**۔ کہا ابن
عبد البر نے کہ علماء کا اس بات پر تو اجماع ہے کہ نکاح شغار
جائز نہیں ہے لیکن اگر واقع ہو جائے تو اوسکی صحت میں اختلاف
ہے۔ جمہور کا مذہب ہے کہ باطل ہوتا ہے (یعنی گویا ہوا ہی نتھا) اور امام
مالک سے ایک روایت ہے کہ دخول سے اول فسخ کر دیا جائے اوسکے
بعد فسخ نہیں ہوگا اور حکایت کیا یہی قول ابن منذر نے اوزاعی سے
اور مذہب احناف کا صحت نکاح کا ہے اور واجب ہوتا ہے مہر مثل اور
یہی قول زہری اور ثوری اور مکحول اور لیث کا ہے۔ اور ایک روایت
ہے احمد سے اور اسحق اور ابو ثور سے۔ کہا حافظ نے کہ یہی

الحافظ وهو قوی علی مذاهب الشافعی - **قوله لا سباق** - یدل علی انه لا یجوز اخذ المال بالمسابقة ولکن ورد فیه الاستثناء فیما روی عن امام احمد وغیره عن ابی هریرة رفعه لا سبق الا فی خفٍ او حافرٍ او نصلٍ والمراد به الابل والخیل والسهم هذا مما اتفق علیه الفقهاء و قد الحقوا بها ما کان بمعناه کالبغال والحمیر والفیل لانها عداة للقتال - **قوله لا جنب ولا جلب** - علم انه لا یجوز الجنب ولا الجلب بکل معانیهما فی ما بین الزکوة والمسابقة - **ولما کان مسئلة السباق والجنب والجلب** - فی هذا الکتاب من اهم المسائل اردنا ان نستوعب الکلام فیه من احکامه وصوره وکان الشیخ الامام ابن القیم قد استوفی هذا البحث فی کتابه المسمی - **بالسبق والرمی** - جلبنا منه الفصل الذی فیه المرام وهو هذا -

قول امام شافعیؒ کے مذہب کا قوی قول ہے **قوله لا سباق** دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ جائز نہیں ہے مال لینا شرط مسابقت پر لیکن وارد ہوئی کہ اس باب میں استثنی اوس حدیث میں جسکو روایت کیا امام احمد نے ابی ہریرۃ سے مرفوع نہیں جائز ہے شرط یا لال مسابقت میں مگر خف یا حافر یا نصل میں اور مراد اوس سے گھوڑا اونٹ اور تیر ہیں یہ اون مسائل میں سے جنپر اتفاق کیا ہے فقہا نے اور لاحق کر دیا ہے انکے ساتھ ان چیزوں کو جو ان جیسی ہیں جیسے خچر اور گدھا اور اونٹ اسوجہ سے کہ یہ سب سامان ہیں لڑائی کا **لا جنب ولا جلب** معلوم ہو گئی اس سے یہ بات کہ جلب اور جنب دونو باب یعنے زکوۃ اور مسابقہ میں اپنے کسی معنی کی رو سے جائز نہیں ہے چونکہ اس فرمان میں جلب جنب اور مسابقت کا مسئلہ سب سے اہم مسائل میں سے تہا تو ارادہ کیا ہم نے کہ اس کی پوری بحث اور اس کے متعلقہ احکام اور صورتیں بیان کریں اور شیخ امام ابن القیم نے خوب کامل طور سے بیان کیا ہے اس بحث کو اپنی کتاب مسمی **بالسبق والرمی** میں نقل کر لی ہم نے اوس کتاب سے وہ فصل جس میں مقصود تھا اور وہ یہ ہے۔

الفصل فی حکم السبق والرهان وصورته المتفق علیها والمختلف فیها -

فصل سبق اور رہن کے حکم کے بیان میں اور اوس کی وہ صورت جو متفق علیہ ہے اور وہ صورت جس میں علماء کا اختلاف ہے

اتفق العلماء علی جواز الرهان فی المسابقة علی الخیل و السهام فی الجملة واختلفوا فی فصلین احدهما فی الباذل للرهن من هو والثانی فی حکم عود الرهن الی من یعود فذهب الشافعی واحمد وابو حنیفة الی

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسابقت خیل اور سہام میں شرط کرنا جائز ہے لیکن اسکی تفصیل میں سے دو حکموں میں اختلاف ہے ایک حکم تو یہ کہ شرط لگانیوالا مسابقت میں کون ہو دوسرے یہ کہ مسابقت کا حکم کس کی طرف لوٹتا ہے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ

ان الباذل للرهن یجوز ان یکون احدا المتعاقدین ویجوز ان یکون کلاهما وان یکون اجنبیا ثالثا اما الامام واما غیره ولکن ان کان الرهن منهما لم یحل الا بمحلل وهو ثالث یدخل بینهما لا یخرج شیئا فان سبقهما اخذ سبقهما وان سبقاه معا احرزا سبقهما ولم یغرم شیئا وان سبق المحلل مع احدهما استدرک والسابق

شرط لگانیوالا ہر دو فریق میں سے ایک ہی ہوسکتا ہے اور جائز ہے کہ دونو ہوں یا کوئی تیسرا اجنبی ہو وہ خواہ امام ہو یا اوس کے سوا کوئی اور لیکن اگر شرط دونو کی جانب سے ہو تو بغیر محلل کے جائز نہیں اور محلل وہ تیسرا شخص ہے جسکو وہ دونو مقرر لیں اور رقم شرط میں اوسکو دخل نہو پس اگر محلل دونو فریق پر سبقت لیگیا تو دونو کا مال شرط لیلیگا اور اگر وہ دونو اوسپر سبقت لیگئے معاً یعنی ایسی دونو میں سے کسیکو ایکدوسرے پر فوقیت نہو تو اپنے اپنے مال شرط کے دونو مالک رہینگے اور محلل کو کچھ دینا نہیں ہوگا۔ اور اگر محلل اونمیں کسی ایک کے

ف قوله والسابق فی سبقه الخ وتفصیل هذا المقام علی ما فی المحیط والذخیرة وغیرهما ان المسابقة ان کانت بغیر شرط وعوض فهو جائز وان کان بعوض وشرط فان کان من الجانبین بان یقول الرجل للآخر ان سبق فرسک او ابلک او سهمک اعطیتک کذا وان سبق فرسی او غیر ذلک اخذت منک کذا او یضع کل منهما مالا بشرط ان السابق ایهما کان یاخذهما فهو غیر جائز لانه من صور القمار والمیسر المنهی عنه وفیه تعلیق التملیک بالخطر فاما اذا کان المال من احدهما بان یقول ان سبقتنی فلک کذا وان سبقتک فلا شئ لنا او کان المال من اثنین لثالث بان یقولا ان سبقتنا فالمال لک وان سبقناک فلا شئ علیک فهو جائز وانما جازت المسابقة فی غیر صورة القمار لانها له علی التحریض لاسیما فی الآت الحروب کالفرس والسهم وغیر ذلک والمراد بالجواز فی صورة الجواز حل اخذ المال لا الاستحقاق فانه لا یستحق بالشرط شئ لعدم العقد والقبض وصرح به فی فتاوی البزازیة۔

ف قوله والسابق فی سبقه تفصیل اسکی جیسے کہ محیط اور ذخیرہ وغیرہ میں لکھا ہے یہ ہے کہ مسابقت اگر بغیر کسی شرط اور عوض کے ہو تب تو جائز ہے اور اگر عوض اور شرط کے ساتھ ہو تو پھر اوس میں بھی اگر شرط دونو جانب سے ہے باینطور کہ کہے ایک شخص دوسرے سے کہ اگر تیرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر بڑھجاوے گا تو اسقدر تجھکو دونگا اور اگر میرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر تجھسے بڑھجاویگا تو اسقدر تجھسے لیلونگا یا رکھدے ہر ایک دونو فریقوں میں سے کچھ مال اس شرط پر کہ جو بڑھجاوے وہ دونو کا مال لیلے تو یہ ناجائز ہے۔ اسوجہ سے کہ یہ قمار کی صورتوں میں سے ایک صورت ہے جسکی ممانعت ہے اور نیز اسمیں معلق کرنا ہے ملک کا امر متردد کے ساتھ ہونا جائز ہے لیکن اگر ہو مال ایک کیجانب سے اسطورسے کہ کہے ایک اونمیں کا دوسرے سے کہ اگر تو بڑھگیا تو مجھسے تو تیرے لیے اسقدر مال ہے اور اگر میں بڑھگیا تو میرے لیے کچھ نہیں۔ یا ہو مال دونو کا کسی تیسرے شخص کیواسطے باینطور کہ کہیں وہ دونو کہ اگر تو ہم سے بڑھگیا تو دونو مال تیرے اور جو ہم تجھسے بڑھ گئے تو تجھے کچھ دینا نہیں ہوگا تو یہ جائز ہے۔ اور جن صورتوں میں قمار نہو اونمیں مسابقت اسلیے جائز ہے کہ اُس سے مستعدی اور شوق ہوتا ہے جہاد کا خاصکر آلات حرب میں جیسے گھوڑا تیر۔ اور اسی کیطرح اور چیزیں اور ان سب جواز کی صورتوں میں جواز سے مراد یہ ہے کہ مال لینا جائز ہو جاتا ہے نہ یہ کہ استحقاق ہو جاتا ہے کیونکہ نہیں استحقاق ہوتا ہے مجرد شرط سے کسی چیز کا بوجہ عقد اور قبض نہ ہونیکے تصریح کی ہے اسکی فتاوی بزازیہ میں۔۔

فی سبقه - ثم اختلفوا فی امر آخر - فی المحلل وهو انه هل یجوز ان یکون المحلل اکثر من واحد او لا یجوز الا واحد فظاهر کلامهم ان المحلل یکون کاحد الجزئین اما واحداً واما عدداً وقال ابو الحسن الآمدی من اصحاب احمد لا یجوز اکثر من واحد ولو کانوا مائة لان الحاجة تندفع به - قالوا والعقد بدون المحلل اذا اخرجا معاً قمار ومذهب مالک انه انما یجوز ان یخرج السبق ثالث لیس المتسابقین اما الامام او غیره ولا یجری معهم فمن سبق منهما اخذ ذلک السبق فان جری معهما الذی اخرج السبق فلا یخلوا - اما ان یکون خیل السابق فرسین او اکثر فان کانتا فرسین فسبق مخرج السبق فالسبق طعم لمن حضر ولا یاخذه - السابق وان کانت خیلا کثیراً وقد سبق مخرج السبق اعطی سبقه الذی یلیه وهو المصلی[ع] ولم یاخذهٗ فقه ذلک ان سبقه لا یعود الیه سواء سبق او سُبق - ولا یجوز عنده ان یخرجا معاً لا بمحلل ولا بغیر محلل ولا ان یخرج احد المتسابقین وقد روی عن مالک روایة ثانیة جواز اخراج السبق منهما بمحلل کقول الثلاثة قال ابن عبد الله وهذا

شرکت کے ساتھ دوسرے سے بڑھ گیا تو خود فاضل ہار یعنی اوسکو کچھ نہیں ملیگا اور بڑہنیوالا اپنے سبقت کے حکم میں ہوگا یعنی وہ مالک ہو جاویگا مال شرط کا - پھر اختلاف کیا ہی علمار نے ایک امر آخر یعنی محلل کے بارہ میں اور یہ کہ کیا جائز ہی کہ محلل چند آدمی ہوں یا بدا ایک سے زائد جائز نہیں پس اونکے ظاہر کلام سے تو یہ معلوم ہوتا کہ محلل کا حکم فریقین کا سا حکم ہے خواہ ایک ہو یا چند آدمی ہوں - ابو الحسن آمدی نے جو اصحاب امام احمد سے ہیں کہا ہی کہ ایک سے زائد محلل کا ہونا جائز نہیں اگرچہ فریقین سو نفر ہی کیوں نہوں اسوجہ سے کہ حاجت اور ضرورت اوس ایک سے ہی پوری ہو جاتی ہی - اور یہی علما نے کہا ہے کہ عقد بغیر محلل کے اوس صورت میں جبکہ دونو نے معاً شرط لگائی ہو قمار ہے امام مالکؒ کا مذہب یہ ہے کہ محلل وہ ہی جو فریقین کیلیے علیحدہ شرط لگائے وہ خواہ امام ہو یا کوئی اور اوسکے سوا - اور اونکے ساتھ دوڑ میں شرکت نکرے - اون دونو میں سے جو سبقت لیجائے وہی اوس شرط کا مالک ہی اور اگر محلل بھی دوڑ میں شریک ہوا ہی تو دو حال سے خالی نہیں یا تو دوڑ کے گھوڑے صرف دو ہونگے یا زائد پس اگر دو ہی گھوڑے ہیں اور شرط لگانیوالا ہی بڑھ گیا ہی تو مال شرط القمہ ہی حاضرین کیلیے اور نہیں لے سکتا اور سابق یعنی واپسی مال شرط کی اپنے مالک کیطرف جائز نہیں ہے اور اگر دوڑ کے گھوڑے زائد ہوں اور شرط لگانیوالا ہی بڑھگیا ہی تو مال شرط اُس شخص کو دیدے جسکا نمبر اُسکے بعد ہو اور خود نہ لے - اور وجہ اس حکم کی یہ ہی کہ کسی حالمیں بھی مال شرط - شرط لگانیوالے کیطرف نہیں لوٹتا خواہ وہ سابق ہو یا اُسپر کوئی سبقت لیجاسکے اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے کہ شرط لگاویں وہ دونو فریق معاً خواہ محلل کیساتھ ہو یا بغیر محلل کے اور نہ یہ جائز ہی کہ شرط لگاسکے اون دونو فریق میں کا ایک اور دوسری روایت اونسے یہ ہے کہ جائز ہی شرط لگانا فریقین کا آپس میں جبکہ محلل ہو جیسے کہ قول ہی آئمہ ثلاثہ کا

[ع] قوله المصلی وهو من صلاه و دس من یکون عن یمین و شمال کذا فی مجمع البحار والحاصل ان یلیه -

[۵] قوله المصلی - یہ مشتق ہے صلا سے - وہ شخص جو سیدہی اور اولٹی جانب ہو اسی طرح ہے مجمع البحار میں اور مراد وہ شخص جو اوس سے متصل ہو ۱۲

اجوده قوليه وهو اختيار ابن المواز- قلت
ولكن اصحابه على خلافه والمشهور عندهم
ما حكيناه عنه اولا والقول بالمحلل مذهب
تلقاه الناس عن سعيد بن المسيب واما
الصحابة فلا يحفظ عن احد منهم قط انه
شرط المحلل ولا راهن به مع كثرة تناضلهم
ورهانهم بل المحفوظ عنهم خلافه كما ذكر
عن ابي عبيدة الجراح وقال الجوزجاني
الامام في كتابه المترجم عـــه - حدثنا
ابو صالح هو محبوب بن موسى الفراء قال
حدثنا ابو اسحٰق هو الفزاري عن ابن عيينة
عن عمرو بن دينار قال قال رجل عند
جابر بن زيد ان اصحاب محمد كانوا لا يرون
بالدخيل باسا فقال هم كانوا اعف
من ذلك والدخيل عندهم هو المحلل
فغايته ما نقل عنهم انهم لا يكونوا يرون
به باسا وفرق بين ان لا يروا به باسا وبين
ان يكون شرطا في صحة العقد وحله
فهذا لا يعرف عن احد منهم البتة وقوله
كانوا اعف من ذلك اي كانوا اعف من
ان يدخلوا بينهم في الرهان دخيلا
كالمستعار ولهذا قال جابر بن زيد راوي
هذه القصة انه لا يحتاج المتراهنان
الى المحلل- هكذا حكاه الجوزجاني
وغيره عنه- انتهى قول ابن القيم-

ابن عبد البر نے کہا امام مالک کے دونو قولوں میں سے یہی بہتر ہی اور اسکو
اختیار کیا ہے ابن المواز نے کہتا ہوں میں کہ علمار مالکیہ خلاف ہیں
اس کے اور مشہور اونکے نزدیک وہی قول ہے جو ہم نے اول
بیان کیا. اور محلل والا قول علمانے سعید بن مسیب سے لیا ہے اور
صحابہ میں سے کسی سے روایت نہیں ہو کہ اونھوں نے محلل کی
شرط لگائی ہو. اور نہ محلل کیساتھ مسابقت کی باوجود کثرت سے
تیر اندازی کرنے اور گھوڑ دوڑ کرنیکے بلکہ اونسے اسکے خلاف مروی
ہے جیسے کہ روایت کیگئی ہی ابو عبیدہ بن جراح سے. اور کہا امام جوز
جانی نے اپنی کتاب میں کہ حدیث بیانکی ہم سے ابو صلح محبوب بن
موسیٰ فرار نے کہا ابو صلح نے کہ حدیث بیانکی ہم سے ابو اسحٰق فزاری
نے ابن عیینہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار
سے عمرو کہتے ہیں کہ کہا ایک شخص نے جابر بن زید کی مجلس میں کہ رسول اللہ
کے اصحاب دخیل کے مقرر کرنیں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے تھے تو
جوابدیا جابر بن زید نے کہ اصحاب رسول اللہ کے بہت بچنے والے تھے
اس سے. اور دخیل اونکی اصطلاح میں محلل کو کہتے ہیں پس غایت الباب
اوس امر کی جو اونسے منقول ہے یہ ہے کہ صحابہ محلل کے مقرر کرنیں
کوئی ہرج نہیں جانتے تھے اور فرق ہی اِس امر میں کہ ہرج نہیں جانتے
تھے اور اِس امر میں کہ اوسکا داخل کرنا شرط ہو صحت عقد اور اوسکے
جواز کے لیے اور یہ بات کسی صحابی سے مشہور نہیں ہی بالکل. اور
قول راوی کا کہ کانوا اعف من ذلک یعنی صحابہ بہت بچا کرتے تھے
شرط لگانے میں محلل کے داخل کرنے سے جو مانند مستعار
کے ہے. اسی وجہ سے اس قصہ کے راوی جابر بن زید
نے کہا کہ شرط کے دونو فریق محلل کے محتاج نہیں. اسی
طرح نقل کیا ہے جوزجانی نے وغیرہ نے جابر بن زید سے
ختم ہوا کلام ابن قیم کا.

عـــه وهذا يستعمل بدال لفظ المسمى واما
الكتاب فاسمه كتاب السبق والرمي ۱۲

عـــه یہ لفظ یعنی المترجم مستعمل ہوتا ہے لفظ المسمی کی جگہ لیکن وہ
کتاب تو اوسکا نام کتاب السبق والرمی ہے ۱۲

ولما كان لهذه المسئلة فروع يفيد ذكرها احتجنا الى فصل آخر

اور چونکہ اس مسئلہ کے ایسے فروع تھے جن کا ذکر مفید تھا تو محتاج ہوئے ہم ایک دوسری فصل کی طرف

من كتاب الامام ابن القيم فقال

اتفقوا على جواز اكل المال بسباق الخيل
والابل والنصال من حيث الجملة .
واختلفوا فى كيفية الجواز واختلفوا
فى مسائل - ايضًا - المسئلة الاولى
اختلفوا فى جواز المسابقة على البغال و
الحمير بعوض فقال الامام احمد و مالك
والشافعى فى احد قوليه والزهرى لايجوز
ذلك وقال ابو حنيفة والشافعى فى القول
الآخر تجوز - المسئلة الثانية - اختلفوا
فى المسابقة على الحمام والنبل والسقر بعوض
فمنعه احمد و مالك واكثر الشافعية و اجازه
اصحاب ابى حنيفة وبعض الشافعية وبعض
اصحاب احمد فى الحمام الناقلة للاخبار -
المسئلة الثالثة - هل يجوز العوض
فى المسابقة على الاقدام فمنعه مالك و احمد
والشافعى فى المنصوص عنه صريحا واجازه
الحنفية وبعض الشافعية وهو مخالف
لنص الامام - واتفقوا فى جوازه بلا عوض
بما رواه الامام احمد فى مسنده وابو داؤد
فى سننه من حديث عائشة قال سابقنى
النبى صلى الله عليه وسلم فسبقته فلبثنا
حتى ارهقنى اللحم سابقنى فسبقنى فقال
هذه بتلك وسابق الصحابة بالاقدام

امام ابن القیم کی کتاب میں سے پس کہا امام نے کہ
اتفاق کیا ہے مال شرط کے کھانے میں گھوڑے اور اونٹ
اور تیر کی گھوڑ دوڑ میں فی الجملہ - اور اختلاف کیا ہے جواز کی کیفیت
میں اور دوسرے جہت سے بھی چند مسائل میں اختلاف ہے
اول مسئلہ یہ ہے کہ خچر اور گدھوں کی مسابقت کے جواز میں
بشرط مال اختلاف ہے پس امام احمد اور مالک اور شافعی کے
دو قولوں میں سے ایک قول اور زہری جائز نہیں رکھتے اور ابو حنیفہ
اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے قول میں جواز ہے۔
مسئلہ ثانی یہ کہ اختلاف کیا ہے کبوتر اور تیر اور شکرہ کی مسابقت
بالمال میں پس امام احمد اور مالک اور اکثر شافعیہ نے تو منع کیا ہی
اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فقہاء اور بعض شافعیہ فقہاء اور بعض فقہاء
امام احمد نے جائز رکھا ہے اون کبوتروں میں جنکو خبر رسانی کی تعلیم دیجاوے
تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا جائز ہے عوض مسابقۃ بالاقدام میں
پس منع کیا ہے اسکو امام مالک اور امام احمد نے اور امام شافعی
نے اپنی صریح اور منصوص روایت کی رو سے اور اجازت دی ہے
اسکی حنفیہ اور بعض شافعیہ نے لیکن وہ خلاف ہے امام شافعی کی
نص کے اور علماء نے بلا عوض مسابقت بالاقدام کے جواز میں
اتفاق کیا ہے کیونکہ امام احمد نے مسند میں اور ابو داؤد نے
اپنی سنن میں حدیث عائشہ سے روایت کیا ہے کہا عائشہ رض
نے کہ میں نے اور رسول اللہ نے مسابقت کی تو میں اونسے بڑھ گئی
چند روز کے بعد جبکہ میں بدن سے بھاری پڑگئی پھر ہم
نے مسابقت کی تو رسول اللہ بڑھ گئے پس فرمایا
آپ نے کہ یہ اوس دفعہ کا عوض ہے۔ اور مسابقت
کی صحابہ نے رسول اللہ کے سامنے بغیر شرط کے۔

بین یدیه صلی الله علیه وسلم بغیر رهان
وفی صحیح مسلم عن سلمة بن الاکوع
قال بینما نحن نسیر وکان رجل من الانصار
لا یسبق ابدا فجعل یقول لا مسابق
المدینة هل من مسابق فقلت اما تکرم
کریما وتهاب شریفا قال لا الا ان یکون
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قلت
یا رسول الله بابی انت وامی ذرنی لاسابق
الرجل قال ان شئت فسبقته الی المدینة
المسئلة الرابعة - هل یجوز العوض
فی المسابقة بالسباحة فمنعه الاکثرون
وجوزه بعض الشافعیة والحنفیة.
المسئلة الخامسة - الصراع منع احمد
ومالک وبعض اصحاب الشافعی العوض
فیه وهو مقتضی نص الشافعی فی منعه
العوض فی المسابقة بالاقدام وجوزه
بعض اصحابه واصحاب ابی حنیفة -
المسئلة السادسة - المشابکة
بالایدی لا یجوز بعوض عند الجمهور وفیها
وجه للشافعیة للجواز ومقتضی مذهب
اصحاب ابی حنیفة جوازه فانهم
جوزوه فی الصراع والمسابقة بالاقدام
والمغالبة فی مسائل العلم - **المسئلة
السابعة** - المسابقة بالسیف والرمح
والعمود منعها بعوض مالک واحمد وجوزها
اصحاب ابی حنیفة وللشافعیة فیه
وجهان - **المسئلة الثامنة** - المسابقة

صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہا اونہوں
نے کہ ہم سفر کر رہے تھے اور ایک انصاری تھا جس سے
مسابقت میں کوئی نہیں بڑھا تھا پس وہ کہنے لگا کہ کیا کوئی مدینہ
تک مسابقت کرنیوالا ہے۔ کیا کوئی مسابق ہے - مینے کہا کیا
نہیں اکرام کرتا تو کریم کا اور نہیں ڈرتا شریف سے (مطلب یہ کہ
کیا تجھے کسی کا لحاظ نہیں ہے) جواب دیا نہیں مگر رسول اللہ کا۔
مینے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے
اجازت دیجیے کہ اس شخص سے مسابقت کروں آپنے فرمایا
کہ تیری خوشی پس بڑھ گیا میں اوس سے مدینہ تک **چوتھا مسئلہ**
یہ کہ کیا جائز ہے بدل تیرنے کی مسابقت میں پس اکثر علمائے
اسکو منع کیا ہے اور جائز رکھا ہو اوسکو حنفیہ اور بعض شافعیہ
نے۔ اور **پانچواں مسئلہ** مسابقت کشتی کا ہے۔ امام احمد
اور امام مالک نے منع کیا ہے اور بعض شافعیہ نے اسمیں
رقم لینا منع کیا ہے اور امام شافعی کے قول کا بھی یہی مقتضا
ہے کہ اونہوں نے تصریح کی ہے کہ مسابقت بالاقدام میں عوض
منع ہے اور بعض شافعیہ اور سب حنفیہ کے نزدیک بالکل جائز
ہے **چھٹا مسئلہ** پنجہ لڑانیکا ہے (شامل ہو گیا اسمیں کلائی
لڑانا بھی) نہیں جائز ہے اوسمیں عوض لینا جمہور کے نزدیک
اور شافعیہ میں ایک روایت جواز کی ہے اور اصحاب حنفیہ کے
مذہب کا مقتضی یہ ہے کہ جائز ہے اسلیے وہ جائز رکتے
ہیں عوض لینا۔ کشتی اور بھاگ دوڑ اور مسابقت
فی العلم میں **ساتواں مسئلہ** تلوار اور نیزہ اور لٹھ
کی مسابقت کا ہے - امام مالک اور امام احمد نے
اس میں بدل لینا منع کیا ہے۔ حنفیہ جائز رکھتے ہیں۔
مذہب شافعیہ میں اس کی دو روایتیں ہیں **آٹھواں
مسئلہ** گوپھن مسابقت کا ہے عوض کے
ساتھ۔ منع کیا ہے اس کو جمہور نے۔ اور شافعیہ کے

بالمقاليع على العوض منعها الجمهور والشافعية
فيه وجه ومقتضى مذهب اصحاب
ابي حنيفة الجواز- المسئلة التاسعة
المغالبة بشيل الاثقال كالحجارة والعلاج
فالجمهور لا يجوزون العوض فيه ومن
جوزه على المشابكة والسباحة والصراع
والاقدام فيقتضى قوله الجواز ههنا
اذ لا فرق- المسئلة العاشرة المشاقفة
لا تجوز بعوض عند الجمهور واباحها بعض
الشافعية وهو مقتضى مذهب اصحاب
ابي حنيفة- المسئلة الحادية عشر-
المسابقة على حفظ القرآن والحديث والفقه
وغيره من العلوم النافعة والاصابة
في المسائل هل تجوز بعوض منعه اصحاب
مالك واحمد والشافعي وجوزه اصحاب
ابي حنيفة وشيخنا وحكاه ابن عبد البر
عن الشافعي وهو اولى من الشباك والصراع
والسباحة فمن جوز المسابقة عليها
بعوض فالمسابقة على العلم اولى بالجواز
وهي صورة مراهنة الصديق لكفار
قريش على صحة ما اخبرهم به وثبوته
وقد تقدم انه لم يقم دليل شرعي
على نسخه وان الصديق اخذ رهنهم
بعد تحريم القمار وان الدين قيامه
بالحجة والجهاد فاذا جازت المراهنة على
آلات الجهاد فهي في العلم اولى بالجواز
وهذا القول هو الراجح-

نزدیک بھی یہ ایک روایت ہیں ہے اور مقتضی مذہب
حنفیہ کا یہ ہے کہ جائز ہے **نواں مسئلہ** غالب آجانا بھاری
چیز ونکے اٹھانے ہیں جیسے پتھر اور کھجور کے تنہ پس جمہور
نہیں جائز رکھتے اوس میں عوض اور جس شخص نے کہ جائز
رکھا ہے عوض لینا پنجہ لڑانے اور تیرنے اور کشتی اور بھاگ
دوڑ میں اوس کے قول کا مقتضی یہ کہ جائز ہو یہاں بھی اسلیے
اون میں اور اس میں کچھ فرق نہیں ہے **دسواں مسئلہ**
ٹھیکری پھینکنے کا۔ نہیں جائز ہے اوس میں عوض جمہور کے
نزدیک اور مباح کہا ہے اسکو بعض شافعیہ نے اور یہی مقتضی
ہے مذہب علماء حنفیہ کا۔ **گیارھواں مسئلہ** مسابقت
حفظ قرآن اور حدیث اور فقہ وغیرہ اون علوم پر جو نافع ہوں اور
مفید ہوں دریافت مسائل کے لئے۔ کیا جائز ہے اوس
میں عوض لینا منع کیا ہے اسکو اصحاب امام مالک اور
امام احمد اور شافعی نے اور جائز رکھا ہے اسکو اصحاب
امام ابو حنیفہ اور ہمارے شیخ نے (مراد از ابن تیمیہ) اور
نقل کیا ہے اسکو ابن عبد البر نے امام شافعی سے اور یہ بہتر
ہے پنجہ لڑانے اور کشتی لڑنے اور تیرنے سے پس جس نے
کہ جائز رکھا ہے مسابقت کو اونمیں عوض کے ساتھ تو مسابقت
فی العلم میں تو بطریق اولی جائز ہونا چاہیے۔ اور یہ وہی صورت
ہے جس طرح کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرط کی تھی کفار
قریش سے اوس چیز کے صحیح ہونے کی جس کی اونکو خبر
دی تھی (یعنی خبر دربارہ روم جسکا قصہ مشہور ہے) اور
پہلے گذر چکا ہے کہ اسکے نسخ پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں
ہوئی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مال شرط کفار سے لیا
قمار کی حرمت کے بعد اور دین کا قیام حجۃ اور جہاد سے ہی
پس جبکہ شرط لگانا آلات جہاد پر جائز ہوا تو باب علم میں ہے جواز
اولی ہے اور یہی قول راجح ہے۔

المسئلة الثانية عشر - المسابقة بالسهام على بعد الرمي لا على الاصابة فايهما كان ابعد مدى كان هو الغالب منعها بالعوض اصحاب احمد والشافعي ويلزم من جوازها في المسابقة بالاقدام والسباحة والمصارعة جوازها هنا بل هي اولى بالجواز فان المقصود بالرمي امران البعد والاصابة فالبعد احد مقصوديه والسبق به من جنس السبق بالخيل والابل وبكل حال فهو اولى من سائر الصور التي قاسوها على مورد النص بالجواز وظاهر الحديث يقتضيه فانه اثبت السبق في النصل كما اثبته في الخف والحافر وهذا يقتضي ان يكون السبق به كالسبق بهما فاما ان يقال يقتضي الاصابة دون السبق في الغاية فكلا وهو في اقتضاءهما معا اظهر من الاقتصار على الاصابة فقط والله اعلم - انتهى قول ابن القيم - **قوله من اجبا** - يدل على ان الاجبا لا يحل بكل معانيه اما الاول فهو ما يدل عليه حديث ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها وتفصيل ما اختلف فيه السلف من انه يكفي فيه بدو الصلاح في جنس الثمار او في كل بستان وزرع او في كل شجرة علىحدة على الاقوال وموضعه الفقه واما المعنى الثاني فقد سبق حكمه في قوله

بارھواں مسئلہ تیروں کی سابقت کا ہے دور پھینکنے میں نہ نشانہ صحیح لگانے میں پس دونوں میں سے جو دور پھینکیگا وہی غالب ہوگا. منع کیا ہے اسکو عوض کے ساتھ اصحاب امام احمد و شافعی نے - اور بھاگ دوڑ اور تیرنے اور کشتی کی مسابقت میں عوض جائز رکھنے سے لازم آتا ہے اوسکا جواز اسجگہ بھی بلکہ یہ بہتر ہے جواز کے لیے اسلیے کہ مقصود تیر اندازی سے دو ہوتے ہیں دور پھینکنا اور صحیح نشانہ لگانا پس دوری دو مقصودوں میں سے ایک ہے - اور مسابقت اسکی مثل مسابقت گھوڑوں اور اونٹوں کے ہے. اور بہر حال یہی اولیٰ ہے اون تمام صورتوں سے جنکو قیاس کیا ہے مورد نص پر جواز کے ساتھ اور ظاہر حدیث کا مقتضی بھی یہی ہے کیونکہ اوسمیں ثابت کی گئی مسابقت تیر اندازی میں جیسے کہ ثابت ہے گھوڑے اور اونٹ میں مقتضے اسکا یہ ہے کہ تیر اندازی کی مسابقت کا حکم مثل گھوڑ دوڑ کی مسابقت کے چاہیئے پس اگر کہا جائے کہ مقتضے اسکا نشانہ بازی ہے نہ مسابقت غایت اور بعد کا تو جواب یہ ہے کہ ہرگز نہیں - شمول قیاس کا دونوں کو اظہر ہے اقتصار کرنے سے فقط نشانہ بازی پر واللہ اعلم. ختم ہوا قول ابن قیم کا. **قولہ من اجبا** یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ اجبا نہیں جائز ہے اپنی کسی معنی کی رو سے لیکن معنی اول پس اوس کے عدم جواز پر دلالت کرتی ہے ابن عمرؓ کی حدیث. کہ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھلوں کے بیچنے سے یہانتک کہ وہ پکجاویں. اور تفصیل اس امر کی جس میں سلف نے اختلاف کیا ہے کہ کافی ہے پکنا جنس ثمار کا یا ہر باغ اور کھیتی کا یا ہر درخت کا علیحدہ چند مذاہب پر ہے اور بیان اوسکا فقہ میں ہے. لیکن معنے ثانی پس گذر گیا حکم اوسکا قولہ لا دراہیں پس وہ مقتضے ہے اس بات کو کہ اس جگہ وہ معنے

ولاوزاط وھذا یقتضی ان لا یراد ھنا لئلا یتکرر نعم ویجوز ان یراد بہ المعنے الثالث۔ **قولہ کل مسکر حرام** ھذا دلیل لمن عمم معنی الخبر وقال ان کل مسکر خمر وھو قول علی وعمر وابنہ وسعد وابی موسی وابی ھریرۃ وابن عباس وعائشۃ ومن التابعین عروۃ وسعید بن المسیب والحسن وسعید بن جبیر وھو قول مالک والاوزاعی والثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحق وغیرہ واستدلوا بحدیث ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر خمر وکل مسکر حرام وفی روایۃ کل مسکر خمر وکل خمر حرام وقد خصص بعضھم بالعنب وفصلوا فی ان تحریمہ قطعی وتحریم ما عداہ ظنی وروی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخمر من ھاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ وھذا دلیل التخصیص۔ **اقول**۔ ھکذا قیل وفیہ ان دعوی بتخصیص الخمر بالعنب لم یثبت بھذا الا ان یقال انہ جواب عن عمم الخبر فکانہ اجاب بنقض التعمیم ویمکن ان یوجہ بان معنی الحدیث ان الخمر من احدھا تین الشجرتین فمن تبعیضیۃ۔ وھذا التاویل ھو مقتضی حدیث ابن عباس حرمۃ الخمر لعینھا والمسکر من کل شراب کما رواہ الطحاوی ونقل الطحاوی عن ابی حنیفۃ

مراد نہ ہوں تاکہ تکرار لازم نہ آئے۔ ہاں تیسرے معنی اس جگہ مراد ہو سکتے ہیں۔ **قولہ کل مسکر حرام**۔ یہ دلیل ہے اوس شخص کی جس نے حدیث کے معنے عام لیے ہیں اور کہا ہے کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور یہی قول ہے حضرت علی اور حضرت عمر اور ابن عمر اور سعد بن وقاص اور ابو موسی اور ابوہریرہؓ اور ابن عباس اور عائشہ رضوان اللہ علیہم کا اور تابعین میں سے عروہ اور سعید بن مسیب اور سعید بن جبیر کا اور یہی قول ہے امام مالک اور اوزاعی اور ثوری اور ابن مبارک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحق وغیرہ کا اور استدلال لائے ہیں وہ حدیث ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور بعض نے تخصیص کی ہے خمر کی انگور کے ساتھ اور تفصیل کی اس امر میں کہ تحریم خمر انگور کی قطعی ہے اور تحریم اوسکے ماسوا کے ظنی۔ اور مروی ہے ابوہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے کہ خمر اون دو شجروں یعنے نخلہ و عنب کا ہوتا ہے اور یہ دلیل ہے تخصیص کی **کہتا ہوں میں** کہ اسیطرح کہا گیا ہے اور اسمیں یہ اعتراض ہے کہ یہ دعویٰ کہ خمر خاص ہے عنب کے ساتھ نہیں ثابت ہوتا اس سے مگر کہا جائے کہ یہ جواب ہے اوس شخص کا جس نے حدیث کو عام کیا ہے پس گویا کہ جواب دیا اوسکی تعمیم توڑ کر اور ممکن ہے کہ توجہ کی جاوے بایں طور کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ شراب ان دو پیڑوں میں ایک کی ہوتی ہے۔ پس من تبعیضیہ ہوگا اور یہ تاویل مقتضی ہے حدیث ابن عباسؓ کی حرام کی گئی خمر بعینہ اور نشہ کرنے والی ہر قسم کی شراب جیسے کہ روایت کیا اس کو طحاوی نے اور نقل کیا ہے طحاوی نے امام ابوحنیفہ سے کہ خمر حرام ہے بالکل تھوڑا ہو یا بہت اور نشہ

ان الخمر حرام قليلها وكثيرها والسكر من غيرها حرام وليس كتحريم الخمر والنبيذ المطبوخ لا باس من اى شئ كان وعن ابى يوسف لا باس بالنقيع من كل شئ وان غلى الا الزبيب والتمر قال كذا حكاه محمد عن ابى حنيفة وعن محمد ما اسكر كثيره فاحب ان لا اشربه ولا احرمه وقال الثوری اكره نقيع التمر ونقيع الزبيب اذا غلى ونقيع العسل لا باس به - انتهى -

غیر خمر کا حرام ہے لیکن اوسکی حرمت مثل خمر کی حرمت کے نہیں ہے اور جوش دی ہوئے نبیذ کا کچھ حرج نہیں خواہ کسی چیز کا ہوا اور ابو یوسف سے روایت ہے کہ کچھ حرج نہیں ہر چیز کے نقیع کا اگرچہ وہ جوش مارے مگر انگور اور کھجور کا۔ کہا طحاوی نے کہ اسیطرح روایت کی ہے امام محمدؒ نے امام ابو حنیفہ سے اور امام محمد سے روایت ہے کہ جس شے کی زیادتی مسکر ہو تو میں اچھا سمجھتا ہوں کہ نہ پیوں اوسکو اور نہ حرام کروں اور کہا ثوری نے کہ مکروہ جانتا ہوں میں نقیع تمر اور نقیع زبیب کو جبکہ جوش مارے اور کچھ حرج نہیں نقیع عسل کا۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لاكيدر واهل دومة الجندل

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ نے اکیدر اور دومۃ الجندل والوں کے لیئے

قال الزرقانی ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بتبوك الى اكيدر صاحب دومة الجندل سرية عليها خالد بن الوليد

کہا زرقانی نے کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے جبکہ تھے وہ تبوک میں اکیدر کی طرف ایک لشکر جس کے امیر خالدؓ بن ولید تھے. بس قید کیا آپ نے

سے قوله النبيذ - من الانتباذ وهو ان يجعل نحو تمر او زبيب فى الماء ليحلو افشرب ونهى عنه وهو منسوخ الا عند جماعة وجواب ابن عباس به با لحديث للمرأة السائلة عن نبيذ بلل على ان مذهبه عدم النسخ ۱۲ كذا فى مجمع البحار -

ع‍ه قوله بالنقيع - جاء فى حديث آخر الكرم يتخذ ونه زبيبا ينقعونه الى يخلطونه بالماء ليصير شرابا وكلما القى فقد انقع والنقوع بالفتح ما نقع فى الليل ليشرب نهارا وبالعكس والنقيع شرابا يتخذ من زبيب او غيره ينقع فى الماء من غير طبخ ۱۲ مجمع البحار

سے قولہ النبیذ مشتق ہے انتباذ سے اور وہ یہ ہے کہ ڈالی جائے کھجور یا انگور مثلاً پانی میں تاکہ میٹھی ہو جاویں پھر پی جاویں اور منع کیا گیا ہے اس سے اور یہ منسوخ ہے مگر ایک گروہ کے نزدیک جواب ابن عباس کا حدیث سے اوس عورت کو جو سائل تھی نبیذ کی بابتہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ آپ کا مذہب عدم نسخ کا ہے۔ مجمع البحار۔

سے قولہ بالنقیع۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بنانے میں انگور کا نقیع ملاتے ہیں اوسکو پانی میں تاکہ ہو جائے شراب اور جب ڈالا جاوے پانی میں تو ہو جاتا ہے انقع۔ اور نقوع بفتح نقع وہ چیز جو بھگو دیجاوے رات کو تاکہ پی جاوے دن میں یا بالعکس اور نقیع وہ شراب جو بنائی جاوے انگور سے پانی میں بھگو کر بغیر پکائے ہوئے ۱۲ مجمع البحار

فاسره وجاء به فصالحه على الجزية
وخلى سبيله وكتب له كتابا نسخته۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔
هذا كتاب من محمد رسول الله صلى
الله عليه وسلم لاكيدر حين اجاب الاسلام
وخلع الانداد والاصنام مع خالد بن
الوليد سيف الله في دومة الجندل و
اكنافها۔ان لنا الضاحية من الضحل والبور
والمعامى واغفال الارض والحلقة والسلاح
والحافر والحصن ولكم الضامنة من النخل
والمعين من المعمور۔ولا تعدل سارحتكم
ولا تعد فاردتكم ولا يحظر عليكم النبات
تقيمون الصلوة لوقتها وتؤتون الزكوة
بحقها عليكم بذلك عهد الله والميثاق ولكم
الصدق والوفاء شهد الله ومن حضر
من المسلمين۔ذكره في المواهب وقال
الزرقاني اخرجه الواقدي في المغازي
بحذف قوله حين اجاب الى قوله واكنافها
قال حدثني شيخ من دومة ان رسول الله
كتب لاكيدر كتابا قال صاحب المصباح
اورده محمد بن سعد في الطبقات وقال
قال عمرو بن محمد الاسلمي حدثني رجل
من اهل دومة۔ونقله السهيلي هكذا
في روض الانف عن ابي عبيد قال اتانى
به شيخ فقرأته فاذا فيه۔فذكر الكتاب۔
وهذا الكتاب صريح في اسلام اكيدر
وبهذا وبنحوه اغتر ابن منده وابو نعيم

اوسکو اور لے آئے رسول اللہ کے پاس پس صلح کی
آپ نے اوس سے جزیہ پر اور چھوڑ دیا اور اوسکو فرمان لکھدیا
جس کے لفظ یہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب
سے سیف اللہ خالد بن ولید کے ہمراہ اکیدر کے نام جبکہ
آپ قبول کرلیا اوس نے اسلام اور چھوڑ دیا شرک کو
اور بتوں کو دومۃ الجندل میں اور اس بابت کہ ہمارے واسطے
ہیں قریب آبادی کے اطراف زمین کی نہریں اور زمین
بے زراعت اور بے عمارت اور پڑت زمین اور زرہیں
اور ہتھیار اور گھوڑے اور قلعہ۔ اور تمہارے لیے ہیں وہ
درختان خرما جو داخل آبادی ہیں اور بستی کے قریب کی نہریں
اور عامل زکوۃ کے پاس تمہارے چرنیوالے جانور جمع کر کے
زکوۃ لینے کی غرض سے نہ بھیجے جاوینگے (بلکہ زکوۃ وصول کرنیکو
وہ خود آئیگا) اور زکوۃ لینے کے حساب میں تمہارے گلہ کے سوا جانور
نہیں شمار کیے جاوینگے اور نہ روکا جائیگا کوئی تم میں سے گھاس چرنے سے
جہاں وہ چاہے پڑھوگے تم نماز اوسکے وقتوں پر اور دوگے تم
زکوۃ پوری پوری۔ لازم و واجب ہے تم پر اللہ کے عہد کیا تھا اور تمکو لازم
ہے اس لکھے ہوئے کو سچائی سے پورا کرنا۔ گواہی دی اسپر اللہ نے اور
اون مسلمانوں نے جو موجود تھے ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی
نے کہ تخریج کی ہے اسکی واقدی نے مغازی میں اور حذف کیا ہے اوسنے
اپنی تخریج میں قول رسول اللہ حین اجاب کو قولہ واکنافہا تک اور کہا
کہ حدیث بیان کی مجھسے دومہ کے ایک شخص نے کہ رسول اللہ نے لکھا اکیدر کو
ایک فرمان۔ کہا صاحب مصباح المضی نے کہ بیان کیا ہے اسکو محمد بن سعد
نے اپنی طبقات میں اور کہا کہ کہا عمرو بن محمد الاسلمی نے کہ حدیث بیان
کی مجھسے اہل دومہ میں سے ایک شخص نے اور نقل کیا ہے اوسکو سہیلی نے اسی طرح
روض الانف میں ابو عبید سے روایت کر کے کہا ابو عبید نے کہ لایا میرے پاس
اوس فرمان کو ایک بوڑھا آدمی میں نے اوسکو پڑھا تو اوس میں لکھا ہوا تھا کہ۔

فذكراه في الصحابة وشنّع عليه ابو الحسن
ابن الاثير فقال انما اهدى الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم وصالحه ولم يسلم
وهذا امر لا اختلاف فيه بين اهل السير
ومن قال انه اسلم فقد اخطأ بل كان
نصرانيا وقتله خالد بن الوليد في خلافة
ابي بكر كافرا كما ذكره البلاذري ويحتمل
ان يكون اسلم بعد ذلك كما قال الواقدي
وكما يظهر من هذا الكتاب ثم ارتد بعد
النبي صلى الله عليه وسلم مع من ارتد كما
قال البلاذري ومات على ذلك كافرا۔

پس ذکر کیا فرمان . یہ فرمان صریح ہی اکیدر کے اسلام میں اور اس سے
اور اس کے مثل روایات سے دہوکہ کہا یا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم
نے پس ذکر کیا ہی اون دونوں نے اکیدر کو صحابہ میں اور اعتراض کیا ہی
اسپر ابو الحسن ابن الاثیر نے پس کہا کہ ہدیہ بہیجا اکیدر نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اور صلح کی آپسے اور اسلام نہیں لایا اور یہ
بات (یعنی اوسکا عدم اسلام) بغیر خلاف کے مسلم ہے اہل سیر کے
نزدیک اور جس شخص نے کہا کہ وہ اسلام لے آئے تھے اوس نے غلطی
کی ہی بلکہ وہ نصرانی تھا اور قتل کیا ہی اوسکو خالد بن ولید نے ابوبکرؓ کی خلافت میں حالت
کفر ایسا ہی ذکر کیا ہی اُسکی نسبت بلاذری نے اور احتمال ہی کہ اسلام لایا ہو اسکے بعد جیسے کہ
کہا ہی واقدی نے اور جیسے کہ معلوم ہوتا ہے اس فرمان سے پہر مرتد ہو گیا بعد رسول اللہ کے اور
لوگوں کے ساتھ جو مرتد ہوئے جیسے کہ کہا ہی بلاذری نے اور مر گیا ہو اوسیطرح بحالت کفر

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

الضاحية - البارز الظاهر من الارض
وفي الروض اطراف الارض - **ضحل**
بفتح المعجمة وسكون المهملة واللام الماء
القليل وقيل الماء القريب المكان - **بور** -
الارض التي لم تزرع - **والمعامي واغفال
الارض** - في الروض المعامي اراضي
المجهولة واغفال الارض ما لا اثر فيه من
عمارة او نحوها قال الزرقاني هذا عطف
تفسيري وهذا يقتضي تغائرهما الا ان
يقال هو بحسب المفهوم وماصدقهما
واحد بان يراد بالمجهول ما لا اثر فيه
وفي القاموس الاعماء الجهال جمع أعمى
واغفال الارض التي لا عمارة بها كالاعمى

الضاحیۃ ظاہر اور صاف زمین اور روض الآنف میں اسکا
ترجمہ لکھا ہے کہ اطراف ارض **ضحل** بفتح ضاد معجمہ و سکون حا
مہملہ اور لام - تہوڑا پانی اور بعض نے کہا ہے کہ وہ پانی جو بستی
سے قریب ہو - **بور** وہ زمین جو بوئی ہوئی نہ ہو - **المعامی و
اغفال الارض** - روض الآنف میں لکھا ہے کہ معامی بیکار زمین
اور اغفال الارض - وہ زمینیں جسمیں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو
کہا زرقانی نے کہ یہ عطف تفسیری ہے اور عبارت مقتضی ہی
اون دونوں کے تغایر کو مگر کہ تاویل کی جاوے اس طور سے
کہ تغایر بحسب المفہوم ہے اور ماصدق اس کا واحد ہے
بایں طور کہ مراد مجہول سے وہی زمین ہے جس میں عمارت
وغیرہ کا اثر نہ ہو اور قاموس میں ہے کہ اعماء بمعنی جہال جمع
ہے اعمی کی اور اغفال الارض وہ زمین جس میں عمارت
نہ ہو گویا جیسے اندہا آدمی۔

الضامنة من النخل - بالمعجمة هو ما كان داخلا في العمارة وتضمنت امصارهم وقراهم لان اربابها ضمنوا حفظها فهي فعالة ضمان معين - الظاهر من ماء الدائم - لاتعدل سارحتكم - السرح والسارح والسارحة سواء الماشية اى لاتصرف ولاتمنع ماشيتكم عن مرعى تريداه كذا قاله الواقدي وقال في الروض معناه ان لاتحشر الى المصداق - لاتعد فاردتكم يعني الزيادة على الفريضة اى لاتضم الى غيرها فتعد منها وتحسب - لايحظر عليكم النبات - بالحاء المهملة والظاء المعجمة الحظر المنع فالمعنى لاتمنعون من المرعى حيث شئتم كذا قاله السهيلي وقال في مجمع البحار اى لاتمنعون من الزراعة حيث شئتم - قال ابن حديدة النبات النخل القديم الذي ضرب عروقه في الارض وثبت انتهى - وفي رواية - لايحصر - بمهملة البيات - بباء الموحدة والياء التحتانية اى لاتضيق عليكم في البيات بارض تزرعون بها

الضامنة من النخل ضاد معجمہ میم اور نون. وہ چیز جو داخل ہو آبادی میں اور متضمن ہوں اوسپر بستیاں اور شہر اس وجہ سے کہ وہاں رہنے والے ضامن ہیں اوسکی حفاظت کی پس وہ صاحب ضمان ہیں معین ظاہر پانی ہمیشگی والا امر اخشیہ لاتعدل سارحتکم۔ السرح. سارح. سارحہ. سب کے ایک معنے ہیں یعنی چوپایہ یعنی نہ روکے جاوینگے اور نہ منع کیے جاوینگے تمہارے جانور چراگاہ سے اسیطرح کہاہے واقدی نے اور کہا روض الانف میں کہ اوسکے معنی یہ ہیں کہ نہ بھیجے جاوینگے طرف عامل زکوٰۃ کے لاتعد فاردتکم یعنی زائد فرض پر یعنے نہ ملایا جاویگا فریضہ غیر فریضہ کیطرف تاکہ وہ غیر فریضہ شمار کرلیا جاوے فریضہ کے ساتھ زکوٰۃ میں لایحظر علیکم النبات. حار مہملہ ظار معجمہ خطر کے معنی منع کے ہیں پس معنی یہ ہونگے کہ نہ منع کیے جاؤگے تم چرائی سے جہاں تم چاہو اسیطرح بیان کیا ہے سہیلی نے اور کہا مجمع البحار میں کہ نہ منع کیے جاؤگے تم زراعت سے جہاں تم چاہو تفسیر کی ہے ابن حدیدہ نے نبات کی کہ نبات اوس پرانی کھجور کو کہتے ہیں جسکی جڑیں زمین میں گھس جاویں اور مضبوط ہوجاویں. انتہی اور ایک روایت میں بجائے اسکے لایحصر بمہملتین البیات بار موحدہ اور یار تحتانیہ معنی یہ ہیں کہ نہ تنگی کی جاویگی تم پر شب گذارنے یا گھر بنانے میں اوس زمین میں جہاں تم کھیتی کرتے ہو۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوسکتے ہیں اس فرمان سے

قوله بور الى اغفال الارض - افاد ان الارض التي ليست في يد احد من الرعية تنزل عليه حكم بيت المال ويستنبط منه

قولہ بور الی اغفال الارض. اس قول سے فائدہ دیا اس بات کا کہ جو زمین کسی کے قبضہ میں نہو تو نازل ہوتا ہے اوسپر حکم بیت المال کا یعنی وہ زمین تزولی ہوجاتی ہے اور مستنبط ہوتی ہے

كل ما فرغ من الايدى من الاموال فهو ايضاً لبيت المال لانه لم يزاحمه احد من الناس **قوله والحلقة الى الحصن** - يستفاد منه ان الامام يجوز له ان ياخذ من رعيته ما يرى من الحلقة والسلاح والحافر والحصن ليعد بها فى قتال المشركين وكم ياخذها منه وكم يتركها عندهم فهو على راى الامام واما الحصن فالظاهر انه لا يتركه فى ايديهم ولكن ما وقع فى فتح خيبر يرشد الى انه يجوز للامام ان يترك الحصون فى ايديهم فان يهود خيبر لما الجؤا الى الحصن نزلوا على الصلح الذى يذلوه ان لرسول الله صلى الله عليه وسلم الصفراء والبيضاء والحلقة والسلاح ولهم رقابهم وذريتهم وان ينفوا من الارض ولم يذكر فيه عقد الحصن فالظاهر انه ترك لهم - **قوله تقيمون الصلوة لوقتها** - فيه دليل على رد من قال بالجمع وهو معنى قوله تعالى كتابا موقوتا وروى عبادة بن الصامت مرفوعا ستكون بعدى عليكم امراء تشغلهم اشياء عن الصلوة لوقتها حتى يذهب وقتها فصلوا الصلوة لوقتها - الحديث رواه ابو داؤد واحمد وغيرهما الا ما كان من عذر نسيان او نوم فوقتها اذا ذكر وقد ورد ذلك منصوصاً فى احاديث المرفوعة وليس مقام لبسط الكلام فى ذلك - **قوله تؤتون الزكوة بحقها** - معناه بحق الزكوة على ما ورد به

اس سے یہ بات کہ ہر وہ چیز جو کسی کے قبضہ میں نہ ہو خواہ وہ مال ہی ہو وہ بھی بیت المال کا ہو جاتا ہے کیونکہ اوسکے لیے کوئی شخص جھگڑا کرنیوالا نہیں ہے **قولہ** والحلقۃ الی الحصن. فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ امام کو جائز ہے کہ زرہ ہتھیار قلعہ وغیرہ میں جو کچھ مصلحت دیکھے اپنی رعیت سے لیلے - اور تیاری کرے اوسکے ساتھ مشرکین سے لڑنیکی. اور کسقدر اونسے لے اور کسقدر اونکے لیے چھوڑدے یہ امام کی رائے اور مصلحت پر ہے لیکن قلعہ پس ظاہر تو یہی ہے کہ نہ چھوڑے اوسکو اونکے قبضہ میں لیکن واقعہ فتح خیبر دلالت کرتا ہے اِس بات پر کہ جائز ہے امام کو کہ قلعہ بھی اونکے قبضہ میں چھوڑدے کیونکہ جب یہود خیبر محصور ہوئے قلعہ میں تو راضی ہوئے صلح پر جسکو طے کیا اونہوں نے باینطور کہ واسطے رسول اللہ صلعم کے ہے اشرفیاں اور روپیہ اور زرہیں اور ہتھیار اور واسطے اونکے ہے غلام اور اونکی اولاد اور یہ بات کہ جلاوطن ہو جاویں - اور نہیں ذکر کیا عقد صلح میں قلعہ کا پس ظاہر یہ ہے کہ وہ چھوڑ دیا گیا تھا اونکے لیے **قولہ** تقیمون الصلوۃ لوقتہا. اسمیں رد ہے اوس شخص کا جس نے قول کیا ہے جمع کا اور یہی معنی ہیں قول اللہ عزوجل کے کتابا موقوتا کے اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے مرفوع (فرمایا آپنے) کہ ہونگے میرے بعد ایسے امیر جنکو بہت سی باتیں نماز وقت پر ادا کرنے سے روکدینگی یہانتک کہ نماز کا وقت جاتا رہیگا پس پڑھو تم نماز اپنی وقت پر (یعنی ایسی صورتمیں اقتدا امیر کی واجب نہیں ہے) اس حدیث کو روایت کیا ہے ابو داؤد و احمد وغیرہ نے لیکن اگر کوئی عذر ہو جائے مثلاً بھول جائے یا نماز کے وقت سوتا ہو تو اوسکا وقت وہی ہے جب یاد ہو (یعنی جب وہ عذر رفع ہو جائے) اور اس بارہ میں احادیث مرفوع بہت ہیں جنکی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے **قولہ** تؤتون الزکوۃ بحقہا اسکے معنی یہ ہیں کہ ادا کروگے تم زکوۃ کو حق زکوۃ کے ساتھ.

الشرع من قدر الزكوة بتفاصيله في
اجناس الحيوانات والنقدين والزرع
وغير ذلك وكذا ما ورد من قوله صلے الله
عليه وسلم لاجلب ولاجنب وغير ذلك
من المنهيات والمامورات فان هذه
هي حق الزكوة - قوله شهد الله ومن
حضر - هذا كقوله تعالى شهد الله انه
لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما
بالقسط - الآية - وقد ذكروا فيه ان
الشهادة من الله ومن غيره بمعنے واحد
وقال بعضهم انه ليس كذلك فقال الاولون
ان الشهادة هنا عبارة عن الاخبار المقرون
بالعلم وهو مفهوم واحد وحاصل في
حق الجميع وقال الآخرون ان شهادة
الله نصب الدلائل الدالة عليها وانزال
الآيات الناطقة بها وشهادة الملائكة
الاقرار وشهادة اولوا العلم الايمان بها
والاحتجاج عليها كذا فسره البيضاوي -
وعلى الكل يستقيم ان الحديث يدل
على ان كتب الشهادة مما يوجب الوثوق
به سواء كان الكتاب من الامام او
المامور وانه حجة ويرد به قول من قال
ان الكتاب لا يقوم به الحجة سواء
كان الشهادة مكتوبة عليه ام لا -

یعنی جس طرح شرع میں وارد ہوا ہے مقدار زکوۃ کی اوسکی
تفاصیل کے ساتھ اجناس حیوانات اور نقدین یعنی سونا
چاندی اور کھیتی وغیرہ میں اور اسیطرح وہ احکام جو وارد
ہوئے ہیں قول رسول اللہ صلعم لَاجَلَبَ وَلَاجَنَبَ میں اور
اس کے سوا جو اوامر و نواہی ہیں پس تحقیق یہ معنی ہیں
حق زکوۃ کے قولہ شہد اللہ ومن حضر - یہ مثل قول اللہ عزوجل
کے ہے کہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - الآیۃ - اور ذکر کیا ہے مفسرین
نے اِس کے ترجمہ میں کہ شہادت من اللہ اور شہادت من غیر اللہ
میں دونو جگہ شہادت کے ایک ہی معنی ہیں - اور بعض نے کہا ہے کہ
اسطرح نہیں ہے بلکہ فرق ہے پس اول گروہ نے کہا کہ
اِس جگہ شہادت کے معنی ہیں وہ خبر جو ملی ہوئی ہو علم کے ساتھ
اور شہادت بایں معنی مفہوم واحد ہے اور حاصل کل جمیع شہادات
میں اور کہا دوسرے گروہ نے کہ مراد اللہ کی شہادت سے یہ ہے
کہ وہ قائم کرے ایسے دلائل جو دال ہوں اوسکی وحدانیت پر
اور اتارے ایسی آیات جو دلیل ہوں وحدانیت کی - اور مراد شہادت
ملائکہ سے یہ ہے کہ اقرار کریں وہ اوسکی وحدانیت کا اور شہادت
عالموں کی یہ ہے کہ ایمان لائیں خدا کی وحدانیت پر اور حجتیں بیان
کریں اوسکی اسیطرح اِس مقام کی تفسیر کی ہے امام بیضاوی نے
اور ہر معنی کی بنا پر حدیث دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ
شہادت کے لکھنے سے تحریر پر اعتبار واجب ہوتا ہے خواہ
وہ تحریر امام کی ہو یا عوام رعایا میں سے کسی کی اور یہ کہ شہادت
حجت ہے اور رد ہوتا ہے اس حدیث سے اوس شخص کا
قول جو قائل ہے اِس بات کا کہ تحریر حجت نہیں ہو سکتی
خواہ اوسپر شہادت لکھی ہوئی ہو یا نہ ہو -

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لاكثم بن صيفي

یہ وہ فرمان ہے جوکہ رسول اللہ صلعم نے اکثم بن صیفی کے لیے

ذکر الحافظ فی الاصابة انه قال ابو حاتم فی المعمرین لما سمع اکثم بن صیفی بخروج النبی صلی الله علیه وسلم بعث الیه ابنه حبیشا لیاتیه بخبره قال یا بنیّ انی اعظك بکلمات فخذ بهن من حین تخرج من عندی الی ان ترجع - فذکر قصة طویلة فیها۔ فکتب الیه النبی صلی الله علیه وسلم۔ انی احمد الیك الله الذی لا اله هو۔ ان الله امرنی ان اقول لا اله الا الله۔ فقال اکثم لابنه ماذا رأیت قال رأیته یامر بمکارم الاخلاق وینهی عن ملائمها فجمع اکثم قومه ودعاهم الی اتباعه وقال ان اسقف نجران کان یخبر بامره وبعثه فکونوا اولا فی امره فقال لهم مالك بن نویرة ان شیخکم خرف فقال اکثم ویل للشجی من الخلی والله ما علیك آسی ولکن علی العامة ثم نادی فی قومه فتبعه منهم مائة رجل فسار واحتی کانوا دون المدینة باربع لیال کره ابنه حبیش مسیره فادلج علی ابل اصحاب ابیه فنحرها وشق قربهم ومزاداتهم فاصبحوا لیس معهم ماء فجهدهم العطش وایقن اکثم بالموت

ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں کہ بیان کیا ہے ابوحاتم نے ذکر معمرین میں کہ جب اکثم بن صیفی نے رسول اللہ کا مبعوث ہونا سنا تو اپنے بیٹے جبیش کو رسول اللہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ وہاں کی خبر لائے اور کہا اے میرے بیٹے میں تجھکو چند باتوں کی نصیحت کرتا ہوں اونکو یاد رکھ یہانتک کہ تو میرے پاس واپس لوٹکر آوے پس ذکر کیا ابوحاتم نے ایک طویل قصہ جس میں ذکر ہے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثم کو یہ فرمان کہ میں تعریف کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کے کہ سوا اوسکے کوئی معبود نہیں ہے تحقیق اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ کہوں میں لا اله الا الله یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ پس پوچھا اکثم نے اپنے بیٹے سے (یعنی اوسکی واپسی پر) کہ کیا دیکھا تو نے اوسنے جواب دیا کہ دیکھا میں نے آپکو کہ حکم کرتے ہیں آپ عمدہ اخلاق کا اور منع کرتے ہیں بری عادتوں سے پس جمع کیا اکثم نے اپنی قوم کو اور بلایا اونکو رسول اللہ کے اتباع کیطرف۔ اور کہا کہ اسقف نجران خبر دیا کرتا تھا آپکی نبوت اور آپکی بعثت کی پس ہو جاؤ تم اول اس امر میں پس کہا قوم سے مالک بن نویرہ نے کہ تمہارا شیخ سٹھیا گیا ہے جواب دیا اکثم نے کہ خرابی واسطے غمگین کے تنہا آدمی سے قسم اللہ کی مجھے تیرا غم نہیں ہے بلکہ عام مخلوق کا غم ہے پھر مخاطب ہوا اپنی قوم کیطرف پس تابعداری کی اوسکی اونمیں سے سو آدمیوں نے پس کوچ کیا انہوں نے یہانتک کہ جب مدینہ سے چار منزل کا فاصلہ رہگیا تو مکروہ جانا اوسکے بیٹے جبیش نے اس سفر کو پچھلی راتسے اٹھا اپنے باپکے ہمراہیوں کے اونٹوں کو ذبح کرڈالا اور اونکی مشکیں اور پکھالیں

سه الشجی الحزین والخلی من لا زوج له فانه یزید فی الوحشة ۱۲

سه شجی بمعنی غمگین۔ اور خلی وہ شخص جسکے بیوی نہ ہو پس زائد ہوتی اوسکی وحشت ۱۲ مجمع البحار۔

فقال لاصحابه اقدموا علی هذا الرجل فاعلموه بانی اشهد ان لا اله الا الله وانه رسول الله وانبسوا فقدموا علیه واسلموا ولما بلغ حاجبًا وکبیر ماخرج اکتمر حبا فی اثرہ فلما مرّا بقبرہ نحرا علیه جزورا وقال لاصحابه ماذا امرکم به قالوا امرنا بالاسلام فاسلما معهم قال ابو حاتم عاش اکتم ثلثمائة وثلثین سنة

بہاڑ ڈالیں جب وہ صبح کو اُٹھے تو اون کے پاس پانی نہیں تھا یقین کر لیا اکتم نے اپنی موت کا اور کہا اپنے ہمراہیوں سے کہ جاؤ اس شخص کے پاس یعنی رسول اللہ اور خبر دو اوسکو کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور تابعداری کرو تم اونکی پس حاضر ہوئے رسول اللہ کی خدمت میں اور اسلام لے آئے او رجبکہ حاجب و کبیر کو خبر پہونچی اکتم کے سفر کی تو وہ دونو اوسکے پیچھے چلے جب اوسکی قبر پر پہونچے تو وہاں قربانی کری اور اوسکے ہمراہیوں سے پوچھا کہ تم کو اوسنے کیا حکم کیا جواب دیا کہ اسلام لانیکا وہ دونو بھی اون کے ساتھ

هذا ما کتبه النبی صلی الله علیه وسلم لاهل قبیلة جربا واذرح

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جربا اور اذرح والوں کے لیے

قال الواقدی توالی النبی صلی الله علیه وسلم مع صاحب ایلة بجزیتهم فاخذها وکتب لهم کتابا نسخته - بسم الله الرحمن الرحیم هذا الکتاب من محمد النبی رسول الله لاهل اذرح وجربا انهم آمنون بامان الله وامان محمد صلی الله علیه وسلم وان علیهم مائة دینار فی کل رجب وافیة طیبة والله کفیل علیهم بالنصح والاحسان الی المسلمین ومن لجاء الیهم من المسلمین من المخافة والتعزیر اذا اخشوا علی المسلمین فهم آمنون حتی یحدث الیهم محمد صلی الله علیه وسلم شیئا من قتل وخروج - ورواه البخاری عن ابی حمید الساعدی فی قدومهٖ قدوم ملک ایلة - ذکرہ المواهب وقال من قوله اذا اخشوا الی آخر الکتاب - هذا بقیة الکتاب عند الواقدی کما ذکرناه

کہا واقدی نے کہ حاضر ہوئے وہ حاکم ایلہ ذاکیدا کے ساتھ جزیہ لیکر گویا مطیع ہوکر پس قبول کیا رسول اللہ نے وہ جزیہ اور لکھدیا اونکو فرمان نقل اوسکی یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد نبی رسول اللہ کی جانب سے اذرح اور جربا والوں کے لیے اس بابتہ کہ وہ اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امن میں ہیں اور اونپر سو دینار ہیں (جزیہ) ہر رجب میں پورے اور کھرے۔ اور اللہ نے حکم کیا اونکو عام مسلمانوں کے ساتھ خیرخواہی اور بھلائی کرنیکا۔ اور ان مسلمانوں کے ساتھ جو بحالت خوف یا کسی قسم کی مدد مانگنے کو اونکے یہاں پناہ گزیں ہوجاویں اور جب کبھی اندیشہ کریں وہ مسلمانوں کی جانب سے تو وہ اپنے کو امن میں سمجھیں یہانتک کہ فرمان بھیجیں اونکی بابتہ رسول اللہ صلعم خواہ قتل کا یا اخراج کا۔ روایت کیا ہے اسکو بخاری نے ابی حمید ساعدی سے ملک ایلہ کے آنے کے قصہ میں۔ اور ذکر کیا اسکو مواہب نے اور کہا قول رسول اللہ اذا اخشوا سے آخر فرمان تک کی بابتہ کہ یہ بقیہ ہے فرمان کا جیسا کہ واقدی کے نزدیک ہے جیسے کہ ذکر کیا ہے ہم نے - یہ قصہ تمام کر [illegible]

الشامی فی بتوک - جربا - بالجیم والراء المہملۃ والباء الموحدۃ - اذرح - بفتح همزۃ وسکون الذال المعجمۃ والراء والحاء المہملتین -

مہملہ اور بار موحدہ اذرح بفتح الف اور سکون ذال معجمہ اور رار اور حاء دونو مہملہ -

هذا ما کتب النبی صلی الله علیه وسلم لاهل دومة الجندل مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے دومۃ الجندل والوں کے لیے بہمراہی قطن بن حارثہ

قال الحافظ روی ابن شاهین من طریق هشام بن الکلبی باسناد له قال وفد حصین وحارثة ابنا قطن علی لنبی صلی الله علیه وسلم فاسلما وکتب لهما کتابا وقال صلے الله علیه وسلم فیه - هذا کتاب من محمد رسول الله لاهل دومة الجندل وما یلیها من طوائف کلب مع حارثة بن قطن - لنا الصاخبة من البعل ولکم الصامت من النخل علی الجارثة العشر وعلے العامرة نصف العشر - ورواه ابن سعد عن هشام بن الکلبی باسناد آخر فقال حدثنی هشام بن محمد قال حدثنی ابن ابی صالح رجل من بنی کنانة عن ربیعة بن ابراهیم قال وفد حارثة ابن قطن وحمل بن سعد انة الی رسول الله فکتب النبی صلی الله علیه وسلم لحارثة کتابا - فذکر الکتاب - الصاخبة الصیحة واضطراب الاصوات ومنه فی نعته صلے الله علیه وسلم ولا صخب بکسر الخاء المعجمة صفة مشبهة اتی لا یرفع صوته علے الناس لسوء خلقه - والصامت - ضده

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ہشام بن کلبی کے طریقے سے اونکی سند کے ساتھ کہا کہ ایلچی بنکر حاضر ہوئے حصین اور حارثہ بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لے آئے وہ دونوں اور لکھدیا رسول اللہ نے اون کو فرمان - اور تحریر فرمایا آپنے اوس میں کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کا دومۃ الجندل والوں کے لئے اور اون لوگوں کے لئے جو اون کے متعلق ہیں قبائل کلب کے حارثہ بن قطن کے ہمراہ ہمارے واسطے صاخب ہیں یعنی خچر اور تمہارے واسطے صامت ہیں یعنی کھجوریں - آباد زمینوں پر عشر ہے اور نو توڑ پر نصف عشر اور روایت کیا ہے اسکو ابن سعد نے ہشام بن کلبی سے دوسری سند کے ساتھ پس کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ہشام بن محمد نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی صالح نے جو ایک شخص ہے قبیلہ بنی کنانہ کا وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن ابراہیم سے کہا کہ حاضر ہوئے حارثہ بن قطن اور حمل بن سعدانہ رسول اللہ کی خدمت میں تو لکھا رسول اللہ نے حارثہ کے لیے ایک فرمان پھر ذکر کیا اِس فرمان کو الصاخبۃ شور اور چیخ پکار - اور اسی سے رسول اللہ صلعم کی صفت میں کہ ولا صخب بکسر خار معجمہ صفت مشبہ یعنی نہیں بلند کرتے تھے آپ اپنی آواز لوگوں پر بوجہ سوء خلق کے والصامت اوسکا ضد ہے - مقید اور خاص کر دیا اول کو بغل کے

[illegible] اہل دومۃ الجندل

قيد وخصص الاول هنا في البغل والثاني في النخل بقوله من ۔	ساتھ اور دوسرے کو نخل کے ساتھ لفظ من سے ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاهل الطائف

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل طائف کیواسطے

| قال الحافظ اخرج العسكري من طريق عنبسة بن سعد (عتبة بن سعيد) عن الزبير بن عدي عن اسيد الجعفي قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فكتب الى اهل الطائف - آن نبيذ الغبيراء حرام۔ الغبيراء - هو ضرب من الشراب يتخذه الحبش من الذرة ويسمى السكركة وقيل تعمل من الغبيراء وهو التمر المعروف وقد جاء في تحريمه حديث آخر فقال صلى الله عليه وسلم اياكم والغبيراء فانها خمر العالم اي هي مثل الخمر التي يتعارفها جميع الناس لا فصل ولا فرق بينهما في التحريم | کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے عسکری نے عنبسہ بن سعد (عتبہ بن سعید) کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زبیر بن عدی سے اور زبیر اسید الجعفی سے کہا کہ موجود تھا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپ نے اہل طائف کو کہ نبیذ غبیرا حرام ہے۔ غبیرا وہ ایک قسم کی شراب ہے جسکو حبش والے جوار سے بناتے ہیں اور اوسکا نام سکرکہ بھی ہے اور بعض نے کہا ہے وہ بنائی جاتی ہے غبیرا سے اور وہ مشہور کھجوریں ہیں۔ اور وارد ہوئی ہے اسکی تحریم میں دوسری حدیث پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بچو تم غبیرا سے پس تحقیق وہ شراب ہے عالم کی یعنی وہ مثل اوس شراب کے ہے جو متعارف ہے لوگوں میں کچھ فرق نہیں ہے اون دونوں کے حرام ہونے میں۔ |

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضاً لاهل الطائف

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کو

| قال الحافظ اخرج الدارقطني في غرائب مالك في آخر ترجمة نافع مولى ابن عمر من طريق عبد الرحمن بن خالد بن نجيح عن حبيب كاتب مالك قال قدم على مالك قوم من اهل عمان وكان فيهم رجل يقال له صداقة بن عطية بن حماس | کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی دارقطنی نے غرائب مالک میں نافع مولی ابن عمر کے اخیر ترجمہ میں عبد الرحمن بن خالد بن نجیح کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حبیب سے جو کاتب ہیں مالک کے کہا کہ مالک کے پاس ایک گروہ اہل عمان کا آیا جن میں سے ایک شخص کا نام صدقہ بن عطیہ بن حماس بن نجیہ بن حمار بن نیاق تھا اکسا دکی |

ابن نجبة بن حمار بن نياق وكان مالك يكرمه فقيل لمالك ان عنده علامة احاديث فامرني مالك ان اكتب عنه هذا الحديث فاملى علىّ قال حدثني ابي عطية قال سمعت جدى نجبة بن حمار يحدث عن جده نياق قال كنت ارعى ابلا ببادية لنا في الطائف فجاءنا كتاب رسول الله صلے الله عليه وسلم ان اسلموا وان لم تسلموا فادّوا الجزية۔

تعظیم کرتے تھے پس کہا گیا مالک سے کہ انکو چند حدیثیں یاد ہیں پس حکم دیا مجھکو مالک نے کہ لکھوں میں اونسے یہ حدیث پس لکھوایا اونہوں نے مجھکو کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ عطیہ نے اونہوں نے کہا کہ سنا میں نے اپنے دادا نجبہ بن حماد سے نجبہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے دادا نیاق سے کہا کہ میں طائف کے جنگل میں اونٹ چرایا کرتا تھا اوسی زمانہ میں آیا ہمارے پاس رسول اللہ کا فرمان۔ اسلام لاؤ تم اور اگر اسلام نہ لاؤ تو اداکرو جزیہ (یعنے ذمی بنو)

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لاهل عمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل عمان کے لیئے

ذكر البخاري وابن ابي خيثمة وسمويه في فوائده وابن السكن وغيرهم من طريق ابي جمرة عبد العزيز بن زياد الحنظلي قال حدثني ابو شداد رجل من بني ذمار (وهو قرية من قرى عمان) قال جاءنا كتاب النبي صلے الله عليه وسلم في قطعة من ادم۔ من محمد رسول الله الى اهل عمان۔ سلامٌ اما بعد فاقروا شهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله وادّوا الزكوة وخطوا المساجد وكذا وكذا والاغزوتكم۔ ابو شداد۔ الذماري۔ بالمعجمة والميم والمهملة العماني۔ قاله ابو عمر وتعقب بان ذمار من صنعاء لا من عمان وقال الرشاطي عمان بضم اوله والتخفيف موضع الحبرين وذمار قرية

ذکر کیا ہے بخاری اور ابن ابی خیثمہ نے اور سمویہ نے اپنے فوائد میں اور ابن سکن وغیرہ نے ابی جمرہ عبد العزیز بن زیاد حنظلی کے طریقہ سے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی مجھسے ابو شداد نے جو ایک شخص ہے بنی ذمار میں کا (اور وہ (ذمار) ایک گاؤں ہے عمان کے دیہات میں سے) کہا کہ آیا ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جو لکھا ہوا تھا ایک ادھوڑی کے ٹکڑے پر محمد رسول اللہ کی جانب سے اہل عمان کو بعد سلام۔ بعد اسکے معلوم ہو کہ اقرار کرو تم اِس بات کی شہادت کا کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور اِس بات کا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور ادا کرو زکوۃ اور جا نماز مسجد بنا‌ئیں اور یہہ اور یہہ (یعنی احکام متفرقہ اسلام) ورنہ لڑونگا میں تم سے۔ ابو شدّاد۔ ذماری ذال معجمہ اور میم اور رائے مہملہ عمانی کہا اسکو ابو عمرنے۔ اور اعتراض کیا ہے اسپر اسطور سے کہ ذمار صنعار کے متعلق ہے نہ عمان کے اور کہا رشاطی نے کہ عمان بضم اول اور تخفیف میم بحرین کے پرگنات میں سے ہے اور ذمار

منها ويحتمل ان كان ابو عمرو حفظه ان يكون اصله من ذمار وسكن عمان والذي يقول من اهل العلم الدمائي - بالمهملة نسبة الى دماء وهي من عمان وقاله ابن منداة وابو نعيم العماني - قوله خطوا المساجد - من الخطوة وهو بعد ما بين القدمين في المشي ومنه الحديث كثرة الخطا الى المساجد - قوله الاغر وتكم ولم يذكر فيه الجزية لانهم كانوا من العرب وليس على العرب الجزية بل فيهم الاسلام او القتل -

اوسکا ایک گاؤں ہے - اور احتمال ہے کہ ابو عمر کو ایسا یاد ہو کہ اونکی اصل تو ذمار کی ہے اور رہتے تھے وہ عمان میں - اور جو بعض اہل علم نے اوسکو دمائی - دال مہملہ کے ساتھ کہا ہے تو نسبت کی ہے اوسکی دما - دال مہملہ اور میم کی طرف جو ایک قریہ ہے عمان کا - اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اوسکو عمانی کہا ہے - قوله خطوا المساجد مشتق ہے یہ خطوۃ سے جسکے معنی ہیں فاصلہ دونو قدموں کے درمیان میں چلنے میں اور اسی سے ہے حدیث كثرةُ الخطا الى المساجد یعنے بہت جانا مسجد وغیرہ قوله والاغر وتکم - اور نہیں ذکر کیا یہاں جزیہ کا اس وجہ سے کہ تھے وہ لوگ عرب - اور عرب پر جزیہ نہیں ہے بلکہ اونپر اسلام ہے یا جہاد -

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم الى باذان ملك اليمن - وكان عاملا عليه من قبل ملك فارس كسرى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان ملک یمن کو - اور وہ عامل تھا یمن پر کسری بادشاہ فارس کیجانب سے

في الخميس قال كتب الى باذان وهو على اليمن من قبل كسرى - بلغني ان في ارضك رجلا يتنبأ فاربطه وابعثه الي - فبعث باذان قهرمانه بابويه وكان كاتبا حاسبا وبعث معه رجلا من الفرس يقال له خرخره فكتب معهما الى رسول الله يأمره ان ينصرف معهما الى كسرى فقال لبابويه انظر الرجل وما هو وكلمه وائتني بخبره فخرجا فلما بلغا الطائف وكان بها رجال من قريش مثل ابي سفيان وصفوان وغيرهما وسألاهم عن النبي صلى الله عليه وسلم قالوا انه بيثرب ولما سمع ابو سفيان وصفوان مضمون كتاب باذان فرحا وقالا اشتغل كسرى وقدم بابويه وخرخره المدينة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقاما

تاریخ خمیس میں لکھا ہے کہ کسری کی طرف سے باذان حاکم یمن کو نامہ لکھا آیا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تیرے علاقہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے پس اوسکو گرفتار کرکے میرے پاس بھیجدے پس بھیجا باذان نے اپنے مصاحبین میں سے ایک شخص جسکا نام بابویہ تھا اور منشی تھا اور حسابی اور بھیجا اوس کے ساتھ ایک فارس کا آدمی جسکا نام خرخرہ تھا پس لکھا ان دونو کے ہمراہ رسول اللہ کو نامہ حکم کرتا تھا آپکو کہ جاویں آپ اون دونو کے ہمراہ کسری کے پاس لکھا باذان نے بابویہ سے کہ ملاقات کر اس شخص سے اور معلوم کر کہ وہ کیا کہتا ہے اور اوس سے گفتگو کر اور میرے پاس خبر لا - پس کوچ کیا اون دونو نے جب وہ طائف میں پہونچے جہاں کہ اسوقت چند سرداران قریش مثل ابو سفیان اور صفوان وغیرہ کے موجود تھے تو سوال کیا اونہوں نے رسول اللہ کی بابت لوگوں نے کہا کہ وہ مدینہ میں ہیں - در حقیقہ

قد ماعليه انزلهما وامرهما بالمقام ايامًا
ثم ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم
ذات غداة لهما فلما دخلا عليه قال لهما
اجلسا فبركا على ركبهما وكلمه بابونة وقال
ان شاهنشاه ملك كسرى كتب الى الملك
باذان يامره ان يبعثه اليك من ياتيه
بك وقد بعثني اليك لتنطلق معي فان
فعلت كتبت الى ملك الملوك بكتاب ينفعك
به وان ابيت فهو من قد علمت فهو مهلكك
ومهلك قومك ومخرب بلادك واعطاه
كتاب باذان ولما اطلع رسول الله صلى
الله عليه وسلم مضمون الكتاب وسمع
حكايتهما المزخرفة تبسم ودعاهما الى
الاسلام فلم يسلما فاتى جبرئيل رسول
الله واخبره ان الله عزوجل سلط على
كسرى ابنه شيرويه فقتله فلما اتياه
من الغد قال ان ربي قد قتل الليلة
ربكما (يعني كسرى) كذا وكذا فكتب
صلى الله عليه وسلم لباذان - ان الله
وعدني ان يقتل كسرى في يوم كذا -
وبعث به معهما وقال قولا له ان اسلمت
اعطيتك ماتحت يديك فقدما على
باذان واخبراه فقال والله ماهذا كلام
ملك لننظرن ماقال فلم يلبث ان قدم
عليه كتاب شيرويه - امابعد فاني قتلت
كسرى ولم اقتله الا غضبا لفارس بما كان
يستحل من قتل اشرافها -

کتاب بھیجنا حضرت صلعم کا طرف باذان

ابوسفیان وغیرہ کو مضمون خط کی اطلاع ہوئی تو بہت خوش ہوئے
اور کہا کہ نشل کسری لہ یہ عرب کا محاورہ ہے جسکا مطلب یہ ہوا کہ
کسری جیسے سے سابقہ پڑا ہے اب معلوم ہوگا) بابونہ اور خرخرہ
رسول اللہ کے پاس مدینہ میں آئے جب وہاں پہونچے تو آپنے اون
کی مہمانی کی اور مدینہ میں ٹھیرنیکا حکم دیا پھر رسول اللہ نے اونکو کوئی
آدمی بھیجکر بلایا جب وہ آئے تو کہا بیٹھ جاؤ وہ دونو دوزانو بیٹھ گئے
اور گفتگو شروع کی بابونہ نے اور کہا کہ شاہنشاہ کسری نے نامہ لکھا
ہے ملک باذان کو جس میں اونکو حکم دیا ہے کہ تمہارے پاس
وہ ایسے شخص کو بھیجے جو تم کو وہاں لیجائے اور باذان نے
مجھے بھیجا ہے تاکہ تم میرے ہمراہ چلو پس اگر تم نے مان لیا تو
ملک الملوک کی خدمتمیں ایسی تحریر تم کو لکھدوں گا جس سے تم کو
نفع ہوگا اور اگر تم نے انکار کیا تو وہ اون لوگوں میں سے ہے جسکو
تم جانتے ہو ہلاک کردیگا تم کو اور تمہاری قوم کو اور ویران کردیگا
تمہارے ملک کو۔ اور دیا آپ کو خط باذان کا جب مطلع ہوئے
رسول اللہ صلعم خط کے مضمون پر اور اونکی بیہودہ باتیں سنیں تو
آپ مسکرائے اور اون دونو کو دعوت اسلام کی پس وہ اسلام
نہیں لائے۔ اور آئے جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ کے پاس اور
خبر دی آپکو کہ اللہ عزوجل نے مسلط کردیا کسری پر اوسکے بیٹے شیرویہ
کو جسنے اوسکو مارڈالا جبکہ وہ دوسرے روز رسول اللہ کے پاس آئے
تو آپنے فرمایا کہ آج کی رات میرے رب نے تمہارے رب (یعنی کسری) کو
مارڈالا اس طرح پس لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان کو کہ تحقیق اللہ
نے وعدہ کیا ہی مجھسے کہ مارڈالیگا کسری کو فلاں دن اور بھیجا یہ نامہ
اون دونو کے ہمراہ اور فرمایا کہ اوس سے کہنا کہ اگر تو اسلام لے آئیگا تو جو
کچھ تیرے قبضہ میں ہی وہ تجھی کو دیدونگا پس وہ دونو آئے باذان کے پاس اور
خبر دی اوسکو تو اوسنے کہا کہ قسم خدا کی یہ کسی بادشاہ کا کلام نہیں ہے (یعنی
اوس جیسا) ہم خود انتظار کرینگے اس خبر کا تھوڑے دن نہیں گذرے
تھے کہ اوسکے پاس شیرویہ کا خط آیا کہ بعد حمد کے معلوم ہو کہ میں نے کسری کو

وتجميز بعوثهم فاذا جاءك كتابي هذا فخذ لي الطاعة ممن قبلك وانظر الرجل الذي كتب اليك الكسرى فيه فلا تهيجه حتى ياتيك امري - فلما قراه قال هذا الرجل لنبي مرسل فاسلم - وكذا رواه ابو سعد النيسابوري في كتاب شرف المصطفى من طريق ابن اسحق عن الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ورواه ابن هشام عن الزهري ايضا - هكذا في بهجة المحافل وذكره صاحب سيرة الشامي في ذكر المكتوب الى كسرى باختلاف من هذا فقال قال ابو الربيع يقال ان الخبر اتي باذان بموت كسرى وهو مريض فاجتمعت له اساورته فقالوا من نومر علينا فقال اتبعوا هذا الرجل وادخلوا في دينه واسلموا وكان باذان اسلم في حيوة رسول الله صلے الله عليه وسلم - واخرجه ابو نعيم الاصبهاني في الدلائل وذكره الحافظ في الاصابة عنه -

مار ڈالا ہے اور نہیں قتل کیا بیٹے اوسکو مگر غصہ ہو کر فارس سے فائدہ کے لئے اسوجہ سے کہ وہ حلال جانتا تھا شرفائے فارس کا قتل اور روکے رکہتا تھا اون کے لشکروں کو سرحدوں پر پس جب تجھے میرا یہ خط ملے تو حاصل کر معاہدہ جماعت کا میرے لیے اون لوگوں سے جو تیرے سامنے ہیں - اور مہلت دے اوس شخص کو جسکی بابتہ تجہر کسریٰ نے لکھا تھا بس نہ چہیڑ اوسکو یہانتک کہ آئے تیرے پاس میرا حکم جبکہ پڑہا باذان نے اس نامہ کو کہا کہ یہ شخص ضرور نبی مرسل ہے پس اسلام لے آیا اسیطرح روایت کیا ہے اسکو ابو سعد نیشاپوری نے کتاب شرف المصطفے میں ابن اسحق کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور زہری روایت کرتے ہیں ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اور روایت کیا اوسکو ابن ہشام نے بہی زہری سے - اسیطرح بہجۃ المحافل میں لکہا ہے اور ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ شامی نے ذکر مکتوب الی کسریٰ میں اس سے تہوڑے اختلاف کے ساتھ پس کہا کہ کہا ابو ربیع نے کہ کہا جاتا ہے کہ باذان کو جب کسریٰ کے موت کی خبر لگی تو مریض تھا اوسکے پاس اوسکے سردار جمع ہوئے کہ ہم اپنے پر امیر کسکو بنادیں تو جواب دیا کہ تابعداری کرو اس شخص کی اور داخل ہو جاؤ اوسکے دین میں اور اسلام لے آؤ اور باذان اسلام لے آیا تہا رسول اللہ صلعم کی زندگی میں اور تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم اصبہانی نے دلائل میں اور ذکر کیا ہے اسکو حافظ نے ابو نعیم کے حوالہ سے -

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لبديل بن ورقاء

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل بن ورقا کو

اخرج ابن حجر وابن الاثير باسنادهما الى ابي بكر بن ابي عاصم قال حدثنا عبد الرحمن بن ابن عبد الرحمن بن محمد بن بشير بن عبد الله ابن سلمة بن بديل بن ورقاء قال حدثني ابي محمد عن ابيه عبد الرحمن عن ابيه محمد

تخریج کی ہے ابن حجر اور ابن اثیر نے اپنی اپنی سند ونسے جو پہونچتی ہیں ابی بکر بن عاصم کیطرف کہا ابو بکر نے کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بشیر بن عبد اللہ بن سلمہ بن بدیل بن ورقا نے کہا کہ حدیث بیان کی مجہہ سے میرے باپ محمد نے اپنے باپ عبد الرحمن سے اونہوں نے اپنے باپ محمد سے محمد نے اپنے

عن ابيه بشير عن ابيه عبدالله عن ابيه
سلمة قال دفع الى ابي بديل بن ورقاء
كتابا فقال يا بني هذا كتاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاستوصوا به فلن
تزالوا بخير مادام فيكم نسخته-

بسم الله الرحمن الرحيم- من محمد رسول
الله الى بديل بن ورقاء وسروات بني عمرو
فاني احمد اليكم الله الذي لا اله الا هو
اما بعد فاني لم اثم بالكم ولم اضع في جنبكم
وان اكرم اهل تهامة علي انتم واقربهم لي
رحما ومن معكم من المطيبين واني قد
اخذت لمن هاجر منكم مثل ما اخذت
لنفسي ولو هاجر بارضه غير ساكن مكة
الا معتمرا وحاجا واني لم اضع فيكم اذا
سلمت وانكم غير خائفين من قبلي ولا محصرين
وان الكتاب بيد علي بن ابي طالب- و
اخرجه الحافظ في ترجمة بسر بالموحدة
والمهملة ايضا بطريق ابن ابي شيبة قال
حدثنا عبد الرحيم بن سليمان عن زكريا
ابن ابي زائدة قال كنت مع ابي اسحق
السبيعي فيما بين مكة والمدينة فسايره
رجل من خزاعة فاخرج الينا رسالة
رسول الله صلى الله عليه وسلم الى خزاعة
وكتبها يومئذ كان فيها-

بسم الله الرحمن الرحيم- من محمد
رسول الله الى بديل بن ورقاء بسر
وسروات بني عمرو- فذكره ورواه الطبراني

باپ بشیر سے اونہوں نے اپنے باپ عبداللہ سے اونہوں نے
اپنے باپ سلمہ سے کہا کہ دیا مجھکو میرے باپ بدیل بن ورقاء نے
ایک خط اور کہا کہ اے میرے بیٹے یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا وصیت قبول کرو اسکی بابت ہمیشہ اچھے رہوگے
جب تلک یہ فرمان تم میں رہیگا۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمد رسول اللہ کا بدیل
بن ورقاء اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کے نام میں تمہاری طرف
ایسے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور
اسکے بعد معلوم ہو کہ میں تمہاری کسر شان نہیں کرونگا
اور نہ ناقدری کرونگا تمہارے سرداروں کی۔ اور تم تمام اہل تہامہ
میں سے مجھے عزیز ہو اور اون سب سے زیادہ رشتہ میں قریب ہو اور
اسیطرح جو لوگ تمہارے ساتھ ہوں معاہدین حلف مطیبین کے
اور جو کچھ کہ میں نے اپنے نفس کے لیے مقرر کر لیا ہے وہی مقرر کر لیا ہے واسطے اوس
شخص کے واسطے جو تم میں سے ہجرت کرے۔ اگرچہ ہجرت کرے اپنے
وطن کے علاقہ میں بشرطیکہ مکہ میں نہ ہو مگر عمرہ یا حج کی غرض سے
اور تم کو نقصان میں نہیں ڈالونگا جب میں کسی سے صلح کرونگا اور تم
میری جانب سے بیخوف رہنا اور نہ تم روکے جاؤگے (یعنی اپنے مقاصد
سے) اور تحقیق یہ تحریر علی بن ابی طالبؓ کے ہاتھ کی ہے۔ اور تخریج کی ہے
اسکی حافظ نے بسر بالموحدہ والسین المہملہ ابن ابی شیبہ کے طریقہ سے
بھی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحیم بن سلیمان نے زکریا
بن ابی زائدہ سے روایت کرکے کہا کہ تھا میں ابی اسحق سبیعی کے
ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان میں کہ ساتھ ہوا اونکے ایک شخص خزاعہ
کا پس نکالا ایک خط جو رسول اللہ کا تھا خزاعہ کیطرف۔ الفاظ
اوس کے اوس دن یہ تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے بدیل
بن ورقاء اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کی جانب پس ذکر کیا فرمان
اور روایت کیا ہے اوسکو طبرانی نے مطولاً عبدالرحمن

مطولا من رواية عبد الرحمن بن محمد بن
عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد الله بن
سلمة بن بديل بن ورقاء عن ابائه عن ابيه
الی بديل فذكره واخرجه الفاكهی فی كتاب
مكة عن عبد الرحمن به وذكر انه املاه عليهم
من كتابه واخرجه عمر بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة بديل قال كتب اليه النبی صلعم
والی بسر بن سفيان يدعوهما الی الاسلام

بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد اللہ بن سلمہ
بن بدیل بن ورقار کی روایت سے ۔ ہر ایک اون میں
کا روایت کرتا ہے اپنے باپ سے بدیل بن ورقار تک
پس ذکر کیا اوس فرمان کو اور تخریج کی ہر فاکہی نے کتاب
مکہ میں عبد الرحمن سے اوسی سند سے اور ذکر کیا اونہوں نے بیان کیا تھا
اس فرمان کو اپنی کتاب سے اور تخریج کی ہر اسکی محمد بن سعد نے طبقات
میں بدیل کے ترجمہ میں اور کہا کہ لکھا اوسکی اور بسر بن سفیان کیطرف
رسول اللہ نے فرمان ۔ بلاتے تھے آپ اونکو اسلام کی طرف ۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

لم اثم - من الی ثم وهو الكسر والدق
ومعناه يتم من اعاة شانكم **لم اضع**
من وضع يضع بمعنى حطه واخزله او
من وضع فی البيع ای خسر فی راس المال
جنب - وهو من الجانب ای لم
اخذل جانبكم يعنی انفسكم وايضا
الجنب الامراء ومنه قطع جنبا من
المشركين **تهامة** - بلاد تهامة بحجاز
من ذات عرق الی البحر وجدة **مطيبين**
اجتمع بنو هاشم وبنو زهرة وتيم
فی دار ابن جدعان فی الجاهلية وجعلوا
طيبا فی جفنته وغمسوا ايديهم فيه
كعادتهم فی العهود وتحالفوا علی
التناصر والاخذ للمظلوم من الظالم
فسموا المطيبين وشهده النبی صلی الله
عليه وسلم فی صغره مع عمومته

لم اثم مشتق ہے وثم سے جسکے معنے ہیں توڑنا اور کچلنا تو یہ
معنے ہوئے کہ پوری کیجاویگی اونکی شان کی رعایت یعنی اونکی شان
کا خیال رکھا جاویگا لم اضع مشتق ہو وضع یضع سے جسکے معنے
ہیں گرا دینا مرتبہ سے اور ذلیل کرنا یا مشتق ہے وضع فی البیع سے
بولا جاتا ہے جبکہ نقصان ہوجائے راس المال میں جنب مشتق
ہے جانب سے یعنے نہیں پست کرونگا جانب تمہاری یعنی خود تمکو
اور جنب کے معنی امرا کے بھی ہیں اور اسی سے ہی یہ قول کہ قطع الخ
یعنی علحدہ کیے چند سردار مشرکین کے تہامہ بلاد تہامہ کی حد
حجاز میں ذات عرق سے دریا اور جدہ تک ہی مطیبین جمع ہوئے
بنو ہاشم اور بنو زہرہ اور تیم ۔ زمانہ جاہلیت میں ابن جدعان کے
گھر میں ۔ اور رکھی کوئی خوشبو والی چیز ایک برتن میں اور ڈبوئے
اپنے ہاتھ اوسمیں جیسے کہ اونکی عادت تھی عہد کرنیکے وقت اور
قسمیں کھائیں آپسمیں مدد کرنے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لینے
پر پس نام رکھا گیا اونکا مطیبین اور موجود تھے اس
میں رسول اللہ صلعم جبکہ آپ چھوٹے تھے شریک
ہوئے تھے اپنے چچاؤں کے ہمراہ ۔

اخذت لمن - اخذ له ای لنصرة
اذا سلمت - هی من السلامة
او من السلم وهو الصلح -

اخذت لمن عرب کا محاورہ ہے کہ اخذ لہ یعنی مدد کی اوسکی
اذا سلمت یہ مشتق ہے سلامت سے یا مشتق ہے
سلم سے جسکے معنی صلح کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے مستنبط ہوتے ہیں

قوله من معکم من المطلبین
یدل علی ان من صالح قوما و
عاهد فیه لحلفائهم فقد تم
العهد مع الحلفاء ویجب الوفاء وان
لو یشارکهم الحلفاء فی هذا العهد
مشافهة - قوله قد اخذت
اعلم ان الهجرة فی عرف الشرع
الخروج من ارض الی ارض لوجه
الله تعالی وابتغاء لمرضاته وقد وقع
الهجرة فی الاسلام علی وجهین
الاول الانتقال عن دار الخوف
الی دار الامن کما فی هجرة الحبشة
التی وقع فی ابتداء الاسلام
هاجر الیها بعض الصحابة وکالهجرة
من مکة الی المدینة من بعض
الصحابة قبل هجرة النبی صلی الله
علیه وسلم الیها واستقرار الاسلام
والثانی الانتقال من
دار الکفر الی دار الاسلام وذلک
بعد استقرار صلی الله علیه
وسلم بالمدینة وهجرة المسلمین

قولہ من معکم من المطلبین۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات
پر کہ جو شخص کہ صلح کرے ایک قوم سے اور معاہدہ کرے اوس
صلح میں اپنے ہم عہدوں کے ساتھ بھی تو پورا ہوجاتا ہے عہد حلفاء
کے ساتھ اور واجب ہوتا ہے اوسکا پورا کرنا۔ اگرچہ نہ شریک ہوں
حلفاء اونکے ساتھ اس عہد میں رو در رو قولہ قد اخذت۔ جان تو
کہ ہجرت کے معنی عرف شرع میں یہ ہیں کہ نکل جانا ایک جگہ سے
دوسری جگہ اللہ کے واسطے اور اوسکی مرضی چاہنے کے لیے۔
اور واقع ہوئی ہے ہجرت اسلام میں دو طرح اول تو چلا جانا خوف
کی جگہ کو چھوڑ کر دار الامن کی طرف جیسے کہ ہجرت حبشہ وہ جو واقع
ہوئی ابتداء اسلام میں۔ ہجرت کی حبشہ کیطرف بعض صحابہ نے
اور جیسیکہ ہجرت بعض صحابہ کی مکہ سے مدینہ کیطرف قبل ہجرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور استقرار اسلام کے اور دوسرا
چلا جانا دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف اور یہ ہجرت ہوئی بعد
استقرار رسول اللہ صلعم کے مدینہ میں اور ہجرت جمیع مسلمانوں کی
مدینہ کی طرف مکہ اور غیر مکہ سے اور اس وقت ہجرت
شائع اور مخصوص ہوگئی تھی مکہ سے مدینہ کی طرف
یہاں تک کہ فتح ہوا مکہ پس جاتا رہا اختصاص۔ اور حدیث
لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد و نیۃ (یعنی نہیں ہے ہجرت
بعد فتح مکہ کے لیکن جہاد ہے اور نیت) تو مراد اوس سے
یہ ہے کہ نہیں واجب ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے مکہ
سے کیونکہ اب ہوگیا وہ دار الاسلام اور باقی رہ گیا حکم

اليه من مكة وغيرها وكانت الهجرة
اذ ذاك شاعت وتخصصت بالانتقال
من مكة الى المدينة الى ان فتحت
مكة فارتفع الاختصاص وحديث
لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد
ونية المراد به لا هجرة بعد فتح
مكة منها لانها صارت دار الاسلام
وبقي الانتقال من دار الكفر لمن قدر
عليه وهو المراد من قوله صلى
الله عليه وسلم لا ينقطع الهجرة
حتى ينقطع التوبة وحكمه ان
يدع اهله وماله لا يرجع في شيء
من ذلك وينقطع بنفسه الى مهاجره
ولهذا كان النبي صلى الله عليه وسلم
يكره الموت بارض هاجر منها و
قال اللهم لا تجعل منايانا بمكة
الا اذا صارت ارضه دار الاسلام
فيجوز رجوعه اليها وللهجرة معنى
اٰخر روى الامام احمد في مسنده
الهجرة ان تهجر الفواحش ما ظهر
وما بطن وتقيم الصلوة وتوتي الزكوة
فانت مهاجر وان مت بالحضر۔
واسناده حسن۔ فصارت الهجرة
هجرتان روى الامام احمد ايضًا الهجرة
هجرتان احدهما ان تهجر السيئات
والاخرى ان يهاجر الى الله ورسوله
ولا تنقطع الهجرة (اى بمعنى ان يهجر السيئات)

چلے جانے کا دار الکفر سے اوس شخص کو جو قادر ہو اور یہی مراد
یہی مراد ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینقطع الہجرۃ
حتے ینقطع التوبۃ (یعنی نہیں منقطع ہوگی ہجرت جب تلک کہ
نہ منقطع ہو توبہ) اور حکم اوسکا یہ ہے کہ چھوڑ دے اپنی
اہل ومال کو (اگر اون کی وجہ سے ہجرت میں حرج واقع ہوتا
ہو) نہ رجوع کرے اون میں کسی میں اور چلا جاسے اپنی جان
سے کر اوس جگہ جہاں کی ہجرت کا ارادہ کیا ہے اور اسی
سے رسول اللہ وہاں مرنا بھی برا جانتے جہاں سے کہ
ہجرت کی ہو۔ اور فرمایا آپ نے کہ اے اللہ نہ کر تو ہماری
موت مکہ میں مگر جبکہ وہ جگہ جہاں سے کہ ہجرت کی ہے
دار الاسلام ہو جاسے تو جائز ہے لوٹنا اوس کی طرف۔
اور ہجرت کے ایک معنی اور بھی ہیں روایت کی ہے
امام احمد نے اپنی مسند میں کہ ہجرت یہ ہے کہ چھوڑ دے
تو بری باتیں ظاہر و باطن اور نماز پڑھی اور زکوۃ دی
تو تو مہاجر ہوگا (یعنی مہاجر کے حکم میں ہوگا) اگرچہ مرے
تو اپنے وطن میں ہی۔ اور اسناد اس کی حسن ہے
پس ہوئی ہجرت دو قسم کی۔ امام احمد نے روایت
کیا ہے کہ ہجرت دو قسم کی ہے ایک تو یہ کہ چھوڑ دی
جاویں بری باتیں اور دوسرے یہ کہ ہجرت کی جاوے
اللہ اور اوس کے رسول کی طرف اور نہیں منقطع
ہوگی ہجرت (یعنی ہجرت بایں معنی کہ چھوڑ دے جاویں
گناہ) جب تک کہ توبہ مقبول ہے اور اسکا مصرح
ہے قول رسول اللہ لا ینقطع الہجرۃ میں۔ یعنے وہ
فرض ہے ہر مسلمان پر ہر حال میں اور یہ دوسری
تاویل ہے دونو حدیثوں کے دفع تعارض کی۔

قولہ ولو ہاجر بارضہ۔ فائدہ دیا اس قول نے اس
بات کا کہ رسول اللہ صلعم نے نہیں فرض کیا اوپر

ما كانت التوبة مقبولة وحكمه مصرح
في قوله لا تنقطع الهجرة يعني انه فرض
على كل مسلم في كل حال وهذا توجيه
آخر لدفع التعارض بين الحديثين
قوله ولو هاجر بارضه افاد
ان النبي صلى الله عليه وسلم لم
يفترض عليهم الخروج من ارضهم
الى المدينة بل افترض عليهم هجران
ما نهى الله كما يدل عليه قوله بارضه
وقوله غير ساكن مكة ويحتمل ان
يراد بالارض ارض بلده فالمعنى ان
يترك بلده ويذهب الى غيره
من البلد يأمن فيه الكفر كالحبشة يعنيه
مثلا فيستقيم الهجرة بكلا معنييه
فكان صلى الله عليه وسلم افترض عليهم
الهجرتان **قوله اذا اسلمت**۔ يفيد
ان المعاهد اذا عاهد عهداً يجب عليه
ان يراعي حلفاءه۔

چھوڑنا ممنوعات شرعیہ کا جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر
قول رسول اللہ کا بارضہ اور قول رسول اللہ کا
غیر ساکن مکۃ۔ اور احتمال ہے کہ مراد لیجاوے
ارض سے اوس کے وطن کی ارض متعلقہ پس
معنے یہ ہونگے کہ چھوڑ دے اپنے وطن کو اور چلا
جاوے دوسرے شہر میں جہاں امن پاوے کفر
سے جیسے حبشہ مثلاً پس درست ہوجاوے گی
ہجرت اپنی دونو معنے کے اعتبار سے۔ پس فرض
کیں اونپر رسول اللہ نے دونو ہجرتیں۔ قولہ اذا اسلمت
فائدہ دیا اس بات کا کہ عہد
کرنے والا جب معاہدہ کرے
کسی سے تو واجب ہے
اوس پر کہ خیال
رکھے اپنے
حلفاء کا
بھی

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بكر بن وائل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے قبیلہ بن بکر وائل کے لئے

اخرج البغوي والامام احمد قال حدثنا
عبد الله قال حدثني ابي قال حدثنا
يونس وحسين قالا حدثنا شيبان
عن قتادة قال حدث مرثد بن ظبيان
قال جاءنا كتاب من محمد رسول الله فما
وجدنا له كاتبا يقرأه علينا حتى قرأه

تخریج کی ہے بغوی اور امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی
ہم سے عبد اللہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس اور حسین نے کہا ان دونوں
نے کہ حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے قتادہ سے روایت
کر کے کہا کہ حدیث بیان کی مرثد بن ظبیان نے کہا آیا ہمارے پاس
فرمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے ہم کو کوئی منشی نہیں ملا

راجل من ضبیعۃ نسخۃ من محمد رسول اللہ ۔ الی بکر بن وائل اسلموا تسلموا۔

قال الحافظ واخرجہ ابن مندۃ وابو نعیم من طریق محمد بن ہشام عن عمیر بن حاجب بن یزید بن شہاب عن ابیہ عن جدہ قال وفدت انا وخمسۃ۔ الحدیث وقال ایضا اخرج ابن السکن من طریق عمرو بن حیحۃ قال حدثنی عمیر بن حاجب بن یونس من شہاب بن زبیر بن منذعور بن ظبیان بن سلمۃ قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ان مرثد بن ظبیان ہاجر۔ فذکر فیہا الکتاب ۔ واخرج ابوبکر الشیرازی فی الالقاب من طریق احمد بن یعقوب بسندہ الی شہاب بن زبیر قال واخرجہ خلیفۃ بن خیاط فی تاریخہ ۔

جو وہ ہم کو سنا تا یہاں تک کہ پڑہا اوسکو قبیلہ ضبیعہ کے ایک شخص نے ۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں کہ محمد رسول اللہ کی جانب سے بکر بن وائل کیطرف ۔ اسلام لے آؤ تم سلامت رہوگے۔ کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے محمد بن ہشام کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمیر بن حاجب بن یزید بن شہاب سے عمیر اپنے باپ سے اور اون کے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہا کہ ایلچی بنا میں اور پانچ شخص ۔ الحدیث اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن السکن نے بھی عمرو بن حیحہ کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے عمیر بن حاجب بن یونس بن شہاب بن زبیر بن منذعور بن ظبیان بن سلمہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے اونہوں نے روایت کی اپنے دادا سے کہ مرثد بن ظبیان نے ہجرت کی ۔ پس ذکر کیا اس قصہ میں فرمان کا اور تخریج کی ہے ابو بکر شیرازی نے القاب میں احمد بن یعقوب کے طریقہ سے اون کی سند پہونچتی ہے شہاب بن زبیر تک ۔ کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اس کی خلیفہ بن خیاط نے اپنی تاریخ میں ۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لبلال بن حارث المزنی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو

اخرج ابو داؤد من کتاب القطائع باسانید عن عوف المزنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطع بلال بن الحارث المزنی معادن القبلیۃ جلسیہا وغوریہا وقال غیرہ جلسیہا

تخریج کی ہے ابو داؤد نے کتاب القطائع میں مختلف سندوں کے ساتھ عوف مزنی سے روایت کرکے کہ جاگیر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو قبیلہ کی کہانیں نشیب کے زمین کی بھی اور بلندی کی بھی ۔ اور زمین قابل کاشت بیت المقدس

وغورها وحيث يصلح الزرع من قدس ولم يعطه حقا لمسلم وكتب له في ذلك كتابا ۔

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ هذا ما اعطى محمد صلى الله عليه وسلم بلال بن الحارث المزني اعطاه معادن القبلية جلسيها وغوريها (جلسيها وغورها) وحيث يصلح الزرع من قدس ولم يعطه حقا لمسلم وكتب ابي بن كعب ۔

میں اور نہیں دیا آپ نے حق کسی مسلمان کا (یعنی ظلماً غصب کر کے) اور لکھدیا اِس بابتہ یہ فرمان ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ عنایت کیا رسول اللہ نے بلال بن حارث مزنی کو۔ دیں آپ نے اوسکو قبیلہ کی کانیں نشیب کے زمین کی بھی اور بلند زمین کی بھی۔ اور زمین قابل کاشت بیت المقدس کی۔ اور نہیں دیا آپ نے حق کسی مسلمان کا اور لکھا اس کو ابی بن کعب نے ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بني زهير

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی زہیر کی طرف

اخرج الامام احمد وابو داؤد والنسائي من طريق الجريري عن ابي العلاء وهو يزيد بن عبد الله بن الشخير قال كنا في سوق الابل فجاء اعرابي اشعث الراس معه قطعة اديم احمر قال افيكم من يقرأ قلت نعم فاخذته فاذا فيه ۔

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى بني زهير بن اقيش حي من عكل انهم ان شهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وفارقوا

تخریج کی ہے امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے جریری کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن الشخیر سے کہا کہ تھے ہم اونٹوں کے بازار میں کہ آیا ایک اعرابی جس کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود تھے اور اوس کے پاس ایک چمڑے کا ٹکڑا تھا اوس نے پوچھا کہ تم میں کوئی پڑھا ہوا ہے میں نے کہا ہاں میں نے وہ ٹکڑا اوس سے لیلیا تو اوس میں لکھا تھا کہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کے نام جو ایک قبیلہ ہے عکل کا یہ مضمون کہ اگر وہ گواہی دیں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی محمد اللہ کے رسول ہیں اور علیحدہ ہوجائیں مشرکین سے

المشركين واقاموا الصلوة واتوا
الزكوة واقروا بالخمس من غنائمهم
ولسهم النبي صلى الله عليه وسلم
وصفيه فانهم آمنون بامان
الله وامان رسوله۔

قال الزرقاني واخرجه ابن قانع
والطبراني وفيه فسألنا عنه
فقيل هذا نمر بن تولب واخرجه
ابن الاثير بسنده الى ابي العلاء
المذكور وذكره ابن عبد البر
في الاستيعاب۔

واخرجه محمد بن سعد في الطبقات
في ترجمة نمر بن تولب قال اخبرنا
عمرو بن عاصم الكلابي في بعض
الحديث الذي رواه لنا اسمعيل
ابن علية من حديث يزيد بن
عبد الله بن الشخير قال اتانا رجل
من عكل ومعه كتاب من رسول
الله صلى الله عليه وسلم في قطعة جراب
كتبه لهم۔

من محمد رسول الله الى بني زهير
ابن اقيش والرجل هو النمر بن
تولب الشاعر وبنو زهير بن
اقيش بطن من عكل۔

اقيش بضم الهمزة وفتح القاف
وسكون تحتانية والمعجمة قبيلة
من عكل وهم اولاد عوف بن

اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اقرار کریں
خمس دینے کا اپنے مال غنیمت سے اور اقرار کریں
رسول اللہ کا حصہ اور آپ کی پسند کردہ چیز دینے کا
تو وہ بے خوف ہیں اللہ اور اوس کے رسول کی
پناہ کے ساتھ۔

کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن قانع اور
طبرانی نے اور مذکور ہے اوس میں کہ پس سوال کیا ہم نے
اوس شخص کی بابت تو بیان کیا گیا کہ نمر بن تولب ہیں اور
تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اپنی سند کے ساتھ جو
پہونچتی ہے ابو العلا مذکور کی طرف اور ذکر کیا ہے اسکو ابن
عبد البر نے استیعاب میں۔

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں نمر
بن تولب کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہم کو عمرو بن عاصم
کلابی نے بعض اوس حدیث میں جسکو روایت کیا ہے
ہمارے لئے اسمٰعیل بن علیہ نے یزید بن عبد اللہ بن
شخیر کی حدیث سے کہا کہ آیا ہمارے پاس ایک آدمی عکل
کا اور اوس کے ساتھ ایک فرمان تھا رسول اللہ صلعم کا
ایک چمڑے کے ٹکڑے میں جو اون کے لیے
لکھا تھا۔

محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش
کی جانب۔ اور وہ آدمی نمر بن تولب شاعر تھا اور
بنو زہیر بن اقیش ایک شاخ ہے قبیلہ عکل
کی۔

اقیش بضم ہمزہ اور فتح قاف اور سکون یا
تحتانیہ اور شین معجمہ ایک قبیلہ ہے عکل کا اور وہ
اولاد ہیں عوف بن عبد مناف بن اد العکلی کی۔
پرورش کیا اون کو اون کی ماں نے پس نسبت

عبد مناف بن اد لانه حضنتهم امهم
فنسبوا اليها- **صفي**- هو ما يأخذه
رئيس الجيش لنفسه من الغنيمة
قبل القسمة والصفية مثله و
جمعه الصفايا ومنه الصفية كانت
من الصفي اي صفية بنت حيي كانت
مما اصطفاه النبي صلے الله عليه وسلم
من غنيمة خيبر-
ويستنبط منه- ان للامام ان
يختص من الغنيمة بشيئ لا يشاركه
فيه غيره وهو الذي يقال له الصفي
ومن الدليل عليه ايضا ما روي
عن ابن عباس ان النبي صلے الله
عليه وسلم تنفل سيفه ذو الفقار
يوم بدر اخرجه احمد والترمذي وقال
بعضهم لا يجوز للامام ان يأخذ من الغنيمة
الا الخمس ودليلهم قوله عز وجل-
واعلموا انما غنمتم من شيئ فان لله
خمسه وللرسول- الآية- وما رواه
الطبراني في الاوسط من حديث ابن
عباس كان رسول الله صلے الله عليه وسلم
اذا بعث سرية فقسم خمس الغنيمة فضرب
ذلك الخمس في خمسه ثم قرأ-
واعلموا- انما غنمتم الآية- وكذا
ما روي عن عمرو بن عنبسة في
حديثه المرفوع لا يحل لي من غنائمكم
مثل هذا الا الخمس وقالوا ان حكم

کی گئی اوسی کی طرف
صفی وہ چیز جس کو پسند کرے سردار لشکر اپنے واسطے
غنیمت تقسیم ہونے سے اول اور صفیہ اوسی کی طرح
ہے اس کی جمع صفایا- اور اسی سے ہے کہ الصفیۃ کانت
من الصفی- یعنی ام المومنین صفیہ بنت حیی تھیں
اون چیزوں میں سے جن کو پسند کر لیا تھا
اپنے واسطے رسول اللہ نے غنیمت خیبر میں
سے-
اور مستنبط ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ جائز
ہے امام کو مال غنیمت میں سے اپنے لیے کوئی چیز
پسند کرے جس میں دوسرا شریک نہ ہو اور اسی کو
صفی کہتے ہیں اور دلیل اسکی وہ حدیث یہی ہے جو
مروی ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ نے پسند
کی تھی اپنی تلوار ذوالفقار بدر کے دن یعنی مال غنیمت
میں سے تخریج کی ہے اسکی امام احمد اور ترمذی نے
اور بعض کا قول ہے کہ امام کو سوا خمس کے مال
غنیمت میں سے اور کچھ لینا جائز نہیں ہے اون کی
دلیل قول اللہ عز وجل کا- واعلموا- الخ ہی یعنی جان لو
اس بات کو کہ جب تم کچھ مال غنیمت لاؤ تو اوس میں
سے خمس اللہ اور اوس کے رسول کا ہے- الآیۃ-
اور دلیل اون کی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے
طبرانی نے اوسط میں ابن عباس سے کہ جب بھیجتے
تھے رسول اللہ کوئی لشکر تقسیم کرتے تھے آپ مال غنیمت کو
پانچ حصہ پھر اوس خمس کو پانچ حصہ کیا کرتے تھے پھر فرماتے تھے کہ
واعلموا انما غنمتم- الآیۃ- اور اسیطرح وہ حدیث جو مروی ہے عمرو
بن عنبسہ سے مرفوعاً فرمایا آپ نے کہ نہیں جائز ہے تمہارے
مال غنیمت میں سے مثل اسکے کچھ مگر خمس اور کہا علمانے کہ

الصفی کان قبل نزول الآیة واجاب الاولون بان الآیة ساکتة عن حکم الصفی وثبت حکمه بما روی فلاضیر واما حدیث عمرو یعنی لا یحل لی ثم معناه علی طریق الغلول کما وقع فی سبب ورود هذا الحدیث ویدل علیه قوله صلی الله علیه وسلم مثل هذا۔ فی حدیث المذکور۔

صفی کا حکم آیت اُترنے سے پہلے تھا اور جواب یا اول مذہب والوں نے کہ آیت میں صفی کے حکم کا کچھ بیان نہیں ہے (بلکہ) ثابت ہے اوسکا حکم اِس حدیث سے جو بیان کی گئی پس کچھ حرج نہیں ہے (یعنی اس کے ثبوت میں) اور حدیث عمرو بن عنبسہ کے یعنی لا یحل لی تو معنی اوسکے یہ ہیں کہ نہیں حلال ہے مجھکو بطور قسمت اور غلول کے جیسیکہ اس حدیث کا قصد و سیر دلالت کرتا ہے اور دلالت کرتا ہے اِس تاویل پر قول رسول اللہ صلعم کا مثل ہذا حدیث مذکور میں

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی بنی نهد

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی نہد کی طرف

عن عمران بن حصین قال قدم وفد بنی نهد بن زید علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال طهفة بن رهم النهدی یشکوا الجدب الیه فقال یا رسول الله اتیناک من غوری تهامة باکوار المیس ترتمی بنا العیس نستحلب الصبیر ونستخلب الخبیر ونستعضد البریر ونستخیل الرهام ونستجیل الجهام من ارض غائلة النطاء غلیظة الوطاء قد نشف المدهن ویبس الجعثن وسقط الاملوج ومات العسلوج وهلک الهدی ومات الودی برئنا الیک یا رسول الله من الوثن والعنن وما یحدث الزمن لنا دعوة الاسلام وشرائع الاسلام ما طما البحار وقام تعار ولنا نعم همل اغفال ما تبل ببلال ووقیر کثیر الرسل قلیل الرسل اصابتها السنیة الحمراء مؤزلة لیس لها علل ولا نهل۔

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ بنی نہد بن زید رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس کھڑے ہوئے طہفہ بن رہم نہدی شکایت کرتے تھے قحط سالی کی پس کہا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کی خدمت میں تہامہ کی جانب نشیب سے حاضر ہوئے ہیں درخت پیلو کی کاٹھیوں پر بھگا لائے ہمکو اونٹ چاہتے ہیں ہم بارش اور کاٹتے ہیں ہم جانوروں کے اون اور پیلو کے پھل توڑتے ہیں (یعنی ان چیزوں پر ہماری بسر ہے) کم برسنے ہی بارش کی اُمید کرتے ہیں ابر کو اپنے اوپر گھومتا ہوا خیال کرتے ہیں (ہم اوس ملک کے ہیں جس کی مسافت مسافر کو ہلاک کرنیوالی ہے جس میں چلنا دشوار ہے تحقیق خشک ہو گئے پہاڑوں کے گڈہوں کے پانی اور درخت سوکھ گئے پتیاں گر پڑیں اور ٹہنیاں خشک ہو گئیں قربانی کے جانور ہلاک ہو گئے کھجور سوکھ گئی ہم آپکے پاس شرک اور ظلم اور حوادث زمانہ سے بیزار ہو کر آگئے ہیں یا رسول اللہ قبول کیا ہمنے دعوت اسلام کو اور احکام اسلام کو جبتک کہ سمندر موجیں مارے اور تعار پہاڑ قائم رہے (یعنی قیامت تک) اور ہمارے لیے آوارہ اونٹ کے گلہ ہیں جنمیں دودہ نہیں ہی کا نام نہیں اور بکریوں کے گلہ میں جو چرنیکے لیے دور جاتے ہیں اور دودہ کم دیتی ہیں کیونکہ

فقال صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء
لہم۔ اللہم بارک لہم فی محضہا ومخضہا
ومذقہا وابعث راعیہا فی الدثر بیانع الثمر
وافجر لہ الثمد وبارک لہ فی المال والولد
من اقام الصلوۃ کان مسلما ومن اتی الزکوۃ
کان محسنا ومن شہد ان لا الہ الا اللہ کان
مخلصا لکم یا بنی نہد ودائع الشرک ووضائع
الملک لا تلطط فی الزکوۃ ولا تلحد فی الحیوۃ
ولا تتاقل عن الصلوۃ۔ ثم کتب معہ کتابا
الی بنی نہد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول
اللہ الی بنی نہد بن زید السلام علی من
آمن باللہ عزوجل ورسولہ۔ لکم یا بنی نہد
فی الوظیفۃ الفریضۃ ولکم الفارض والفریش
وذو العنان الرکوب والفلو الضبیس لا یمنع
سرحکم ولا یعضد طلحکم ولا یحبس درکم
ما لم تضمروا الاماق وتاکلوا الرباق من اقر
بما فی ہذا الکتاب فلہ من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الوفاء بالعہد والذمۃ و
من ابی فعلیہ الربوۃ۔

قال الحافظ اخرجہ ابن عساکر فی کتاب الامثال
والدیلمی وابن الاعرابی فی معجمہ وابو نعیم
کلہم من طریق عوام بن الحوشب عن الحسن
عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ورواہ
ایضا زبیر بن معویۃ عن لیث بن ابی سلیم
عن حبۃ العرنی عن حذیفۃ الیمان مثلہ
باختلاف یسیر قال ابن الاثیر وذکر صاحب

قحط سالی سے قحط زدہ ہوگئی ہیں گھاٹ پر اونکو پانی میسر ہوتا ہے
نہ صبح کا نہ شام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دعا دیکر
فرمایا کہ اے اللہ برکت دے تو اونکے خالص دودہ میں اور گھی نکلے
ہوئے دودہ میں اور لسی میں اور اونکے چرواہے کو پہونچا تو
سبز جنگل میں پختہ پھلوں پر اور بہت کردے اونکے لیے پانی
اور اونکے مال اور اولاد میں برکت دے۔ جو اونمیں سے نماز پڑھے
وہ مسلمان ہے جس نے زکوۃ دی اوسنے درجہ احسان کا پایا
اور جس نے گواہی دی کہ اللہ ایک ہے اوسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ
مخلص ہی معاذ اللہ ہیں تمہارے لیے اے بنی نہد امانات عہد شرک
کے اور تم سے اوسیقدر صدقات لیے جاوینگے جسقدر دیگر بلاد اسلام
سے زکوۃ اور عشر سے تمام عمر نہ پہرنا اور نماز میں سستی نہ کرنا پہر اونکو بنی نہد
کیلیے ایک فرمان لکھدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی
جانب سے بنی نہد بن زید کیطرف سلام ہو اوسپر جو ایمان لائے اللہ
اور اوسکے رسول پر اے بنی نہد بوڑہے اونٹ اور بیمار اور مریض جانور کو
رکھنا یعنی زکوۃ میں مت دینا اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور
اور اسیطرح سواری کا بنایا ہوا گھوڑا اور کمسن اونٹنی کا بچہ۔ نہ روکا جاویگا
تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ
روکے جاوینگے دودہ کے جانور جبتک کہ نہ پیدا کروگے دلمیں
بغض اور نہ توڑوگے عہد کو جسنے اقرار کیا اوس سب کا جو اس
فرمان میں ہے اوسکے واسطے تو رسول اللہ کیجانب سے عہد کا پورا کرنا واجب ہے
اور جسنے انکار کیا تو اوسپر زیادتی ہے یعنی دوہری زکوۃ۔ گویا جرمانہ
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے اپنی کتاب الامثال میں
اور دیلمی نے اور ابن الاعرابی نے اپنی معجم میں اور ابو نعیم نے سب نے
عوام بن حوشب کے طریقہ سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں
حسن سے اور حسن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اور روایت کیا ہے اسکو
زبیر بن معویہ نے بھی لیث بن ابی سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں حبہ عرنی
سے وہ حذیفہ الیمان رض سے۔ اس تھوڑے اختلاف کیساتھ بیان کیا ہے

سیرة المحمدیة عن علی رضی الله عنه فی روایتہ الطویلة وفیہا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم بارک لهم فی محضها ومخضها ومذقها واحبس الزمن بیانع الثمر وابعث راعیها فی الدثر وافجر لهم الثمد وبارک فی الولد ثم کتب معهم کتابا نسخته ــ
بسم الله الرحمن الرحیم ــ من محمد رسول الله الی بنی نهد ــ السلام علیکم ــ من اقام الصلوة کان مومنا ومن اتی الزکوة کان مسلما ومن شهد ان لا اله الا الله لم یکتب غافلا لکم فی الوظیفة الفریضة ولکم الفارض والفریش وذو العنان الرکوب والفلو الضبیس لا یمنع سرحکم ولا یعضد طلحکم ولا یحبس درکم مالم تضمروا الرماق ولم تاکلوا الرباق من اقر فله الوفاء بالعهد والذمة ومن ابی فعلیه الربوة ــ
واما طهفة بن زبیر فهکذا سماه ابن عبد البر فی الاستیعاب بالفاء واما ابن مندة وابو نعیم فحکی عنهما ابن الاثیر فی اسد الغابة انهما سمیاه طهیه بالیاء التحتانیة واما طخفه بالخاء المعجمة والفاء ونغنه بالغین المعجمة والنون وطقفه بالقاف والفاء فذکرها الشهاب الخفاجی فی شرح الشفا ــ

اسکو ابن اثیر نے۔ اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیر محمدیہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے اپنی طویل روایت میں اور اس روایت میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے اللہ برکت دے اونکے خالص دودھ میں اور اونکے گھی نکالے ہوئے دودھ میں اور اونکی لسی میں اور روکدے زمانہ کو پختہ پھلوں کے ساتھ یعنی پختہ پھل پیدا کر اور بھیج دے اونکے چرواہے کو سبز جنگل میں اور بہت کردے اونکے لیے پانی اور برکت دے اونکی اولاد میں پھر لکھا اونکے لیے ایک فرمان الفاظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کیجانب سے بنی نہد کیجانب۔ السلام علیکم جو شخص کہ نماز پڑھے وہ مومن ہے اور جو شخص کہ زکوۃ دے وہ مسلمان ہے اور جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے وہ غافل نہیں لکھا جاویگا۔ تمہارے واسطے ہیں بوڑھے اونٹ اور بیمار مریض جانور۔ اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور اسیطرح سواری کا بنایا ہوا گھوڑا اور بچھیرا نہایت بچہ۔ نہ منع کیا جاویگا تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ روکے جاوینگے دودھ کے جانور جبتک کہ جس شخص نے اقرار کیا اسکا پس اوسکے واسطے عہد پورا کرنا واجب ہے اور جسنے انکار کیا تو اوس پر زیادتی ہے۔ طہفہ بن زہیر کے نام میں اختلاف ہے اسی نام کیساتھ بیان کیا ہے اونکو ابن عبد البر نے استیعاب میں یعنی فا کیساتھ لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم پس نقل کیا اون دونوں سے ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ اونہوں نے انکا نام طہیہ بیار تحتانیہ لکھا ہے لیکن طخفہ خاء معجمہ اور فاء اور نغنہ تاء فوقانیہ غین معجمہ اور نون اور طقفہ قاف اور فاء پس ذکر کیا ان تینوں ناموں کو شہاب خفاجی نے شرح شفا میں۔

غرائب الالفاظ التی وردت فی القصة والکتاب

اون لغات کے شرح جو اس فرمان اور روایت قصہ میں وارد ہوئے ہیں

غوری بفتح المعجمة ما انحدر من الارض

غوری بفتح غین معجمہ پست زمین۔ اضافت کی گئی اسکی

اقاضيف الى تهامة يعني ما انحدر من ارض
تهامة - اكوار - جمع كور وهو رحل البعير
الميس - بفتح الميم شجر يعمل منه الرحال
ترتمي - من الارتماء وهو القصد - العيس
بكسر المهملة الابل البيض الى صفرة والمراد
هنا الابل مطلقا - نستحلب بالمهملة اى
نطلب المطر - الصبير - وهو سحاب
ابيض متراكب متكاثف - نستخلب
بالمعجمة اى نقطع - الخبير - وهو الوبر
نستعضد - اى نقطع - البرير -
ثمر العراك اى كانوا ياكلونه في الجدب
بقلة الزاد - نستخيل بالخاء المعجمة
والتحتانية اى نتخيل - الرهام - بكسر
الراء المهملة وهي الامطار الضعيفة واحدها
رهمة بضم المهملة اى نتخيل الماء في
سحاب قليل - نستجيل بالجيم والتحتانية
نراه جائلا يذهب به الريح ههنا وههنا
الجهام - بفتح الجيم السحاب الذي فرغ
ماءه - غائلة - التي تهلك سالكها
النطاء - بكسر النون والمهملة البعيد
يقال بلد نطي اى بعيد - غليظة الوطأ
اى يعسر فيه الوطأ وهو المشي - نشف
اى يبس - مداهن - بفتح الميم
والهاء الحفرة في الجبل يجتمع فيها الماء -
جعثن - بكسر الجيم وسكون المهملة
وكسر المثلثة اصل النبات - ايلوح بفتح
الهمزة واللام والجيم ورق شجر يشبه الطرفا

تہامہ کی طرف یعنے تہامہ کی نشیب کی زمین۔
اکوار جمع ہے کور کی مراد اونٹ۔ میس بفتح میم وہ درخت
جس کے اونٹوں کے ساز بنائے جاتے ہیں ترتمی مشتق ہے
ارتمار سے جس کے معنی قصد کرنیکے ہیں عیس بکسر عین مہملہ
زردی مائل سپید اونٹ یہاں مراد مطلق اونٹ ہیں نستحلب
حار مہملہ یعنی طلب کرتے ہیں ہم بارش الصبیر سپید ابر
(دو ڈیا بادل) خوب چھایا ہوا اور غلیظ گہر نستخلب خار معجمہ
یعنی کاٹتے ہیں ہم الخبیر اون پشم نستعضد یعنے
کاٹتے ہیں ہم البریر پیلو کا پھل یعنے کہاتے تھے اوسکو
قحط سالی میں بوجہ کمی اناج وغیرہ کے نستخیل خار معجمہ
یار تحتانیہ یعنی خیال کرتے ہیں ہم الرہام بکسر رار مہملہ کم
بارش (مہوار) اسکا واحد رہمۃ ہے بضم رار مہملہ پس یعنے
یہ ہوئے کہ گمان کرتے ہیں ہم بارش کا تھوڑے ابر میں۔
نستجیل جیم۔ یار تحتانیہ۔ دیکھتے ہیں ہم اون کو گھومتے ہوئے
لیجاتی ہے اونکو ہوا کبھی یہاں کبھی وہاں الجہام بفتح جیم
وہ ابر جو اپنا پانی برسا چکا ہو۔ غائلہ وہ راستہ جسکا
چلنے والا ہلاک ہو جائے۔ النطاء بکسر نون وطار مہملہ
دور بولا جاتا ہے بلد نطی یعنی دور۔ غلیظۃ الوطاء
یعنی سخت ہو اوس میں چلنا نشف یعنی خشک ہوگیا
مدہن بضم میم اور ہار ہوز پہاڑ کا گڑھا جس میں پانی
جمع ہو جائے جعثن بکسر جیم اور سکون عین مہملہ
اور کسر ثار مثلثہ گہانس کی جڑ۔ الیلوج بضم ہمزہ اور
لام اور جیم اوس درخت کا پتہ جو مشابہ ہوتا ہے درخت
جہاؤ کے۔ عسلوج بضم عین مہملہ وبضم لام وجیم
وہ شاخ جو سوکھ جائے اور اوس کی تراوٹ جاتی
رہے۔ الودی بفتح واؤ وکسر دال مہملہ وتشدید یار تحتانیہ
کھجور۔ مراد یہ کہ سوکھ گئیں کھجوریں۔

عسلوج - بضم المهملة واللام والجيم
وهو الغصن اذا يبس وذهبت طراوته
الودى - بفتح الواو وكسر المهملة وشدا
التحتانية النخل يريد انه يبست النخل
علن - محركة يقال عن لى الشئ اذا
اعترض اراد به الظلم وقيل اراد به الخلاف
والباطل - طما - اى ارتفع بامواجه
تعار - ككتاب اسم جبل - واراد به الى
يوم القيامة - نعم بفتحتين همل
بضم الهاء وشد الميم جمع هامل اى مهملة
لا رعاء لها - اغفال - جمع غفل بالفتح
التى لا لبن لها - لا تبل ببلال - اى
لا ترطب برطب - وقير - بالواو والقاف
قطيع الغنم - كثير الرسل - بفتح الراء
المهملة - شديد التفرق فى طلب المرعى
قليل الرسل - بكسر المهملة هو اللبن
سنية الحمراء - بضم السين المهملة
صغر للتعظيم اى جدب شديد - هوزلة
من الازل وهو الضيق والشدة - علل
محركة الشربة الثانية - نهل محركة الشربة
الاولى - محضها - بالمهملة والمعجمة اى
خالص لبنها - مخضها - بمعجمتين المخض
من اللبن واخذ زبده واصله تحريك
السقاء الذى فيه اللبن حتى يتميز زبده
فيوخذ منه ويسمى ذلك اللبن الماخوذ
زبده مخيضا - وهو صفة لا مصدر ميمى
مذقها - بالميم والمعجمة والقاف اى ممزوج

علن بالتحریک بولا جاتا ہے عنّ لی الشئ جبکہ پیش
آجائے کوئی شئے مراد اس سے ظلم ہے اور بعض نے کہا
کہ مراد اس سے خلاف اور باطل ہے طما یعنی بلند ہوا
اپنی موجوں سے تعار بروزن کتاب نام ہے ایک پہاڑ
کا مراد اس فقرہ سے یہ کہ قیامت تک۔
نعم بفتح نون وعین مہملہ ہمل بضم ہا و تشدید میم جمع ہے
ہامل کی یعنی مہمل بیکار جس میں چارہ نہ ہو۔ اغفال جمع ہے
غفل کی بفتح غین معجمہ وہ جانور جس سے دودھ نہ ہو۔
لا تبل ببلال یعنے نہیں تر ہوتے کسی تری سے
وقیر واو۔ قاف۔ بھیڑوں کا گلہ۔ کثیر الرسل بفتح رار
مہملہ بہت متفرق ودور ہو جانا چارہ کی طلب میں۔
قلیل الرسل بکسر رار مہملہ۔ دودھ۔ سنیۃ الحمراء
بضم سین مہملہ تصغیر واسطہ تعظیم کے ہے یعنے
سخت قحط سالی۔
ھوزلۃ ماخوذ ہے ازل زار معجمہ سے جس کے معنی
ہیں سختی اور تکلیف۔
علل محرکۃ دوسری مرتبہ پانی پلانا۔ نہل محرکۃ
اول مرتبہ پانی پلانا۔ محضہا حار مہملہ ضاد معجمہ
یعنی اونکا خالص دودھ۔
مخضہا خار معجمہ ضاد معجمہ۔ وہ دودھ جو بچا ہوا ہے اور
اور اوس کا مکھن اتار لیا جائے اور اس کے اصل
معنے یہ ہیں کہ ہلانا اوس برتن کا جس میں دودھ ہو یہاں
تک کہ علیحدہ ہو جائے اوسکا مکھن پس وہ اوس سے
لے لیا جائے۔ اوس دودھ کو جسکا مکھن لیلیا جائے
مخیض کہتے ہیں اور وہ صفت ہے نہ مصدر میمی۔
مذقہا میم اور دال معجمہ اور قاف یعنی پانی ملایا ہوا
اور اوس کے اصلی معنی ملانے کے ہیں پھر استعمال

بالماء واصل معناه الخلط ثم استعمل فی اللبن
المخلوط بالماء والضمائر راجعة لارضهم
ولانعامهم المذكورة فی كلام طهفة فدعی
النبی صلے الله علیه وسلم بالبركة فی البانهم
باقسامها والقصد الدعاء لهم بخصب الضرع
وسقیها فانما الالبان تكثر بنبات المرعی وهو
انما یكون بالمطر فكانه قال اللهم اسق بلادهم
واجعلها مخصبة ملبنة - الدثر - بمهملة
المفتوحة ثم المثلثة ساكنة ویجوز فتحها ثم
المهملة المال الكثیر وقیل الخصب والنبات
لانه من الدثار وهو الغطاء لانها تغطی وجه
الارض - ثمدا - بفتح المثلثة واسكان المیم
وقد تفتح الماء القلیل لا مادة له ای صیره
كثیرا - ودائع الشرك - المراد به العهود
والمواثیق اللتی كانت بینهم وبین من جاورهم
من الكفار فی المهادنة یقال توادع الفریقان
اذا اعطی كل واحد منهم للآخران لا یغزوه
ویسمی ذلك العهد ودیعا بلا هاء فیقال
اعطیته ودیعا ای عهدا قیل والظاهر ان
المراد عهودهم الواقعة بعد الحروب بعدم
المواخذة بما قتلوا وان ما اراقوا من الدماء
هدر كما فی حدیث الآخر كل دم فی الجاهلیة
تحت قدمی هذا ای متروك هدر وقیل المراد
ما كانوا استودعوه من اموال الكفار اللذین
لم یدخلوا فی دین الاسلام اراد احلالها
لهم لانها مال كافر قدر علیه من غیر عهد ولا
شرط فهو فئ ما لم یوجف علیه بخیل ولا ركاب فهو

کیا گیا اوس دودہ کے لیے جس میں پانی ملا ہوا ہو - اور
یہ سب ضمیریں راجع ہیں اوس قوم کی زمینوں اور جانوروں
کی طرف جو مذکور ہیں طہفہ کے کلام میں پس دعا کی
رسول اللہ نے برکت کی اون کے ہر قسم کے دودہ
میں اور مقصود اس دعا سے در اصل اون کی زمین
کی سرسبزی و شادابی ہے کیونکہ دودہ جب ہی زائد
ہوگا جب کہ چارہ کثرت سے ہو اور چارہ پیدا ہوتا
ہے بارش سے پس گویا آپ نے یوں فرمایا کہ اے اللہ
پانی دے اونکے شہروں کو اور کر دے اونکو تر و تازہ اور دودہ
والا - الدثر دال مہملہ مفتوحہ پھر ثار مثلثہ ساکنہ اور جائز فتح
ثار مثلثہ کا بھی پھر رار مہملہ - معنی مال کثیر اور بعض نے کہا ہے
کہ ہریالی اور نبات - اس وجہ سے کہ مشتق ہے دثار
سے جس کے معنے ڈھکنا اور نبات بھی ڈھانک لیتی ہے
سطح زمین کو - ثمد بفتح ثار مثلثہ اور سکون میم - اور کبھی میم
مفتوح بھی ہو جاتا ہے - تھوڑا پانی جسکا مخرج نہ ہو یعنی
کر دے اوسکو بہت - ودائع الشرک اس سے مراد
وہ عہد و پیمان ہیں جو تھے اون کے اور اونکے پڑوسی کافر
قبیلوں کے درمیان صلح کی بابت بولا جاتا ہے توادع الفریقان
جبکہ عہد کرے ہر ایک دونو فریقوں میں سے اس بات کا کہ
نہ لڑیگا اوس سے اور اس عہد کو ودیع بلا ہار کہتے ہیں پس
بولا جاتا ہے اعطیتہ ودیعًا یعنی دیا میں نے اوسکو عہد اور بعض نے
کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مراد اس سے وہ عہد ہیں جو واقع ہو گئے ہیں
بعد لڑائی کے بوجہ نہ مواخذہ ہونے اوس چیز کے جو قتل کیا ہو
نے اول کیونکہ جو کچھ خون بہایا وہ ہدر و معاف ہے جیسے کہ دوسری
حدیث میں ہے کہ ہر وہ خون و قتل جو جاہلیت میں ہوا میرے
اس قدم کے نیچے ہے یعنی ہدر ہے اور معاف اور بعض نے کہا ہے
کہ مراد وہ مال ہیں جو ودیعت تھے اون کفار کے جو دین اسلام

على هذا جمع وديعة بالهاء ولا يرد انه صلى
الله عليه وسلم لما هاجر خلف عليا لرد
الودائع التي كانت عنده لانه كان قبل
حل الغنائم له او لانه صلى الله عليه وسلم
فر من نسبته للخيانة وذهاب شهامته
وامانته فيطعنوا في الاسلام ويعرضوا
من الايمان - وضائع الملك - وضائع
جمع وضيعة بمعنى موضوعة وهي الوظيفة
التي تكون على الملك بكسر الميم وهو ما
يملك وهو ما يلزم الناس في اموالهم
من الزكوة والصدقة اى انتم فيها كسائر
المسلمين لا نتجاوز عنكم ولا نزيد عليكم
شيئا وقيل الملك بضم الميم والمعنى ما
كان ملوك الجاهلية يوظفونه على الرعايا
فلا يوخذ منكم وهو لكم - فلام لكم على
ظاهرها على التفسيرين الاخيرين للودائع
ووضائع وعلى الاولين بمعنى على كقوله
ومن اساء فعليها - لا تلطط بضم المثناة
الفوقانية ثم اللام ثم الطائين الاولى
مكسورة والثانية مجزومة على النهي اى
لا تمنعها قال ابن الاعرابي لط الغريم اذا
منعه حقه واصله من لطت الناقة
بذنبها اذا سدت فرجها به وقت ارادها
الفحل - لا تلحد - بضم المثناة واللام
ومهملتين لا تمل عن الحق ما دمت حيا
فريضة - بالفاء والضاد المعجمة اى
الهرمة المسنة بقطعها سنها ولا انقطاعها

میں (تا ہنوز) نہیں داخل ہوئے تھے حلال ہیں وہ اونکو اسوجہ
سے کہ وہ مال ہے کافر کا قبضہ ہوگیا ہے اوسپر بغیر کسی عہد و شرط
کے پس وہ معاف ہیں جبتک کہ نہ دوڑ لے ہوں اوسپر گھوڑے
اور اونٹ (مراد لڑائی) پس اس ترجمہ کی بنا پر ودائع جمع ہے
ودیعۃ (با ہاء) اور نہیں اعتراض وارد ہوتا اسپر اسبات سے کہ رسول اللہ
صلعم نے جبکہ ہجرت کی تو چھوڑ دیا تھا حضرت علی کو اون امانات کی
واپسی کے لیے جو آپکے پاس تھیں اسوجہ سے کہ یہ قصہ رسول اللہ کے
واسطے مال غنیمت حلال ہونیسے اول کا ہے اور یا اسوجہ سے
کہ رسول اللہ اس بات سے بچے کہ نسبت کیجائے آپکی طرف خیانت
کی جس سے آپکی امانت اور اعتبار میں فرق آئے پس کفار طعنہ
کریں اسلام پر اور دور ہوں ایمان لانے سے وضائع الملک وضائع
جمع ہے وضیعۃ کی جو معنی میں ہے موضوعۃ کے اور وہ محصول ہے جو
مقرر ہو ملک بکسر المیم پر ملک وہ چیز ہے جسکا کوئی مالک ہوا اور وہ وہ
چیز ہے جو لازم ہوتی ہے لوگوں پر اونکے مالوں میں زکوۃ اور صدقہ وغیرہ
یعنی تم اسبارہ میں مثل تمام مسلمانوں کے ہو نہ درگذر کیا جاویگا تم سے اور نہ زیادہ
لیا جاویگا تم سے کچھہ اور بعض نے کہا ہے وہ ملک بضم میم ہے اور معنی
یہہ ہیں کہ جو کچھہ جاہلیت کے زمانہ میں بادشاہوں نے رعایا پر محصول مقرر
کر رکھا تھا وہ تم سے نہ لیا جاویگا پس ودائع اور وضائع کی آخری
دونو تفسیروں کے بنا پر تو لکم کا لام اپنی اصلی معنی پر ہے اور اول کی دونو
تفسیروں کی بنا پر علی کے معنی میں ہے جیسے کہ قول رسول اللہ ومن اساء فعلیہا
لا تلطط بضم تار فوقانیہ پھر لام پھر دو طا مہملہ اول مکسورہ دوسری مجزومہ
کیونکہ صیغہ نہی کا ہے یعنی مت روک تو اوسکو کہا ابن الاعرابی نے
کہ بولا جاتا ہے لط الغریم جبکہ روکے اوسکے حق کو اور اصل یہ
مشتق ہے قول عرب لطت الناقۃ بذنبہا سے بولا جاتا ہے جبکہ وہ
اپنی شرمگاہ چھپالے دم سے اوس وقت جبکہ نر اوسکا قصد کرے
لا تلحد بضم تار فوقانیہ اور لام اور حار اور دال دونو مہملہ یعنی نہ پھر
تو حق سے جبتک کہ زندہ ہے فریضہ فا و ضاد معجمہ یعنی بہت

عن العمل ای لاناخذ فی الصدقات ہذا
الصنف ۔ **فارض** ۔ بالفاء والضاد
المعجمۃ المریضۃ وروی العارض بالمہملۃ
وہی الناقۃ التی یصیبہا کسر او مرض **فریش**
بالفاء والشین المعجمۃ وہی من الابل
الحدیثۃ العہد بالنتاج وہی من خیار
المال ۔ **ذو العنان** ۔ ای الفرس المعد
للرکوب ۔ **الرکوب** ہو الفرس الذلول
ای المعلم ۔ **الفلو** ۔ بفتح الفاء وضم اللام
وشد الواو المہر الصغیر ۔ **ضبیس**
بفتح المعجمۃ وکسر الموحدۃ وہو ولد
الفرس العسر الصعب یعنی لکم خیار
المال وشرارہ ولنا وسطہ ۔ **سارح**
بمہملات وفتح الاول الماشیۃ التی تسرح
بالغداۃ للمرعی والمراد ان مطلق الماشیۃ
لا تمنع عن مرعاہا ۔ **لا یعضد طلحکم**
ای لا یقطع والطلح فی الاصل ہو شجر ام غیلان
او شجر عظام والمراد ہنا الشجر الذی لا ثمر لہ
والمعنی لا یقطع شجرکم طلحا او غیرہ لانہ اذا
نہی عن قطع الذی لا ثمر لہ فغیرہ اولی ۔
لا یحبس درکم ۔ ای لا تحبس ذوات
اللبن عن المرعی الی ان تجتمع الماشیۃ
والقصد الرفق بمن نوخذ منہم الزکوٰۃ ۔
تضمروا ۔ ای تخفوا ۔ **الاماق** ۔ الغدر
والبغض ۔ **رباق** ۔ بکسر المہملۃ وہو الحبل
شبہ بالعہد واستعیر اکل الحبل بنقضہ ۔
ماربوۃ بکسر الراء وفتحہا وضمہا ہی الزیادۃ

ہی بوڑھی (یہ نام رکھا گیا) بوجہ اوس کی عمر منقطع ہو جانیکے
یا بوجہ کام سے معذور ہو جانیکے یعنی نہیں لینگے ہم زکوٰۃ میں
اِس قسم کے جانور **فارض** فا، را مہملہ ضاد معجمہ بیمار مریضہ اور
روایت ہے عارض بھی (بعین مہملہ) اور وہ وہ اونٹنی جو بیمار ہو
یا کوئی عضو ٹوٹا ہوا ہو **فریش** فا اور شین معجمہ وہ اونٹنی ہو
قریب ہی بیاہی ہو اور وہ عمدہ مال شمار کی جاتی ہے
ذو العنان یعنی وہ گھوڑا جو سواری کے لیے تیار کیا
جاوے ۔ **الرکوب** وہ گھوڑا جو سکھایا ہوا ہو ۔
الفلو بفتح فا اور لام کا ضمہ اور واو پر تشدید ۔ چھوٹا
بچھیرا ۔ **ضبیس** بفتح ضاد معجمہ اور کسرہ بار موحدہ وہ
گھوڑے کا بچہ جسپر چڑھنا دشوار ہو مطلب یہ کہ
بہت عمدہ اور اسی طرح بہت برا مال تمہارے
لیے ہے اور متوسط درجہ کا ہم لینگے ۔ **سارح** سین
مفتوحہ ۔ را ۔ حا ۔ مہملہ ۔ وہ جانور جو صبح کو چرنے بھیجے
جاویں اور یہاں مراد یہ کہ تمہارے جانور نہیں روکے
جاوینگے چراگاہ سے ۔ **لا یعضد طلحکم** یعنی نہ کاٹا جاویگا
اور طلح اصل میں ببول کے درخت کو کہتے ہیں ۔ یا
بڑا پیڑ ۔ اور مراد اس جگہ وہ پیڑ ہیں جن کے پھل نہ ہوں اور
معنی یہ ہیں کہ نہ کاٹا جاوے گا تمہارا پیڑ خواہ طلح کا ہو یا
کسی اور چیز کا کیونکہ جب منع کیا ایسے پیڑ کے کاٹنے
سے جس کے پھل نہ ہو تو اوس کے سوا کی ممانعت
لازمی ہوئی ۔ **لا یحبس درکم** یعنی نہ روکے جاوینگے دودھ والے
جانور چراگاہ سے اِس انتظار میں کہ جمع ہو جائیں اور جانور اور
مقصود نرمی کرنا ہے اون لوگوں کے ساتھ جنسے زکوٰۃ لیجاتی ہے
تضمروا یعنی چھپاؤ تم **اماق** غدر اور بغض **رباق** بکسر را مہملہ
معنی رسی تشبیہ دیگئی عہد کیساتھ اور استعارہ کیا گیا رسی کھانیکے
ساتھ عہد کے توڑنیکا **ربوۃ** بکسر را مہملہ اور کبھی فتح اور ضمہ بھی آتا ہے

يعني من تقاعد عن الزكوة فعليه الزيادة فيها
عقوبة له وهي كما روي في صحيح البخاري واما
العباس فهي عليه ومثلها معها فكان
العباس منعها - **رماق** - الرمق القطيع
من الغنم يعني هذا الرفق جار بكم ما لم تخفوا
غنمكم عن المصدق - **ويستنبط من**
قوله ذو العنان الركوب - ان في
الخيل صدقة وتوخذ في الصدقة نفس
الخيل لكن ما ذهب اليه محدث ولا فقيه
من فقهاء نعم اختلفوا في صدقة الخيل
فقال الجمهور ليس فيها شئ من الصدقة
وقال ابو حنيفة لا يجب الصدقة في ذكور
الخيل منفردة ولا في اناثها منفردة في
رواية - وفي كل فرس من المختلطة الذكور
والاناث سائمة دينار او ربع عشر
قيمته نصابا -

حاشية على كتاب بني نهد بيان
فصاحته صلى الله عليه وسلم

قال في السيرة النبوية فانظر الى هذا الدعاء
والكتاب الذي انطبق على لغتهم اي من
حيث المماثلة في غرابة الالفاظ مع انه زاد
عليها في الجزالة اي حسن النظم والتاليف
وقد كان من خصائصه صلوات الله وسلامه
عليه ان يكلم كل ذي لغة بلغته على اختلاف
لغة العرب وتركيب الفاظها واساليب كلمها
فلما كان كلامه ما تقدم على هذا الحد وبلاغتهم
على هذا النمط واكثر استعمالهم هذه الالفاظ

اوس کے معنی زیادتی کے ہیں یعنی جو سستی کرے زکوۃ
دینے میں تو اوسپر زیادتی ہے زکوۃ میں اوس کی یہ سزا
ہے اور مقدار اسکی جیسیکہ روایت کیگئی ہے صحیح بخاری میں لیکن
عباس پس اوسپر زکوۃ ہے اور مثل اوسکے اور - اور حضرت عباس
نے روک لیا تھا زکوۃ کو **رماق** رمق بھیڑ کا گلہ یعنی یہ رفق اور
نرمی ہمیشہ رہیگی تمہارے ساتھ جبتک کہ نہ چھپاؤ گے تم اپنی بکریاں
کو عامل زکوۃ سے - **اور قول** رسول اللہ ذو العنان سے
مستنبط ہوئی یہ بات - گھوڑی میں زکوۃ ہے اور لیجاوے زکوۃ
نفس خیل سے لیکن اسکا کسی محدث اور نہ کسی فقیہ نے قول
کیا ہاں اختلاف کیا ہے اونہوں نے گھوڑے کی زکوۃ میں
پس کہا جمہور نے کہ گھوڑے میں بالکل زکوۃ نہیں ہے اور کہا
ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے صرف نر گھوڑوں میں زکوۃ نہیں ہے اور اسیطرح
اگر سب مادہ ہی مادہ ہوں ایک روایت میں اگر دونوں ملے ہوئے ہوں
یعنی نر و مادہ تو ہر گھوڑے پر جو چراگاہ میں چرنیکو اسلئے چھوڑے ہوں
ایک دینار ہے یا اوسکی قیمت کا ربع عشر جبکہ وہ قیمت
نصاب کو پہونچ جائے -

استعملها معهم فاستعمالها مع من هي لغته
لا يخل بالفصاحة بل هو من اعلی طبقاتها
وان کان فیها ما هو غریب وحشی بالنسبة
الی غیرهم حتی ان کلام البادیة الوحشی
فصیح بالنسبة لهم وکان احدهم لا یتجاوز
لغته وان سمع لغة غیره فکالعجمیة یسمعها
العربی وما ذلك منه صلی الله علیه وسلم الا
بقوة الٰهیة وموهبة ربانیة لانه بعث الی
الکافة طرا والی الناس سوداء وحمراء فعلمه
الله جمیع اللغات قال عز وجل وما ارسلنا
من رسول الا بلسان قومه ای لغتهم فلما
بعثه الله للجمیع علمه الجمیع لیحدث الناس
بما یعلمون فکان ذلك من معجزاته صلی
الله علیه وسلم وقد خاطب بعض الحبشة
بکلامهم وبعض الفرس بکلامهم مما هو ثابت
فی کتب السنة - انتهی - وقال القاضی
عیاض فی بیان فصاحة اللسان وبلاغة
القول - فقد کان رسول الله صلی الله علیه
وسلم من ذلك بالمحل الافضل والموضع الذی
لا یجهل سلامة طبع وبراعة منزع وایجاز
مقطع وفصاحة لفظ وجزالة قول وصحة
معان وقلة تکلف اوتی جوامع الکلم وخص
ببدائع الحکم وعلم السنة العرب یخاطب
کل امة منها بلسانها ویحاورها بلغتها و
یباریها فی منزع بلاغتها کان کثیر من
الصحابة یسالونه فی غیر موطن عن شرح
کلامه وتفسیر قوله من تامل حدیثه وسیره

علم ذلك وتحققه - وليس كلامه مع قريش والانصار ككلامه مع ذوالمشعار الهمدانى وطهفة النهدى وقطن بن حارثة (كما اقول اطلعت عليه فى كتابنا هذا) والاشعث بن قيس و وائل بن حجر الكندى وغيرهم من اقيال حضرموت وملوك اليمن -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبنى حينة وهم يهود بمقنة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی حینہ کے نام اور وہ یہودی ہیں مقنہ کے

ذكر فى مصباح المضى قال ابن سعد فى الطبقات وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى بنى حينة وهم يهود بمقنة اما بعد فقد نزل على آتيكم راجعين الى قريتكم فاذا جاءكم كتابى هذا فانكم آمنون لكم ذمة الله وذمة رسوله وان رسول الله صلى الله عليه وسلم غافر لكم سيآتكم وكل ذنوبكم وان لكم ذمة الله وذمة رسوله لا ظلم عليكم ولا عدى وان رسول الله جاركم مما منع منه نفسه وان لرسول الله بزكم وكل رقيق فيكم و الكراع والحلقة الا ما عفى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وان عليكم بعد ذلك ربع ما اخرجت نخلكم وربع ما صادت عروككم وربع ما اغتزل نساءكم وانكم برئتم بعد من كل جزية او سخرة فان سمعتم واطعتم فان على رسول الله ان يكرم كريمكم ويعفو عن مسيئكم اما بعد فالى المومنين والمسلمين فمن اطلع اهل مقنا بخير فهو خير له و

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے طبقات میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حینہ کو فرمان جو یہودی ہیں مقنہ کے. بعد حمد و صلوٰۃ کے دمعلوم ہو کہ تمہارے قاصد میرے پاس آئے جو تمہارے پاس واپس جاوینگے. جب تمکو میرا یہ خط پہونچ جائے تو تم امن میں ہو تمہارے واسطے اللہ اور اوسکے رسول کا ذمہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری برائیاں اور تمہارے گناہ تمکو معاف کر دینگے اور تمہارے واسطے ذمہ ہے اللہ اور اوسکے رسول کا نہ ظلم ہوگا تمپر اور نہ زیادتی اور تحقیق رسول اللہ تمہارے محافظ ہیں اون لوگوں سے جنکو روکیں گے وہ اپنی جانسے اور تحقیق رسول اللہ کے لئے ہے تمہارا سامان (یہاں وہ سامان مراد ہے جو آپس میں صلح سے لیں) الا تمہارا سر غلام اور گھوڑے اور ہتھیار مگر وہ جسکو معاف کر دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. اور بعد اسکے تمکو دینا ہوگا چہارم اپنی کھجور دنکی پیداوار کا اور چہارم اوس شکار کا جو تمہاری چہوٹی کشتیوں نے کیا ہو اور چہارم عورتوں کے کاتے ہوئے کا اور یہ دینے کے بعد بری ہو تم ہر قسم کے جزیہ اور بیگار سے پس اگر تم قبول کر دگے اور اطاعت کرو گے تو رسول اللہ تعظیم کرینگے تمہارے بزرگ کی اور معاف کرینگے تمہارے خطاکار کو بعد اسکے تمام مسلمانوں اور مومنین کے لیے اطلاع

من اطلعہم بشر فھو شر لہ وان لبس علیکم الامیرا لا من انفسکم او من اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔	اور حکم ہے اگر جو شخص بتاوے گا اہل مقنہ سے بہتری کا تو اچھا ہے اوسکے لیے اور جو برتاؤ کریگا اوسنے برا تو خرابی ہے اوسکیلئے اور تمپر امیر تم ہی میں سے بنایا جاویگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

مقنۃ۔ مواضع قریب من ایلۃ۔ اتیکم ای رسلکم۔ بزکم۔ بالباء الموحدۃ والزاء المعجمۃ یعنی بزکم الذی تصالحون علیھا فی صلحکم قال الجوھری بزہ یبزہ بزا سلبہ وفی المثل من عز بزای من غلب اخذ السلب وابتززت الشئ ای استلبتہ والبز من الثیاب امتعۃ النساء والبز السلاح ایضا۔ الحلقۃ۔ ماجمعت الدار من سلاح او مال۔ عروک خشب یلقی فی البحر یرکبون علیھا فیلقون شباکہم یصیدون السمک قال الجوھری والعرک الصیادون سخرۃ التکلیف والحمل علی الفعل بغیر اجرۃ کذا فی مجمع البحار۔	مقنہ ایک جگہ ہے قریب ایلہ کے آتیکم یعنی تمہارے قاصد بزکم بار موحدہ اور زار معجمہ یعنی تمہارا وہ سامان جسپر تم صلح کرتے ہو۔ کہا جوہری نے کہ بولا جاتا ہے بزہ یبزہ بزا۔ سامان لیا اوسکا۔ اور ضرب المثل ہے کہ من عز بز یعنی جو غالب ہوا اوسنے مغلوب کا سامان لیلیا۔ اور مثل ہے ابززت الشئ یعنے چھین لیا میں اور کپڑوں میں سے بز عورتوں کے کپڑوں کو کہتے ہیں اور بز کے معنی ہتھیار کے بھی ہیں الحلقۃ وہ جو کچھ کہ گھر میں ہو ہتھیار اور مال۔ عروک وہ لکڑیاں جو دریا میں ڈالکر اوسپر سوار ہوں پس اپنے جال ڈالتے ہیں جس سے مچھلیاں شکار کرتے ہیں۔ کہا جوہری نے اور عرک۔ شکاری۔ سخرہ تکلیف اور کام لینا بغیر اُجرت کے (بیگار) ایسا ہی لکھا ہے مجمع البحار میں۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لبنی بارق اذا وفدوا علیہ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے وفد بنی بارق کو

کتاب النبی لبنی بارق

قال صاحب سیرۃ الشامیۃ قال ابن سعد قدم وفد بارق علے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعاھم الی الاسلام فاسلموا وبایعوا فکتب لہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتابا نسختہ	ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے کہ کہا ابن سعد نے کہ بنی بارق کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دعوت اسلام کی وہ اسلام لے آئے اور بیعت کر لی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان لفظ اوس کے یہ ہیں۔ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ

هذا كتاب من محمد رسول الله صلے الله علیه وسلم لبارق ان لا تجد ثمارهم ولا ترعی بلادهم فی مربع ولا مصیف الا بمسئلة من بارق ومن مرّ بهم من المسلمین فی عرك اوجدب فله ضیافة ثلثة ایام واذا اینعت ثمارهم فلابن السبیل اللقیط یشبع بطنه من غیر ان یقتثم۔ شهد ابو عبیدة الجراح وحذیفة بن الیمان وکتب ابی بن کعب۔

(یہ ترجمہ ہے مکتوب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جس کی عبارت عربی اوپر لکھی گئی) بارق کے نام (بایں مضمون) کہ نہ کاٹی جاویں اون کے پھل اور نہ چرائے جاویں اونکے شہر (یعنی وہاں کی چراگاہیں) نہ چرائی کے زمانہ میں اور نہ گرمیوں میں مگر اونسے پوچھکر اور جو مسلمان (مسافر) گذرے اونپر خواہ قحط سالی ہو یا نہ ہو واجب ہے اوسکی مہمانی تین روز۔ اور جب پکجاویں اونکے پھل تو جائز ہے مسافر کیواسطے اونکے گرے ہوئے پھل اسقدر جس سے اپنا پیٹ بھرلے لیکن جمع نہ کرے۔ گواہی دی اسپر ابو عبیدہ جراح نے اور حذیفہ بن یمان نے اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

لا تجد ۔ الجدّ القطع وجاء فی حدیث ابی سفیان جد ثدیا امك ۔ **مربع** ۔ المربع والمتربع والمرتبع موضع ینزل فیه ایام الربیع ۔ **مصیف** ۔ موضع ینزل فیه ایام الصیف **عرك اوجدب** عرك هو سنة المطر ضد الجدب **اینعت** ۔ من ینع الثمر کمنع وضرب ینعا بالفتح وینعا وینوعا بضمهما اذا نضج وحان وقت قطافه ۔ **یقتثم** یقال فلان اقتثم المال ۔ ای جمعه

لا تجد جد کے معنی کاٹنے کے ہیں حدیث ابی سفیان میں ہے کہ کاٹی جاویں تیری ماں کی دونو چھاتیاں **مربع** مربع متربع اور مرتبع وہ جگہ جہاں موسم ربیع میں رہیں **مصیف** وہ جگہ جہاں گرمیوں میں رہیں **عرک اوجدب** عرک بارش کا سال (سمست) جدب اوسکی ضد یعنی قحط۔ **اینعت** ماخوذ ہے قول عرب ینع الثمر سے باب فتح وضرب ینعا بفتح تحتانیہ وینعا وینوعا۔ دونوں میں یاء تحتانیہ کا ضمہ۔ بولاجاتا ہے جب پھل پکجاویں اور اون کے توڑنے کا وقت آجائے **یقتثم** بولاجاتا ہے اقتثم المال یعنی جمع کیا اوس نے مال کو۔

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمانسے

قوله فله ضیافة ۔ یدل علی ان الضیف له حق علی کل بلد اوقریة اوحارة علی

قولہ فلہ ضیافۃ ۔ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ مہمان کیلیے حق ہے ہر شہر ہر گاؤں اور ہر محلہ میں ہر حال میں

كل حال سواء كان الايام ايام خصب او جدب ان يضاف ثلثة ايام وهذا الحكم لا يختص بمسلم وقد جاء في الحديث الصحيح الضيافة ثلثة ايام فما بعد ذلك فهو صدقة ولا يحل له ان يثوى (يقيم) عنده يحرجه اخرجه الشيخان۔

خواہ سمت ہو یا قحط سالی اِس بات کا کہ مہمان رکھا جاوے تین روز تک اور یہ حکم خاص نہیں ہے مسلمان کے ساتھ اور آیا ہے حدیث صحیح میں کہ مہمانی تین دِن ہے اور اِس کے بعد پھر صدقہ ہے اور نہیں جائز ہے مہمان کو بھی یہ کہ ٹھیرے میزبان کے پاس بعد اِس تین دن کے تاکہ اوسکو حرج میں ڈالے تخریج کی ہے اسکی شیخین نے۔

قوله فلابن السبيل اللقيط۔ يدل على ان من مر بالبساتين او اشجار مثمرة فله ان ياخذ ما سقط من الثمار و ياكل ولو شبع بطنه ولا يجوز له ان يقتطف من الشجر ولا ان يجمع لوقت آخر

قولہ فلابن السبیل اللقیط۔ دلالت کرتا ہے یہ قول اِس بات پر کہ جو شخص گذرے باغوں یا پھل دار درختوں پر تو اوسکو جائز ہے کہ لیلے گرے ہوئے پھل اور کھائے اگر خوب پیٹ بھرے اور پیڑ سے توڑنا یا اپنے پاس دوسرے وقت کے لیے جمع کرنا ان گرے ہوؤں کا بھی جائز نہیں ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبني ضمرة وسيدهم مجدي بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی ضمرہ کو اور اونکا سردار مجدی بن عمرو تھا

۲۲ مکتوب بنی ضمرہ

قال في سيرة المحمدية ناقلا عن سيرة ابن اسحٰق في ذكر غزوة ودان فقال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم لاثنى عشرة ليلة مضت من صفر في سنة الثانية في سبعين رجلا ليس فيهم انصاري يريد قريشا و بني ضمرة فاتفق له موادعة سيد بني ضمرة وهو مجدي بن عمرو واستقر المصالحة على ان لا يغزوا ولا يعينوا عليه وكتب رسول الله بينه وبينهم كتابا نسخته۔

صاحب سیرۃ محمدیہ نے غزوۂ ودان کے ذکر میں سیرۃ ابن اسحٰق سے نقل کر کے کہا ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ تاریخ صفر ۲ھ کو ستر آدمی لیکر جنمیں کوئی انصاری نہیں تھا قریش اور بنی ضمرہ کی (لڑائی) کے ارادہ سے پس صلح ہوگئی آپ کی سردار بنی ضمرہ سے جو مجدی بن عمرو تھا اور ٹھہری صلح اِس بات پر کہ بنی ضمرہ نہ تو کسی سے لڑیں گے اور نہ اون کے خلاف کسی کی مدد کرینگے اور لکھی رسول اللہ نے اپنے اور اون کے درمیان ایک تحریر۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ۔

يقال انه وادع بني فلان اي صالحهم و سالمهم على ترك الحرب وحقيقته المشاركة اي يدع كل واحد منهما ما هو فيه ومنه الحديث كان كعب القرظي موادعا له صلى الله عليه وسلم۔ كذا في مجمع البحار

بولا جاتا ہے انہ وادع بنی فلان یعنی مصالحت کر لی اونہوں نے لڑائی چھوڑنے پر۔ اور حقیقت میں یہ شرکت کے لیے ہے یعنی چھوڑ دیا ہر ایک نے دونوں میں سے اُسکو جسمیں وہ تھا اور اسی سے ہے وہ حدیث کہ تھے کعب قرظی موادع رسول اللہ صلعم سے اسطرح ہے مجمع البحار میں

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد رسول الله صلے الله عليه وسلم لبنی ضمرة بانهم امنون علے اموالهم وانفسهم وان لهم النصرة علے من رامهم الا ان يحاربوا فی دين الله ما بل بحر صوفة وان النبی صلے الله عليه وسلم اذا دعاهم لنصرته اجابوه عليهم بذلك ذمة الله اليه وذمة رسوله

متعلق لكتاب بنی ضمرة واخرجه ابن سعد فی الطبقات فی غزوة الابواء وهذا هو غزوة ودان فقال وفی هذه الغزوة وادع مخشی بن عمرو الضمری وكان سيدهم فی زمانه۔

علے ان لا يغزو بنی ضمرة ولا يغزونه ولا يكثروا عليه جمعا ولا يعينوا عدوا وكتب بينه وبينهم بذلك كتابا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا بنی ضمرہ کے نام دبایں مضمون کہ بیخوف رہیں وہ اپنے مال اور جان سے اور اونکی مدد کیجاویگی اونکے مخالفوں کے مقابلہ میں مگر جبکہ لڑائی ہواو نسے دین کی بابتہ جبتک کہ تر کرے دریا کپڑے کو (مراد تا قیامت) اور رسول اللہ صلعم جب بلاویں اونکو تو قبول کرینگے وہ۔ اِس تحریر پر ذمہ اللہ اور اوسکے رسول کا ہے۔

متعلق بہ نامہ بنی ضمرہ۔ اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں غزوۃ الابوار میں اور یہی غزوہ ودان ہے پس کہا کہ اِس غزوہ میں صلح کی آپنے مخشی بن عمرو ضمری سے جو اوس وقت وہاں کا سردار تھا۔

اِس امر پر کہ نہ لڑینگے آپ بنی ضمرہ سے اور نہ بنی ضمرہ آپ سے اور نہ وہ آپ پر جماعت زائد کرینگے۔ اور نہ مدد دینگے دشمن کو اور لکھی آپسمیں اسکی بابتہ تحریر۔

كتاب تبع الذی كتبه تبع اليه صلے الله عليه وسلم قبل مولده بالف سنة

خط تبع کا جو اوس نے رسول اللہ کے نام لکھا تہا آپ کی پیدائش سے ہزار سال پہلے

قال فی المواهب لما هاجر رسول الله الی المدينة ادخله صلے الله عليه وسلم ابو ايوب فی بيته و ذكر ابن اسحق فی المبتدا وصاحب قصص الانبيا ان هذا البيت لابی ايوب بناه له عليه الصلوة والسلام تبع الاول بن حسان الحميری۔ روی ابن عساكر انه قدم مكة وكسا الكعبة وخرج الی يثرب وكان فی مائة الف وثلثين الفا من الفرسان ومائة الف وثلثة عشر الفا من الرجالة

ذکر کیا ہے مواہب میں کہ جب ہجرت کی رسول اللہ نے مدینہ کی طرف تو رکھا رسول اللہ کو ابو ایوب نے اپنے گہر میں اور ذکر کیا ابن اسحق نے کتاب المبتدا میں اور صاحب قصص الانبیا نے کہ یہ ابو ایوب والا گہر بنایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تبع بن حسان الحمیری نے روایت کی ہے ابن عساکر نے کہ تبع مکہ میں آیا اور کعبہ پر غلاف چڑھایا اور گیا مدینہ کیطرف اور اوسکے ہمراہ ایک لاکھ تیس ہزار (۱۳۰۰۰۰) سوار اور ایک لاکھ تیرہ ہزار (۱۱۳۰۰۰) پیدل فوج تہی جب مدینہ میں مقام ہوا تو اوسکو خبر دیگئی کہ اون چارسو علما اور

۵۳ کتاب تبع الی رسول اللہ

لما نزلها اُخبر ان اربعمائة رجل من اتباعه من
العلماء والحکماء تحالفوا وتبایعوا علی ان لا
یخرج منها فسألهم عن الحکمة فی مقامهم
فقالوا اشرف هذه البلدة من الرجل
الذی یخرج یقال له محمد وهذه دار
هجرته واقامته فاذ یخرج منها فامر
ببناء اربعمائة دار لکل رجل دار واشتری
لکل منهم جاریة واعتقها وزوجها منه
واعطاهم اعطاء جزیلا وامرهم بالاقامة
الی وقت خروجه وکتب لرسول الله صلی الله
علیه وسلم کتابا ودفعه الی کبیرهم وسأله
ان یدفعه الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
وخرج تبع من یثرب فمات بالهند ومن
موته الی مولده صلی الله علیه وسلم الف
سنة سواء ـ فی المبتدا والقصص فقد اول
الدار التی بناها تبع للنبی صلی الله علیه
وسلم لینزلها اذا قدم المدینة الی ان لابی
ایوب وهو من ولد ذلك العالم الذی
دفع تبع الیه الکتاب ولما دعا رسول الله
الناس الی الاسلام ارسلوا الیه کتاب
تبع مع ابی لیلی فلما رآه رسول الله قال
انت ابو لیلی ومعك کتاب تبع الاول
فبقی ابو لیلی متفکرا ولم یعرف رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقال من انت فانی
لم ار فی وجهك اثر السحر وتوهم انه ساحر
فقال انا محمد هات الکتاب فلما قرأه
قال مرحبا بتبع الاخ الصالح ثلث مرات

حکمانے جو اوس کے ہمراہ تھے آپسمیں عہد کر لیا ہے
اور اس بات پر قسما قسمی ہوگئی ہے کہ وہ یہاں سے نہیں
جاوینگے. تبع نے اونسے وہاں رہجانیکی حکمت پوچھی
جوابدیا کہ اس شہر کی شرافت ایک شخص کی وجہ سے ہی
جو آیندہ پیدا ہوگا اور جس کا نام محمد ہوگا اور یہ جگہ اوس کے
ہجرت کرنے اور رہنے کی ہی پس ہم یہانسے نہیں جاوینگے
یہ سنکر حکم دیا تبع نے چارسو مکان بنانیکا ہر شخص کے لیے ایک
گھر اور ہر ایک کو ایک چھوکری خرید دی اور آزاد کیا اوسکو پھر
اوسکی اوسی شخص سے شادی کر دی اور اونکو بہت کچھ دیا اور رسول
کے مبعوث ہونے تک اونکو وہاں ہی رہنے کا حکمدیا. اور رسول اللہ
کے نام ایک خط لکھا اور اون سب علما میں جو سربرآوردہ تھا اوسکو
وہ دیدیا اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلعم کو دیدینا اور چلا گیا
تبع مدینہ سے نیرا ہندوستان میں. اور اوسکی موت
اور رسول اللہ کی پیدائش میں پورے ہزار سال ہیں.
مبتدا اور قصص الانبیا میں ہے کہ وہ گھر جسکو تبع نے اسلیے
بنایا تھا کہ جب رسول اللہ مدینہ آویں تو اوسمیں رہیں نوبت
بہ نوبت مختلف تصرفات میں آتا رہا یہانتک کہ ابوایوب کی
ملک میں آیا اور ابوایوب اوسی عالم کی اولاد میں تھے جسکو تبع نے
اپنا خط سپرد کیا تھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت
اسلام شروع کی تو بھیجا اونہوں نے وہ تبع کا خط آپکی خدمت میں
ابولیلی کے ہمراہ. جب دیکھا رسول اللہ نے ابولیلی کو تو فرمایا کہ
تو ابولیلی ہے اور تیرے پاس تبع اول کا خط ہے ابولیلی حیران
ہوگئے اور نہیں پہچانا اونہوں نے رسول اللہ کو تو پوچھا کہ
تو کون ہے اسلیے کہ مجھے تیری صورت سے ساحر کے آثار
نہیں معلوم ہوتے. ابولیلی نے خیال کیا تھا کہ یہ کوئی ساحر
ہے آپنے جواب دیا کہ میں محمد ہوں. لاؤ وہ خط جب آپنے اوسکو
پڑھا تو فرمایا کہ مرحبا تبع الاخ الصالح کلمہ ہے انہا فرحت کا یہی تین مرتبہ

وقد جاء في الحديث انه صلى الله عليه وسلم
قال لا تسبوا تبعًا فانه اسلم رواه الطبراني
واخرجه الامام احمد في المسند عن سهل
بن سعد رضي الله عنه وقيل اهل المدينة
الذين نصروه عليه الصلوة والسلام هم
ولد اولئك العلماء الاربعمائة وفي رواية
انهم الاوس والخزرج كذا حكاه في تحقيق
النصرة في تاريخ دار الهجرة للقاضي شيخ زين
الدين بن الحسين المراغي من فضلاء
طلبة جمال الاسنوي وذكره ابن دحية
في التنوير والبغوي في معالم التنزيل عن
عكرمة عن ابن عباس وذكره الحلبي و
اخرجه ابن عساكر وابن سعد عن ابي بن
كعب وايضا ابن عساكر عن عباد بن زياد
في كل من هذه الروايات - ان تبع اراد
خراب يثرب فاخبروه ان هذه البلدة
دار هجرة نبي يخرج في اخر الزمان. فذكروا
القصة وفيه ذكر الكتاب قال بعضهم كان
مضمون الكتاب هكذا - **اما بعد** فيا
محمد اني امنت بك وبربك ورب كل شئ
وبكتابك الذي ينزل الله عليك وانا
على دينك وسنتك وامنت بك و
بربك وبكل ما جاء من ربك شرائع الاسلام
والايمان فاني قلت ذلك فان اسامت
فيها ونعمت وان لم ادركك فاشفع لي يوم
القيمة ولا تنسني فاني من امتك الاولين
وتابعتك قبل مجيئك وقبل ان يرسلك

اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تبع کو برا مت کہو کیونکہ وہ اسلام لے آیا تھا روایت کیا اسکو
طبرانی نے اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے اور کہا گیا
ہے کہ وہ اہل مدینہ جنہوں نے رسول اللہ کی مدد کی (یعنے
انصار) وہ اونہیں چارسو علما کی اولاد میں سے تھے. اور ایک
روایت میں یہ ہے کہ وہ (یعنی اولاد علما) اوس وخزرج ہیں اسیطرح
بیان کیا ہے کتاب تحقیق النصرۃ فی تاریخ دار الہجرۃ میں قاضی
شیخ زین الدین بن حسین مراغی کی تصنیف ہے جو جمال اسنوی
کے فاضل طلبہ میں سے تھے اور ذکر کیا ہے اسکو ابن دحیہ
نے تنویر میں اور بغوی نے معالم التنزیل میں عکرمہ سے روایت
کرکے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے اور ذکر کیا ہے
اسکو حلبی نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور ابن سعد نے
ابی بن کعبؓ سے اور تخریج کی ہے ابن عساکر نے عباد بن
زیاد سے بھی. ان سب روایتوں میں یہ ہے کہ تبع نے ارادہ
کیا تھا مدینہ کو تباہ کرنیکا تو اوسکو خبر دی کہ یہ شہر ایک نبی کا
دار ہجرت ہے جو آخر زمانہ میں مبعوث ہوگا. پھر ذکر کیا ہے قصہ
اور اوسمیں ذکر ہے اس خط کا. کہا بعض علما نے کہ مضمون
اوس خط کا یہ تھا کہ بعد حمد وصلوۃ کے اے محمد میں ایمان لایا
تجھپر اور تیرے اور ہر شے کے پروردگار پر اور تیری اوس
کتاب پر جو اللہ تجھپر نازل کریگا. اور میں تیرے دین اور تیرے
طریقہ پر ہوں اور ایمان لایا میں تجھپر اور تیرے رب پر اور ہر
اوس چیز پر جو لائیگا تو اپنے رب کے پاس سے احکام اسلام اور
ایمان کے. تحقیق میںنے ہی کہا ہے یہ پس اگر میںنے اسلام کو پالیا
تب تو بہت ہی بہتر ہے اور اگر نہ پاؤں میں تجھکو تو شفاعت
کرنا میری قیامت کے دن اور مجھے بھولنا مت اسوجہ سے
کہ میں تیری اول امت ہوں اور اطاعت کرنیوالا ہوں تیری

الله فانا على ملتك وملة ابيك ابراهيم وختم
الكتاب - لله الامر من قبل ومن بعد ويومئذ يفرح المومنون بنصر الله - وكتب
عنوان الكتاب - الى محمد بن عبد الله صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين والمرسلين
ورسول رب العالمين من التبع الاول - امانة الله في يد من وقع الى ان يدفعه الى
صاحبه - وفي رواية الحلبي وابن عساكر عن عباد بن زياد ان تبع قال فيه شعرا
حدثت ان رسول المليك - يخرج حقا بارض الحرام - ولو مد دهري الى دهره
لكنت وزيرا له وابن عم وفي رواية شهدت على احمد انه رسول من الله باري النسم - ولو
مد دهري الخ يدل هذا الكتاب على الايمان قبل البعثة ويدل عليه
قوله عز وجل واذ اخذ الله ميثاق النبيين لما اتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول
مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه - الاية - قال في الخازن قال الطبري معناه
اذكروا يا اهل الكتاب حين اخذ الله ميثاق النبيين - واصل الميثاق في
اللغة عقد يؤكد بيمين ومعنى ميثاق النبيين ما وثقوا به على انفسهم من
طاعة الله فيما امرهم به ونهاهم عنه وذكروا في معنى اخذ الميثاق وجهين
احدهما انه ماخوذ من الانبياء والثاني انه ماخوذ لهم من غيرهم وهذا اختلفوا

پیدائش سے پہلے اور پہلے اس کے کہ رسول بنائے تجھکو اسد پس ہیں تیرے اور تیرے باپ ابراہیم کے مذہب پر ہوں
اور ختم کیا تہا خط کو اس عبارت پر کہ للہ الأمر یعنی اول و آخر ہمیشہ حکم واسطے اسد کے ہے اور آج کے دن خوش ہونگے
مسلمان اللہ کی مدد سے. اور لکھا تہا عنوان ربتہ خط کا یہ کہ محمد بن عبد اسد صلی اسد علیہ وسلم کی طرف جو خاتم النبیین
والمرسلین ہیں اور رب العالمین کے رسول ہیں تبع اول کی جانب سے - امانت ہے اسد کی جس شخص کے ہاتھ پڑے لازم
ہے کہ اوسکو پہونچادے مکتوب الیہ کو - اور حلبی اور ابن عساکر کی اوس روایت ہیں جو عباد بن زیاد سے کیگئی ہے یہ بہی ہے
کہ تبع نے اوس خط میں شعر بہی لکھے تھے بیان کیا گیا ہی مجھے کہ اسد کے رسول پیدا ہونگے سچے ارض حرم میں پس اگر میرے
زمانے طول کھینچا اونکے زمانہ تک یعنی جبتک اگر میں زندہ رہا تو ہونگا میں اونکا وزیر و رشتہ دار - اور ایک روایت میں ہے کہ گواہی دیتا
ہوں میں احمد پر کہ تحقیق وہ رسول ہیں اسد کیجانب سے جو پیدا کرنیوالا ہے روح کا معلوم ہوتا ہے اس فرمان سے یہ کہ جائز اور معتبر ہے
ایمان قبل بعثت کے اور دلالت کرتا ہے اسی پر قول اللہ کا واذ
اخذ اللہ یعنی لیا جبکہ اسد نے عہد نبیوں سے بیچ لیے کہ البتہ جو کچھ آوے
تمہارے پاس کتاب سے اور حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس
رسول تصدیق کرنیوالا اوسکا جو تمہارے پاس ہے تو البتہ ایمان لاؤگے
اوسپر اور مدد کروگے اوسکی. کہا تفسیر خازن میں کہ بیان کیا ہی طبری نے
کہ معنی اوس کے یہ ہیں کہ یاد کرو اے اہل کتاب اوس وقت کو جبکہ
لیا اسد نے میثاق نبیوں کا اور میثاق کے اصلی معنی لغت میں
اوس عہد کے ہیں جو موکد ہو قسم کے ساتھ اور معنی میثاق النبیین کے
یہ ہیں کہ عہد کیا تہا اونہوں نے اپنی جانوں پر اسد کی اطاعت کا
اوس چیز میں جسکا اسد حکم کرے یا جس سے منع کرے اور بیان
کیں مفسرین نے اس موقع پر اخذ میثاق کی دو صورتیں ایک تو

فی المعنی فذهب قوم الی ان الله تع اخذ
المیثاق من النبیین خاصة قبل ان یبلغوا
کتاب الله ورسالاته الی عباده ان یصدق
بعضهم بعضا واخذ العهد علی کل نبی ان
یومن بمن یاتی بعده من الانبیاء وینصره
ان ادرکه وان لم یدرکه قیام قومه بنصرته
ان ادرکوه فاخذ المیثاق من موسی علیه
السلام ان یومن بعیسے علیه السلام و
من عیسے علیه السلام ان یومن بمحمد صلے
الله علیه وسلم وهذا قول سعید بن جبیر
والحسن وطاؤس وقیل انما اخذ المیثاق
من النبیین فی امر محمد صلے الله علیه وسلم
خاصة وهو قول علی وابن عباس وقتادة
والسدی فعلی هذا القول اختلفوا فقیل
انما اخذ الله المیثاق علی اهل لکتاب الذین
ارسل الیهم النبیین ویدل علیه قوله تعالی
ثم جاءکم وانما کان محمد مبعوثا الی اهل
الکتاب دون النبیین وانما اطلق هذا
اللفظ علیهم لانهم کانوا یقولون نحن اولی
بالنبوة من محمد لانا اهل الکتاب والنبیون
منا وقیل اخذ الله المیثاق علی النبیین
وامهم جمیعا فی امر محمد صلے الله علیه
وسلم فاکتفی بذکر الانبیاء لان العهد
مع المتبوع عهد مع الاتباع وهو قول
ابن عباس قال علی بن ابی طالب
ما بعث الله نبیا آدم فمن بعده الا
اخذ علیه العهد فی امر محمد صلے الله علیه وسلم

یہ کر لیا گیا تھا انبیا سے دوسرے یہ کہ لیا گیا تھا میثاق انبیا کیلئے اونکی
امت سے اور اسیوجہ سے اختلاف کیا ہی معنی میں پس بعض نے کہا
کر لیا تھا اللہ نے میثاق خاص نبیوں سے پہلے اس سے کہ پہونچا ویں
کتاب اسکی اور اوسکے پیغام اوسکے بندونکو اس بابتہ کہ تصدیق
کریگا بعض اونمیں سے بعض کی آپسمیں اور لیا تھا عہد ہر نبی سے کہ ایمان
لاویگا اپنے بعد والے نبی پر اور مدد کرے اوسکی اگر پاوے اوسکا زمانہ
اور اگر نہ پاوے تو حکم کر جاوے اپنی قوم کو اوسکی مدد کرنیکا پس لیا
عہد موسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں عیسی علیہ السلام پر اور لیا
عہد عیسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
یہی قول ہے سعید بن جبیر اور حسن اور طاؤس کا اور بعض نے
کہا ہے کہ لیا تھا عہد نبیوں سے خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
بارہ میں اور یہ قول ہے علیؓ اور ابن عباسؓ اور قتادہ اور سدی کا
پس اس قول کی بنا پر اختلاف کیا ہے پس کہا گیا ہے کہ لیا اللہ
نے میثاق اہل کتاب پر وہ اہل کتاب جنکی طرف بھیجا نبیونکو اور دلالت
کرتا ہے اسپر قول اللہ کا ثم جاءکم اور حضرت نسبت کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم مبعوث تھے اہل کتاب کیطرف نہ نبیونکیطرف اور سوائے
اسکے نہیں کہ اطلاق کیا گیا اسکا اونپر اسوجہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم
نبوت کیلئے بہ نسبت محمد کے اولی ہیں اسلیئے کہ ہم اہل کتاب ہیں
اور نبی ہم میں سے ہی ہوئے ہیں اور بعض نے کہا کہ لیا اللہ نے میثاق
نبیوں اور اون سب کی امت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ
میں اور اکتفا کی انبیا کے ذکر پر اسوجہ سے کہ عہد لینا متبوع سے عہد
لینا ہوتا ہے تابع کا اور یہی قول ہے ابن عباس کا۔ کہا علی بن
ابی طالب نے نہیں بھیجا اللہ نے آدم اور اون کے
بعد کوئی نبی مگر کہ عہد لیلیا اون سے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے بارہ میں اور اونہوں نے عہد لیا اپنی قوم
سے کہ ایمان لائیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اگر
وہ مبعوث ہوں اور یہ زندہ ہوں تو اون کی مدد کریں

واخذ هو العهد على قومه ليؤمنن به وان
بعث وهم احياء ينصرنه وقيل ان المراد
من الاٰية ان الانبياء كانوا ياخذون العهد
والميثاق على اممهم بانه اذا بعث محمد صلى
الله عليه وسلم ان يؤمنوا به وينصروه
وهذا قول كثير من المفسرين۔

اور بعض نے کہا کہ مراد آیت سے یہ ہے
کہ انبیا لیتے رہے ہیں عہد اپنی امتوں
سے اس بات کا کہ جب مبعوث ہوں
محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایمان لاویں اونپر
اور مدد کریں اون کی اور یہی قول ہے اکثر
مفسرین کا۔

هذا كتابه صلى الله عليه وسلم لتميم بن اوس الداري وقصة وفودهم وفيه عدة فرامين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم بن اوس داری کو اور اونکی وفود کا قصہ اور اس میں چند فرمان ہیں

ذكر صاحب المصباح المضيء قصة وفود الداريين
فقال قال ابن سعد قدم وفد الداريين
عليه صلى الله عليه وسلم منصرفه من
تبوك وهم عشرة نفر منهم تميم ونعيم
ابنا اوس بن خارجة والطيب بن ذر وهاني
بن حبيب وعزيز بن مالك فاسلموا و
سمى رسول الله صلى الله عليه وسلم
الطيب عبد الله وسمى عزيزا عبد الرحمن
واهدى هاني بن حبيب لرسول الله صلى
الله عليه وسلم خمرا وافراسا وقباء
مخوصا بالذهب فقبل الافراس والقباء
واعطاه العباس فقال ما اصنع به قال
تنزع الذهب فتحليه نساءك ثم تبيع
الديباج فتاخذ ثمنه فباعه العباس
من رجل يهودي بثمانية الاف
درهم فقال تميم قريتان من الروم
يقال لاحدهما حبرى وللاخر بيت
عينون فان فتح الله عليك الشام فهبهما

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضی نے قصہ وفد دارین کا
پس کہا کہ کہا ابن سعد نے کہ آئے داریوں کے ایلچی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں جب آپ لوٹے تھے غزوہ تبوک سے اور وہ
دس آدمی تھے تمیم ونعیم اوس کے بیٹے اور طیب بن ذر اور ہانی
بن حبیب اور عزیز بن مالک وغیرہ پس اسلام لائے اور نام
رکھا رسول اللہ نے طیب کا عبد اللہ اور عزیز کا عبد الرحمن
اور ہدیہ میں دیا ہانی بن حبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو شراب اور گھوڑے اور ایک زردوز قبا پس قبول
کیے آپ نے گھوڑے اور قبا اور دی وہ قبا عباس کو
اونہوں نے کہا کہ میں اسکا کیا کروں فرمایا کہ اس سے
سونا علیحدہ کرکے اپنی عورتوں کا زیور بنا لے اور دیباج
فروخت کرکے اوسکی قیمت لیلے پس بیچا اوسکو عباس نے
ایک یہودی کو آٹھ ہزار درہم کے عوض میں پس کہا تمیم نے
کہ دو گاؤں ہیں روم کے ایک کا نام حبرہے اور
دوسرے کا بیت عینون پس اگر فتح کردے اللہ
آپ کے لیے ملک شام تو بخشدیجیے وہ دونو مجھکو
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وہ دونو
واسطے تیرے ہیں۔

الى قال صلى الله عليه وسلم فهما لك كتب
بذلك كتابا فلما قام ابوبكر اعطاه ذلك و
كتب رضي الله عنه له به كتابا نذكره
انشاء الله واقام وفد الداريين حتى توفي
رسول الله صلى الله عليه وسلم واوصى لهم
بجادّ مائة وسق - وذكر صاحب المصباح
كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
بحوالة ابن منير الحلبي قال قال في شرح
مختصر السيرة ان النبي صلى الله عليه وسلم
كتب لتميم ونعيم ابنا اوس كتابا -
ان لهم حبرى وعينون بالشام سهلها
وجبلها وماءها وحرثها وقريتها وانباطها
ولعقبه من بعده لا يحاقه فيها احد ولا
يلجه عليه بظلم ومن ظلمهم فاخذ منهم
شيئا فان عليه لعنة الله والملائكة
والناس اجمعين - وذكر قصة وفودهم
شيخ الدحلاني في سيرته فقال وفد عليه
صلى الله عليه وسلم الداريون ابو تميم
الداري واخوه نعيم الداري واربعة آخرون
وكانوا على دين النصرانية فاسلموا وحسن
اسلامهم وكان وفدهم عليه مرتين
مرة بمكة قبل الهجرة ومرة بعدها وفي
المرة الاولى سألوا رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان يعطيهم ارضا من ارض الشام
فقال لهم سلوا حيث شئتم قال ابو هند

اور لکھی اس بابتہ ایک سند پس جب والی ہوئے ابوبکر تو
دی اونکو وہ تحریر رسول اللہ کی اور لکھا ابوبکرؓ نے بھی اون
کے لیے اس بابتہ فرمان ذکر کرینگے ہم اوسکو انشاء اللہ
اور رہے وفد داریین یہانتک کہ وفات کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور وصیت کی آپ نے اون کیواسطے اسقدر
درخت خرما کے لیے جسمیں سو وسق کی پیداوار ہوجائے اور
ذکر کیا ہے صاحب مصباح نے فرمان رسول اللہ کا
بحوالہ ابن منیر حلبی کے کہا کہ ذکر کیا شرح مختصر السیرۃ میں کہ
لکھا رسول اللہ نے تمیم اور نعیم۔ اوس کے بیٹوں کے
واسطے ایک فرمان جس کے لفظ یہ ہیں۔
تحقیق اون کے لیے ہے حبری اور عینون جو شام میں ہے
(بتمامہ) وہانکی نرم زمین اور پہاڑ اور نہریں اور کھیتی اور گاؤں
اور اوس کے جنگل اور اوس کے بعد اوسکی اولاد کے لیے
نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور نہ داخل ہو اوسپر ظلما اور ظلم کر کے
اونپر اور لیلیگا اوس میں سے کچھ بھی تو لعنت ہوگی اوسپر اللہ
اور ملائکہ اور تمام مخلوق کی اور داریین کے آنے کا قصہ شیخ
دحلان نے اپنی سیر میں نقل کیا ہے پس کہا کہ آئے رسول اللہ
کی خدمت میں ابو تمیم داری اور اوس کے بھائی نعیم داری اور
چار اور۔ وہ سب نصرانی تھے پس اسلام لائے اور اچھا
ہوگیا اونکا اسلام اور وہ حاضر ہوئے ہیں خدمت رسول اللہ
میں دو مرتبہ ایک مرتبہ مکہ میں قبل ہجرت کے اور دوسری مرتبہ
بعد ہجرت کے اول مرتبہ کی حاضری میں اونہوں نے
رسول اللہ سے سوال کیا تھا کہ دیں آپ اونکو زمین دجاگیر
ملک شام سے پس فرمایا آپ نے کہ مانگو جہاں سے چاہو
بیان کیا ابو ہند داری نے جو تمیم کے ساتھ والوں میں سے

الجادّ بمعنى المجدود اي نخلا يجد منه ما يبلغ
مائة وسق - كذا في مجمع البحار -

سے جاد معنی میں مجدود کے ہے یعنی اسقدر کھجوروں کے درخت جس
کا کاٹنا ایسے مجاد میں سو وسق - اسطرح ہے مجمع البحار میں ۱۲

الداری وهو من اصحاب تمیم فنهضنا من عنده نتشاور فی ای الارض ناخذ فقال تمیم نسأل بیت المقدس قال ابو هند هذا محل ملك العجم وکذا محل ملك العرب فاخاف ان لا یتم لنا قال تمیم نسأله بیت حبرون وکورتها فنهضنا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکرنا ذلك له فدعا بقطعة من ادم وکتب لنا کتابا نسخته۔

نقل کتاب تمیم بروایت الشیخ العجلونی

بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا کتاب ذکر فیه ما وهب محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم للداریین۔ اعطاه الله الارض فوهب لهم بیت عینون وحبرون والمرطوم وبیت ابراهیم الی الابد شهد عباس بن عبد المطلب وخزیمة بن قیس وشرحبیل بن حسنة وکتب قال ثم اعطانا کتابا وقال انصرفوا حتی تسمعوا انی قد هاجرت قال ابو هند فانصرفنا فلما هاجر صلی الله علیه وسلم الی المدینة قدمنا علیه وسألناه ان یجدد له کتابا آخر فکتب لنا کتابا آخر نسخته۔

نقل کتاب تمیم بعد الہجرۃ

بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا ما انطی محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم تمیم الداری واصحابه انی انطیتکم بیت حبرون وعینون والمرطوم وبیت ابراهیم برمتهم وجمیع ما فیهم نطیة بت ووهبت وسلمت ذلك لهم ولاعقابهم من بعدهم ابد الابد فمن آذاهم فیه آذاه الله وشهد ابو بکر بن ابی قحافة وعمر بن الخطاب وعثمان بن

تھا کہ اٹھے ہم رسول اللہ کے پاس سے تاکہ مشورہ کریں اس بابت کہ کونسی زمین مانگیں پس کہا تمیم نے مانگیں ہم آپ سے بیت المقدس کہا ابو ہند نے کہ یہ جگہ ہے بادشاہان عرب و عجم کی پس ڈرتا ہوں میں کہ نہ کہہ سکیں گے ہم اوسکو کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے بیت حبرون اور اوس کے متعلقات پس آئے ہم رسول اللہ کے پاس اور ذکر کیا ہم نے آپ سے یہ مشورہ بس منگوایا آپنے ایک ٹکڑا ادھوڑی کا اور لکھا ہمارے واسطے فرمان جس کا نسخہ یہ ہے کہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے جس میں ذکر ہے اوس چیز کا جسکو بخشا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے داریوں کو دی اللہ نے رسول اللہ کو زمین پس بخشا آپ نے اونکو بیت عینون اور بیت حبرون اور مرطوم اور بیت ابراہیم ہمیشہ کے لیے۔ گواہی دی اسپر عباس بن عبد المطلب اور خزیمہ بن قیس اور شرحبیل بن حسنہ نے اور لکھا اسکو شرحبیل بن حسنہ نے۔ کہا راوی نے پھر دیا آپ نے ہمکو فرمان اور کہا لوٹ جاؤ یہاں تک کہ سنو تم کہ مینے ہجرت کی کہا ابو ہند نے کہ پس لوٹ آئے ہم پس جب ہجرت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کیطرف تو ہم حاضر خدمت ہوئے اور سوال کیا آپسے کہ ہمکو نیا فرمان لکھ دیجئے پس لکھی ہمارے واسطے دوسری تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری اور اوس کے ساتھیوں کو تحقیق دیا مینے تمکو بیت حبرون اور عینون اور مرطوم اور بیت ابراہیم سب کا سب اور جو کچھ کہ اوسمیں ہے دینا قطعی۔ اور بخشا مینے اور دیدیا مینے یہ اونکو اور اونکی اولاد کو اونکے بعد ہمیشہ کے لیے پس جو شخص کہ اذیت دے اونکو اسبارہ میں تو اذیت دے اللہ اوسکو اور گواہی دی اسپر ابو بکر بن ابی قحافہ اور عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان

عفان وعلی بن ابی طالب ومعویة بن ابی
سفیان وکتب ۔
وآورده فی المواهب فقال قال صاحب
باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام
برهان الدین ابراهیم الفرازی روی ابو
نعیم من طریق سعید بن زیاد عن ابی
هند الداری فذکر مثل هذا وقال فلما
قبض رسول الله صلے الله علیه وسلم واستخلف
ابوبکر وجند الجنود الی الشام کتب کتابا
نسخته ۔

اور علی بن ابی طالب اور معویہ بن ابی سفیان نے رضی اللہ عنہم
اور لکھا معویہ بن ابی سفیان نے ۔
اور بیان کیا ہے اسکو مواہب میں پس کہا کہ کہا صاحب
باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام برہان الدین ابراہیم
الفزاری نے کہ روایت کیا اسکو ابو نعیم نے سعید بن زیاد
کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہند داری سے
پس ذکر کیا اسیطرح اور کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات ہوئی اور ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے اور انہوں نے
شام کی طرف اپنے لشکر بھیجے تو لکھی ایک تحریر جسکا نسخہ
یہ ہے کہ

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ من ابی بکر الصدیق
الی ابی عبیدة الجراح سلام علیك فانی احمد
الیك الله الذی لا اله الا هو اما بعد فامنع
من کان یومن بالله والیوم الآخر من الفساد
فی قری الداربین وان کان اهلها قد جلوا
عنها واراد الداریون ان یزرعوها
فلیزرعوها بلا خراج واذا رجع الیها اهلها فهی
لهم وهم بها احق والسلام علیك
قال ونقل هذا من کتاب اسعاف
الاخصا بتفصیل المسجد الاقصا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے ابوبکر صدیق کی
جانب سے ابو عبیدہ بن جراح کو سلام ہو تجھپر پس تحقیق
حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں
ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے پس منع کر تو اوسکو جو ایمان لایا
ہے اللہ اور یوم قیامت پر داریوں کے گاؤں میں فساد کرنے
سے اور اگر وہاں کے آدمی جلاوطن ہوگئے ہوں اور داریں
وہاں کاشت کرنا چاہیں تو چاہیے کہ کاشت کریں اوسکو بلا محصول
اور جب لوٹ آویں وہاں والے تو وہ اونکیواسطے ہے اور وہی مستحق ہیں
اوسکے والسلام علیک کہا زرقانی نے اور نقل کیا گیا یہ فرمان کتاب
اسعاف الاخصا بتفصیل مسجد الاقصا سے ۔

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قوله فقبل الافراس والقباء
ای ورد الخمر وهذا یدل علے عدم قبول
هدایة الخمر فانه لا ینتفع به عند المسلمین
بوجه من الوجوه اصلا ۔ قوله فتبیعها

قوله فقبل الافراس والقباء یعنی واپس کردیا خمر کو اور یہ دلیل
ہے اس بات پر کہ شراب کا ہدیہ نہ قبول کرنا چاہیے اسوجہ سے
کہ مسلمان کسی طرح بھی اوس سے نفع نہیں حاصل کرسکتا ۔
قوله فتبیعها یعنی فروخت کردے وبیاج کر اور یہ دلیل ہے

ای الدیباج وهذا یدل علی جواز بیع
ما یحرم لبسه ویؤیده ما روی عن جابر
ابن عبد الله قال لبس النبی صلی الله علیه
وسلم قباء له من دیباج اهدی الیه ثم
اوشك ان نزعه وارسل به الی عمر بن
الخطاب فقیل قد اوشکت فنزعته یا
رسول الله قال نهانی عنه جبرئیل علیه
السلام فجاء عمر یبکی فقال یا رسول الله
کرهت امرا واعطیتنیه فمالی فقال ما
اعطیتك لتلبسه انما اعطیتك لتبیعه
فباعه بالفی درهم رواه مسلم و احمد
وجنس هذه الاحادیث تدل علی تحریم
لبس انواع الحریر وقد نقل القاضی عیاض
عن قوم اباحته وقال ابوداؤد انه لبس
الحریر عشرون نفسا من الصحابة او
اکثر منهم انس رض وبراء بن عازب رض ولکن
وقع الاجماع علی ان التحریم مختص بالرجال
دون النساء وقال ابن الزبیر بتعمیم التحریم
لعموم قوله صلی الله علیه وسلم لا
تلبسوا الحریر فانه من لبسه فی الدنیا
لم یلبسه فی الآخرة واستدل من
اباحه بما روی عن سعد قال رأیت
رجلا ببخاری علی بغلة بیضاء علیه
عمامة خز سوداء فقال کسانیها رسول الله
صلی الله علیه وسلم رواه ابو داؤد
والخز ضرب من ثیاب ابریسم وکذا ما
رواه عقبة بن عامر قال اهدی لرسول الله

اِس بات کی کہ جسکا پہننا حرام ہے اوسکا فروخت کرنا جائز ہے
اور تائید کرتی ہے اسکی وہ حدیث جو مروی ہے جابر بن عبد اللہ سے
کہا کہ پہنی رسول اللہ نے ایک قبا دیباج کی جو آپ کو ہدیہ
دیگئی تھی پھر آپ نے اوسکو جلدی سے اتار دیا اور بھیجا اوسکو
عمر بن خطاب کے پاس پس پوچھا گیا کہ جلدی کی آپ نے پس
اتار ڈالی آپ نے قبا یا رسول اللہ کہا کہ منع کیا مجھکو اوس سے
جبرئیل نے پس آئے عمر روتے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ
مکروہ جانا آپ نے ایک امر اور دیا آپ نے اوسکو مجھے پس
میں کیا کروں فرمایا رسول اللہ نے میں نے اسلیے تجھکو نہیں دیا ہے کہ
تو اوسکو پہنے بلکہ فروخت کر دے تو اوسکو پس بیچا حضرت عمر نے اوسکو
دو ہزار درہم کے عیوض میں روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے
اور اس قسم کی احادیث دلالت کرتی ہیں انواع حریر کی حرمت
پر۔ اور تحقیق نقل کی ہے قاضی عیاض نے ایک قوم سے
اوسکی اباحت اور کہا ابوداؤد نے کہ پہنا حریر بیس یا اوس
سے زائد صحابہ نے اور ان ہی میں سے انس اور براء بن
عازب ہیں لیکن اس بات پر اجماع ہوگیا ہے کہ تحریم مردوں
کے ساتھ خاص ہے نہ عورتوں کے ساتھ اور ابن زبیر نے تحریم
کے عموم کا قول کیا ہے یعنی حرمت مرد عورت دونو کیلئے ہے
بوجہ عام ہونے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ لا تلبسوا
الحریر یعنی مت پہنو حریر اسوجہ سے کہ جو پہنیگا اوسکو دنیا میں
نہیں پہنیگا اوسکو آخرت میں۔ اور استدلال لایا وہ شخص جس نے
مباح کیا ہے اوس حدیث سے جو روایت کیگئی ہے سعد سے وہ
کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے ایک شخص کو شہر بخارا میں سپید خچر پر سوار
جو ریشمین سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھا کہا اوس نے کہ پہنایا ہے
یہ مجھکو رسول اللہ صلعم نے روایت کیا ہے اسکو ابوداؤد نے
اور خز ایک قسم کا ریشمین کپڑا ہوتا ہے اور اسیطرح وہ حدیث
جسکو روایت کیا ہے عقبہ بن عامر نے کہا ہدیہ دیگئی رسول اللہ

فراوبہ حریر فلبسہ ثم صلے فیہ وانصرف فنزعہ نزعا شدیدا کالکارہ لہ ثم قال لا ینبغی ھذا للمتقین متفق علیہ۔ قولہ شھد ابوبکر وعمر وعثمان و علی۔ ترتیب ھذہ الشھادۃ یدل علے ترتیب الخلافۃ الذی وقع بعدہ صلے اللہ علیہ وسلم و صارت معجزۃ لہ فیما الھمہ اللہ علے قلوب امتہ فی جمعھم واتفاقھم علے ترتیب الخلافۃ۔

کو ایک حریر کی قبا پس پہنا آپ نے پھر اوتارا اوسکو جلدی سے اوسکو مکروہ سمجھکر پھر فرمایا کہ نہیں مناسب ہے یہ متقین کیلیے متفق ہے۔ قولہ شھد ابوبکر وعمر وعثمان وعلی۔ اِس شہادت کی ترتیب دلالت کرتی ہے اوس ترتیب خلافت پر جو رسول اللہ کے بعد واقع ہوئی اور ہو گیا یہ معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بایں طور کہ ڈال دیا اللہ نے آپ کی امت کے دل میں اسی ترتیب کو کہ سب نے اتفاق کیا اوسی پر۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لجرو بن عمرو العذری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جرو بن عذری کو

قال الحافظ روی ابن مندۃ من طریق ابی ثمامۃ بن الھریس بن الربعی عن ابیہ عن ابیہ ربعی عن ابیہ اقیصر ان جرو بن عمرو العذری حدثہ انہ اتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم و کتب علیہ الصلوۃ والسلام کتابا ان لیس علیکم حشر ولا عشر۔ وذکرہ ابن الاثیر وقال اخرجہ ابن مندۃ وابونعیم بالراء المھملۃ وابو عمر وفی ترجمۃ جزء بالمعجمۃ وقال الحافظ ورایت فی نسخۃ صحیحۃ من الاستیعاب جزاء بمعجمتین علے وزن خفاء۔ قولہ لیس علیکم حشر

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے ابی ثمامہ بن ہریس بن ربعی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ ربعی سے اور ربعی اپنے باپ اقیصر سے کہ جرو بن عمرو عذری نے حدیث بیان کی اوسنے کہ وہ آئے رسول اللہ کے پاس تو آپنے اونکو لکھدیا کہ لشکر بنانیکو تم کو نہیں جمع کیا جاویگا اور نہ تم سے عشر لیا جاوے گا۔ اور ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے رار مہملہ کے ساتھ اور تخریج کی ہے ابو عمر و نے جزء زار معجمہ سے ترجمہ میں اور کہا حافظ نے کہ دیکھا مینے استیعاب کے ایک صحیح نسخہ میں جزاء۔ جیم اور زام معجمہ کے ساتھ خفاء کے وزن پر۔ قولہ لیس علیکم حشر یعنی نہ بھیجے

قولہ فروج حریر باضافۃ من باب خاتم فضۃ ویروی ترکھا وھو بفتح فاء وتشدید راء ومھملۃ مضمومۃ واخرہ جیم وحکی بوزن خروج جاء فی حدیث اخر انہ صلعم صلے وعلیہ فروج حریر۔ ھو قباء کذا فی مجمع البحار ۱۲

سے قولہ فروج حریر ایسی ہی اضافت ہے جیسی کہ خاتم فضۃ میں اور بلا اضافت بھی مروی ہے اور فروج فتح فا اور تشدید رار مہملہ مضموم اور آخر میں جیم اور بوزن خروج بھی آیا ہے حدیث میں ہے کہ آپ نے نماز پڑہی اور آپ پر حریر کا فروج تھا قبا ہی طرح ہے مجمع البحار میں۔

ای لا تندبون الی الغزو ولا تضرب علیکم البعوث وقیل لا یحشرون الی عامل الزکوٰۃ بل یوخذ صدقاتہم فی اماکنہم والحشر ایضا الجلاء من الاوطان کذا فی مجمع البحار قولہ ولا تعشر۔ ای لا یوخذ عشر اموالکم وقیل اراد صدقۃ الواجبۃ۔

جاؤ گے لڑائی کی طرف اور نہ لایا جاویگا تم پر لشکر بعض نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ نہ بلائے جاؤ گے عامل زکوٰۃ کیطرف بلکہ تم سے تمہارے گھروں پر زکوٰۃ لیجاویگی اور حشر کے معنی جلاوطن کرنیکے بھی ہیں۔ اسیطرح ہے مجمع البحار میں۔ قولہ ولا تعشر یعنی نہ لیا جاوے گا تمہارے مال کا دسواں حصہ اور بعض نے کہا مراد اس سے زکوٰۃ واجبہ ہے

کتاب بجمیل ابن ردام

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لجمیل بن ردام العذری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام عذری کو

وذکر ابن الاثیر والحافظ قال روی ابن مندۃ من طریق عتیق بن یعقوب عن عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو ابن حزم عن ابیہ عن جدہ عن عمرو بن حزم عن ابیہ قال کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجمیل بن ردام۔ هذا ما اعطی رسول اللہ لجمیل بن ردام العذری۔ اعطاہ الرمداء۔ لا یحاقہ فیها احد وکتب علی بن ابی طالب۔

ذکر کیا ابن اثیر اور حافظ نے کہا کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے عتیق بن یعقوب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک ابن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ عمرو بن حزم سے اور وہ اپنے باپ سے کہا لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام کیلئے کہ یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے جمیل بن ردام عذری کو۔ دیا آپنے اوسکو رمداء (موضع) نہ جھگڑا کرے اوس میں کوئی اور لکھا اسکو علی بن ابی طالب نے۔

کتاب لجنادۃ الازدی

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لجنادة الازدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی کے لئے

ذکر صاحب مصباح المضیء بحوالۃ ابن سعد فقال قال ابن سعد وکتب صلی اللہ علیہ وسلم لجنادۃ الازدی وقومہ ما اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ واطاعوا اللہ ورسولہ۔ واعطوا من المغانم خمس اللہ وسہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفارقوا

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضیء نے ابن سعد کے حوالہ سے پس کہا کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی اور اوسکی قوم کو کہ جب تک کہ وہ قائم کریں نماز اور دیں زکوٰۃ اور اطاعت کریں اوس کے رسول کی اور دیں مال غنیمت میں سے خمس اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور علیحدہ رہیں مشرکین سے تو واسطے

المشرکین فان لهم ذمة الله وذمة محمد ابن عبد الله۔

وما وجدت هذا الکتاب فیما سوی المصباح لکن لما راجعت الی الاصابة واسد الغابة تفحصًا له صادفت فی ترجمة جنادة غیر منسوب کتابا باسمه فاظن انها والذی ذکرناها واحدة لما فیه من التشابه فی مضمون الکتاب والله اعلم وهی هذا۔

اون کے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے محمد بن عبد اللہ کا۔

اور نہیں پایا مینے یہ فرمان کسی کتاب میں مصباح کے سوا لکن جب رجوع کیا مینے اصابہ اور اسد الغابہ کی طرف تو پایا مینے جنادہ غیر منسوب کے ترجمہ میں ایک فرمان اونکے نام کا۔ پس گمان کرتا ہونمیں کہ یہ اور وہ جس کا ذکر اوپر ہوچکا ایک ہی ہیں کیونکہ مضمون دونو کا بہت ہی ملتا ہوا ہے واللہ اعلم اور وہ یہ ہے

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لجنادة غیر منسوب

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ غیر منسوب کے نام

قال الحافظ وابن الاثیر روی ابن مندة باسناد المتقدم فی ترجمة جمیل بن ردام عن عمرو بن حزم عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب لجنادة۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا کتاب من محمد رسول الله لجنادة وقومه ومن اتبعه باقام الصلوة وایتاء الزکوة۔ من اطاع الله ورسوله واعطی الخمس من المغانم خمس الله وفارق المشرکین فان له ذمة الله وذمة محمد صلی الله علیه وسلم۔

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ابن مندہ نے اوسی سند کے ساتھ جو جمیل بن ردام کے نام والے فرمان میں گذر چکی عمرو بن حزم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا جنادہ کو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہی محمد رسول اللہ کی جانب سے جنادہ اور اوسکی قوم اور اون لوگوں کے نام جو اوسکی تابعداری کریں۔ نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کی بابتہ۔ جو شخص کہ اطاعت کرے اللہ اور اُسکے رسول کی اور دے مال غنیمت میں سے خمس حصہ اللہ کا اور جدا ہے مشرکین سے تو واسطے اوسکے ذمہ ہے اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

کتابه صلی الله علیه وسلم بالجنیّ المعروف بحرز ابی دجانة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جنی کو جو مشہور ہے حرز ابی دجانہ کے نام سے

ذکر فی خصائص الکبری بتخریج البیهقی عن ابی دجانة قال شکوت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله

ذکر کیا ہے خصائص کبری میں بیہقی کی تخریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابو دجانہ سے کہا کہ شکایت کی میں نے رسول اللہ سے پس کہا مینے کہ یا رسول اللہ جبکہ میں

بینا انا مضطجع فی فراشی اذ سمعت فی داری
صریرًا کصریر الرحی ودویًا کدوی النحل و لمعًا
کلمع البرق - فرفعت راسی فزعًا مرعوبًا فاذا
انا بظل اسود مدلی یعلو ویطول فی صحن
داری فاھویت الیہ ومسست جلدہ فاذا
جلدہ کجلد القنفذ فرمی فی وجھی مثل شرر
النار فظننت انہ قد احرقنی فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامرک عامر دار سوء
یا ابا دجانۃ فقال ائتونی بدوات وقرطاس
فاتی بھما فناولہ علی بن ابی طالب و
قال اکتب -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - ھذا کتاب من
محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار
من العمار والزوار والسائحین الا طارق
یطرق بخیر یا رحمن - اما بعد فان لنا ولکم
فی الحق سعۃ فان تک عاشقًا مولعًا او
فاجرا مقتحما او راعیا حقا مبطلا فھذا
کتاب اللہ ینطق علینا وعلیکم بالحق
انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ورسلنا
یکتبون ما تمکرون - اترکوا صاحب
کتابی ھذا وانطلقوا الی عبدۃ الاصنام
والی من یزعم ان مع اللہ الھا آخر لا الہ
الا ھو کل شیء ھالک الا وجھہ لہ الحکم
والیہ ترجعون - تغلبون - حم لا ینصرون
حمعسق - تفرق اعداء اللہ وبلغت حجۃ
اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فسیکفیکھم
اللہ وھو السمیع العلیم -

لیٹا ہوا تھا اپنے بستر پر تو سنی میں نے ایک آواز مثل
آواز چکی کے اور بھنبھناہٹ مثل بھنبھناہٹ مہال کی
مکھی کے اور چمک مثل چمک بجلی کے پس اٹھایا میں نے اپنا
سر گھبرا کر تو دیکھا میں نے ایک سیاہ سایہ لٹکا ہوا جو بڑھتا اور
لانبا ہوتا تھا میرے گھر کے صحن میں پس قصد کیا میں نے اوسکا
اور میں نے اوسکی جلد کو چھوا تو اُسکی جلد مثل جھاؤ چوہی کے
تھی پس پھینکے میرے مونہ پر آگ کے انگاروں کے شعلے تو
گمان کیا میں نے کہ وہ مجھے جلا دیگا پس فرمایا رسول اللہ نے
رہنے والا گھر کا (یعنی وہی جن) برا ہی یا ابو دجانہ پھر فرمایا
کہ کاغذ اور دوات لاؤ پس وہ لائی گئی تو دیا علی بن ابی طالب
کو اور فرمایا کہ لکھ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا جو رسول ہیں رب العالمین کے اوس شخص کیطرف
جو رات کو آوے گھر میں رہنے والا ہو خواہ زیارت کے لئے
آتا یا پھرنیوالا مگر وہ جو رات کو آوے خیر وبہتری کے یا رحمن
بعد اسکے معلوم ہو کہ واسطے ہمارے اور تمہارے حق میں وسعت
ہے پس اگر تو عاشق حریص یا فاجر ذلیل یا رنج کرنیوالا حق
باطل کی تو یہ کتاب اللہ کی ہے جو حکم کرتی ہے ہم پر اور تم پر حق کا تحقیق ہم لکھتے ہیں جو
کچھ کہ تم کرتے ہو اور ہمارے رسول لکھتے ہیں جو کچھ کہ تم مکر کرتے ہو چھوڑ دو
اس شخص کو جسکے پاس میرا یہ نامہ ہو اور چلے جاؤ بت پوجنے والوں
کیطرف اور طرف اوس شخص کے جو کہے اللہ کا شریک ہی
حالانکہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی ہر شئے فنا ہونیوالی ہے
مگر اوسکی ذات اوسی کے واسطے حکم ہے اور اوسی کیطرف لوٹو
گے تم تغلبون حم نہ مدد دیے جاویں وہ حمعسق متفرق ہو جائیں
اعداء اللہ کے اور پہونچگئی حجت اللہ کی نہ کوئی حیلہ ہے دفع
شر کا اور نہ قوت ہے تحصیل خیر کی مگر اللہ کی مدد سے پس قریب ہے کہ
کافی ہو جاوےگا تمکو اللہ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے -

قال فجعلته تحت راسی وبتُّ فما انتبهت الا من صراخ صارخ یصرخ ویقول یا ابا دجانة احرقتنا واللات والعزی - فبحق صاحبه لما رفعت عنا هذا الکتاب فلا عود لنا فی دارک ولا فی جوارک فغدوت وصلیت الصبح مع رسول الله صلی الله علیه وسلم واخبرته بما سمعت من الجن فقال یا ابا دجانة ارفع عن القوم فوالذی بعثنی بالحق انهم یجدون الم العذاب الی یوم القیمة -

کہا ابو دجانہ نے پس رکھا میں نے اوسکو اپنے سر کے نیچے اور سو گیا میں پس نہ چونکا میں مگر ایک چلانے کی آواز سے جو کہہ رہا تھا کہ قسم ہے لات و عزیٰ کی ابو دجانہ جلا دیا تو نے ہمکو پس قسم ہے اس نامہ والے کے حق کی جبکہ اٹھالیگا تو ہم سے یہ کتاب تو پھر نہیں لوٹینگے ہم تیرے گھر میں اور نہ تیرے پڑوس میں پس صبح کی میں نے۔ اور صبح کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پڑہی اور خبر دی آپکو اوسکی جو سُنا تھا میں نے جن سے پس فرمایا اے ابو دجانہ اٹھالے اوس نامہ کو قوم سے پس قسم ہے اوس ذات کی جس نے بہیجا مجھے حق کے ساتھ البتہ پاوینگے وہ تکلیف عذاب کی قیامت تک۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی جیفر وعبد ابنی الجلندی ملکی عمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جیفر و عبد کو جو بیٹے ہیں جلندری کے اور بادشاہ ہیں عمان کے

ذکر فی المواهب ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی ملکی عمان وبعثه مع عمرو ابن العاصی - قال الزرقانی ولفظه کما رواه ابن سعد مع القصة کلها من طریق عمرو بن شعیب عن مولی لعمرو بن العاصی عنه -

بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد بن عبد الله ورسوله الی جیفر وعبد ابنا الجلندی - سلام علی من اتبع الهدی اما بعد فانی ادعوکما بدعایة الاسلام اسلما تسلما - فانی رسول الله الی الناس کافة - لانذر من کان حیا ویحق القول علی الکافرین وانکما ان اقررتما بالاسلام ولیتکما وان ابیتما ان تقرا بالاسلام فان

ذکر کیا مواہب میں کہ لکھا رسول اللہ نے عمان کے دونو بادشاہوں (مراد دونو بہائی ہیں) کے نام اور بہیجا اوسکو عمرو بن العاصی کے ہمراہ - کہا زرقانی نے اور لفظ اوسکے اسطرح ہیں جیسے کہ روایت کیا اوسکو ابن سعد نے مع پورے قصہ کے عمرو بن شعیب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن العاصی کے ایک آزاد شدہ غلام سے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمد کی جانب سے جو اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول ہیں جیفر اور عبد کیطرف جو بیٹے ہیں جلندری کے سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی بعد اسکے (معلوم ہو کہ) میں بلاتا ہوں تم دونو کو دعوت اسلام کیطرف اسلام لے آؤ سلامت رہوگے پس تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں تمام مخلوق کی جانب۔ تاکہ ڈراؤں اوس شخص کو جو زندہ ہو اور ثابت ہو جائے قول (یعنی حجت) کافروں پر اور اگر تم دونو نے اسلام کا اقرار کر لیا تو میں بدستور تمکو والی رکھونگا

ملککما زائل عنکما وخیلی تحل بساحتکما وتظهر نبوتی علے ملککما وکتب ابی بن کعب فذکر قصة مکالمة العبد لعمرو بن العاص وملاقاته باخیه جیفر واسلامهما مفصلاً

اقول وکذا ذکره صاحب مصباح المضیء بحوالة صاحب هدی المحمدی وقال فیه کان بعث عمرو بن العاص فی ذی القعدة سنة ثمان من الهجرة وذکر بعده کتاباً آخر الی ملوک عمان لم اجده فیما سواه لم یسم فیه احد بل قال وروی ابو عبید فی کتاب الاموال - قال وکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم الی ملوک عمان

فالتوفیق ان الکتاب الذی اوردناه کان خاصة بهما وفی هذا اشرک غیرهما معهما من ملوک عمان ونسخته هکذا

اور اگر تمنے اسلام لانیسے انکار کیا تو تمہارا ملک تمسے جاتا رہیگا اور میرا لشکر تمہارے میدان میں جا دیگا اور میری نبوت تمہاری سلطنت میں ظاہر ہوگی - اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے پھر ذکر کیا قصہ عمرو بن العاصی اور عبد کی گفتگو کا اور اونکی ملاقات اوس کے بہائی جیفر سے اور اونکا اسلام لانا خوب تفصیل سے کہتا ہوں میں کہ اسیطرح ذکر کیا صاحب مصباح المضی نے صاحب ہدی المحمدی کے حوالے سے اور کہا اوسمیں کہ بہیجا تہا رسول اللہ نے عمرو بن العاصی کو ذیقعدہ ۸ ہجری میں اور ذکر کیا اسکے بعد ایک اور فرمان ملوک عمان کا جسکو مینے سوا اوسکے اور کسی کتاب میں نہیں پایا وہ فرمان کسی خاص نام سے نہیں ہے بلکہ کہا کہ روایت کی ہے ابو عبید نے کتاب الاموال میں کہا کہ لکھا رسول اللہ نے ملوک عمان کیطرف ایک فرمان پس تحقیق درفع تعارض کی یہ ہے کہ وہ فرمان جسکا ہم ذکر کر چکے خاص تہا اون دونوں کے نام اور اسمیں شریک کیے گئے ہیں اونکے ساتھ اور ملوک بھی نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی ملوک عمان (جیفر وعبد وغیرهما)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملوک عمان کی طرف (جیفر وعبد اور اون کے سوا)

من محمد رسول الله لعباد الله الاسدیین ملوک عمان واسد عمان من کان منهم بالبحرین انهم ان امنوا واقاموا الصلوٰة واتوا الزکوٰة واطاعوا الله ورسوله واتوا حق النبی صلی الله علیه وسلم ونسکوا نسک المسلمین فانهم امنون وان لهم ما اسلموا علیه غیر ان مال بیت النار ثنیا لله ولرسوله وان عشور التمر صدقة ونصف عشور الحب وان للمسلمین

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اللہ کے بندوں کی جانب جو اسدیین ہیں بادشاہان عمان اور اسدعمان جو ہوں اونمیں سے بحرین میں دیا یہ مضمون کہ اگر وہ ایمان لائیں اور نماز پڑہیں - اور زکوٰۃ دیں اور اطاعت کریں اللہ اور اُسکے رسول کی اور حق رسول اللہ کا دیں اور عبادت کریں مسلمانوں کیسی تو وہ امن میں ہیں اور اونکے لیے وہ سب کچھ ہے جسپر وہ اسلام لائے (یعنی وہ چیزیں جو اوسوقت اونکے قبضہ میں تہیں جبکہ وہ اسلام لائے) سوا اسکے کہ آتشکدہ کا مال مستثنے کیا گیا اللہ اور اُسکے رسول کیلئے اور عشور تمر کے صدقہ ہیں اور اسیطرح نصف عشور اناج سے اور

نصرهم ونصحهم وان لهم ما للمسلمين مثل ذلك وان لهم ارجاهم يظعنون بها ما شاؤا

قوله ان مال بيت النار - افاد ان الاوقاف في غير ملة الاسلام اوقاف في الاسلام ايضا اذا ظهروا عليهم فهي حق بيت المال ولذلك اظهر هذا الحكم وجعله مستثنى من سائر الاموال ولم يجعله ملكا لاحد من العباد۔

تحقیق مسلمانوں کے لیے ہے مدد اونکی اور خیر خواہی اونکی اور اونکے لیے وہ حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں مثل اسکے اور واسطے اونکے چکیاں (مراد پن چکی) اونکی ہیں سیر لیں اونسے جسقدر چاہیں (یعنی کوئی حاصل خراج اسکا اونسے نہ لیا جاویگا) **قولہ ان مال بیت النار** - اِس قول نے یہ فایدہ دیا کہ دوسرے مذہب والوں کے اوقاف ملت اسلام میں بھی بدستور اوقاف رہتے ہیں جبکہ مسلمان اونپر غالب آجائیں پھر وہ حق بیت المال کا ہو جاتا ہے اسی لیے اِس حکم کو ظاہر کیا اور باقی مالوں سے اسکو مستثنے کر دیا اور اوسکو بندوں میں سے کسی کی ملک نہیں رکھا

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم للحارث بن ابي شمر الغساني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کے نام

وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حارث بن ابي شمر الغساني وكان اميرا بدمشق من جهة قيصر بغوطتها (غوطة اسم موضع متعلق بدمشق قاله الجوهري) نسخة الكتاب هكذا۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله الى حارث بن ابي شمر سلام على من اتبع الهدى وآمن بالله وصدق فاني ادعوك الى ان تؤمن بالله وحده لا شريك له يبقى لك ملكك ـ ذكره في المواهب مع القصة عن الواقدي وابن عائذ وله ذكر في مصباح المضي فقال قال ابن الجوزي روى الواقدي من اشياخه ـ فذكره مفصلا ـ

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کو جو امیر تھا غوطۂ دمشق پر قیصر کی جانب سے (غوطہ ایک جگہ کا نام ہے جو متعلق ہے دمشق کے ایسا ہی بیان کیا ہے جوہری نے) نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے حارث بن ابی شمر کی طرف. سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ پر اور تصدیق کرے۔ میں بلاتا ہوں تجھکو اِس بات کی طرف کہ ایمان لائے تو ایسے اللہ پر جس کا کوئی شریک نہیں ہے تو باقی رہیگا تیرے پاس تیرا ملک۔

ذکر کیا اِس کو مواہب میں قصہ کے ساتھ واقدی اور ابن عائذ کے حوالہ سے۔ اور ذکر کیا اسکو مصباح المضی نے بھی پس کہا کہ کہا ابن جوزی نے کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنے اساتذہ سے۔ پس ذکر کیا اِس فرمان کو۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحارث بن كلال ومعافر وهمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن کلال اور معافر و ہمدان (یہ دو نام قبیلہ کے نام)

قال الحافظ هو حارث بن كلال احد
قيال اليمن كتب اليه النبي صلى الله عليه
وسلم كتابا وذكره ابن الاثير وقال له ذكر
في حديث عمرو بن حزم روى الزهري
عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن
ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كتب للحارث وشرحبيل ونعيم
بنو عبد كلال - لكن لم يذكر لفظ الكتاب
فتفحصته في عدة كتب فلم اجد لكن
ذكره جدي في كتابه الذي الفه في السيرة
المسمى بالحلية ولم يذكر فيه التخريج
فلفظه فيه هكذا -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول
الله الى الحارث بن عبد كلال والى نعمان
ومعافير وهمدان اما بعد فاني احمد اليكم
الله الذي لا اله الا هو اما بعد فانه وقع
بنا رسولكم مقفلنا من ارض الروم فلقينا
بالمدينة وبلغ ما ارسلتم به وخبر عما قبلكم
وانبأنا باسلامكم وقتلكم المشركين وان
الله قد هداكم بهداه وانكم قد اصلحتم
واطعتم الله ورسوله واقمتم الصلوة
واعطيتم الزكوة واعطيتم من الغنائم
خمس الله وسهم النبي وصفيه وما كتب
على المومنين من الصدقة - **اقول**

لم اظفرت بلفظ الكتاب في طبقات ابن
سعد في ترجمة حارث ونعيم ابنا عبد
كلال فقال حدثنا محمد بن عمر قال حدثنا

کہا حافظ نے کہ وہ یعنی حارث بن کلال یمنی سرداروں میں سے
تھا فرمان لکھا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر
کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا کہ اوسکا ذکر ہے عمرو بن حزم کی
حدیث میں روایت کی ہے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو
بن حزم سے ابی بکر روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے
دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حارث اور نعیم اور
شرحبیل بنو عبد کلال کو فرمان لیکن حافظ اور ابن اثیر نے
فرمان کے لفظ نہیں ذکر کیے پس ڈھونڈا میں نے چند کتابوں
میں لیکن نہیں پایا اونکو لیکن ذکر کیا ہے اوسکو میرے دادا
نے جو اونہوں نے سیر میں تصنیف کی ہے جسکا نام حلیہ ہے
اور نہیں ذکر کیا اوس میں تخریج فرمان کو لفظ اوس فرمان
کے اوس میں اسطرح پر ہیں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کا
حارث بن عبد کلال اور نعمان اور معافیر اور ہمدان کی طرف۔
بعد حمد وصلوۃ کے پس تعریف کرتا ہوں میں طرف تیرے اس
اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد اس کے
(معلوم ہو کہ) تمہارے قاصد ہمارے پاس آئے جبکہ لوٹے
تھے ہم ارض روم سے پس ملے ہم سے وہ مدینہ میں اور پہنچائے
وہ پیغام جن کے ساتھ تم نے اونکو بھیجا تھا اور خبر دی تمہارے
حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام اور مشرکین سے تمہارے
لڑنے کی تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی ہے اور تحقیق
تم صلاحیت پر آگئے اور اطاعت کی تم نے اللہ اور اوس کے رسول کی
اور قائم کی تم نے نماز اور دی تم نے زکوۃ اور دیا مال غنیمت میں سے
خمس واسطے اللہ کے اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پسند کردہ چیز
آپکی مال غنیمت میں سے اور وہ صدقے جو مقرر کیے ہیں اللہ نے مسلمانوں پر۔
کہتا ہوں میں پھر مجھے ملگئے اس فرمان کے لفظ طبقات ابن سعد
میں حارث ونعیم بن عبد کلال کے ترجمہ میں پس کہا کہ حدیث بیان کی

عمر بن محمد بن صهبان عن زائل بن عمرو عن شهاب بن عبد الله الخولانی ان الحارث ونعیما ابنی عبد کلال والنعمان قیل ذی رعین ومعافر وهمدان اسلموا فدعا رسول الله صلعم ابی بن کعب فقال اکتب الیهم - اما بعد ذلکم - الحدیث بلفظه الا انه لم یذکر لفظ فلقینا - وقال ان اصلحتم بدل قوله انکم اصلحتم -

ہم سے محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن صہبان نے بروایت زائل بن عمرو وہ روایت کرتے ہیں شہاب بن عبد اللہ خولانی سے کہ حارث ونعیم بن عبد کلال اور نعمان سرداران ذی رعین اور معافر وہمدان اسلام لائے پس بلایا رسول اللہ نے ابی بن کعب کو اور فرمایا کہ لکھ ان کیطرف اما بعد ذلکم۔ الحدیث لفظ مثل اوسی فرمان کے مگر نہیں ہے اسمیں لفظ فَلَقِیْنَا کا اور کہا ہے اِنْ اَصْلَحْتُمْ عوض میں اَنَّکُمْ اَصْلَحْتُمْ کے

قوله خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم

اعلم ان من لفظ صیغ الاداء والروایة حدثنا - واخبرنا - وخبرنا وانبأنا - ونبأنا فکل هذه الالفاظ مترادفة عند المتقدمین من اهل الاصول وما ورد فی هذا الکتاب من قوله خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم اصرح دلیل لهم ویدل علیه ایضا قوله تعم عز وجل یومئذ تحدث اخبارها وقوله تعالی ولا ینبئک مثل خبیر - ولکن المتأخرین منهم فرقوا بین هذه الالفاظ فقالوا اذا قال المحدث حدثنا یحمل علی السماع من الشیخ واذا قال اخبرنا یحمل علی سماع الشیخ واذا قال انبأنا یحمل علی الاجازة وهذا باب واسع والاختلاف مبسوط فی کتب الاصول -

قولہ خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم۔ جان تو کہ ادا اور روایت الفاظ کے صیغوں میں سے لفظ حدثنا اور اخبرنا۔ اور خبرنا اور انبأنا اور نبأنا ہیں پس یہ سب الفاظ ہم معنی ہیں متقدمین اہل اصول کے نزدیک اور وہ جو اس فرمان میں ہے یعنے قول رسول اللہ کا۔ خبر عما قبلکم۔ الخ۔

یہ ان کی صریح دلیل ہے اور یہی دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ عز وجل کا۔ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا۔ اور قول اللہ تعالیٰ کا وَلَا یُنَبِّئُکَ مِثْلُ خَبِیْرٍ۔ لیکن متاخرین اہل اصول نے اس میں فرق کیا ہے اور کہا ہے کہ جب محدث حدثنا کہے تو محمول ہوگا اس بات پر کہ اس نے یہ لفظ سنا ہے اپنے شیخ سے اور جب اخبرنا کہے تو محمول ہوگا شیخ کے سننے پر (یعنی شیخ نے اسکی قراءۃ سنی ہے) اور جب کہے انبأنا تو محمول ہوگا اجازت پر۔

اور یہ باب وسیع ہے اور لکھا ہے اسکا اختلاف مفصل کتب اصول میں۔

هذا ایضا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی الحارث ومسرح ونعیم بنی عبد کلال

یہ بھی فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث اور مسرح اور نعیم بنو عبد کلال کو

ذکر صاحب مصباح المضئ فقال قال محمد بن سعد فی الطبقات عن الزهری قال کتب رسول الله صلے الله علیه وسلم الی الحارث ومسروح ونعیم بنو عبد کلال نسخة الکتاب هکذا۔

الی الحارث ومسروح ونعیم بن عبد کلال من حمیر تسلموا انتم ما امنتم بالله ورسوله وان الله واحد لا شریك له بعث موسی بآیاته وخلق عیسے بکلماته قالت الیهود عزیر بن الله وقالت النصاری الله ثالث ثلثة وعیسے ابن الله۔

قال وبعث بهذا الکتاب عباس بن ابی ربیعة المخزومی۔

ذکر کیا صاحب مصباح المضی نے پس کہا کہ کہا محمد بن سعد نے طبقات میں زہری سے روایت کرکے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث اور اوس کے بھائیوں بنو عبد کلال کی جانب فرمان (نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ

یہ خط ہے حارث اور مسروح اور نعیم بن عبد کلال کی جانب جو قبیلہ حمیر سے ہیں۔ سلامت رہوگے تم جب تک کہ تم ایمان رکھوگے اللہ اور اوس کے رسول اور اس بات پر کہ اللہ ایک ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا بھیجا اوسنے موسیٰ کو اپنے معجزات دیکر اور پیدا کیا عیسیٰ کو اپنے کلمات سے۔ کہا یہود نے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور کہا نصاریٰ نے کہ اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں (مقصود رسول اللہ کا یہ ہے کہ تم اس سے بچو اور ایسا نہ کہو) کہا راوی نے کہ بھیجا یہ فرمان دیکر عباس بن ابی ربیعہ مخزومی کو۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لحارث بن زهیر بن اقیش العکلے

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن زہیر بن اقیش عکلی کے نام

نسخہ کتاب بنام حارث بن زہیر

ذکره الحافظ وابن الاثیر فقالا روی ابن شاهین من طریق الحارث بن یزید العکلے عن مشیخة من الحی عن الحارث بن زهیر بن اقیش العکلے ان النبی صلے الله علیه وسلم کتب له ولقومه کتابا نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد النبی لبنی قیس بن اقیش اما بعد فانکم ان اقمتم الصلوة وآتیتم الزکوة واعطیتم سهم الله عز وجل والصفی فانتم آمنون بامان الله عز وجل۔

اختلف فی تعیینه فقال ابن شاهین

ذکر کیا اس کو حافظ اور ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کی ابن شاہین نے حارث بن یزید عکلی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ قبیلہ سے اور وہ حارث بن زہیر بن اقیش عکلی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اونکی اور اونکی قوم کے لیئے ایک فرمان نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی قیس بن اقیش کے نام۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے (معلوم ہو کہ اگر تم نے نماز پڑہی اور زکوٰۃ دی اور دیا حصہ اللہ عزوجل کا (یعنی خمس مال غنیمت کا) اور پسند کردہ شئے رسول اللہ کی مال غنیمت سے تو تم اللہ عزوجل کی امن میں ہو۔

مکتوب الیہ کے تعین میں اختلاف کیا گیا ہے پس کہا ابن شاہین

رواه ای هو حارث بن اقیش ام حارث ابن زهیر ذکرہ ابن الاثیر وقال اما انا فلا اشك انهما واحد ولعل اشتبه علی ابن شاهین حیث رأی لاحدهما حدیث کتاب النبی صلی الله علیه وسلم (ای لابن زهیر) وللآخر حدیث من مات له اربع من ولد (ای لابن اقیش) فظنهما اثنین وانما الحدیثان لواحد وهو الحارث بن اقیش العکلی وهو ابن زهیر بن اقیش نسب مرۃً الی ابیه ومرۃً الی جدہ لکن قال الحافظ فی ترجمة ابن زهیر۔ وزعم ابن الاثیر انهما ای هذا والحارث بن اقیش واحدٌ ولیس کما زعم۔

نے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حارث بن اقیش ہیں یا حارث بن زہیر۔ ذکر کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا مجھے تو اس بات میں کچھ شک نہیں ہے کہ یہ دونو ایک ہیں شاید ابن شاہین کو اس وجہ سے شبہ پڑا کہ اوس نے دیکھا ایک کے نام رسول اللہ کی فرمان والی حدیث کو یعنی واسطے ابن زہیر کے اور دوسرے کے لیے من مات له اربعٌ من الولد کی حدیث کو یعنی واسطے ابن اقیش کے بس گمان کیا اوس نے اس سے اونکو دو حالانکہ دونو حدیثیں ایک ہی شخص کی ہیں۔ اور وہ حارث بن اقیش عکلی ہیں اور وہ ابن زہیر بن اقیش ہیں کبھی نسبت کیے گئے اپنے باپ کی طرف اور کبھی دادا کی طرف۔ لیکن کہا حافظ نے ابن زہیر کے ترجمہ میں کہ گمان کیا ابن اثیر نے کہ وہ دونو ابن زہیر اور حارث بن اقیش ایک ہی ہیں اور جیسا اوس نے گمان کیا ایسا نہیں ہے بلکہ وہ دونو علیحدہ علیحدہ ہیں۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحارثة وحصن ابنی قطن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارثہ اور حصن کے لیے جو بیٹے ہیں قطن کے

ذکر ابن الاثیر الحارثة والحصن ابنا قطن وفدا علی النبی صلی الله علیه وسلم فکتب بهما کتابا نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لحارثة وحصن ابنی قطن۔ لاهل المواة من بنی خباب من الماء الجاری العشر ومن العشری نصف العشر فی عمائر کلب۔

قال واخرجه ابو عمرو وابو موسی۔

ذکر کیا ابن اثیر نے کہ حارثہ اور حصن بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اون دونو کو فرمان لکھدیا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے حارثہ وحصن ابن قطن کے نام بنی خباب میں پڑت زمین والوں پر اگر انہوں نے آباد کیا ہے اوسکو پانی جاری سے تو عشر ہے اور جس سے پلائی ہوئی زمین پر نصف عشر ہے ایک سال میں۔ یہ حکم قبائل کلب کے لیے ہے۔

کہا اور تخریج کی ہے اسکی ابو عمرو اور ابو موسی نے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحبیب بن عمرو الطائی ثم الاجائی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے حبیب بن عمرو طائی کو لکھا

قال الحافظ ذكر الرشاطي عن علي بن حرب العراقي في التيجان عن ابي المنذر وهو هشام ابن الكلبي عن جميل بن مرثد قال وفد رجل من الاجائيين يقال له حبيب بن عمرو على رسول الله صلى الله عليه وسلم فكتب عليه الصلوة والسلام له كتابا - من محمد رسول الله لحبيب بن عمرو احد بني اجاء ولمن اسلم من قومه واقام الصلوة واتى الزكوة ان له ماله وماءه -

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا رشاطی نے علی بن حرب سے روایت کر کے کتاب التیجان میں وہ روایت کرتے ہیں ابو منذر سے جو ہشام بن کلبی ہیں وہ روایت کرتے ہیں جمیل بن مرثد سے کہا قبیلہ اجا میں سے ایک شخص جسکا نام حبیب بن عمرو طائی تہا رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا پس لکہا آپنے اوسکے لیے ایک فرمان۔ (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے حبیب بن عمرو کے لیے جو بنی اجا میں سے ہے اور اوس شخص کے لیے جو اوسکی قوم میں سے اسلام لایا اور نماز پڑہی اور زکوۃ دی (باین مضمون کہ) اوسی کیواسطے ہے مال اوسکا اور پانی اوسکا (مراد پانی سے کنواں یا نہر جو ذریعہ آبپاشی ہو مطلب یہ کہ ان چیزوں پر قبضہ نہیں کیا جائیگا)

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحصين بن نضلة الاسدي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حصین بن نضلہ اسدی کے لیے

نامہ کتاب لحصین بن نضلہ

ذكر الحافظ وابن الاثير قالا رواه ابن منده من طريق عتيق بن عبد الرحمن عن عبد الملك بن ابي بكر بن حزم عن ابيه عن جده عمرو بن حزم ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب لحصين بن نضلة الاسدي ان له ارما وكنيفا لا يحاقه فيها احد و كتبه المغيرة -

هذا لفظ الحافظ وعند ابن الاثير ثريا بالمثلثة وكنيفا - وفي زاد المعاد ثرمدا بالمثلثة والميم وكتيفة - بالتاء الفوقانية والفاء - وايما كان فهما اسم موضعين اقطعهما اله -

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہا کہ روایت کی ہے ابن منده نے عتیق بن عبد الرحمن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن حزم سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اون کے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا عمرو بن حزم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکہا حصین بن نضلہ اسدی کے لیے کہ واسطے اوسکے (معانی میں) ارم اور کنیف نہ جہگڑا کرے اوس میں کوئی اور لکہا اسکو مغیرہ نے یہ لفظ حافظ کی روایت کے ہیں اور ابن اثیر کے نزدیک ثریا ثا (مثلثہ) و کنیفا ہے اور زاد المعاد میں ہے ثرمدا۔ ثا (مثلثہ) اور میم کتیفہ۔ تا (فوقانیہ) اور فا۔ اور جو کچھ بھی ہو وہ نام ہے دو جگہ کا جن کو اون کی جاگیر میں دیا تہا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لخالد بن الوليد في جواب كتابه رضي الله عنه حين بعثه الى نجران

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے خالد بن ولید کو اونکے خط کے جواب میں لکہا جبکہ اونکو نجران بہیجا تہا

نامہ کتاب جواب خالد بن الولید

ذکر فی سیرة الشامیة قال قال ابن سعد
فی السرایا ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
بعث خالد بن الولید فی شہر ربیع الاول
او جمادی الاول من سنة عشر الی نجران
وامرہ ان یدعوھم الی الاسلام قبل ان
یقاتل ثلثة ایام وقال ان استجابوا
فاقبل منھم وان لم یفعلوا فقاتلھم
فخرج الیھم خالد حتی قدم علیھم فبعث
الرکبان یضربون فی کل وجہ ویدعون
الی الاسلام ویقولون ایھا الناس
اسلموا تسلموا فاسلموا ودخلوا فیما
دعوا الیہ فاقام فیھم خالد یعلمھم شرائع
الاسلام وکتاب اللہ وسنة نبیہ صلے
اللہ علیہ وسلم ثم کتب بذلک الی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بسم اللہ الرحمن الرحیم لمحمد النبی من
خالد بن ولید السلام علیک یا رسول
اللہ ورحمة اللہ وبرکاتہ فانی احمد الیک اللہ
الذی لا الہ الا ھو اما بعد یا رسول اللہ
انک بعثتنی الی بنی الحارث بن کعب و
امرتنی اذا اتیتھم ان لا اقاتلھم ثلثة ایام
وان ادعوھم الی الاسلام فان اسلموا
قبلت منھم واعلمھم معالم الاسلام وکتاب
اللہ وسنة نبیہ وان لم یسلموا قاتلت
معھم وانی قدمت علیھم فدعوتھم الی
الاسلام ثلثة ایام کما امرتنی یا رسول
اللہ وبعثت فیھم رکبانا ینادون یا بنی

ذکر کیا ہے سیرة شامیہ میں کہا کہ کہا ابن سعد نے ذکر سرایا
میں کہ رسول اللہ نے بھیجا خالد بن ولید کو ماہ ربیع الاول
یا جمادی الاول سنہ ۱۰ھ میں نجران کی طرف اور اونکو حکم دیا
کہ لڑنے سے اول اونکو تین دن تک دعوت اسلام کریں
اور فرمایا اگر وہ مان لیں تو قبول کر تو اونسے اسلام اور اگر
نہ مانیں تو لڑو۔ پس کوچ کیا حضرت خالد نے یہاں تک
کہ جب وہاں پہنچے تو بھیجے سوار جو ہر طرف پھرتے تھے
اور بلاتے تھے اسلام کی طرف اور کہتے تھے کہ
اے لوگو اسلام لے آؤ سلامت رہوگے۔ پس
اسلام لے آئے اور داخل ہوگئے اوس امر میں جسکی
طرف بلائے جاتے تھے۔ پس رہے وہاں خالد سکھاتے
تھے اونکو احکام اسلام اور قرآن اور طریقہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا۔ پھر لکھا اس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد رسول اللہ
کے لئے خالد بن ولید کی جانب سے۔ سلام ہو آپ پر
یا رسول اللہ اور رحمتیں اللہ کی اور برکتیں اوس کی پس میں
حمد بیان کرتا ہوں طرف آپ کے ایسے اللہ کی کہ نہیں
ہے کوئی معبود مگر وہی۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ یا رسول اللہ
بھیجا تھا آپ نے مجھے بنی حارث بن کعب کی طرف اور حکم کیا
تھا مجھے کہ جب وہاں پہونچوں تو تین دن اونسے نہ لڑوں
اور بلاؤں اونکو اسلام کیطرف پس اگر اسلام لے آئیں تو قبول
کروں اونسے اور سکھاؤں اونکو احکام اسلام اور کتاب اللہ
وسنت رسول اللہ صلعم کی اور اگر اسلام نہ لاویں تو لڑوں اونسے
پس میں یہاں آیا اور تین دن تک اونکو دعوت اسلام
کی جیسے کہ حکم دیا تھا آپ نے یا رسول اللہ۔ اور بھیجے
میں نے اونمیں سوار جو پکارتے تھے کہ اے بنی حارث اسلام

کتاب خالد الی رسول اللہ صلعم

الحارث اسلموا تسلموا فاسلموا ولم يقاتلوا وانی مقیم بین اظهرهم امرهم بما امرهم الله به وانهاهم عما نهاهم الله عنه فاعلمهم معالم الاسلام وسنة النبی صلی الله علیه وسلم حتی یکتب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم والسلام علیك یا رسول الله فکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جوابه بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی خالد بن الولید سلام علیك فانی احمد الیك الله الذی لا اله الا هو اما بعد فان کتابك جاءنی مع رسولك تخبر ان بنی الحارث بن کعب قد اسلموا وشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله قبل ان تقاتلهم واجابوا الی ما دعوتهم الیه من الاسلام وان الله قد هداهم فبشرهم وانذرهم واقبل ولیقبل معك وفدهم والسلام علیك ورحمة الله وبرکاته ـ

ے آؤ سلامت رہو گے پس وہ اسلام لے آئے اور نہیں لڑے اور میں اون ہی میں ٹھہرا ہوا ہوں حکم کرتا ہوں اونکو اوس چیز کا جس کے لئے اللہ نے حکم دیا ہے اور منع کرتا ہوں اوس چیز سے جس سے اللہ نے منع کیا ہے اور سکہاتا ہوں اونکو احکام اسلام اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ فرمان لکہیں میری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والسلام علیک یا رسول اللہ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا جواب لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے خالد بن ولید کے نام بسلام پہونچے میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ـ بعد حمد کے معلوم ہو کہ تمہارا خط تمہارے قاصد کے میرے پاس آیا خبر دی مجھکو کہ بنی حارث بن کعب اسلام لے آئے اور گواہی دی اونہوں نے کہ سوا اللہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول ہیں لڑنے سے پہلے اور قبول کیا اونہوں نے دعوت اسلام کو تحقیق اللہ نے ہدایت دی پس خوشخبری دے ذکو اور ڈرا اونکو اور چاہیئے کہ آئیں تیرے ہمراہ اونکے ایلچی والسلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لخالد بن ضماد الازدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے خالد بن ضماد ازدی کے نام

ذکر فی مصباح المضیء فقال قال ابن سعد فی الطبقات وکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم الی خالد بن ضماد الازدی ان له ما اسلم من ارضه علی ان یؤمن بالله لا شریك له ویشهد ان محمدا عبده ورسوله وعلی ان یقیم الصلوة ویؤتی الزکوة ویصوم رمضان ویحج البیت

ذکر کیا مصباح المضی میں پس کہا کہ کہا ابن سعد نے طبقات میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ضماد ازدی کو فرمان بایں مضمون کہ واسطے اوسکے وہ زمین ہے جسپر وہ اسلام لایا ہے اس شرط پر کہ ایمان رکھے اللہ پر اس بات کا کہ نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور گواہی دے کہ محمد اللہ کے بندے اور اوس کے رسول ہیں اور اس شرط پر کہ نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور کعبہ کا حج کرے

کتاب الی خالد بن ضماد الازدی

ولا یووی محدثا ولا یرتاب وعلیٰ ان ینصح لله ولرسوله وعلی ان یحب احباء الله ویبغض اعداء الله۔ وعلی محمد النبی صلی الله علیه وسلم ان یمنعه مما یمنع منه نفسه وماله واهله وان لخالد الازدی ذمة الله وذمة محمد النبی صلی الله علیه وسلم ان وفی وبهذا الکتاب وکتبه ابی قوله لا یووی محدثا۔ اعلم انه کان من اکبر الکبائر کما ورد فی حدیث الصحیح من حدیث علی رضی الله عنه لعن الله من اوی محدثا۔ ولهذا اعتنی به فی مبادی الاسلام قوله علی محمد النبی هذا وقوله ان لخالد الازدی ذمة الله کلاهما بالشرط۔ فی قوله ان وفی۔

اور نہ پناہ دے محدث کو اور نہ شک کرے اور اس شرط پر کہ خیر خواہی کرے اللہ اور اوس کے رسول کی اور دوست رکھے اللہ کے دوستوں کو اور دشمنی رکھے اللہ کے دشمنوں سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب ہے کہ روکیں گے اوس سے وہ امور جو اپنے مال اور نفس و اہل سے روکیں اور تحقیق خالد ازدی کے لیے ذمہ اللہ اور ذمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اگر پورا کرے وہ ان امور کو جو اس فرمان میں ہیں اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے قوله لا یووی محدثا۔ جان تو کہ محدث کو پناہ دینا اکبر کبائر سے ہے جیسکہ وارد ہوا ہے حدیث صحیح میں جو روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ لعنت کی اللہ نے اوس شخص پر جو پناہ دے بدعتی کو۔ اور اسی وجہ سے مہتم بالشان کرکے ذکر کیا اسکو مبادی اسلام میں قوله علی محمد النبی۔ یہ قول اور قوله ان لخالد الازدی ذمة الله۔ دونو متعلق ہیں اوس شرط کے ساتھ جو رسول اللہ کے قول ان وفی میں ہے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لخزیمة بن عاصم بن قطن العکلی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ بن عاصم بن قطن عکلی کے نام

ذکره ابن الاثیر وقال الحافظ اخرجه ابن شاهین من طریق سیف بن عمر عن البحتری بن حکیم العکلی قاضی سجستان عن ابیه عن خزیمة بن عاصم العکلی وروی ابن قانع من طریق سیف بن عمر ایضا عن المنیر بن عبد الله بن عدس ان عدسا وخزیمة وفدا علی النبی صلی الله علیه وسلم فکتب صلی الله علیه وسلم لخزیمة کتابا نسخته۔

ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن شاہین نے سیف بن عمر کے طریقے وہ روایت کرتے ہیں بحتری بن حکیم عکلی سے جو قاضی تھے سجستان کے۔ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خزیمہ بن عاصم عکلی سے اور روایت کی ابن قانع نے بھی سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں منیر بن عبد اللہ بن عدس سے کہ عدس اور خزیمہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کے لیے فرمان۔ نسخہ اوسکا اسطرح پر ہے کہ

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول الله لخزیمة بن عاصم انی بعثتك ساعیا علی قومك فلا یضاقوا ولا یظلموا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے (فرمان ہے اخزیمہ بن عاصم کے لیے۔ تحقیق بھیجا میں نے تجھکو تیری قوم پر عامل زکوٰۃ بنا کر پس چاہیئے کہ نہ تنگ کیے اور نہ ظلم کیے جاویں

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لذرعة بن سیف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرعہ بن سیف کے لئے

اعلم ان فی هذا الکتاب اختلاف الروایات فالذی رواه ابن الاثیر بروایته ابی جعفر عبید ابی اسحٰق فهو باسم ذرعة هذا وحارث واخواته بنو عبد کلال جمیعا والذی اخرجه ابن منده وابو نعیم فهو باسم ذرعة وحده کما سنبین وهذا الکتاب علیحدة مستقلة لاجزء کتابه الذی فیه الحارث کما شبه علی البعض لما فیه من التشابه به فجعل هذا الکتاب جزءة ولیس کذلك فروی ابن مندة من طریق محمد بن عبدالعزیز بن عفیر قال سمعت ابوی یحدثان عن ابیهما عن جدهما عفیر عن ابیه ذرعة بن سیف قال کتب الی رسول الله صلعم۔ الحدیث بطوله و روی ایضا من طریق ابی عبید بن سلام (ثم) من طریق ابن لهیعة عن ابی الاسود عن عروة ان رسول الله صلے الله علیه وسلم کتب الی ذرعة اذا اتاك رسلی الحدیث۔ فنقلته هذه الاسانید من الاصابة واسد الغابة

جان تو کہ اس فرمان میں اختلاف روایات ہے پس وہ جسکو روایت کیا ہے ابن اثیر ابو جعفر عبید ابو اسحٰق کی روایت سے وہ تو اس ذرعہ اور حارث اور اوس کے بھائی بنو عبد کلال وغیرہ کے نام مشترک ہے۔ اور جس کی تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے وہ اکیلے ذرعہ کے نام کا ہے۔ جیسا کہ ہم ابھی بیان کرینگے۔ اور یہ فرمان خود علیحدہ اور مستقل فرمان ہے نہ جزء ہے اوس فرمان کا جس میں حارث وغیرہ بھی شریک ہیں جیسا کہ بعض کو شبہ ہوا ہے بوجہ مشابہت مضمون کے پس کر دیا اوس نے اس فرمان کو جزو اوسکا اور واقع میں ایسا نہیں ہے پس روایت کی ابن مندہ نے محمد بن عبد العزیز بن عفیر کے طریقہ سے کہا سنا میں نے اپنے والدین سے جو حدیث بیان کرتے تھے اپنے والدین سے اور وہ اپنے دادا عفیر سے عفیر اپنے باپ ذرعہ بن سیف سے کہا کہ (فرمان) لکھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الی آخرہ اور ابن مندہ نے بھی ابی عبید بن سلام اور ابن لہیعہ کے طریقوں سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسود سے اور وہ عروہ سے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ذرعہ کیطرف کہ اِذَا اَتَاکَ رُسُلِی۔ الحدیث۔ نقل کیں ہیں میں نے یہ سندیں اصابہ اور اسد الغابہ سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے زاد المعاد میں۔ اور اس کا پورا نسخہ سیرۃ محمدیہ

وكذا ذكره في زاد المعاد۔ وتمام نسخته في سيرة المحمدية هكذا۔

ان اذا اتاكم رسلي فاوصيكم به خيرا معاذ بن جبل وعبد الله بن زيد ومالك بن عبادة وعقبة بن نمر ومالك بن مرارة واصحابهم وان اجمعوا ما عندكم من الجزية من مخالفيكم وابلغوها رسلي وان اميرهم معاذ بن جبل فلا ينقلبن الا راضيا اما بعد فان محمدا يشهد ان لا اله الا الله وانه عبده ورسوله وان مالك بن كعب بن مرارة قد حدثني انك قد اسلمت من اول حمير وقتلت المشركين فابشر بخير وامرك بحمير خيرا ولا تخونوا ولا تخاذلوا فان رسول الله هو مولى غنيكم وفقيركم وان الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل بيته انما هي زكوة تزكى على فقراء المسلمين وابن سبيل وان مالكا قد بلغ الخبر وحفظ الغيب وامركم به خيرا واخرجه محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة ذرعة قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنا عمر بن محمد بن صهبان عن زائل بن عمرو عن شهاب بن عبد الله الخولاني ان ذرعة ذا يزن اسلم فكتب اليه رسول الله صلعم۔ فاخرج طرفا من هذا الكتاب من قوله اما بعد الى قوله فابشر بخير وزاد بعده واتل خيرا واشار

ہیں اِس طرح ہے کہ تحقیق جب پہونچیں تمہارے پاس میرے قاصد تو وصیت کرتا ہوں میں تم کو اون کے ساتھ بھلائی کرنے کی اور معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن زید اور مالک بن عبادہ اور عقبہ بن نمر اور مالک بن مرارہ اور اون کے ساتھ والے ہیں اور وصیت کرتا ہوں میں اس بات کی کہ جو کچھ تم اپنے مخالفین سے جزیہ جمع کرو وہ دیدو میرے قاصدوں کو اور تحقیق امیر اون سب کے معاذ بن جبل ہیں پس نہ لوٹیں وہ مگر راضی اور خوش۔ بعد اس کے (معلوم ہو کہ) محمد گواہی دیتے ہیں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور وہ اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول ہیں اور تحقیق مالک بن کعب بن مرارہ نے خبر دی مجھکو کہ حمیر میں سب سے اول تو اسلام لایا اور قتل کیا تو نے مشرکین کو پس خوشخبری حاصل کر تو بھلائی کی اور حکم کرتا ہوں میں تجھکو حمیر کے ساتھہ بھلائی کرنیکا اور اس بات کا کہ مت خیانت کرو اور مت گمراہ ہو تحقیق رسول اللہ آقا ہیں تمہارے غنی اور فقیر کے اور تحقیق صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آپ کے اہل بیت کو جز این نیست کہ وہ زکوۃ ہے خرچ کرتے ہیں آپ اوسکو فقراء مومنین اور مسافروں پر اور تحقیق مالک نے پہونچا دی خبر اور یاد رکھا پیغام کو اور حکم کرتا ہوں میں تم کو اوس کے ساتھ بھلائی کرنیکا اور تخریج کی ہے اس کی محمد ابن سعد نے طبقات میں ذرعہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن صہبان نے وہ روایت کرتے ہیں زائل بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں شہاب بن عبد اللہ خولانی سے کہ ذرعہ ذی یزن اسلام لایا پس لکھا اوس کی طرف رسول اللہ صلعم نے فرمان پس تخریج کی اِس میں سے ایک ٹکڑے کی۔ قولہ اما بعد سے قولہ فابشر بخیر تک اور زائد کیا ہے اس کے بعد واتل خیرا اور اشارہ کیا ہے اسی فرمان کی طرف تا کہ ابن مرارہ اور مالک بن عبادہ اور عقبہ بن نمر کے ترجمہ میں جو قاصد

ايضا في ترجمة مالك بن مرارة ومالك
ابن عبادة وعقبة بن نمر الى هذا وكانوا
رسله صلعم اليه - وقال في ترجمة عقبة
وكتب رسول الله الى ذرعة ذي يزن يوصيه
بهم ويامرهم ان يجمعوا الصدقة فيدفعوها
الى رسله -

قوله ان الصدقة لا تحل لمحمد - روى البخاري ومسلم في
حديث ابي هريرة انا لا ناكل الصدقة
وفي رواية لمسلم - انا لا تحل لنا الصدقة
واختلف فيه انه ما المراد بال اي لنا
فقال الشافعي رحمه الله وجماعة
من العلماء هم بنو هاشم وبنو
مطلب واستدلوا بما رواه البخاري
انما بنو المطلب وبنو هاشم شيء واحد
وقال ابو حنيفة رحمه الله ومالك
رحمه الله هم بنو هاشم فقط ويدل
عليه ما رواه مسلم واصحاب السنن
من حديث عبد المطلب بن ربيعة
ان هذه الصدقات انما هي اوساخ
الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لال محمد
والمراد بالال هنا هم بنو هاشم
وعن احمد في بني المطلب روايتان -

تھے رسول اللہ صلعم کے ذرعہ کی طرف - اور کہا ہے عقبہ
کے ترجمہ میں اور فرمان لکھا رسول اللہ نے ذرعہ ذی یزن
کی طرف وصیت کرتے تھے آپ اون کی بابت اور حکم کرتے
تھے اون کو کہ جمع کریں صدقہ پس دیدیں آپ کے
قاصدوں کو -

قولہ ان الصدقۃ لا تحل لمحمد - روایت کی ہے بخاری ومسلم نے
ابی ہریرہ کی حدیث میں کہ ہم نہیں کہاتے ہیں صدقہ - اور مسلم
کی روایت کے لفظ ہیں کہ ہم کو نہیں حلال ہے صدقہ - اور
اختلاف ہے اِس امر میں کہ ہم سے مراد کون ہے پس کہا
امام شافعی اور ایک جماعت علما نے کہ اوس سے مراد بنو ہاشم
اور بنو مطلب ہیں اور استدلال کیا ہے اونھوں نے
اوس حدیث سے جس کو روایت کیا ہے بخاری نے
کہ بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں اور کہا امام ابو حنیفہ
اور امام مالک نے کہ مراد ہم سے فقط بنو ہاشم ہیں اور وہ
حدیث دلالت کرتی ہے اسپر جس کو روایت کیا ہے
مسلم اور اصحاب سنن نے عبد المطلب بن ربیعہ سے
کہ یہ صدقہ جزیں نیست کہ میل ہے لوگوں کا اور وہ
نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آل محمد کو اور مراد آل سے
اس جگہ بنو ہاشم ہیں - اور امام احمد سے بنو مطلب کی بابت
دو روایتیں ہیں -

هذا ما کتبه صلے اللہ علیه وسلم لربیعة بن ذی مرحب الحضرمی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو لکھا

قال ابن سعد وکتب رسول اللہ لربیعة
ابن ذی مرحب الحضرمی ۔ ونسخته هکذا
ذکرہ فی مصباح المضیء ۔ ان لهم اموالهم
ونخلهم ورقیقهم وآبارهم وشجرهم
ومیاههم وسواقیهم ونبتهم وشراجهم
بحضرموت وکل مال لآل ذی مرحب
وان کل رهن بارضهم یحسب ثمرہ و
سدرہ وقضبه من رهنه الذی
هو فیه ۔ وان کل ماکان فی ثمارهم
من خیر فانه لا یسأل احد عنه وان
اللہ ورسوله برآء منه وان نصر آل
ذی مرحب علی جماعة المسلمین
وان ارضهم بریئة من الجور وان
اموالهم وانفسهم وزافر حائط الملک
الذی کان یسیل الی آل قیس وان اللہ
ورسوله جار علی ذلک وکتب معویة
الجذامی ۔

کہا ابن سعد نے اور نامہ لکھا رسول اللہ نے ربیعہ بن
ذی مرحب حضرمی کو اور نسخہ اوسکا اسطرح پر ہے ۔
ذکر کیا ہے اسکو مصباح المضی نے ۔ تحقیق معاف ہیں
اون کے مال اور درختہا کے خرما اور اون کے غلام اور
اون کے پھل اور اون کے پیڑ اور اون کی نہریں اور
اونکا مال تجارت اور اونکا گھانس اور کنکریلی زمین سے
نالے جو حضرموت میں ہیں ۔ اور معاف ہے ہر وہ مال جو آل
ذی مرحب کا ہے ۔ اور اون کے شہر میں جو باغ وغیرہ
رہن ہو اوس کے پھل اور لکڑی اور پیداوار زر رہن میں
مجرا کی جاویگی اور اون کے پھلوں میں جو بہتری ہو تو نہ
سوال کرے گا اوس کی بابتہ کوئی اور تحقیق اللہ
اور اوس کا رسول بری ہیں اوس سے اور تحقیق آل ذی
مرحب کی مدد واجب ہے جماعت مسلمین پر اور اون کی زمین
بری ہے ظلم سے اور حکومت اونکے مالوں اور جانوں کی اور
اونکے باغات کی آبپاشی کی رجوع کی جاوے آل قیس کی
طرف اور اللہ اور اوس کے رسول نے بحال کیا اسکو اور لکھا
اسکو معویہ جذامی نے ۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله سواقی ۔ ان کان من سوقة
فهی الرعیة وان کان من سویقة فهی
التجارة ۔ قوله شراج ۔ جمع شرجة
هو مسیل الماء من الحرة الی السهل

قوله سواق ۔ اگر یہ مشتق ہو سوقہ سے تو اس کے معنی
رعیت کے ہیں اور اگر مشتق ہو سویقہ سے تو اس کے
معنی تجارت کے ہیں ۔ قوله شراج جمع ہے شرجہ کی شرجہ کے
معنی ہیں زمین جس کا پانی نشیب میں بہے ۔

قوله سدار - هو شجر النبق وهو نوعان عبری لا شوك له الا ما لا يضر وضال له شوك ونبقه صغار۔

قولہ سدر بیری کا پیڑ اور اوس کی دو قسمیں ہیں ایک کو عبری کہتے ہیں وہ تو وہ ہے جن میں سے ایسے کانٹے ہوتے ہیں جن سے ضرر نہو۔ اور دوسرے کو ضال کہتے ہیں جس میں کانٹے ہوتے ہیں اور اوس کے بیر چھوٹے ہوتے ہیں مسئلہ ہے

المسئلة في قوله ان كل رهن بارضهم - مفاده ان المرتهن ليس له ان ينتفع بما يحصل من منافع المرهون وقد اختلف فيه العلماء فقال الشافعي وابو حنيفة ومالك وجمهور العلماء لا ينتفع المرتهن من الرهن بشئ وان انتفع فعليه الضمان وقال احمد واسحق والليث والحسن وغيرهم انه يجوز للمرتهن الانتفاع بالرهن اذا قام بما يحتاج اليه ولو لم ياذن المالك وقال بعض الفقهاء من الحنفية وغيرهم انه يجوز ذلك باذن المالك مطلقا

قول رسول اللہ ان کل رہن بارضہم مین۔ فائدہ اس قول کا یہ ہے کہ رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع لینا جائز نہیں ہے اختلاف کیا ہے اسمین علما نے پس امام شافعی اور ابو حنیفہ اور امام مالک اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ رہن لینے والا شئے مرہونہ سے کسی قسم کا نفع نہ لے اور اگر نفع لیگا تو اوسپر تاوان ہے۔ اور کہا امام احمد اور اسحق اور لیث اور حسن وغیرہ نے کہ جائز ہے رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع حاصل کرنا جبکہ وہ مصارف مرہون کے اپنے ذمہ لیلے اگرچہ اجازت نہ دے مالک یعنی رہن رکھنے والا اور کہا بعض فقہاء حنفیہ وغیرہ نے کہ انتفاع جائز ہے بالکل ہر طرح مالک کی اجازت سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لربيع بن معوية ومطرف بن عبد الله وانس بن المنتفق في وفد بني عقيل

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیع بن معویہ اور مطرف بن عبد اللہ اور انس بن منتفق کو لکھا جو ایلچی تھے بنی عقیل کے

قال الحافظ ذكر ابن سعد قال حدثنا هشام بن محمد بن سائب يعني الكلبي قال حدثنا رجل من بني عقيل قال وفد مطرف بن عبد الله بن اعلم بن عمرو بن عقيل وانس بن المنتفق بن عامر بن عقيل فبايعوه واسلموا وبايعوه على من ورائهم من قومهم واعطاهم العقيق وهي ارض في بلادهم فيها عيون ونخل فكتب صلى الله عليه وسلم بذلك لهم كتابا

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابن سعد نے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن محمد بن سائب یعنے کلبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بنی عقیل میں سے ایک شخص نے کہا کہ ایلچی بنکر آئے مطرف بن عبد اللہ بن اعلم بن عمرو بن عقیل اور انس بن منتفق بن عامر بن عقیل پس بیعت کی اونھوں نے اور اسلام لائے اور بیعت کی اپنی باقی قوم والوں کی طرف سے اور دی اون کو رسول اللہ نے عقیق اور وہ ایک زمین تھی اونکے شہر میں جس میں نہریں اور کھجوروں کے درخت تھے پس لکھی آپ نے اس کی بابتہ اون کے لیے ایک تحریر اسند

بسم الله الرحمن الرحيم ـ هذا ما اعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم ربيعًا و مطرفًا و انسًا اعطاهم النبي صلى الله عليه وسلم العقيق ما اقاموا الصلوة و اتوا الزكوة وسمعوا و اطاعوا و لم نعطهم حقا لمسلم قال وكان الكتاب في يد مطرف ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے ربیع اور مطرف اور انس کو۔ دی آپ سنے اونکو ارض عقیق جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور حکم مانیں اور اطاعت کریں اور نہیں دیا ہم نے اون کو حق کسی مسلمان کا۔ کہا حافظ نے کہ تہا وہ فرمان مطرف کے قبضہ میں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لرزين بن انس سلمى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رزین بن انس سلمی کو

قال ابن الاثير حدثنا ابو الفضل بن ابي الحسن بن ابي عبد الله الفقيه باسناده الى ابي يعلى احمد بن على قال حدثنا ابو وائل خالد بن محمد البصري قال اخبرنا فهد بن عوف بمنزل بني عامر قال اخبرنا بابل بن مطرف بن رزين بن انس السلمي قال حدثني ابي عن جدي رزين بن انس قال لما اظهر الله عز وجل الاسلام كان لنا بئر فخفنا ان يغلبنا عليها من حي لنا فاتيت و النبي صلعم فكتب لي بذلك كتابا بسم الله الرحمن الرحيم ـ من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم اما بعد فان لهم بئرهم ان كان صادقا ولهم دارهم ان كان صادقا ـ

قال الحافظ اخرجه ابن السكن والطبراني ايضا بهذا الطريق وكذا ذكره ابن عبد البر وقال فهد بن عوف كذاب فلاس وقد تكلم فيه ابو زرعة وغيره **اقول** له شاهد قال

کہا ابن اثیر نے کہ خبر دی ہم کو ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتہہ جو پہونچتی ہے ابو یعلی احمد بن علی تک کہا ابو یعلی نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو وائل خالد بن محمد بصری نے کہا خبر دی ہم کو فہد بن عوف نے منزل بنی عامر میں کہا کہ خبر دی ہم کو بابل بن مطرف بن رزین بن انس سلمی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجہہ سے میرے باپ نے اپنے دادا رزین بن انس سے روایت کرکے کہا جبکہ اللہ عزوجل نے اسلام کا غلبہ کیا تو ہمارا ایک کنواں تہا ہم ڈرے کہ ہمارے پڑوس والے اوسکو ہم سے چہین نہ لیں پس آیا میں رسول اللہ کے پاس آپ نے مجہے اسکی بابتہ فرمان لکہدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ) اونکے واسطے اونکا کنواں ہے اگر ہیں وہ سچے اور واونکے واسطے اونکا گہر ہے اگر ہیں وہ سچے (یعنی اپنی اظہار ملکیت میں) کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سکن اور طبرانی نے بہی اسی سند سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے ابن عبد البر نے اور کہا کہ فہد بن عوف کذاب فلاس ہے اور کلام کیا ہے اسمیں ابو زرعہ وغیرہ نے **کہتا** ہوں میں کہ اس روایت کے لیے

الحافظ روى محمد بن جميل عن بابل بن
مطرف بن العباس عن ابيه عن جده
العباس قال استقطعت النبي صلى الله
عليه وسلم ركية - الحديث وقال ابن منده
رواه عبد السلام بن عمر الحسني عن بابل
ابن عبد الرحمن بن عبد الله بن حزم بن
انس بن عامر السلمي قال حدثني ابي عن
ابائه ان الكتاب كتبه رسول الله صلى
الله عليه وسلم لزرين بن انس - قال
الحافظ ما ادري هل بابل واحد او اثنان

شاہد ہے کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے محمد بن جمیل نے
بابل بن مطرف بن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے اور وہ اپنے دادا عباس سے کہا کہ جاگیر میں دیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رکیۃ الحدیث۔ اور کہا ابن مندہ نے کہ
روایت کیا اسکو عبد السلام بن عمر حسنی نے بابل بن عبد الرحمن
بن حزم بن انس بن عامر سلمی سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ
سے میرے باپ نے اپنے باپ دادا سے روایت
کر کے فرمان لکھا تھا رسول اللہ صلعم نے زرین بن انس
سلمی کو۔ کہا حافظ نے کہ میں نہیں جانتا کہ بابل ایک شخص ہے
یا دو ہیں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لرفاعة بن زيد الجذامي ثم الضبيني

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے رفاعہ بن زید جذامی کو لکھا

ذكر في مصباح المضيء فقال قال ابن اسحق
وقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم
في هدنة الحديبية قبل خيبر رفاعة
ابن زيد فاهدى لرسول الله صلى الله عليه
وسلم غلاما (قال ابن عبد البر غلاما
اسود المسمى بمدعم المقتول بخيبر)
واسلم رفاعة فحسن اسلامه وكتب له رسول
الله صلى الله عليه وسلم كتابا الى قومه
وفي كتابه -
بسم الله الرحمن الرحيم - هذا الكتاب من
محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لرفاعة
ابن زيد اني بعثته الى قومه عامة ومن
دخل فيهم يدعوهم الى الله والى رسوله
فمن اقبل منهم ففي حزب الله وحزب رسوله

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں پس کہا کہ کہا ابن اسحق نے اور
آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حدیبیہ کے
سال میں خیبر کے واقعہ سے اول رفاعہ بن زید پس ہدیہ دیا
رسول اللہ کو اونہوں نے ایک غلام کہا ابن عبد البر نے
کہ اوسکا نام مدعم تھا جو خیبر میں مارا گیا
اور اسلام لائے رفاعہ پس اچھا ہوگیا اون کا اسلام
اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے اونکی قوم کی طرف
ایک فرمان۔ اوس فرمان میں تھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی جانب سے رفاعہ بن زید کے لیے بھیجا ہے اوسکو
اوس کی تمام قوم کی طرف اور اوس شخص کی طرف جو شامل
ہو جاوے اون میں بلاوینگے یہ اونکو اللہ اور اوس کے
رسول کی طرف پس جو شخص کہ قبول کرے وہ تو اللہ اور
اوس کے رسول کے گروہ میں ہے اور جو نہ قبول کرے

ومن ادبر فله امان شهرين - قال فلما
قدم رفاعة الى قومه اجابوا واسلموا ثم ساروا
الى الحرة حرة الرجلاء فنزلها -
حرة الرجلاء - بفتح اوله ممدودة
فى ديار جذام قاله البكرى - قال ابن عبد
البر اهل النسب يقولون - الضبينى بالنون
من بنى ضبينة من جذام - **ويستنبط**
من قوله فله امان شهرين ان يجوز للامام
ان يقيد الامان بالزمان -
اقول ذكر ابن سعد فى الطبقات كتابا
لزيد بن رفاعة الجذامى ولم يخرج لفظه ذكرته
سابقا فى الاسماء فلعل هذا هو واشتبه
فى اسمه -

اوس کے لیے امن ہے دو ماہ تک - کہا راوی نے
جب آئے رفاعہ اپنی قوم کی طرف تو قبول کیا اونہوں
نے اور اسلام لے آئے پھر گئے رفاعہ حرۃ الرجلا کیطرف اور
وہیں رہنے لگے **حرۃ الرجلاء** بفتح اول الف ممدودہ
دیار جذام میں ہے بیان کیا اسکو بکری نے کہا ابن عبد البر
نے کہ اہل نسب کہتے ہیں رفاعہ کو ضبینی نون کے ساتھ
بنی ضبینہ میں سے جو جذام میں ہے - اور مستنبط ہوتا ہے
قول رسول اللہ فلہ امان شہرین سے یہ مسئلہ کہ امام کو جائز
ہے کہ امان کو ایک محدود زمانہ تک خاص کر دے -
کہتا ہوں میں کہ ذکر کیا ابن سعد نے طبقات میں
ایک فرمان زید بن رفاعہ جذامی کے نام کا اور نہیں تخریج
کی اوس کے لفظوں کی ذکر کر دیا ہے اوسکو اسماء میں - شاید
یہ وہی ہو اور اس کے نام میں اشتباہ ہو گیا ہو -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لزمل بن عمرو العذرى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمل بن عمرو عذری کو

ذكر فى زاد المعاد عن ابى الحارث محمد
بن الحارث بن هانى بن حارث بن هانى
ابن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمرو العذرى
قال حدثنى ابى عن ابيه عن جده عن
ابيه عن زمل بن عمرو قال كتب لنا
النبى صلعم كتابا نسخته -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول
الله لزمل بن عمرو ومن اسلم معه خاصة
وانى بعثته الى قومه عامة - فمن اسلم
ففى حزب الله ومن ابى فله امان شهرين

ذکر کیا زاد المعاد میں ابی الحارث محمد بن الحارث بن ہانی بن
حارث بن ہانی بن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمرو عذری
سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے
باپ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے
اور وہ اپنے باپ زمل بن عمرو سے کہا کہ لکھا رسول اللہ نے
ہمارے واسطے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ
کی جانب سے خاص زمل بن عمرو اور اوس شخص کے لیے
جو اوس کے ساتھ اسلام لائے بھیجا میں نے اوسکو اوسکی
تمام قوم کیطرف پس جو اسلام لائے وہ شامل ہے اللہ کے

شهد علی بن ابی طالب ومحمد بن مسلمة الانصاری۔

گروہ میں اور جو انکار کرے اوسکے لیے دو ماہ کیواسطے امن ہے گواہی دی اسپر علی بن ابی طالب اور محمد بن مسلمہ انصاری نے

هذا ما كتبه صلی اللہ علیہ وسلم لزیادة بن جهور اللخمی۔

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ بن جہور لخمی کو

قال ابن الاثیر روی حذافی بن حمید بن المستنیر بن مساور بن حذافی بن عامر ابن عیاض بن محرق اللخمی عن ابیه حمید عن خاله (اخی امه) وهو خالد بن موسی عن ابیه عن جده زیادة بن جهور قال ورد علی کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نسخته بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اما بعد فانی اذکرك اللہ والیوم الآخر اما بعد فلیمحق عن کل دین دان به الناس الا الاسلام۔ فاعلم ذلك

کہا ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے حذافی بن حمید بن مستنیر بن مساور بن حذافی بن عامر بن عیاض بن محرق لخمی نے اپنے باپ حمید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے ماموں سے (ماں کا بھائی) جو خالد بن موسیٰ ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا زیادہ بن جہور سے کہا آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسخہ اوسکا یہ تھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) یاد دلاتا ہوں میں تجھکو اللہ اور قیامت کا دن بعد اس کے (معلوم ہو کہ) چاہیے کہ چھوڑ دیا جائے ہر وہ دین جسکو لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے مگر اسلام جان لے تو اس بات کو۔

قال الحافظ روی الطبرانی فی الصغیر وابن مندة من طریق خالد بن موسی بن نائل ابن خالد بن زیادة عن ابیه عن جده عن زیادة بن جهور قال ورد علی کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ورواه الولید بن عمیر بن سفیان بن موسی بن نائل عن آبائه ایضاً بهذا الاسناد۔

کہا حافظ نے کہ روایت کیا اسکو طبرانی نے صغیر میں اور ابن مندہ نے خالد بن موسی بن نائل بن خالد بن زیادہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اونکے دادا زیادہ بن جہور سے کہا کہ آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور روایت کیا اسکو ولید بن عمیر بن سفیان بن موسی بن نائل نے اپنے باپ دادا سے روایت کرکے اسی سند کے ساتھ

هذا ما كتبه صلی اللہ علیہ وسلم لسعید بن سفیان الرعینی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان رعینی کو

قال ابن الاثیر اخرج ابو موسی من طریق ابی معشر عن یزید بن رومان عن رجال

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابو موسیٰ نے ابی معشر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن رومان سے اور

المد أنی قال ـ
أعطی رسول الله صلے الله علیه وسلم سعید بن سفیان نخل السوارقیة و قصرها لا یحاقه فیها احد ومن حاقه فلا حق له وحقه حق وکتب خالد بن سعید ذکره الحافظ ایضًا وقال فی مصباح المضے الرعلے بدل الرعینے ـ لعله تصحیف لانه لم ینقله غیره ـ

وہ اشخاص مدائنی سے کہا کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان کو نخل سوارقیہ اور وہاں کے محل نہ جھگڑا کرے اُس سے اُنہیں کوئی اور جو جھگڑا کرے گا اوسکا کوئی حق نہیں ہے اور حق سعید بن سفیان کا ثابت ہے اور لکھا اسکو خالد بن سعید نے ذکر کیا اسکو حافظ نے بھی اور مصباح المضی میں رعینی کی جگہ رعلی ہے. شاید وہ کتابت کی غلطی ہے کیونکہ اوس کے سوا اور کسی نے یہ نہیں کہا

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لسلمة بن مالك السلمے

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن مالک سلمی کے لیے لکھا

قال ابن الاثیر اخرج ابن مندة وابو نعیم وقال الحافظ روی البغوی (الباوردی) من طریق عبد الله بن ابی عبیدة بن محمد بن عمار بن یاسر عن ابیه عن جده عمار بن یاسر ان النبے صلے الله علیه وسلم اقطع سلمة بن مالك السلمے وکتب له ـ

بسم الله الرحمن الرحیم ـ هذا ما اقطع محمد رسول الله سلمة بن مالك أقطعه مابین الحباطی الی ذات الاساور ومن حاقه فهو مبطل وحقه حق ـ
فی الاصابة قال ابن مندة غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه ـ

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے بغوی نے (باوردی) عبد اللہ بن ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عمار بن یاسر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی سلمہ بن مالک سلمی کو اور لکھا اون کے واسطے ایک فرمان اکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس کی کہ جاگیر دی رسول اللہ نے سلمہ بن مالک کو. جاگیر میں دی آپ نے ذات الاساور اور حباطی کی درمیان کی زمین اور جو جھگڑا کرے اوس سے پس وہ باطل ہے اور اوسکا حق ثابت ہے
اصابہ میں ہے کہ کہا ابن مندہ نے غریب ہے نہیں پہونچی ہم کو یہ حدیث مگر اسی طریقہ سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسهيل بن عمرو

یہ وہ نسخہ بیان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سہیل بن عمرو کو

قال الحافظ وقال ابو قرۃ موسى بن طارق فی السنن له ذکره ابن جریج عن ابن حسین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی سہیل بن عمرو۔

ان جاء کتابی لیلاً فلا تصبحن او نهاراً فلا تمسین حتی تبعث الی من ماء زمزم قال فاستعان سہیل باثیلۃ الخزاعیہ حتی جعلہ مزادتین فملأ بهما سہیل من ماء زمزم وبعث بهما علی بعیر ورواہ المفضل بن محمد الجندی عن ابن ابی عمر عن سفیان عن ابراہیم بن نافع عن ابن ابی حسین نحوہ۔ ویعلو ما رواہ الفاکہی من طریق محمد بن سلیمان بن مسمول عن حزام عن هشام عن ابیه عن ام معبد ان المبعوث بذلک من عند سہیل مولاہ ازہر۔

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ابو قرہ موسیٰ بن طارق نے اپنی سنن میں کہ ذکر کیا اسکو ابن جریج نے ابن ابی حسین سے روایت کر کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا سہیل بن عمرو کو۔

اگر پہونچے تجھے میرا خط رات کو تو صبح مت ہونے دے اور جو پہونچے دن کو تو رات مت ہونے دے یہانتک کہ بھیجے تو مجھے ماء زمزم (مطلب یہ کہ نامہ پہونچنے پر بہت جلد مجھے ماء زمزم بھیجدے) کہا راوی نے پس مدد چاہی سہیل نے اثیلہ خزاعی سے یہانتک کہ دو مشکیں طیار کریں اور بھرا انکو سہیل نے ماء زمزم سے اور بھیجا اون کو اونٹ پر لاد کر۔ اور روایت کیا ہے اسکو مفضل بن محمد جندی نے ابن ابی عمر سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے سفیان روایت کرتے ہیں ابراہیم بن نافع سے وہ ابن ابی حسین سے مثل اسکے اور معلوم ہوتا ہے اوس روایت سے جو فاکہی نے محمد بن سلیمان بن مسمول کے طریقہ سے کی ہے محمد بن سلیمان روایت کرتے ہیں حزام سے حزام اپنے باپ ہشام سے وہ اپنے باپ سے اور وہ ام معبد سے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسلمان الفارسي رضي الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لیے

ذکر فی السیرۃ المحمدیۃ فی المعجزات قال وکتب علیہ السلام عهداً للحی سلمان هذا الکتاب من محمد بن عبد اللہ رسول اللہ سأله الفارسی سلمان وصیۃ باخیه ماد بن فروخ بن مهیارۃ واقاربه و

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں ذکر معجزات میں کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہدنامہ سلمان کے قبیلہ کے لیے یہ کتاب ہے محمد بن عبد اللہ کیجانب سے جو اللہ کے رسول ہیں درخواست کی ہے اوسکے لیے سلمان فارسی نے وصیت کی غرض سے اپنے بھائی مہاد بن فروخ بن مہیارہ اور اوس کے

اهل بيته وعقب من بعده ما تناسلوا من اسلم منهم سائر الله - احمد الله اليكم ان الله امرنى ان اقول لا اله الا الله وحده لا شريك له - الى آخره وفيه وكتب على بن ابى طالب - هكذا اغير تمام ذكره وانى تفحصت فى عدة كتب لكنى ما وجدت فيها سواه -

اقارب اور اہل بیت کیلئے اور اوسکے بعد اولاد کے لیے جبتک کہ انکی نسل باقی رہے جو لوگ کہ مسلمان ہوں انہیں ہے اللہ کا سلام ہو حمد بیان کرتا ہوں میں تمہاری طرف اسکی تحقیق اللہ نے حکم کیا ہے مجھکو کہ کہوں میں لا الٰہ الا اللہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے۔ الی آخرہ اور اسمیں ہے کہ اور لکھا علی بن ابی طالب نے۔ اسیطرح ناقص ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں میں نے اسکو چند کتابوں میں ڈھونڈا لیکن سوا اوس کے اور کسی میں نہیں ملا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى شرحبيل وحارث ونعيم بنو عبد كلال قيل ذى رعين ومعافر وهمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے شرحبیل و حارث و نعیم بنو عبد کلال سرداران ذی رعین و معافر و ہمدان کو

اخرج الحاكم فقال اخبرنا ابو نصر احمد بن سهل الفقيه ببخارا قال حدثنا صالح بن محمد بن حبيب الحافظ قال حدثنا الحاكم بن موسى حدثنا يحيى ابو زكريا بن محمد العنزى قال حدثنا ابو عبيد الله محمد بن ابراهيم بن سعيد العبدى قال حدثنا ابو صالح الحاكم بن موسى القنطرى قال حدثنا يحيى بن حمزة عن سليمان بن داؤد عن الزهرى عن ابى بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده عن النبى صلى الله عليه وسلم انه كتب الى اهل اليمن بكتاب فيه الفرائض والسنن والديات وبعث مع عمرو بن حزم فقرأت على اهل اليمن وهذا نسختها -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى شرحبيل بن عبد كلال والحارث ابن عبد كلال ونعيم بن عبد كلال قيل ذى

تخریج کی ہے حاکم نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نصر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن محمد بن حبیب حافظ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حاکم بن موسیٰ نے اور حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ ابو زکریا بن محمد عنزی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو عبید اللہ محمد بن ابراہیم بن سعید عبدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح حاکم نے موسیٰ قنطری سے روایت کرکے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے سلیمان بن داؤد سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اور ابو بکر اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ سے کہ آپ نے لکھا اہل یمن کو ایک فرمان جسمیں فرائض سنن اور دیات کا بیان تھا اور بھیجا وہ فرمان عمرو بن حزم کے ہمراہ پس پڑھا گیا وہ اہل یمن پر نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال سرداران قبیلہ ذی رعین اور معافر و ہمدان کے نام بعد حمد و صلوٰۃ کے دمعلوم ہو کہ

رعين ومعافير وهمدان - اما بعد فقد
راجع رسولكم واعطيتم من المغانم خمس
الله وما كتب الله على المؤمنين من العشر
وما سقت السماء او كان سيحا او كان بعلاً
ففيه العشر اذا بلغ خمسة اوسق وما
سقي بالرشاء والدالية ففيه نصف العشر
اذا بلغ خمسة اوسق وفي كل خمسة من
الابل سائمة شاة الى ان تبلغ اربعًا
وعشرين فان زادت واحدة على اربع
وعشرين ففيها بنت مخاض فان لم توجد
بنت مخاض فابن لبون ذكرًا الى ان تبلغ
خمسا وثلثين فاذا زادت واحدة ففيها
بنت لبون الى ان تبلغ خمسًا واربعين
فان زادت واحدة على خمس واربعين
ففيها حقة طروقة الجمل الى ان تبلغ
ستين فان زادت على ستين واحدة
ففيها جذعة الى ان تبلغ تسعين فان زادت
واحدة ففيها حقتان طروقتا الجمل الى ان
تبلغ عشرين ومائة فان زادت على
عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون
وفي كل خمسين حقة - وفي صدقة الغنم
في سائمتها اذا بلغت اربعين الى عشرين
ومائة شاة فاذا زادت على عشرين
ومائة ففيها الخ ففيها شاتان الى ان تبلغ
مائتين فان زادت واحدة ففيها ثلث
شياه الى ان تبلغ ثلثمائة فان زادت ففي
كل مائة شاة لا يوخذ في الصدقة عجفاء

واپس آیا تمہارا قاصد اور دیا تم نے مال غنیمت میں سے
خمس واسطے اللہ اور وہ جو فرض کیا اللہ نے مسلمانوں
پر یعنی عشر اور بارانی کھیتی یا جاری پانی کی کھیتی یا سیحہ
کے باغ پس ان سب میں عشر ہے جبکہ (پیداوار)
پانچ وسق ہو جائے اور جو پلایا جاوے مشکوں اور
ڈول سے تو اوس میں نصف عشر ہے جبکہ (پیداوار)
پانچ وسق ہو جاوے۔ اور بیڑ میں چرنیوالے اونٹوں پر
ہر پانچ پر ایک بکری ہے چوبیس تک پس اگر زائد ہو جائے
چوبیس پر ایک بھی تو اون میں ایک بنت مخاض اگر بنت
مخاض نہ ملے تو ایک ابن لبون نر پینتیس تک پس اگر
زائد ہو جائے ایک بھی تو اون میں زکوۃ بنت لبون ہے
پینتالیس تک پس اگر زائد ہو جاوے پینتالیس پر ایک بھی
تو اوس میں ایک حقہ ہے جو جفتی کے قابل ہو ساٹھ تک
پس اگر زائد ہو جائے ساٹھ پر ایک بھی تو اوس میں ایک
جذعہ ہے نوے تک پس اگر زائد ہو جائے ایک بھی
تو اوس میں دو حقہ ہیں قابل جفتی ایک سو بیس تک پس اگر
زائد ہو جائیں ایک سو بیس پر تو ہر چالیس کی زیادتی پر ایک
بنت لبون ہے اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ۔ اور
بیڑ میں چرنیوالی بکریوں کی زکوۃ میں جب چالیس ہو جاویں
تو ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور جب زائد ہو جاویں
ایک سو بیس سے تو اسمیں الخ۔ دو بکریاں ہیں دو سو تک
پس اگر زائد ہو جائے اوسپر ایک بھی تو اوس میں تین
بکریاں ہیں تین سو تک۔ پس اگر اوسپر زائد ہو جاویں تو
ہر سینکڑے کی زیادتی پر ایک بکری ہے اور نہ لیے
جاویں زکوۃ میں بیکار اور بہت بوڑہا اور نہ عیب دار
اور نہ بوک اور جمع نہ کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال
متفرق۔ اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع صدقہ کے خوف سے

ولا ذات عوار ولا تيس الغنم ولا يجمع
بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية
الصدقة وما كان من خليطان فانهما
يتراجعان بينهما بالسوية وفي كل خمس
اواق من الورق خمسة دراهم وما زاد ففي
كل اربعين درهما درهم وليس فيما دون
خمس اواق شئ وفي كل اربعين دينارًا
دينار والصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل
بيته انما هي زكوة تزكى بها انفسكم وللفقراء
المؤمنين وفي سبيل ولا في رقيق ولا في
مزرعة ولا عمالها شئ اذا كانت تودى
صدقتها من العشر وانه ليس في عبد
مسلم ولا في فرسه شئ - وان اكبر
الكبائر عند الله تعالى يوم القيمة الشرك
بالله وقتل النفس المؤمنة بغير حق
والفرار في سبيل الله يوم الزحف و
عقوق الوالدين ورمي المحصنة وتعلم
السحر واكل الربوا واكل مال اليتيم وان
العمرة الحج الاصغر ولا يمس القران الا
طاهر ولا طلاق قبل املاك ولا عتاق
حتى يبتاع ولا يصلين احد منكم في ثوب
واحد ليس على منكبيه شئ ولا يحتوي
في ثوب واحد ليس بين فرجه وبين السماء
شئ ولا يصلي احد منكم في ثوب واحد و
شقه باد ولا يصلي احد منكم عاقص
شعره ومن اعتبط مؤمنا قتلا عن
بينة فانه قود الا ان يرضى اولياء المقتول

اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو اونکو چاہیئے کہ زکوۃ انہیں
برابر تقسیم کرلیں اور چاندی کی زکوۃ میں ہر پانچ اوقیہ کی
مقدار پر پانچ درہم ہیں اور جب زائد ہو تو ہر چالیس درہم
پر ایک درہم۔ اور پانچ اوقیہ سے کم مقدار پر کچھ زکوۃ
نہیں ہے۔ اور ہر چالیس دینار میں زکوۃ کا ایک دینار
ہے اور صدقہ جائز نہیں محمدؐ کے لیے اور نہ آپ کے
اہل بیت کے لیے جز این نیست کہ وہ زکوۃ ہے
کہ تزکیہ کرتے ہیں رسول اوس سے تمہارا اور وہ
واسطے فقراء مومنین کے ہے اور مسافروں کے لیے
ہے۔ اور مسلمان کے غلام اور اوس کے گھوڑے
میں کچھ زکوۃ نہیں ہے۔ اور تحقیق اکبر کبائر اللہ کے نزدیک
قیامت کے دن شرک کرنا ہے اللہ کے ساتھ اور مارڈالنا
مسلمان کا بلا کسی سبب کے اور بھاگنا اللہ کے رستہ
سے لڑائی میں اور نافرمانی والدین کی اور تہمت لگانا عفیفہ
کو اور جادو سیکھنا اور سُود کھانا اور یتیم کا مال کھا جانا اور
تحقیق عمرہ حج اصغر ہے اور نہ چھوے کوئی قرآن کو مگر
پاک اور طلاق نہیں قبل نکاح کے اور نہیں جائز آزاد کرنا
یہانتک کہ خریدے اوسکو اور نہ نماز پڑھے تم میں سے کوئی
ایک کپڑے میں حالانکہ نہو اوسکے مونڈھوں پر کچھ اور نہ احتبا کرے
ایک کپڑے میں کہ نہ ہو اوس کے فرج اور آسمان کے
درمیان کچھ اور نہ نماز پڑھے کوئی تم میں کا ایک کپڑے
میں اور اوس کی ایک جانب کھلی ہوئی ہو اور نہ نماز پڑھے
کوئی تم میں کا اپنے بالوں کا جوڑا باندھکر اور جو شخص
کہ قتل کردے مومن کو جو ثابت ہوجائے گواہوں
سے قصاص لیا جائے مگر کہ راضی ہوجاویں وارث
مقتول کے اور تحقیق بدلہ میں نفس کے دیت سے
سو اونٹ ہیں اور ناک میں جبکہ جڑ سے کاٹ لیجائے

وان فی النفس الدیۃ مائۃ من الابل وفی الانف اذا اوعب جدعہ دیۃ وفی اللسان الدیۃ وفی الشفتین الدیۃ وفی الذکر الدیۃ وفی البیضتین الدیۃ وفی الصلب الدیۃ وفی العینین الدیۃ وفی الرجل الواحدۃ نصف الدیۃ وفی المامومۃ نصف الدیۃ وفی الجائفۃ ثلث الدیۃ وفی المنقلۃ خمسۃ عشر من الابل وفی کل اصبع من الاصابع فی الید والرجل عشر من الابل وفی کل سن خمس من الابل وفی الموضحۃ خمس من الابل وان الرجل یقتل بالمرأۃ وعلی اہل الذہب الف دینار۔

اخرجہ الی قولہ لا فی فرسہ شئ فی جامع الازہر وقال اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن عمرو بن حزم وفیہ سلیمان بن داؤد الجرشی وثقہ احمد وضعفہ ابن معین وبقیۃ رجالہ ثقات۔ قلت وکذا رواہ النسائی فی العقول فی ذکر باب حدیث عمرو بن حزم واختلاف الناقلین لہ فروی طرفا منہ فی العقول وساق الکتاب بقولہ اما بعد وکان فی کتابہ ان من اعتبط مومنا۔ وفی اسنادہ ایضا سلیمان بن داؤد۔ وقد تابعہ سلیمان بن الارقم فیما رواہ النسائی ایضا ھناک من طریق محمد بن بکار قال حدثنا یحیی قال حدثنا سلیمان بن الارقم قال حدثنی زہری عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلعم کتب

پوری دیت ہے اور زبان میں پوری دیت ہے اور دونوں ہونٹوں کی پوری دیت ہے اور عضو تناسل کی پوری دیت ہے اور خصیتین کی پوری دیت ہے اور کمر ٹوٹنے میں پوری دیت ہے اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک پاؤں کی آدھی دیت ہے اور زخم مامومہ میں نصف دیت ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور اوس چوٹ میں جو لکڑی وغیرہ کی جنس سے ہو پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ اور پیر کی انگلیوں میں سے ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں اور ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہیں اور زخم موضحہ میں پانچ اونٹ ہیں اور مرد مار ڈالا جائے عورت کے عوض میں اور مالداروں پر دیت کے ہزار دینار ہیں۔

تخریج کی ہے قولہ لا فی فرسہ شئ تک اس کی جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں عمرو بن حزم سے اور اس کی سند میں سلیمان بن داؤد جرشی ہیں ثقہ بیان ہے ان کو امام احمد نے اور تضعیف کی ہے انکی ابن معین نے اور باقی راوی اس کے ثقہ ہیں۔ میں کہتا ہوں میں اسیطرح روایت کیا ہے نسائی نے دیات میں عمرو بن حزم کی حدیث اور اختلاف ناقلین کے بیان میں۔ پس روایت کیا ہے ایک ٹکڑا اسکا دیات میں اور بیان کیا کتاب کو اپنے قول اما بعد سے اور تہا اوس فرمان میں کہ جو کوئی قتل کرے مومن کو اور اوسکی اسناد میں بھی سلیمان بن داؤد ہیں اور متابعت کی ہے اسکی سلیمان بن ارقم نے اوس روایت میں جسکو روایت کیا ہے نسائی نے بھی اسی مقام پر محمد بن بکار کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن ارقم نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ

الی اھل الیمن بکتاب فیہ الفرائض والسنن والدیات وبعث بہ مع عمرو بن حزم فقرئت علی اھل الیمن فذکر مثلہ قال النسائی و سلیمان بن الارقم متروک الحدیث و قد روی ھذا الحدیث یونس عن الزھری مرسلا ثم اسندہ عن الزھری قال قرأت کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی کتب لعمرو بن حزم حین بعثہ علی نجران و کان الکتاب عند ابی بکر بن حزم فکتب رسول اللہ صلعم ھذا بیان من اللہ و رسولہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ وکتب الآیات فیھا حتی بلغ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ثم کتب ھذا کتاب الجراح فی النفس الحدیث قلت قد وھم النسائی رحمہ اللہ فی قولہ قد روی ھذا الحدیث یونس عن الزھری مرسلا وذلک لان النبی صلعم حین بعث عمرو بن حزم الی نجران کتب لہ کتابین الکتاب الاول کتبہ الی بنو عبد کلال الذی صرح فیہ من محمد رسول اللہ الی شرحبیل بن عبد کلال و کان فی جواب رسالتھم وھو ھذا والثانی کتبہ لعمرو بن حزم بنفسہ خاصۃ وسنوردہ فی حرف العین فھو غیر ذلک۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اہل یمن کی طرف ایک فرمان جس میں فرائض اور سنن اور دیات کا بیان تھا۔ اور بھیجا اسکو لیکر عمرو بن حزم کو پس پڑھا گیا وہ اہل یمن پر۔ پس ذکر کیا مثل اس کے۔ کہا نسائی نے کہ سلیمان بن ارقم متروک الحدیث ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو یونس نے زہری سے مرسل پھر سند چلائی ہے زہری سے کہا کہ پڑھی میں نے وہ تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو لکھی تھی آپ نے اونکو جبکہ بھیجا تھا نجران اور تھی کتاب ابی بکر بن حزم کے پاس پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے اللہ اور اوس کے رسول کی جانب سے اے وہ لوگو جو ایمان لائے پورا کرو عہدوں کو۔ اور لکھیں آیتیں اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَاب تک۔ پھر لکھا ہذا کتاب الجراح فی النفس الحدیث۔

کہتا ہوں میں کہ وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ کو اپنے قول قد روی ہذا الحدیث یونس عن الزہری مرسلا میں۔ اور یہ اس لیے کہ جب رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو نجران بھیجا ہے تو اونکو دو فرمان لکھکر دیے تھے۔ ایک تو بنو عبد کلال کے نام جس میں تصریح ہے کہ من محمد رسول اللہ الی شرحبیل ابن عبد کلال اور یہ اون کے خط کے جواب میں تہا اور دوسرا خود عمرو بن حزم کو ہی لکھدیا تہا جس کو بیان کرینگے ہم حرف عین میں اور وہ اِس سے علحدہ ہے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

سیحا۔ السیح بالفتح الماء الجاری المنبسط

سیحا۔ سیح بفتح۔ وہ پانی جو بہتا ہوا ہو پھیلی ہوئی زمین پر۔

على الارض والمراد الارض الذى سقے
منہا بعلاً۔ هو مانبت من النخيل
فى ارض يقرب ماءها وسخت عروقها
فى الماء فاستغنت عن ماء السماء والانهار
وغيرها **قوله عجفاً هرماً** العجف
بالحركة الهزال والهرم كبير سقط اسنانه
وايضا كبر سن يودى الى تساقط بعض القوى
وضعفها۔ **قوله وما كان من
خليطان** ۔ اى ما كان متميزا لاحد
خليطين فاخذ الساعى من ذلك المتميز
يرجع الى صاحبه بحصته بان كان لكل
عشرون يرجع بقيمة نصف شاة ولو كان
لاحدهما مائة وللآخر خمسون فاخذ
الشاتين من صاحب المائة رجع بثلث
قيمتها او من صاحب الخمسين رجع بثلثى
قيمتها او من كل شاة رجع صاحب المائة
بثلث قيمة شاة والآخر بثلثى قيمة شاة
وصورة الاخرى ان يكون لاحدهما مثلا
اربعون بقرة وللآخر ثلثون بقرة وما لهما
مختلط فياخذ الساعى عن الاربعين
مسنة وعن الثلثين تبيعا فيرجع باذل
المسنة بثلثة اسباعها على شريكه وباذل
التبيع باربعة اسباعه على شريكه لان
كل واحد من السنين واجب على الشيوع
كان المال ملك واحد وفى قوله بالسوية
دليل على ان الساعى اذا ظلم احدهما
بالزيادة لا يرجع بها على شريكه وفى

حدیث میں مراد وہ زمین ہے جس کی کھیتی ایسے پانی سے
ہو بعلاً وہ درختہا ئے خرما جو ایسی زمین میں ہوں جسکا پانی سطح
زمین سے قریب ہو اور جڑیں درختوں کی پانی تک پہونچی
ہوئی ہوں کہ بارش اور نہر وغیرہ کی محتاج نہوں **قولہ عجفاً
ہرماً** عجف بفتح العین والجیم۔ دُبلا جانور۔ ہرم بوڑھا دنداں
شکستہ۔ اور یہی ہرم وہ بوڑھا جانور جس کے قویٰ بڑھاپے
کی وجہ سے بیکار ہو گئے ہوں۔
قولہ وماکان من خلیطان یعنی جو مال کہ ممتاز ہو ہر ایک
شریک کا پس لیوے عامل زکوۃ اس متمیز مال میں سے
تو اوس کا دوسرا شریک اپنے حصہ کا مقدار زکوۃ اپنے
شریک سے واپس لیلے اسطرح کہ مثلاً ہر ایک کی بیس بکریاں
ہوں تو شریک، اپنے دوسرے شریک سے آدھی بکری کی قیمت واپس
لیلے اور اگر ایک شریک کی سو بکریاں ہوں اور دوسرے کی
پچاس اور عامل زکوۃ نے دو بکریں سو بکریوں والے سے
لیلی ہوں تو وہ پچاس بکریوں والے سے دو بکریوں کی ثلث
قیمت لیلے یا اگر عامل زکوۃ نے پچاس بکری والے سے دو
بکریاں لیلی ہوں تو وہ سو بکری والے سے دو بکریوں کی قیمت
کا دو ثلث لیلے اور اگر عامل نے ہر ایک سے ایک ایک بکری لی ہو تو
سو والا اپنی بکری کی ثلث قیمت لے اور پچاس والا دو ثلث اپنی
بکری کی قیمت کا۔ اور اسکی دوسری صورت یہ کہ مثلاً ایک کے چالیس
بیل دوسرے کے تیس بیل اور مال دونوں کا ملا ہوا ہے
اور عامل زکوۃ نے چالیس والے سے مسنہ لیا اور تیس والے
سے تبیعہ لیا۔ تو مسنہ دینے والا اوسکی قیمت کا ۳/۷ اپنے شریک سے لے
اور تبیعہ دینے والا ۴/۷ اپنے شریک سے لے اسواسطے کہ ہر ایک مسنہ اور
تبیعہ اوس مال پر واجب ہے علی سبیل الاشتراک گویا مال ملک واحد
ہے اور قول رسول اللہ کا **بالسویۃ** دلیل ہے اس بات پر کہ
عامل اگر ایک شریک پر زائد لیکر ظلم کر جاوے تو وہ زیادتی اپنے

التراجعر دیسلؐ علی ان الخلطۃ تصح مع تمییز الاعیان عند من یقول بہ
اواقی - بشدۃ یاء وخفتھا جمع اوقیۃ بضم ھمزۃ وشدۃ یاء و قد یجیئ وقیۃ ولیست بغالبۃ وکانت قدیماً اربعین درھماً۔

شرکت واپس نہیں لے سکتا اور تراجع میں دلیل ہے اسبات پر کہ مخلوط کرنا مال کا درست ہے اگرچہ اموال شرکا کے متمیز ہوں اور یہ مذہب ہے فقہا کا ۔ اَوَاقی ۔ یاء تحتانیہ کی تشدید اور تخفیف بھی جائز ہے جمع ہے اوقیہ کی بضم ہمزہ و تشدید تحتانیہ اور کبھی مستعمل ہوتا ہے وقیۃ اور یہ فصیح نہیں ہے قدیم عہد میں چالیس درہم کا ہوتا تھا ۔

صحیفۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم الذی کان عند علی رضی اللہ عنہ

صحیفہ رسول اللہ صلعم کا جو تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس

روی الامام احمد فی المسند باسانید مختلفۃ عن علی رضی اللہ خطب علی المنبر وعلیہ سیف حلیتہ حدید یقول واللہ ما عندنا کتاب نقرأہ علیکم الا کتاب اللہ وھذہ الصحیفۃ اعطانیہا رسول اللہ صلعم فیہا فرائض الصدقۃ ۔

امام احمد نے مسند میں مختلف طریقوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اونہوں نے خطبہ پڑھا ممبر پر اور آپ ایک تلوار باندہے ہوئے تھے جسکی کوٹھی وغیرہ لوہے کی تھی آپ فرماتے تھے کہ قسم اللہ کی ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جو تم پر پڑھیں سوا کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے جو مجھے رسول اللہ نے دیا تھا ۔ اس میں فرائض صدقہ کا بیان ہے ۔

ومن احدث حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہا صرف ولا عدل وان ابراھیم (علیہ السلام) حرم مکۃ وانی احرم المدینۃ حرام ما بین حرتیہا وفی نسخۃ ما بین عائر الی ثور وحماھا کلہ لا یختلی خلاھا ولا ینفر صیدھا ولا تلتقط لقطتھا الا لمن اشاع بہا ولا تقطع منہا شجرۃ الا ان یعلف رجل بعیرہ ولا یحمل فیہا السلاح لقتال وان المؤمنون تتکافا دمائھم ویسعی بذمتھم ادناھم وھم ید علی من سواھم وان لا یقتل مؤمن بکافر

اور یہ بھی ہے کہ جو کوئی بدعت کرے یا بدعتی کو پناہ دے اوسپر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے ۔ نہ قبول کیجاوے گی اوس سے توبہ اور نہ فدیہ ۔ اور یہ کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے حرم بنایا ہے مکہ کو اور میں نے حرم کر دیا ہے مدینہ کو حرام ہے اینا اور جو چیز کا جو مدینہ کے ہر دو جانب پتھریلی زمین کے درمیان ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ درمیان عائر کے ثور تک اور اوسکی بیڑ میں سب کاٹا جائے اوسکا گہانس اور نہ بھگایا جائے اوسکا شکار اور نہ اوٹھائی جائے وہاں کی پڑی چیز مگر وہ شخص جو اوسکا اعلان کرے اور نہ کاٹا جائے اوسکا درخت مگر یہ کہ چرائے اپنے اونٹ کو اور نہ اوٹھائے جاویں اوس میں ہتھیار لڑائی کیلئے اور مسلمان سب برابر ہیں قصاص میں ۔ اور کوشش کیجاوے ادنی اسلما ن کی حفاظت میں ۔ اور مسلمان مشترک ہیں مدد میں اپنے ماسوا پر ۔ نہ قتل کیا جاوے مومن کافر کے بدلے میں

ولا ذو عهد فی عهدہ وان من ادعی الی غیر ابیه ومن تولی قوما بغیر اذن موالیه فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل الله عنه صرفا ولا عدلا ولعن الله من ذبح لغیر الله ولعن الله من سرق منار الارض ولعن الله من لعن والدیه وفی روایة للبخاری عن ابی حذیفة قال قلت لعلی رض هل عندکم کتاب قال لا الا کتاب الله او فهم اعطیه رجل مسلم او ما فی هذہ الصحیفة قلت وما فی هذہ الصحیفة قال۔ العقل وفکاك الاسیر ولا یقتل مومن بکافر وقد روی اطراف هذا الکتاب فی مسلم وغیرہ من السنن قال الحافظ والجمع بین هذہ الاحادیث ان الصحیفة کانت واحدۃ وکان جمیع ذلك المسائل مکتوبا فیها فنقل کل واحد من الرواۃ عنه ما حفظه

اور ذمی نہ قتل کیا جائے اپنے عہد کی حیثیت سے۔ اور جو شخص کہ دعوے کرے نسب کا اپنے باپ کے نسب کے سوا یا دوستی رکھے کسی قوم سے بغیر اپنے موالی کے اجازت کے اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہیں قبول کرے گا اللہ اوس سے توبہ اور نہ فدیہ اور لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو ذبح کرے اللہ کے نام کے سوا پر اور لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو چوری کرے زمین کی سرحدیں میں اور لعنت ہے اللہ کی اوس شخص پر جو لعنت کرے اپنی والدین پر۔ اور بخاری کی روایت میں ہے حضرت ابو حذیفہ سے کہتے ہیں کہ کہا مینے علی رض سے کیا ہے تمہارے پاس کوئی کتاب کہا نہیں مگر کتاب اللہ یا وہ سمجھ جو مسلمان کو دیگئی ہے یا وہ جو کہ اس صحیفہ میں ہے۔ مینے پوچھا کیا ہے اس صحیفہ میں کہا کہ دیت کا بیان اور چھوڑانا قیدی کا اور نہ مارا جائے مومن کافر کے عوض میں اس حدیث کے ٹکڑے مسلم اور سوا اوس کے سوا اور سنن میں ہیں حافظ نے کہا ہے کہ توفیق ان اختلافات حدیث کی یہ ہے کہ صحیفہ ایک ہی تہا اور یہ سب مسائل اوسمیں تھے پس ہر ایکنے حضرت علی سے وہی نقل کیا جو اُسے یاد رہا۔

> حاشیہ: هذا القول باق بعد هذا الصفحہ ۱۲

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله من احدث ـ الحدث الامر الحادث المنکر الذی لیس بمعتاد ولا معروف فی السنة والمحدث بکسر الدال المهملة وفتحها فمعنی الکسر من نصر جانیا او اجارہ والفتح هو الامر المبتدع وایواءہ الرضاء عنه والصبر علیه واقرار قائله ـ **قوله صرف**

قوله من احدث۔ حدث وہ نیا بُرا کام جو نہ عادات اسلام میں ہو اور نہ معلوم سنت نبی صلعم سے اور محدث دال مہملہ کے فتح سے بھی ہے اور کسرہ سے بھی کسرہ کے معنی وہ شخص جو مدد کرے گنہگار کی اور پناہ دے اوسکو اور فتح کے معنی وہ امر جدید بدعت ہے۔ اور پناہ دینا اوسکا یہ ہے کہ اوس سے راضی رہنا اوس پر صبر کرنا اور اوس کے قائل کو برقرار رکہنا

قوله صرف ولا عدل یعنی توبہ اور فدیہ یا نفل اور فرض۔

ولا عدل - ای توبة وفدية او نافلة وفريضة - **قوله حرتيها** الحرة بشد الراء المهملة ارض ذات حجارة سود - مجمع البحار -
قوله عائر وثور - هما جبلان اما عير فمعروف بالمدينة واما ثور فالمعروف انه بمكة وفيه غار بات فيه لما هاجر ورد قليلا مابين عير واُحد فيكون ثورا غلطا من الراوي وقيل ان عيرا جبلٌ بمكة والمراد انه حرم من المدينة قدر مابين عير وثور من مكة او حرم المدينة تحريما مثل تحريم مابين عير وثور بمكة على حذف مضاف ووصف مصدر محذوف -
قوله لا يختلى خلاها بضم اوله وفتح اللام اى لا يقطع والخلا بالقصر النبات الرقيق مادام رطبا يقال اخلت الارض اى كثر خلاها واذا يبس فهو حشيش -
قوله تتكافأ - اى تتساوى فى القصاص والديات والكفو النظير والمساوى -
اقول - واما المسائل فكل الصحيفة مملوٌّ من المسائل الظاهرة لا احتياج لبيانها والاكثر ذكرتها سابقا او من اهمها -

قولہ حرتیہا - حرۃ تشدید راء مہملہ سیاہ پتھروں والی زمین مجمع البحار -
قولہ عائر وثور - وہ دو پہاڑ ہیں پس عیر مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے اور ثور پس مشہور تو یہ ہے کہ مکہ میں ہے اور اس میں ایک کھوہ ہے جس میں شب گذاری تھی رسول اللہ نے جب آپ نے ہجرت کی تھی اور کم روایت کیا گیا ہے کہ ما بین عیر واُحد - پس اب ہوگا لفظ ثور غلطی راوی کی - اور بعض نے کہا ہے کہ عیر پہاڑ ہے مکہ کا اور مراد یہ ہے کہ آپ نے حرام کیا ہے مدینہ میں سے بقدر اوس زمین کے جو درمیان عیر وثور کے ہے مکہ میں یا حرام کیا ہے مدینہ کو ایسی تحریم سے کہ وہ مثل تحریم اوس جگہ کے ہے جو درمیان عیر وثور کے ہے مکہ میں . . . بہ تقدیر حذف کرنے مضاف کے اور وصف مصدر محذوف کے۔
قولہ لا یختلی خلاہا - بضم اول اور بفتح لام - یعنی نہ کاٹا جاوے اور خلا - الف مقصورہ کے ساتھ - چھوٹی گھانس جو تر ہو بولا جاتا ہے اَخلَتِ الارض یعنی بہت ہوگئی گھانس اوس کی اور جب سوکھ جاوے تو وہ حشیش کہلاتی ہے۔
قولہ تتکافا - یعنی برابر ہے قصاص میں اور دیت میں اور کفو کے معنی نظیر اور مساوی کے ہیں۔
کہتا ہوں میں - لیکن ذکر مسائل پس پورا صحیفہ بھرا ہوا ہے مسائل ظاہرہ سے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں اور اکثر ان میں ذکر کردیے ہیں میں نے اوپر اور اہم مسائل میں۔

متعلق بصحیفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی کان عند علی رضی اللہ عنہ

متعلق ہے اوس صحیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حضرت علی کے پاس تہا

قول علی رض او فھم اعطیہ رجل مسلم۔ فالمراد بہ فھم حکم اللہ الذی حکم بہ فی کتابہ او علی لسان رسولہ والتفقہ فیھما وبذل الجھد واستفراغ الوسع لیتوصل بہ الی استنباط الاحکام التی لیست منصوصۃ فی النصوص۔ اعلم ان الفھم والرای فی الدین من اعظم نعم اللہ التی انعم بھا علی عبادہ بل ما اعطی عبد عطاء بعد الاسلام افضل منہ بل قیام الاسلام ونظام علیہ وبہ بقاءہ ثم ان الاجتھاد والاستنباط مما نطق بہ الکتاب وورد بہ السنۃ واطبق علیہ الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنھم فقال اللہ تعالی وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ۔ قال فی الاکلیل ھذا اصل عظیم فی الاستنباط وقال اللہ سبحانہ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ

قول علیؓ کا کہ او فہم اعطیہ رجل مسلم۔ پس مراد اوس سے سمجھنا ہے اللہ کے حکم کا جس کا حکم کیا ہے اپنی کتاب میں یا اپنے رسول کی زبان پر۔ اور اون میں تفقہ کرنا یعنی اتمام کوشش اور پورا صرف کرنا اپنی وسعتِ علم کو تاکہ وسیلہ ہو یہ اون احکام کے استنباط کا جو نص صریح سے مذکور نہیں ہیں جان تو کہ سمجھ اور رائے دسلیم ا دین میں اللہ کی اون بڑی نعمتوں میں سے ہے جو اوس نے اپنے بندوں پر انعام کی ہیں بلکہ نہیں دیا گیا بندہ کوی بخشش اوس سے افضل اسلام کے بعد بلکہ قیام اور نظام اسلام کا اوسی پر ہے اور اسی سے اوس کی بقا ہے۔ اجتہاد اور استنباط وہ ہے کہ ذکر ہے اس کا قرآن میں اور وارد ہوی ہے اس کے لیے حدیث۔ اور اتفاق کیا اوس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ پس فرمایا اللہ پاک نے وَلَوْ رَدُّوهُ۔ یعنی اگر رجوع کریں وہ طرف رسول کے اور اپنے حاکموں کے تو سمجھ لیں اوس کو وہ لوگ جو استنباط کر سکتے ہیں اون میں سے۔

کہا صاحب اکلیل نے کہ یہ اصل عظیم ہے استنباط میں اور کہا اللہ عزوجل نے۔ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ۔ اور ایسے تو نہیں مسلمان کہ سارے چلے جاویں۔ پس کیوں نہ نکلا اون کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ کہ سمجھ پیدا کریں دین میں اور تا کہ ڈرائیں اپنی قوم کو کہا صاحب اکلیل نے بھی کہ اشارہ ہے۔ اس میں اس بات کی طرف کہ سمجھ حاصل کرنا دین میں اور تعلیم کرنا جاہلوں کو فرض کفایہ ہے۔ اور استدلال لایا گیا ہے اس کے ساتھ

فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا
فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ
الآية - قال في الاكليل ايضا فيها ان
التفقه في الدين وتعليم الجهال فرض
كفاية واستدل به على جواز التقليد
للعامي - واما السنة فقال رسول الله صلے
الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا
يفقهه في الدين وانما انا قاسم والله
يعطے رواه الشيخان وغير ذلك من
الاحاديث الواردة في مدونات
الاحاديث - واما الآثار فروى سفيان
الثوري عن الشيباني عن الشعبي عن شريح
ان عمر كتب اليه اذا وجدت شيئا في كتاب
الله فاقض به ولا تلتفت الى غيره وان
اتاك شئ ليس في كتاب الله فاقض بما سن
به رسول الله صلے الله عليه وسلم فان
اتاك ما ليس في كتاب الله ولم يسن به
رسول الله صلے الله عليه وسلم فاقض
بما اجمع عليه الناس وان اتاك ما ليس
في كتاب الله ولا سنة رسول الله صلے
الله عليه وسلم ولم يتكلم فيه احد قبلك
فان شئت ان تجتهد رائك فتقدم وان
شئت ان تأخر فتاخر وما ارى التاخر الا خيرا
لك وروى ابو عبيد قال حدثنا ابو معوية
عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن عبد الرحمن
بن يزيد عن ابن مسعود رض اكثروا عليه
يوم - الحديث وفيه فان جاءه امر ليس في

تقلید کے جائز ہونے پر جاہل کے لیے۔ اور لیکن حدیث
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جس کے ساتھہ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے سمجھدار
کر دیتا ہے اوس کو دین میں جز این نیست کہ میں تقسیم
کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے روایت کیا اسکو
شیخین نے اور اس کے سوا حدیثیں جو مذکور ہیں کتب
احادیث میں۔

لیکن آثار صحابہ پس روایت کیا ہے سفیان ثوری نے
شیبانی سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ شریح سے
کہ حضرت عمر نے اون کو لکھا تھا کہ جب پائے تو کوئی
حکم قرآن میں تو فیصلہ کر اوس کے موافق اور اوس کے ماسوا
پر متوجہ نہ ہو اور اگر پیش آئے تجھکو ایسا امر جو نہ ہو
کتاب اللہ میں پس حکم کر سنت رسول اللہ کے موافق پس
اگر پیش آئے ایسا مسئلہ جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور
نہ سنت رسول اللہ میں تو حکم کر لوگوں کے اجماع
کے موافق اور اگر ایسی صورت پیش آئے کہ کتاب اللہ
میں نہ ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں اور نہ اوس مسئلہ میں
کلام کیا ہو تجھہ سے پہلے کسی نے تو اگر تو چاہے اجتہاد
کرے تو اجتہاد کر اور تو چاہے کہ باز رہے اس سے
تو باز رہ۔ اور نہیں خیال کرتا میں باز رہنے میں مگر بہتری
واسطے تیرے۔

اور روایت کی ابو عبید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم
سے ابو معویہ نے اعمش سے روایت کر کے وہ روایت
کرتے ہیں عمارہ سے وہ عمیر سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے
وہ ابن مسعود رض سے کہ ایک روز اون سے لوگوں نے
بہت سوال کیے الحدیث اور اوس میں ہے کہ اگر
پیش آئے تجھے ایسا امر جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور نہ

كتاب ولا قضى به نبيه صلى الله عليه وسلم ولا قضى به الصالحون فليجتهد رأيه وروى ابن ابى خيثمة من طريق الاعمش عن القاسم بن عبد الرحمن عن ابيه عن عبد الله بن مسعود مثله وكذا روى سفيان بن عنية عن عبيد الله بن ابى يزيد عن ابن عباس انه كان اجتهد رأيه وغير ذلك من الآثار التى رواها الامام ابن القيم فى كتابه الاعلام الموقعين ثم ان من شروط الاجتهاد مما اتفق عليه علماء الاصول كما فى مسلم الثبوت وحصول المامول وغيرهما ان يكون عارفا بعلوم الصرف والنحو واللغة وغير ذلك من علوم العربية وان يكون عالما بنصوص الكتاب والسنة بقدر ما يتمكن به على استخراج الاحكام من ماخذها ومعرفة مواقع الاجماع وان يكون عالما بالناسخ والمنسوخ وان يكون عالما باصول الفقه الذى هو عماد فسطاط الاجتهاد واساسه الذى تقوم عليه اركان بنائه - قال الامام ابن القيم فى الاعلام ان الرأى ثلثة اقسام رأى باطل بلا ريب ورأى صحيح ورأى هو موضع الاشتباه - والاقسام الثلثة اشار اليه السلف فاستعملوا الرأى الصحيح وعملوا به وافتوا به وسوغوا القول به وذموا الباطل ومنعوا من الفتيا.

فیصلہ کیا ہو اوسکی بابتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ حکم کیا ہو اوسکی بابتہ سلف صالحین نے پس چاہیئے کہ اجتہاد کرے اپنی راے سے. اور روایت کی ہے ابن ابی خیثمہ نے اعمش کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قاسم بن عبدالرحمن سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے مثل اسکے اور اسیطرح روایت کی ہے سفیان بن عتبہ نے عبیداللہ بن ابی یزید سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہ وہ اجتہاد کیا کرتے تھے اپنی راے سے. اور اس کے سوا بہت سے وہ آثار صحابہ جنکو روایت کیا ہے امام ابن قیم نے اپنی کتاب اعلام الموقعین میں پھر جان تو کہ شرط اجتہاد کی جسپر علماء اصول نے اتفاق کیا ہے جیسیکہ مسلم الثبوت اور حصول المامول وغیرہ میں . . . مذکور ہے کہ وہ جاننے والا ہو صرف نحو اور لغت اور ان کے سوا علوم عربیہ اور عالم ہو نصوص کتاب اللہ اور حدیث کا اوسقدر کہ ممکن ہو اوس کے ذریعہ سے استخراج احکام کا اوس کے ماخذ سے اور پہچاننے مواقع اجماع کے اور عالم ہو ناسخ منسوخ کا اور عالم ہو اصول فقہ کا جو ستون ہے بنیاد اجتہاد کی اور اوس کی وہ بنیاد ہے جسپر قائم ہیں ارکان بناء اجتہاد کی. کہا امام ابن القیم نے اعلام الموقعین میں کہ راے کی تین قسم ہیں. راے باطل بلاشک. راے صحیح بلاشک. اور وہ راے جو محل اشتباہ ہو. اور ان تینوں قسموں کی طرف اشارہ کیا ہے سلف نے پس استعمال کیا انہوں نے راے صحیح کو اور عمل کیا اوسپر اور فتوے دیے اوس کے موافق اور جاری کیا اپنے مذہب کو اوسپر

اور برائی کی راے باطل کی اور منع کیا اوسپر عمل کرنے اور اوس کے موافق فتوے اور فیصلہ دینے سے اور کھولا اپنی زبانوں کو اوس کی اور اوس راے دینے

والقضاء به واطلقوا السنتهم بذمه وذم
اهله فالرای الباطل انواع احدها هو
الرای المخالف للنص وثانیها هو الکلام
فی الدین بالخرص والظن من غیر النظر
الی النصوص والآثار وثالثها هو الرای
بالمقائس الباطلة التی وضعها اهل البدع
والضلال ورابعها الرای الذی احدثت
به البدع وغیرت به السنن وخامسها
هو الرای المذموم فی احکام شرائع الدین
بالاستحسان والظنون والرای المحمود
ایضا انواع الاول رای الصحابة الذین
شاهدوا التنزیل وعرفوا التاویل فهو
مقاصد الرسول فنسبة رایهم کنسبتهم
الی صحبته صلی الله علیه وسلم والثانی هو
الرای الذی یفسر النصوص ویبین
وجه الدلالة منها ویقررها ویوضح محاسنها
ویسهل طریق الاستنباط منها کما قال
عبدان سمعت عبد الله بن المبارك
یقول لیکن الذی تعتمد علیه الاثر وخذ
من الرای ما یفسر لك الحدیث - وهذا
هو الفهم الذی یختص الله سبحانه به من
یشاء من عباده والثالث الذی تواطأت
علیه الائمة وتلقاه خلفهم عن سلفهم
فان ما تواطؤا علیه من الرای لا یکون الا
صوابا والرابع هو الرای الذی یکون بعد
طلب علم الواقع من الکتاب والسنة
وقضاء الخلفاء الراشدین بان لم یجد فیها

والے کی مذمت میں۔ پس رای باطل کی چند قسمیں ہیں۔
اول وہ رائے جو مخالف ہو نص کی۔ دوسرے کلام کرنا
دین میں اٹکل اور گمان کے ساتھ نصوص اور آثار پر
نظر کے بغیر۔ تیسرے وہ رای جو مبنی ہو قیاسات باطلہ پر
جن کو وضع کیا اہل بدع نے۔ اور چوتھی وہ رای کہ پیدا ہوں
اوس سے بدعتیں اور بدل جائیں سنتیں۔ اور پانچویں
وہ رائے مذموم احکام شرائع دین میں جو طبیعت کو خوش
لگے اور اٹکل سے ہو اور رائے محمود بھی چند قسم ہے
اول رای صحابہ کی جنہوں نے مشاہدہ کیا قرآن کا اور پہچانا
تاویل کو اور سمجھا مقاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
پس نسبت اون کی رایوں کی مثل اون کی نسبت کے
ہے صحبت رسول اللہ کی طرف اور دوسرے وہ رای
جو تفسیر کی جاوے نصوص سے اور بیان کی جاوے
وجہ دلالت کی اور ثابت کیا جائے اوسکو بیان ہوں
محاسن اوس کے اور سہل ہو طریقہ استنباط کا اوس سے
جیسے کہا عبدان نے کہ سنا میں نے عبد اللہ بن المبارک
سے کہ چاہیئے کہ ہو کہ اعتماد کرے اوسپر اثر اور اختیار کر
وہ رائے کہ تفسیر کرے اوس کی حدیث۔ یہ وہ سمجھ ہے
کہ خاص کرتا ہے اللہ اوس کے ساتھ اپنے بندوں
میں سے جس کو چاہتا ہے اور تیسرے وہ رائے ہے
جسپر تواتر کرے امت اور پہونچی ہو خلف کو سلف سے
اور جسپر اتفاق اور تواتر ہو گا وہ رائے نہیں ہوگی مگر صواب
چوتھی وہ رای جو ہو بعد تلاش اوس علم کے جو کتاب اللہ
اور سنت اور قضاء خلفاء راشدین میں ہے بایں طور کہ نہ
پاوے ان میں پس اجتہاد کرے اپنی رای سے اور دیکھے
اقرب اس مسئلہ کی طرف کتاب اللہ اور سنت اور قضایا
صحابہ میں پس یہ رائے وہ ہے کہ جاری کیا اوسکو

فاجتهد رایه و نظر الی اقرب ذلك من الکتاب والسنة واقضیة الصحابة فهذا هو الرأی الذی سوّغه الصحابة واستعملوه واقر بعضهم بعضا علیه - اقول ان الامام ابن القیم قد قسم الرای الی ثلثة اقسام کما اسلفناه من قوله فی صدر المسئلة من کتابه الاعلام ثم انه ساق الکلام فی تفاصیل القسمین الاولین وهو الرأی الباطل بلا ریب والصحیح بلا ریب وفات منه الکلام فی القسم الثالث وهو الرای فی موضع الاشتباه وهو الرای الذی هو فی محل الاجتهاد وعند تعارض النصوص والادلة بان یکون نص مقتضاه قولٌ قال به مجتهد بالاستنباط عنه او القیاس علیه وثم نص اٰخر قضیته خلاف هذا القول فاشتبه الامر فهذا هو الرأی الثالث - ثم بعد ذلك اقول ان ما قال به علی رضی الله تعالی عنه من قوله او فهمٌ اعطیه رجل مُسلم فاراد به رضی الله تعالی عنه الرای علی مقتضی النص سواء کان من قسم الثانی او الثالث و اما ما روی عن علی رضی الله تعالی عنه ایضا بخلاف ذلك القول من قوله رضی الله عنه لو کان الدین بالرای لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاه وقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح علی ظاهر خفیه رواه ابو داؤد وغیره کما

صحابہ نے اور استعمال کیا اوسکا اور ثابت رکہا اوسپر بعض نے بعض کو۔

کہتا ہوں میں کہ امام ابن قیم نے تقسیم کی ہے رائے کی تین قسموں کی طرف جیسکہ اول بیان کر دیا ہم نے اوس کی کتاب اعلام الموقعین کا قول صدر مسئلہ میں۔ پہر اول دو قسموں کی تفصیل لکہی ہے اور وہ رائے باطل اور رائے صحیح ہیں۔ اور فوت ہو گیا کلام کرنا اونسے قسم ثالث میں۔ اور وہ وہ رائے ہے جو محل اشتباہ میں ہو۔ اور وہ رائے ہے جو ہو محل اجتہاد میں نصوص اور ادلہ کے تعارض کے وقت باین طور کہ ہو ایک نص جس کا مقتضے ایک مسئلہ ہو قول کرے اوسکا مجتہد اوس نص سے استنباط کرکے یا اوسپر قیاس کرکے اور اسی مسئلہ میں دوسری نص ہو کہ اوسکا اقتضاء خلاف ہو اس قول کے پس مشتبہ ہو گیا امر پس یہ ہے وہ تیسری قسم پھر اس کے بعد کہتا ہوں میں کہ حضرت علیؓ نے جو یہ کہا ہے کہ اَوْ فَہْمٌ اُعْطِیَہٗ رَجُلٌ مُسْلِمٌ تو مراد آپ کی اس سے وہ رائے ہے جو مقتضائے نص کے موافق ہو۔ خواہ قسم ثانی سے ہو یا قسم ثالث سے۔

اور لیکن وہ روایت جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے اس قول کے خلاف کہ کہا آپ نے کہ اگر ہوتی بنیاد دین کی عقل پر تو ہوتا مسح کرنا موزہ کے تلے پر اوپر مسح کرنے سے اور دیکہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے آپ ظاہر خفین پر روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد وغیرہ نے تو مراد اوس سے رائے باطل ہے یعنی جبکہ وارد ہوگی نص ایک صورت پر کسی مسئلہ میں پس نہ عقل کام دیگی

فالمراد به هو الرای الباطل یعنی اذا ورد النص علے وجہ فی مسئلۃ فلا فہم ولا رای بخلافہ فانہ باطل ولیس من الدین بل الدین ھو وجہ النص فالرای فی مسئلۃ الخف ان اسفلہ یباشر الارض ویلاقی النجاسۃ وقضیتہ ان یمسح علے اسفلہ رای باطل لما یردہ النص وکذا ما قالہ الشیخ فی الاعلام ایضا قال الامام احمد حدثنا یزید بن ہارون قال اخبرنا عاصم الاحول عن الشعبی قال سئل ابو بکر عن الکلالۃ فقال انی سأقول برائی فان یکن صوابا فمن اللہ وان یکن خطأ فمنی ومن الشیطان اراہ ما خلا الوالد والولد **فان قیل** کیف یجتمع ھذا مع ما صح عنہ من قولہ ای سماء تظلنی وای ارض تقلنی ان قلت فی کتاب اللہ برائی وکیف یجامع ھذا الحدیث الذی تقدم بمن قال فی القرآن برایہ فلیتبوأ مقعدہ من النار **فالجواب** ان الرای نوعان احدھما رای مجرد لا دلیل علیہ بل ھو خرص وتخمین فہذا الذی اعاذ اللہ الصدیق والصحابۃ عنہ رضی اللہ تعالی عنہم والثانی رای مستند الے استدلال واستنباط من النص وحدہ ومن نص اخر معہ فہذا من الطف فہم النصوص وادقہ ومنہ رایہ فی

اوس کے خلاف نہ سمجھ پس وہ باطل ہے اور نہیں داخل ہے دین میں بلکہ دین تو وہی ہے جو مقتضی ہے نص کا پس رائے مسئلہ خف میں کہ اوسکا اسفل مباشر ہوتا ہے زمین سے اور ملاقی ہوتا ہے نجاست سے جسکا مقتضی یہ ہے کہ مسح کیا جاوے موزہ کے اسفل پر رائے باطل ہے اس وجہ سے کہ رد کرتی ہے اسکو نص۔ اور اسیطرح وہ جو ذکر کیا ہے شیخ ابن قیم نے اعلام میں کہ کہا امام احمد نے حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو عاصم احول نے شعبی سے روایت کر کے کہا کہ سوال کیے گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کلالہ کی بابتہ تو فرمایا آپ نے کہ کہوں گا میں اوسمیں اپنی رائے سے۔ پس اگر وہ درست ہے تو اللہ کی جانب سے اور اگر خطا ہے تو میری جانب سے اور شیطان کی جانب سے خیال کرتا ہوں میں کلالہ کو ماسوا والد اور ولد کے پس اگر اعتراض کیا جاوے کہ کیسے جمع ہوگا یہ قول اوس صحیح روایت کے ساتھ جو ابو بکر صدیق سے ہے کہ کونسا آسمان مجھے ڈھانکیگا اور کونسی زمین مجھے ٹھہرائیگی اگر قرآن میں میں اپنی رائے سے کچھ کہوں اور کیسے جمع ہوگی یہ حدیث متقدم من قال فی القرآن الحدیث کے ساتھ یعنی جس نے تفسیر کی قرآن کی اپنی رائے سے پس چاہیے کہ بنالیں اپنا ٹھکانہ دوزخ کا **تو جواب** اوسکا یہ ہے کہ رائے کی دو قسمیں ہیں ایک تو رائے مجرد جسپر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ ہو اٹکل اور اندازہ سے پس یہ ہے جس سے پناہ مانگی ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ اور دوسرے وہ رائے جو مستند ہو دلیل کیطرف اور مستنبط ہوتی ہو صریح حکم یا ایسے حکم سے جسکے ساتھ دوسری دلیل ملکر صریح ہوتی ہو پس یہ باریک بینی ہے اور لطیف رائے ہے اور اسی قسم سے ہے

الكلالة انها ما عدا الوالد والولد فان الله
سبحانه ذكر الكلالة في موضعين من
القرآن ففي احد الموضعين ورث
معها الاخ والاخت من الام ولا ريب
ان هذه الكلالة ما عدا الوالد والولد
والموضع الثاني ورث معها ولد الابوين
او الاب النصف والثلثين فاختلف
الناس في هذه الكلالة والصحيح فيها
قول الصديق الذي لا قول سواه وهو
الموافق للغة العرب كما قال الشاعر۔
شعر۔ ورثتم قناة المجد لا عن كلالة
عن ابني مناف عبد شمس وهاشم
اي انما ورثتموها عن الآباء والاجداد
لا عن حواشي النسب وعلى هذا فلا
يرث ولد الاب والابوين لا مع اب
ولا مع جد كما لم يرثوا مع الابن ولا ابنه
وانما ورثوا مع البنات لانهم عصبة فلهم
ما فضل عن الفروض۔ انتهى ما قال ابن
القيم في كتابه الاعلام۔

رائے ابوبکرؓ کی کلالہ کے بارہ میں کہ وہ ماسوا والد اور ولد کے
ہے پس اللہ سبحانہ نے ذکر کیا ہے کلالہ کا قرآن میں
دو جگہ پس ایک جگہ وارث کیا ہے اوسکو بھائی اور اخت
من الام کے ساتھ اور شک نہیں ہے کہ یہ کلالہ ماسوا والد
اور ولد کے ہے اور دوسری جگہ وارث کیا ہے اوس
کے ساتھ والد الابوین یا ولد الاب کے ساتھ نصف کا اور
دو ثلث کا۔ پس اختلاف کیا لوگوں نے اس کلالہ کے ترجمہ
میں اور صحیح اس بارہ میں قول ابوبکر صدیق کا ہے۔
نہیں ہے کوئی قول (معتبر) اوس کے سوا۔ اور وہی موافق
ہے لغت عرب کے جیسا کہ کہا شاعر نے کہ شعر
وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے سلسلہ کے کلالہ کی جانب سے
نہیں بلکہ ابن مناف یعنے عبد شمس اور ہاشم کی طرف سے
یعنی وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے آبا و اجداد سے نہ زوائد
نسب سے اور اس بنا پر پس نہیں وارث ہوگا ولد الاب
اور نہ ولد الابوین باپ کے ساتھ اور نہ دادا کے ساتھ جیسا کہ
نہیں وارث ہوتے وہ بیٹے کے ساتھ اور نہ پوتے کے
ساتھ جز این نیست کہ وارث ہوتے ہیں بیٹیوں کے ساتھ اس
وجہ سے کہ وہ عصبہ ہیں پس اون ہی کیلئے ہے جو بچ جائے ذوی
الفروض سے۔ ختم ہوا ابن قیم کی کتاب الاعلام کا قول۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم للصلح يوم الحديبية

یہ وہ تحریر ہے جو لکھی رسول اللہ نے صلح حدیبیہ میں

اخرج الامام احمد قال حدثنا
يزيد بن هارون قال اخبرنا محمد
ابن اسحق بن يسار عن الزهري محمد
بن مسلم بن شهاب عن عروة بن
الزبير عن المسور بن مخرمة ومروان

تخریج کی ہے امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
یزید بن ہارون نے کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن اسحق بن یسار
نے زہری محمد بن مسلم بن شہاب سے روایت کر کے
وہ روایت کرتے ہیں عروہ بن زبیر سے وہ روایت
کرتے ہیں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے کہا

بن الحکم قالا خرج رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم عام الحدیبیۃ یرید زیارۃ
البیت لا یرید قتالا وساق معہ الھدی
سبعین بدنۃ وکان الناس سبع مائۃ
رجل ۔ فکانت کل بدنۃ عن عشرۃ
قال وخرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم حتی اذا کان بعسفان لقیہ
بشیر بن سفیان الکعبی فقال یا رسول
اللہ ھذہ قریش قد سمعت بمسیرک
فخرجت معھا العوذ المطافیل قد لبسوا
جلود النمر یعاھدون اللہ ان لا تدخلھا
علیھم عنوۃ ابدا وھذا خالد بن الولید
فی خیلھم قد قدموا الی کراع الغمیم
فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
یا ویح قریش لقد اکلتھم الحرب ماذا
علیھم لو خلوا بینی وبین سائر الناس
فان اصابونی کان الذی ارادوا وان
اظھرنی اللہ علیھم دخلوا فی الاسلام
وھم وافرون وان لم یفعلوا قاتلوا
وبھم قوۃ فما تظن قریش واللہ انی
لا ازال اجاھد لھم علی الذی بعثنی اللہ
لہ حتی یظھرہ اللہ لہ او تنفرد ھذہ السالفۃ
ثم امر الناس فسلکوا ذات الیمین بین
ظھرا لحمض علی طریق تخرجہ علی
ثنیۃ المرار والحدیبیۃ من اسفل
مکۃ قال فسلک بالجیش تلک الطریق
فلما رأت خیل قریش فترۃ الجیش قد

دونوں نے کہ سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ
کے سال میں بقصد زیارت بیت اللہ نہ بارادہ قتال۔
اور اپنے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لئے۔ آپ کے
ہمراہ سات سو آدمی تھے۔ پس تھا ہر اونٹ دس آدمیوں
کی جانب سے۔ کہا راوی نے پس تشریف لیگئے رسول اللہ
یہانتک کہ جب مقام عسفان پر پہونچے تو ملا آپ سے
بشیر بن سفیان کعبی
پس کہا کہ اے رسول اللہ قریش تیار ہیں اونہوں نے
آپ کے سفر کی خبر سنلی تھی۔ اپنے ہمراہ سب چھوٹے
اور بڑوں کو لے لیا ہے۔ چیتوں کی کھالوں کی
(یعنی چلتہ) پہنے ہوئے ہیں قسم کھائی ہے کہ آپ کو
قوت اور غلبہ سے ہرگز مکہ میں نہیں جانے دینگے اور
خالد بن ولید بھی لشکر سواروں کا لیکر آرہے ہیں اور منزل کراع
غمیم تک پہونچگئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
افسوس قریش پر لڑائی نے اونکو کھالیا کاش اگر قریش مجھے
اور لوگوں کے معاملہ میں تعرض نکرتے اور حائل نہوتے پس
اگر وہ لوگ مجھپر غالب آتے تو قریش کی مراد حاصل تھی اور اگر اللہ
مجھے اون لوگوں پر غالب کر دیتا تو قریش اسلام لے آتے
جو ایک جماعت کثیر ہیں اور اگر اسلام نہ لاتے تو لڑتے اور وہ
صاحب قوت ہیں۔ قریش کا کدھر خیال ہے بخدا میں قریش سے
ہمیشہ لڑتا رہونگا اوس امر پر جسپر خدا نے مجھے بھیجا ہے جبتک
کہ اللہ اسلام کو غالب کرے یا جان میری تنہا باقی رہے پھر
آپنے لوگوں کو حکم دیا کہ اوس راستہ چلیں جو آبادی حمض کی پشت
کیجانب کو سیدھی طرف واقع ہے اور وہ راستہ حدیبیہ کو اسفل
مکہ کیجانب چھوڑتا ہوا ثنیۃ المرار کو جاتا ہے پس چلا لشکر اسی راستہ
پس سواران قریش کو معلوم ہوا کہ اسلامی لشکر نے راستہ
بدل دیا ہے تو وہ جماعت قریش کی طرف لوٹ آئی

خالفوا عن طريقهم نكسوا راجعين الى
قريش فخرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اذا سلك ثنية المرار بركت
ناقته فقال الناس خلأت فقال صلى
الله عليه وسلم ما خلأت وما هو بخلق
ولكن حبسها حابس الفيل عن مكة والله
لا تدعوني قريش اليوم الى خطة يسألوني
فيها صلة الرحم الا اعطيتهم اياها ثم قال
للناس انزلوا فقالوا يا رسول الله وما
بالوادي من ماء ينزل عليه الناس
فاخرج صلى الله عليه وسلم سهما من
كنانته واعطاه رجلا من اصحابه فنزل
في قليب من تلك القلب فغرزه فيه
فجاش الماء بالرواء حتى ضرب الناس
عنه بعطن فلما اطمأن رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا بديل بن ورقاء
في رجال من خزاعة فقال لهم كقوله
لبشير بن سفيان فرجعوا الى قريش
فقالوا يا معشر قريش انكم تعجلون على
محمد وان محمدا لم يات لقتال انما
جاء زائرا لهذا البيت معظما لحقه فاتهموهم
قال محمد بن اسحق قال الزهري وكانت
خزاعة في عيبة رسول الله صلى الله عليه
وسلم مسلمها ومشركها لا يخفون على
رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا كان
بمكة قالوا وان كان انما جاء لذلك فلا
والله لا يدخلها ابدا علينا عنوة ولا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے رہے یہانتک کہ
جب ثنیۃ المرار تک پہونچے تو ناقہ مبارک بیٹھ گئی لوگوں
نے کہا کہ تھک گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تھکنا اسکی عادت نہیں ہے لیکن روکا ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے
قسم بخدا انہیں چاہینگے مجھسے قریش کوئی امر اہم جس سے کہ
مقصود اونکو صلہ رحم ہو مگر کہ مان لونگا میں اوسکو پھر لوگوں
سے فرمایا کہ یہیں مقام کرو عرض کی کہ یا رسول اللہ اس
وادی میں پانی نہیں ہے جسپر لوگ ٹھہریں آپ نے اپنی
ترکش سے تیر نکالا اور ایک صحابی کو دیا اوس صحابی نے
اوس تیر کو ایک گڑھے میں گاڑدیا جہاں سے پانی نے
بڑی شدۃ سے جوش مارا جس سے سب لوگ سیراب
ہوگئے جب مقام کر چکے رسول اللہ تو بدیل بن ورقاء
خزاعہ کی ایک جماعت کے ہمراہ آئے۔ آپنے انسے
بھی وہی فرمایا جو بشیر بن سفیان سے کہا تھا پس لوٹ گئے
وہ سب قریش کی طرف اور کہا کہ اے گروہ قریش تم جلدی
کر رہے ہو محمدؐ پر حالانکہ وہ تم سے لڑنے کو نہیں آئے ہیں
بلکہ بیت اللہ کی زیارت کو آئے ہیں پس باز رہو اونسے
کہا محمد بن اسحق نے کہا زہری نے کہ تھے خزاعہ مسلمان
اور مشرک سب کے سب رسول اللہ کے ہم عہد
جو بات مکہ میں ہوتی تھی وہ آپ سے بالکل نہیں چھپاتے
تھے کہا قریش نے اگرچہ وہ اسی واسطے آئے ہیں تب
بھی قسم بخدا ہرگز نہیں داخل ہوسکیں گے مکہ میں ہم پر زبردستی
تاکہ آئندہ عرب اس کی بابت باتیں بنائیں۔
پھر قریش نے مکرز بن حفص بن اخشف کو جو بنی عامر
میں سے تھے آپکی خدمت میں بھیجا۔ جب اوسپر
رسول اللہ کی نظر پڑی تو فرمایا یہ شخص فریبی ہے
جب وہ آپکے پاس پہونچا تو آپ نے اوس سے

تحدث بذلك العرب ثم بعثوا اليه
مكرز بن حفص بن الاحنف احد بني
عامر بن لوئ فلما راه رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال هذا رجل غادر فلما
انتهى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
كلمه صلى الله عليه وسلم بنحو مما
كلم به اصحابه ثم رجع الى قريش فاخبرهم
بما قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم
فبعثوا اليه الحلس بن علقمة الكناني
وهو يومئذ سيد الاحابيش فلما راه
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هذا
من قوم يتألهون فابعثوا الهدى في وجهه
فبعث الهدى فلما راى الهدى يسيل
عليه من عرض الوادي في قلائده قد
اكل اوتاره من طول الحبس عن محله
رجع ولم يصل الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم اعظاما لما راى فقال يا معشر
قريش قد رأيت ما لا يحل صده الهدى
في قلائده قد اكل اوتاره من طول
الحبس عن محله فقالوا اجلس انما انت
اعرابي لا علم لك فبعثوا اليه عروة
بن مسعود الثقفي فقال يا معشر قريش
اني قد رأيت ما يلقى منكم من تبعثون
الى محمد اذا جاءكم من التعنيف وسوء
اللفظ وقد عرفتم انكم والد واني ولد
وقد سمعتم بالذي نابكم فجمعت من
اطاعني من قومي ثم جئت حتى آسيتكم

بھی وہی فرمایا جو بشیر و بدیل سے فرمایا تھا۔ اوس نے
واپس جاکر خبر دی قریش کو اون باتوں کی جو رسول اللہ نے
فرمائی تھیں پھر بھیجا قریش نے آپ کی خدمت میں
حلس بن علقمہ کنانی کو جو قبیلہ احابیش کا سردار
تھا جب آپ نے اوس کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ خدا
پرست قوم میں سے ہے اِس کے سامنے قربانی
کے اونٹ لاؤ چنانچہ وہ سب اوس کے سامنے
کیے گئے جب اوس نے قربانی کے اونٹوں کو
اپنی طرف پہاڑ سے اُترتے دیکھا کہ قلائد کی ناتیں اونھوں
نے بھوک کی وجہ سے چاب لی ہیں تو وہ حضور رسول اللہ
کی خدمت میں بھی نہیں آئے اور وہیں سے لوٹ
گئے کیونکہ قربانی کے اونٹوں کی حالت نے اونپر
اثر کیا حلس نے واپس جاکر کہا کہ اے جماعت
قریش میں نے وہ چیز دیکھی ہے جس کا روکنا جائز
نہیں ہے۔ یعنی قربانی کے اونٹ اون کے گلے
میں ہار پڑے ہوئے ہیں جن کی ناتیں بہت روز ٹھہرنے
کی وجہ سے بھوک میں اونھوں نے چاب لی ہیں۔
قریش نے کہا تو بیٹھ جا تو بے سمجھ آدمی ہے تو نہیں
سمجھتا پھر عروہ بن مسعود ثقفی کو بھیجنے کا ارادہ کیا عروہ
نے جواب دیا کہ اے جماعت قریش میں دیکھ رہا ہوں اس
بات کو جس کو تم بھیجتے ہو محمد کے پاس جب وہ واپس
آتا ہے تو اوس سے بدگوئی اور اوسپر بدگمانی کیجاتی ہے
حالانکہ تم جانتے ہو کہ تم میرے بجائے والد کے ہو
اور میں بجائے تمہاری اولاد کے ہوں اور جب میں نے
سنا کہ تم پر امر اہم طاری ہوا ہے تو اپنے مطیع قوم کو
تمہارے ساتھ شریک کیا اور اپنی جان لیکر تمہاری غمخواری
کو حاضر ہوا۔ قریش نے کہا تو سچا ہے اور تجھپر ہمکو بدگمانی

بنفسه قال وصدقت وانت عندنا بمتهم فخرج حتى اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس بين يديه فقال يا محمد جمعت اوباش الناس ثم جئت بهم لبيضتك لتفضها انها قريش معها العوذ المطافيل قد لبسوا جلود النمور يعاهدون الله ان لا تدخل عليهم عنوة ابدا وايم الله لكاني بهؤلاء قد انكشفوا عنك غدا قال وابوبكر الصديق رضي الله عنه خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم قائم فقال امصص بظر اللات انحن ننكشف عنه قال من هذا يا محمد قال هذا ابن ابي قحافة قال اما والله لولا يد كانت لك عندي لكافاتك بها ولكن هذه بها ثم تناول لحية رسول الله صلى الله عليه وسلم والمغيرة بن شعبة واقف على راس رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحديد فجعل يقرع يده قال امسك يدك عن لحية رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل والله لا تصل قال ويحك ما افظك واغلظك قال فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من هذا يا محمد قال هذا ابن اخيك المغيرة بن شعبة قال اغدر هل غسلت سوءتك الا بالامس قال فكلمه رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثل ما كلم به اصحابه فاخبره انه لم يات

نہیں ہوگی۔ پس عروہ رسول اللہ کی خدمت میں گئے اور آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور کہا کہ اے محمد تم نے چند اوباش جمع کر لیے اور پھر ان کو لائے ہو کہ اپنی نسل کو ہلاک کرو۔ وہ لوگ قریش ہیں جو نکل کھڑے ہوئے ہیں اپنے چھوٹے بڑوں کے ساتھ۔ چیتوں کی پوستینیں پہنے ہوئے ہیں اور قسم کھا کر آئے ہیں کہ تم کو ہرگز زبردستی مکہ میں داخل نہیں ہونے دینگے۔ اور خدا کی قسم میں دیکھ رہا ہوں کہ کل ہی یہ سب علیحدہ ہوجاوینگے تم سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے پیچھے تھے سخت گالی دیکر کہا کہ کیا ہم علیحدہ ہوجاویں گے آپ سے۔ کہا عروہ نے اے محمد یہ کون ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ابوقحافہ کے بیٹے ہیں عروہ نے کہا قسم خدا کی اگر آپ کی عظمت کا خیال نہ ہوتا تو میں اسکا بدلہ لے لیتا لیکن یہ اسکا بدلہ ہے پس ہاتھ لگایا آپ کے ریش مبارک سے۔ مغیرہ بن شعبہ زرہ بکتر پہنے رسول اللہ کے پیچھے کھڑے تھے وہ عروہ کے ہاتھ جھٹکتے تھے اور کہتے تھے کہ علیحدہ کر اپنا ہاتھ رسول اللہ کی ڈاڑھی پر سے پہلے اس سے کہ پہونچے لیں۔ کہا عروہ نے کس قدر بدگو اور درشت زبان ہو۔ رسول اللہ نے تبسم فرمایا تو عروہ نے پوچھا یہ کون ہے فرمایا کہ تیرا بھتیجا ہے مغیرہ بن شعبہ۔ عروہ نے کہا اے بدعہد کل ہی سے تو تو نے استنجا کرنا سیکھا ہے۔ پس کلام کرتے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عروہ کے ساتھ جیسے پچھلے قاصدوں کے ساتھ گفتگو کی تھی اور فرمایا کہ ہم لڑنے کے ارادہ سے نہیں آئے ہیں پس رخصت ہوئے عروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ دیکھ رہے تھے ان برتاؤں کو جو آپ کے اصحاب آپ کے ساتھ

يريد حربا قال فقام من عند رسول الله
صلى الله عليه وسلم وقد رأى ما يصنع
به اصحابه لا يتوضأ وضوءا الا ابتدروه
ولا يبصق بصاقا الا ابتدروه ولا يسقط
من شعره شيء الا اخذوه فرجع الى
قريش فقال يا معشر قريش انى جئت كسرى
فى ملكه وجئت قيصر والنجاشى فى ملكهما
والله ما رأيت ملكا قط مثل محمد فى اصحابه
ولقد رأيت قوما لا يسلمونه بشيء
ابدا فروا رأيكم قال وقد كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قبل ذلك بعث
خراش بن امية الى مكة وحمله على جمل
يقال له الثعلب فلما دخل مكة عقرت
به قريش وارادوا قتل خراش فمنعهم
الاحابيش حتى اتى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فدعا عمر رضى الله عنه
ليبعثه الى مكة فقال يا رسول الله
انى اخاف قريشا على نفسى وليس بها من
بنى عدى احد يمنعنى وقد عرفت قريش
عداوتى اياها وغلظتى عليها ۔ ولكن
ادلك على رجل هو اعز منى عثمان بن
عفان قال فدعا رسول الله صلى الله
عليه وسلم فبعثه الى قريش تخبرهم انه
لم يات للحرب وانه جاء زائرا لهذا
البيت معظما لحقه فخرج عثمان حتى
اتى مكة ولقيه ابان بن سعيد بن العاص
فنزل عن دابته وحمله بين يديه وردف

کرتے تھے جب آپ وضو کرتے تو مستعمل پانی ہاتھوں
ہاتھ لیتے اور جب آپ تھوکتے تو آپ کے تھوک
کو ہاتھوں میں لیتے تھے اور نہیں گرتا تھا کوئی بال آپ کا
مگر کہ اوسکو جھپٹ لیتے تھے۔ عروہ نے قریش سے
آکر کہا کہ اے گروہ قریش میں نے کسرے کو اوس
کے ملک میں دیکھا ہے قیصر کو اوس کے ملک اور
نجاشی کو اوس کے ملک میں دیکھا ہے قسم اللہ کی
کسی پادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا جیسا محمد کو اوس کے
اصحاب میں۔ میں نے دیکھا ہے ایسی قوم کو کہ نہیں
قبضہ کرنے دینگے محمد پر کسیطرح۔ آیندہ تم کو اختیار
ہے۔ اور اس سے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خراش بن امیہ خزاعی کو اپنی ثعلب نامی اونٹ
سوار کرکے بجانب مکہ روانہ کیا تھا جب خراش وہاں
داخل ہوئے قریش نے اون کے اونٹ کو ہلاک
کردیا اور خراش کے قتل کا ارادہ کیا لیکن پناہ دی
اون کو قبیلہ احابیش نے یہانتک کہ وہ واپس آئے
خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ تو
آپ نے حضرت عمرؓ کو بلاکر فرمایا کہ تم مکہ جاؤ اونہوں نے
عرض کی یا رسول اللہ مجھے قریش سے اپنی جان کا اندیشہ ہے
کیونکہ وہاں کوئی بھی میرے قبیلہ بنی عدی میں سے نہیں ہے
جو مجھے پناہ دیگا اور آپ کو معلوم ہے جو کچھ قریش کو مجھ
سے عداوت اور بغض ہے۔ البتہ میں ایک آدمی بتاتا ہوں جو
مجھسے زائد اونکو عزیز ہوگا یعنی عثمان بن عفان پس آپنے اونکو
بلوایا اور قریش کے پاس بھیجا کہ وہ جاکر کہیں کہ رسول اللہ لڑنے کو
نہیں آئے ہیں بلکہ بیت اللہ کی زیارت کے لیے آئے
ہیں۔ حضرت عثمان روانہ ہوئے اور مکہ آئے وہاں اونکو ابان
بن سعید بن العاص ملے اونکو دیکھکر سواری سے اتر پڑے

خلفه واجاره حتى بلغ رسالة رسول الله
صلے الله علیه وسلم فانطلق عثمان حتى
اتى اباسفیان وعظماء قریش فبلغهم
عن رسول الله صلے الله علیه وسلم
ما ارسله به فقالوا لعثمان ان شئت
ان تطوف بالبیت فطف به فقال
ما كنت لافعل حتى یطوف به رسول الله
صلے الله علیه وسلم قال فاحتبسه قریش
عندها فبلغ رسول الله صلے الله علیه
وسلم والمسلمین ان عثمان قد قتل۔
قال محمد فحدثنی الزهری ان قریشا بعثوا
سهیل بن عمرو احد بنی عامر بن لوی
قالوا ائت محمدا فصالحه ولا یكون فی
صلحه الا ان یرجع عنا عامه هذا فوالله
لا تتحدث العرب انه دخلها علینا عنوة
ابدا فاتاه سهیل بن عمرو فلما راه النبی
صلے الله علیه وسلم قال قد اراد القوم
الصلح حین بعثوا هذا الرجل فلما انتهى الى
رسول الله صلے الله علیه وسلم تكلما واطالا الكلام
وتراجعا حتى جرى بینهم الصلح فلما التأم
الامر ولم یبق الا الكتاب وثب عمر بن
الخطاب فاتى ابابكر وقال یا ابابكر اولیس
برسول الله اولسنا بالمسلمین او لیسوا
بالمشركین قال بلى قال فعلام نعطی الذلة
فی دیننا فقال ابوبكر یا عمر الزم غرزه
حیث كان فانی اشهد انه رسول الله
فقال عمر وانا اشهد انه رسول الله

حضرت عثمان کو آگے بٹہایا خود پیچھے بیٹھے اور اونکو اپنی
پناہ میں لیلیا اسوقت تک کہ پہونچایا اونہوں نے پیغام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس آئے حضرت عثمان
ابوسفیان اور روساے قریش کے پاس اور جو کچہہ رسول اللہ
نے فرمایا تہا اونسے کہا۔ قریش نے حضرت عثمان سے کہا
اگر تو طواف کرنا چاہتا ہے تو طواف کرلے اونہوں نے
کہا جب تک رسول اللہ طواف نہیں کرینگے میں نہیں
کرونگا قریش نے اونکو اپنے پاس روک لیا اور رسول اللہ
کو یہ خبر پہونچی کہ قریش نے عثمان کو مار ڈالا کہا محمد نے کہ
حدیث بیان کی مجہہ سے زہری نے کہ قریش نے بہیجا
سہیل بن عمرو کو جو بنی عامر میں سے تہا اور کہا کہ محمد سے
مصالحت کرلو لیکن صلح میں یہ شرط ضرور ہو کہ اس سال
واپس ہوجاویں قسم اللہ کی ہم اس بات کا موقع نہیں دینگے
کہ آیندہ عرب باتیں بناویں وہ داخل ہوگئے ہم پر زبردستی
پس آئے سہیل جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اونپر نظر پڑی تو فرمایا کہ قریش نے صلح کا ارادہ کرلیا
ہے جو اس شخص کو بہیجا جب پہونچے سہیل رسول اللہ
کی خدمت میں تو گفتگو کی آپسمیں اور سلسلہ کلام نے
طول پکڑا جانبین سے گفتگو ہوتی رہی یہانتک کہ صلح
کی گفتگو درمیان میں آئی اور صلح قرار پاگئی تحریر صلحنامہ
باقی تہا کہ حضرت عمر اوچہل پڑے اور ابوبکر کے پاس
گئے اور کہا کہ اے ابوبکر کیا محمد اللہ کے رسول نہیں ہیں ہم
مسلمان نہیں ہیں یا قریش مشرک نہیں ہیں حضرت ابوبکر
نے جواب دیا کہ ہاں تو کہا کہ پہر ہم کس لیے اپنے دین میں ذلت اختیار
کریں حضرت ابوبکر نے کہا کہ اے عمر اونکی قرار داد قائم رہنے
دو جسطرح سے کہ ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے
رسول ہیں۔ حضرت عمر نے کہا اور میں بہی گواہی دیتا ہوں کہ

فقال یا رسول الله او لسنا بالمسلمین
او لیسوا بالمشرکین قال بلی قال فعلام
نعطی الذلة فی دیننا قال انا عبد الله و
رسوله لن اخالف امره و لن یضیعنی
ثم قال عمر ما زلت اصوم و اتصدق
و اصلی و اعتق من الذی صنعت مخافة
کلامی الذی تکلمت به یومئذ حتی رجوت
ان یکون خیرا قال ودعا رسول الله علی
ابن ابی طالب فقال له رسول الله اکتب
بسم الله الرحمن الرحیم فقال سهیل لا
اعرف هذا و لکن اکتب باسمك اللهم
کما کنت تکتب فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم اکتب باسمك اللهم۔
فکتب الصحیفة نسخته هکذا۔
باسمك اللهم هذا ما اصطلح علیه محمد
بن عبد الله و سهیل بن عمرو اصطلحا علی
وضع الحرب عشر سنین یامن فیه الناس
و یکف بعضهم عن بعض علی انه من اتی
رسول الله صلی الله علیه وسلم من
اصحابه بغیر اذن ولیه رده علیهم ومن
اتی قریشا ممن مع رسول الله صلی الله
علیه وسلم لم یردوه علیه و ان بیننا
عیبة مکفوفة و انه لا اسلال و لا
اغلال و انه من احب ان یدخل فی
عقد محمد و عهده دخل فیه و من
احب ان یدخل فی عقد قریش و عهدهم
دخل فیه و انك ترجع عنا عامنا هذا

وہ اللہ کے رسول ہیں پھر آئے حضرت عمر رسول اللہ کے
پاس اور کہا کہ اے رسول اللہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں
یا قریش مشرک نہیں ہیں آپ نے فرمایا ہاں تو کہا کہ پھر کیوں اپنے
دین میں ذلت اختیار کریں آپ نے فرمایا بیشک میں اسکا
بندہ اور اوسکا رسول ہوں کس طرح مخالفت کر سکتا ہوں اُسکے
حکم کی وہ ہرگز مجھے ضائع نہیں کریگا حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں
ہمیشہ روزہ رکھتا رہا اور صدقہ دیتا رہا اور نمازیں پڑہتا رہا اور
غلام آزاد کرتا رہا اپنی اون باتوں کے ڈر سے جو میں نے
اوس روز کی تھیں یہانتک کہ امید کرتا ہوں میں کہ ہوگی بھلائی
کہا راوی نے اور بلایا رسول اللہ نے علی بن طالب کو اور فرمایا
کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم تو کہا سہیل نے کہ ہم اسکو
نہیں سمجھتے لیکن لکھ باسمک اللہم جسطرح کہ پہلے لکھا کرتے تھے
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھ باسمک اللہم
پس لکھا گیا صحیفہ۔ نسخہ اوسکا اس طرح ہے کہ
شروع کرتا ہوں میں اے اللہ تیرے نام سے یہ وہ تحریر ہے
جسپر صلح کری ہے محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو نے صلح کی ہے
ان دونوں نے لڑائی موقوف کرنیکی دس برس تک امن میں
رہینگے اونمیں لوگ اور رک جاوینگے بعض بعض سے اور صلح
کری ہے اس بات پر کہ جو آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آپکے اصحاب میں سے بغیر اجازت اپنے ولی کی تو لوٹا دیں
اونکو رسول اللہ قریش کیطرف اور جو شخص کہ آجائے قریش کے
پاس اون لوگوں میں سے جو رسول اللہ کے ساتھ ہیں تو
وہ نہیں واپس دینگے اوسکو اور تحقیق درمیان ہمارے مصالحت
مستحکم ہے نہ چوری ہے باطنی اور نہ ظاہری اور تحقیق جو شخص
کہ دوست رکھے اس بات کو کہ داخل ہووے بیچ محمد اور اون کے عہد
(پناہ) میں تو داخل ہو سکتا ہے اوسمیں اور جو شخص کہ چاہے
کہ داخل ہو مذہب قریش اور اونکے عہد (پناہ) میں تو داخل ہو

فلاتدخل علینا مکۃ وانہ اذا کان عام قابل خرجنا عنک فدخلتہا باصحابک فاقمت فیہم ثلاثا معک سلاح الراکب لا تدخلہا بغیر السیوف فی القراب ۔

واخرجہ ابن ہشام بروایۃ ابن اسحق عن الزہری باختلاف یسیر عن ہذا ۔

ذکر الاختلافات والروایات والالفاظ التی وردت فی تحریر ہذا الصلح ووجوہ الروایات فیہ ۔

اقول روی البخاری فی باب ۔ کیف یُکتَب ہذا ما صَالح فلان بن فلان ۔ من کتاب الصلح عن براء بن عازب بدل لفظ السیوف فی القراب لا یدخلوہا الا بجلبان السلاح ۔ وان کان ما قصدہما واحد ثم ما رواہ البخاری فی ہذا الباب من حدیث براء ایضًا وفیہ زیادۃ الفاظ لم یرو فی روایات اخری وہی ۔ ان لا یخرج من اہلہا باحد ان اراد ان یتبعہ ولا یمنع احدًا من اصحابہ ان اراد ان یقیم بہا ۔

ثم انہ ورد الاختلاف فی الکاتب انہ من کتب الصحیفۃ علی قولین الاول انہ کتبہ علی بن ابی طالب وہو الاصح رواہ اسحق ابن راہویہ فی مسندہ والحاکم فی مستدرکہ من کتاب قتال اہل البغی فی روایۃ ابن عباس وکذا رواہ الشیخان فالبخاری فی کتاب الصلح وغیرہ والمسلم فی صلح الحدیبیۃ فی حدیث براء بن عازب وکذا رواہ عمر بن

اختلاف در کاتب صلح نامہ

ہوسکتا ہے اوسمیں ۔ اور تحقیق آپ لوٹ جاویں ہم سے ہمارے اِس سال میں پس نہ داخل ہوں آپ ہم پر مکہ میں اور جبکہ ہوگا سال آیندہ تو چھوڑ جاوینگے ہم مکہ کو تمہارے لیے پس داخل ہوں آپ اوسمیں مع اپنے اصحاب کے اور رہیں اوسمیں اپنے اصحاب کے ساتھ تین دن آپکے ساتھ ہتھیار ہوں سوار کے نہیں داخل ہوسکینگے آپ مکہ میں سوا اسکے کہ تلواریں میان میں ہوں ۔ اور تخریج کی ہے اسکی ابن ہشام نے ابن اسحق کی روایت سے جو روایت کرتے ہیں زہری سے تھوڑے سے فرق کے ساتھ ۔ ذکر اختلافات اور روایات اور زیادتی الفاظ نامہ مذکور مع بیان روایات ۔

کہتا ہوں میں کہ روایت کی ہے بخاری نے کتاب الصلح باب کیف یُکتَبُ ہذا ما صَالح فلان بن فلان میں حضرت براء بن عازب سے روایت کرکے اور اوسمیں بجائے السُّیُوفُ فِی القِرَابِ کے یہ لفظ ہیں کہ ۔ لَا یَدخُلُوہَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السَّلاح اگرچہ مقصود وہی ہے ۔ بخاری نے اسی باب میں دوسری حدیث براء بن عازب سے روایت کی ہے اوسمیں یہ الفاظ زائد ہیں جو دوسری روایتوں میں بیان نہیں کیے گئے اور وہ یہ ہیں اَن لَا یَخرُجَ الخ یعنی نہ بھجوائیں رسول اللہ مکہ والوں میں سے کسی کو اپنے ہمراہ اگرچہ اونمیں سے کوئی جانا چاہے اور نہ منع کریں اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو مکہ میں ٹھہر جانے سے اگر کوئی ٹھہرنا چاہے ۔ پھر ایک اختلاف کاتب نامہ کی بابت ہے کہ کس نے یہ صحیفہ لکھا اسمیں دو قول ہیں ۔ قول اول یہ کہ کاتب اِس صلح نامہ کے حضرت علیؓ ہیں اور یہی صحیح قول ہے بیان کیا ہے اسکو اسحق بن راہویہ نے اپنی مسند میں اور حاکم نے مستدرک میں کتاب قتال اہل البغی میں بروایت ابن عباسؓ اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو شیخین نے پس بخاری نے کتاب الصلح وغیرہ میں اور مسلم نے صلح حدیبیہ میں بحدیث براء بن عازب اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو

شيبة- والقول الثانى ان الكاتب كان محمد ابن مسلمة رواه ايضا عمر بن شيبة من طريق عمرو بن سهيل (وسهيل هذا هو سهيل بن عمرو الذى تم الصلح على لسانه) ويمكن التوفيق بين القولين ان اصل العهد كتبه على رضى الله عنه كما رواه الشيخان وغيرهٖ ثم ان محمد بن مسلمة بيّضه ثانيا ونقله - كذا جمعه الحافظ فى الفتح - ثم وقع الاختلاف فى كتابة التسمية فالبخارى وابن هشام والامام احمد وغيرهٖ روا فى رواياتهم انه كتب فيه باسمك اللهم كما هو المروى فى البخارى من كتاب الشرط فى باب الشروط فى الجهاد والمصالحة مع اهل الحرب وقال فيه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للكاتب اكتب بسم الله الرحمن الرحيم فقال سهيل اما الرحمن فوالله ما ادرى ما هى ولكن اكتب باسمك اللهم كما كنت نكتب فقال المسلمون والله لا نكتبها الا بسم الله الرحمن الرحيم فقال النبى صلى الله عليه وسلم اكتب باسمك اللهم- واما ابن جرير فروى هذا عن سلمة بن الاكوع فى حديثه الطويل وفيه بسم الله الرحمن الرحيم ولما كان سياق هذا الكتاب من هذه الرواية يخالف ما رويناه سابقا اردنا ان نورده على وجهها فنسوقه هكذا-

عمر بن شیبہ نے- اور دوسرا قول یہ ہے کہ کاتب صلح نامہ محمد بن مسلمہ ہیں اور روایت کیا ہے اسکو بھی عمر بن شیبہ نے عمرو بن سہیل کے طریقہ سے (اور یہ وہی سہیل ہیں جن سے صلح کی گفتگو ہوئی ہے) اور ان دونوں میں جمع اسطرح کیا جاسکتا ہے کہ اصلی عہدنامہ کے کاتب حضرت علیؓ ہی ہیں جیسیکہ روایت ہے شیخین وغیرہ کی اور محمد بن مسلمہ نے اسکو صاف کیا ہے اور ثانیا نقل کیا ہے اسیطرح جمع کیا ہے حافظ نے ان دونوں قولوں کو فتح الباری میں- دوسرا اختلاف بسم اللہ کی بابتہ ہے پس بخاری اور ابن ہشام اور امام احمد وغیرہ نے تو اپنی روایتوں میں کہا ہے کہ اوسمیں لکھا گیا بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ جیسیکہ مروی ہے بخاری سے کتاب الشرط باب الشُّرُوطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ میں اور کہا ہے اوسمیں کہ کہا رسول اللہ نے کاتب سے کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا سہیل نے کہ رحمن پس قسم اللہ کی ہم نہیں جانتے وہ کیا ہے لیکن لکھو بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ جیسیکہ اول لکہا کرتے تھے پس کہا مسلمانوں نے قسم اللہ کی نہیں لکھیں گے ہم اوسمیں مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھہ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ لیکن ابن جریر نے روایت کیا ہے اس تحریر کو سلمہ بن اکوع سے اپنی طویل حدیث میں اور اوسمیں ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم چونکہ اس روایت کی تحریر کے الفاظ اور مضمون بھی مخالف تھا اوس روایت کے جو ہم نے اوپر لکھی تو ارادہ کیا ہم نے کہ اوسکو پورا ذکر کردیں پس نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ تحریر ہے جسپر صلح کی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے صلح کی اوان سے اس بات پر کہ نہ کوئی شی باتنا ہو اور

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا ما صالح عليه محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم قريشا صالحهم على ان لا اهلال ولا امتلال وعلى انه من قدم مكة من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم حاجا او معتمرا او يبتغي من فضل الله فهو آمن على دمه وماله ومن قدم المدينة من قريش عابرا الى مصر او الى الشام يبتغي من فضل الله فهو آمن على دمه وماله وعلى انه من جاء محمدا صلى الله عليه وسلم من قريش فهو اليهم رد ومن جاءهم من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فهو لهم وعلى ان يعتمر في عام قابل في هذا الشهر لا يدخل علينا بخيل ولا سلاح الا ما يحمل المسافر في قرابه يثوي فينا ثلث ليال وعلى ان هذا الهدي حيثما حبسناه محله لا يقدمه علينا -

نہ کوئی رنج کی بات ہو اور اِس بات پر کہ جو شخص آئے مکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے عمرہ کیلئے یا حج کیلئے یا تلاش کرتا ہو فضل اللہ کا (مراد اس سے تجارت) پس وہ بیخوف ہے اپنی جان پر اور مال پر اور جو شخص کہ جائے مدینہ قریش میں سے مصر یا شام جانیکے لئے تلاش کرے فضل اللہ کا (مراد تجارت) پس وہ بیخوف ہے اپنی جان پر اور مال پر اور (صلح کی ہے) اِس بات پر کہ جو آجائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش میں سے پس وہ لوٹایا جائے طرف قریش کے اور جو شخص کہ چلا جائے قریش کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے پس وہ واسطے اونکے ہی ہے (یعنی اوسکو واپس نہیں کرینگے) اور (صلح کی ہے) اس بات پر کہ عمرہ کریں سال آیندہ کے اسی مہینہ میں (دراںحالیکہ) نہ داخل ہوں ہم پر لشکر لیکر اور نہ ہتہیار لیکر مگر اوسقدر جو مسافر اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ بھی میان میں۔ ٹھہریں مکہ میں تین راتیں اور (صلح کی ہے) اِس بات پر کہ یہ قربانی اِسی جگہ ہو جائے جہاں ہم نے اونکو روکدیا ہے اور اب ہمپر آگے نہ بڑہائی جاوے۔

واخرجه ابن سعد في الطبقات في ذكر السرايا فقال بعدما ذكر القصة بطوله - فبعثوا سهيل ابن عمرو في عدة من رجالهم فصالحوه على ذلك وكتبوا بينهم -

هذا ما صالح عليه محمد بن عبد الله وسهيل بن عمرو واصطلحا على وضع الحرب عشر سنين يأمن فيها الناس ويكف بعضهم عن بعض على انه لا اسلال ولا اغلال وان بيننا عيبة مكفوفة وانه من احب ان يدخل في عهد محمد وعقده فعل وانه من احب ان يدخل في عهد قريش فعل وانه من (البقية صفحه ۱۸۱)

اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا بعد طویل قصہ ذکر کرنے کے۔ پس بھیجا اونہوں نے سہیل بن عمرو کو اپنے چند آدمیوں کے ہمراہ پس صلح کرلی آپسے اِس عہدنامہ پر اور لکہا آپسمیں کہ

یہ وہ عہدنامہ ہے کہ مصالحت کی ہے اوسپر محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو نے۔ صلح کی دونوں نے لڑائی بند کرنے پر دس برس کہ بیخوف رہیں اومیں لوگ اور رک جاویں بعض بعض سے اِس بات پر کہ نہ چوری ہے ظاہری اور نہ باطنی اور تحقیق ہمارے درمیان میں مصالحت مستحکم ہے اور جو شخص کہ دوست رکہے کہ داخل ہو محمد کے عہد اور اوسکے دین میں کرے اور جو شخص کہ دوست رکہے کہ داخل ہو قریش کے عہد میں کرے۔ (بقیہ حاشیہ برصفحہ ۱۸۱)

غرائب الالفاظ التي وردت في هذه الروايات

اون لغات کی شرح جو اس روایت میں آئی ہیں

بدنة - تقع على الجمل والناقة والبقرة

بدنہ اسکا اطلاق اونٹ اونٹنی اور بیل پر آتا ہے۔

اتى محمدا منهم بغير اذن وليه رده اليه و
انه من اتى قريشا من اصحاب محمد لم يردوه
وان محمدا يرجع عنا عامه هذا باصحابه ويدخل
علينا قابلا فى اصحابه فيقيم بها ثلاثا لا يدخل
علينا بسلاح الا سلاح المسافر السيوف فى
القرب شهد ابو بكر بن ابى قحافة وعمر بن
الخطاب وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن
وقاص وعثمان بن عفان وابو عبيدة بن
الجراح ومحمد بن مسلمة وحويطب بن
عبد العزى ومكرز بن حفص بن الاخيف
وكتب على صدر هذا الكتاب ثم ان ابن
سعد زاد فى خاتمة الكتاب ما لم يروه
غيره فقال اخبرنا سليمان بن حرب
قال حدثنا حماد بن زيد عن ايوب
عن عكرمة قال لما كتب النبى صلى
الله عليه وسلم الكتاب الذى بينه و
بين اهل مكة يوم الحديبية قال
اكتبوا بسم الله الرحمن الرحيم۔
قالوا اما الله فنعرفه واما الرحمن
الرحيم فلا نعرفه قال فكتبوا
باسمك اللهم قال وكتب رسول الله
فى اسفل الكتاب - ولنا عليكم مثل الذى
لكم علينا -

اور جو شخص کہ آجاوے گا محمدؐ کے پاس قریش میں سے
اپنے ولی کے بے اجازت تو وہ واپس دیا جاوے اور جو
چلا جائے قریش کے پاس محمدؐ کے اصحابیں سے تو وہ
اوسکو واپس نہیں دینگے اور اس بات پر کہ محمدؐ اس سال اپنے
اصحاب کے ہمراہ لوٹ جاویں اور سال آیندہ مع اصحاب کے
آویں اور مکہ میں تین دن رہیں نہ داخل ہوں ہم پر ہتھیار لیکر
مگر ہتھیار مسافر کے تلواریں میان میں۔ گواہی دی اسپر ابو بکر
بن ابی قحافہ اور عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن عوف اور
سعد بن وقاص اور عثمان بن عفان اور ابو عبیدۃ بن الجراح
اور محمد بن مسلمہ اور حویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص
بن الاخیف نے اور لکھا حضرت علی نے شروع اس فرمان
کا۔ پھر ابن سعد نے زائد کیا ہے خاتمہ فرمان میں جو نہیں
روایت کیا اس کے سوا کسی نے پس کہا کہ خبر دی ہم کو سلیمان
بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے
ابو ایوب سے روایت کرکے وہ روایت
کرتے ہیں عکرمہ سے کہا جبکہ لکھی رسول اللہ صلعم نے
وہ تحریر جو درمیان آپ کے اور درمیان اہل مکہ کے قرار
پائی تھی صلح حدیبیہ کے دن تو کہا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہا اہل مکہ نے کہ اللہ کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن رحمن اور
رحیم کو نہیں پہچانتے کہا راوی نے پس لکھا انہوں نے
باسمک اللھم اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
تحریر کے نیچے یہ کہ جس طرح ہمارے سے تم پر ہے اسی طرح
تمہارے سے ہم پر ۱۲

وبالابل الشبه لعظمها- **قوله العوذ المطافيل** - يريد النساء والصبيان اصله جمع عائذ وهي الناقة اذا حملت بعد ما وضعت اياما حتى يقوى ولدها وقيل امهات الاطفال يريد ان هذه القبائل قد احتشرت وساقت اموالها معها والمطافيل والمطافل - جمع المطفل الناقة القريبة العهد بالنتاج مع طفلها يقال اطفلت فهي مطفلة ومطفل والمراد انهم جاؤا باجمعهم كبارهم وصغارهم- **قوله او تنفرد هذه السالفة** - قال في مجمع البحار جاء في رواية- لاقاتلنهم حتى تنفرد سالفتي اى اموت والسالفة صفحة العنق كنى بانفرادها عن الموت لانها لا تنفرد عما يليها الا بالموت وقيل اراد حتى يفرق بين راسي وجسدي- **قوله قترة الجيش** - قترة محركة غبرة الجيش- **قوله خلأت** اى حرنت وتصعبت الخلاء للنوق كالالحاح للجمال والحران للدابة- **قوله كنانة** هي قربة يكون فيها النشاب- **قوله قليب** - بئر قلب ترابها قبل الطي- **قوله فغرزه** - الغرز هو النخس كذا في القاموس- **قوله وكانت خزاعة في عيبة رسول الله** - العيبة وعاء يجعل فيه افضل الثياب اى سر مكتوم بينهم- **قوله آسيتكم** - يقال اسى الجرح اذا داواه

اونٹ کے ساتھ زائد مناسب ہے بوجہ اوس کے بڑے ہونے کے۔ **قوله العوذ المطافيل**۔ مراد اس سے عورتیں اور بچے اصل میں وہ جمع ہے عائذ کی وہ ناقہ جو حاملہ ہو بعد بچہ جننے کے اتنے دن بعد کہ قوی ہو جاوے اوسکا بچہ۔ اور بعض نے اس کے معنی کہے ہیں کہ بچہ والیاں مراد یہ ہے کہ قبائل اٹھ آئے ہیں اور لے آئے ہیں اپنے ہمراہ اپنا مال واسباب اور مطافیل اور مطافل جمع ہے مطفل کی وہ اونٹنی جو قریب جنی ہو مع اپنے بچہ کے بولا جاتا ہے اطفلت فهي مطفلة ومطفل۔ اور مراد اس سے یہ ہے کہ آگئے ہیں سب کے سب بڑے اور چھوٹے **قوله او تنفرد هذه السالفة**۔ کہا مجمع البحار میں اور آیا ہے ایک روایت میں کہ لاقاتلنهم حتى تنفرد سالفتي۔ یعنی لڑونگا اونسے یہانتک کہ مر جاؤں میں اور سالفہ کے معنی گردن کے ہیں۔ کنایہ کیا گیا اوس کے انفراد سے موت کا اسوجہ سے کہ وہ نہیں علیحدہ ہوتی جسم سے مگر موت کے ساتھ اور کہا گیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ یہانتک کہ جدائی کیجاوے میرے سر اور میرے جسم میں۔ **قوله قترة الجيش**۔ قترة۔ محرکہ۔ لشکر کا غبار۔ **قوله خلأت**۔ یعنی تھک گئی۔ خلا اونٹنیوں کے لیے آتا ہے جیسےکہ الحاح اونٹ کے لیے اور حران دابہ کے لیے۔ **قوله كنانة**۔ ترکش جسمیں تیر رکھے جاتے ہیں۔ **قوله قليب**۔ وہ کنواں جسکی مٹی لوٹا دیجاوے کھدنے سے اول۔ **قوله فغرزه**۔ غرز کے معنے گاڑنے کے ہیں اسیطرح ہے قاموس میں۔ **قوله وكانت خزاعة في عيبة رسول الله**۔ وہ صندوق جسمیں افضل و بہتر کپڑے رکھے جاویں یعنی بھید پوشیدہ و آپس کا۔ **قوله آسيتكم** بولا جاتا ہے آسی الجرح جبکہ دوا کرے تو اوسکی یعنی خیر خواہی کی ہے تمہارے کام میں اپنی جان سے۔

ای اصلحت امرکم بنفسہ۔ **قولہ**
امصص بظر اللات۔ البظر بفتح
موحدة الهنة اللتى تقطعها الخافضة من
فرج المرأة عند الختان۔ **قوله الزم**
غرزه۔ ای امسکه واتبع قوله و
فعله کمن یمسک برکاب راکب ویسیر
بسیره وجواب الصدیق وفق الرسول
صلى الله علیه وسلم من دلائل فضله و
رسوخه وشدة اطلاعه علی معانی
امور الدین۔ **قوله بیننا وبینهم**
عیبة مکفوفة۔ ای بینهم صدر
نقی من الغل والخداع مطوی علی الوفاء
بالصلح والمکفوفة المشرجة المشدودة
وقیل ان بینهم موادعة ومکافة عن الحرب
یجریان مجری المودة التی تکون بین
المتصافین الذین یثق بعضهم الی بعض
والمعنی انه صالح اهل مکة علی وضع
الحرب عشر سنین ومعنی عیبة مکفوفة
علی ان یکون ماسلف منافی عیبة
مکفوفة ای مشدودة لا یظهر واحد
منا ولا یذکره۔ **قوله ولا اسلال**
الاسلال هو السرقة الخفیة یقال
سل البعیر وغیره فی جوف اللیل اذا
انتزعه من بین الابل وهی السلة واسل
ای صار ذا سلة اذا اعان غیره علیه
ویقال الاسلال الغارة الظاهرة وقیل
هو من سل السیوف۔ **قوله لا اغلال**

قولہ امصص بظر اللات۔ البظر بفتح بار موحدہ۔ وہ مضغہ
گوشت جسکو کاٹتی ہے ختنہ کرنے والی فرج عورت
سے ختنہ کے وقت **قولہ** الزم غرزہ یعنی مضبوط تھام
اوسکو اور تابعداری کر اوس کے قول کی اور اوس کے
فعل کی مثل اوس شخص کے جو پکڑتا ہے رکاب سوار
کی اور چلتا ہے اوس کے ساتھ اور جواب ابوبکر صدیق
کا موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی فضیلت
اور رسوخ اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو کس قدر
زائد معانی امور دین پر اطلاع تھی **قولہ** بیننا وبینہم عیبۃ
مکفوفۃ یعنی انکا دل صاف ہے مکر وفریب سے۔
شامل ہے وفا اور صلح پر۔ اور مکفوفہ کے معنی ہیں کہ
بندھا ہوا ہے اور کہا گیا ہے کہ ان کی آپس میں موادعت
ہے اور رکنا ہے لڑائی سے جو قائم مقام ہے مودت
کے جو ہوتی ہے درمیان اون دو صاف دلوں کے
جو عہد کرتے ہیں بعض بعض سے اور معنی یہ ہیں کہ انہوں
نے مصالحت کی اہل مکہ سے لڑائی بند کرنے پر دس
برس اور معنی عیبۃ مکفوفۃ کے یہ ہیں کہ جو کچھ کہ ہوا ہم سے
اول وہ بیچ گٹھری بندھی ہوئی کے ہے نہیں ظاہر کرے
اوسکو کوئی ہم سے اور نہ ذکر کرے اوسکا **قولہ** ولا اسلال
اسلال پوشیدہ چوری بولا جاتا ہے سل البعیر فی
جوف اللیل جبکہ لیجاوے اونٹ کو اونٹوں کے درمیان
سے اور بولا جاتا وہی السلۃ واسل یعنی ہوگیا صاحب
سلہ جبکہ اعانت کرے اوسکا غیر اوسپر۔ اور کہا
گیا ہے کہ اسلال کے معنی ہیں۔ لوٹنا ظاہر۔ اور
بعض نے کہا ہے کہ وہ مشتق ہے سل السیوف سے
قولہ لا اغلال۔ خیانت۔ اور بعض نے کہا ہے کہ
پہننا زرہوں کا پس معنے یہ ہونگے نہ لڑے بعض

الخيانة وقيل الاغلال لبس الدروع فالمعنى لا يحارب بعضنا بعضا۔ **قوله** **يجنازا**۔ من الجواز وهو القطع والسير

ہمارا بعض سے۔
قولہ یجنازا۔ مشتق ہے جواز سے جس کے معنے قطع اور سیر کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من تحرير هذا الصلح

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس تحریر صلح سے

قوله وكان الناس سبعمائة فكانت كل بدنة عن عشرة۔ هذا يدل على انه يجوز الاشتراك في الهدى وعلى ان الابل تجزئ عن عشرة وقد اختلفوا العلماء ههنا من وجهين الاول ما روى عن مالك انه لا يجوز الاشتراك في الهدى مطلقا سواء كان هدى التطوع او الواجب وقال داؤد وبعض المالكية يجوز في هدى التطوع دون الواجب وقال ابو حنيفة يجوز مطلقا وروى في رواية عن الهادوية بشرط ان يكونوا مفترضين والثاني انها تجزئ عن عشرة قال به اسحق بن راهويه و ابن خزيمة وحديث الكتاب يدل عليه و يؤيده ما روى عن ابن عباس رض قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فذبحنا البقرة عن سبعة والبعير عن عشرة اخرجه الجماعة الا ابو داؤد واخرجه احمد وابن حبان وصححه وقالت الشافعية والحنفية والجمهور انها تجزئ من سبعة كالبقرة ودليلهم ما روى مسلم

قولہ وکان الناس سبعمائة فکانت کل بدنة عن عشرة۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ ہدی میں شرکت جائز ہے اور اس بات پر کہ ایک اونٹ کافی ہو سکتا ہے دس آدمیوں کی جانب سے۔ اس مقام پر دو طرح پر علمانے اختلاف کیا ہے اول تو یہ کہ روایت ہے امام مالک سے کہ نہیں جائز ہے شرکت کرنا ہدی میں بالکل خواہ ہدی نفل ہو یا واجب اور کہا داؤد اور بعض مالکیہ نے کہ جائز ہے نفلی ہدی میں نہ واجب میں اور کہا امام ابوحنیفہ نے کہ جائز ہے مطلقا اور ایک روایت ہے ہادویہ سے کہ جائز ہے اس شرط پر کہ وہ فرض ادا کرنیوالے ہوں (یعنی ہدی واجب میں) اور دوسرے یہ کہ کافی ہوتا ہے ایک اونٹ دس آدمیوں میں۔ یہ قول ہے اسحق بن راہویہ اور ابن خزیمہ کا اور حدیث اس فرمان کی دلالت کرتی ہے اسپر اور تائید ہوتی ہے اسکی اوس حدیث سے جو مروی ہے ابن عباس رض سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں پس آگئی عید ضحی تو ذبح کی ہم نے بیل گائے سات آدمیوں کے عوض اور اونٹ دس کے عوض۔ تخریج کی ہے اسکی سب اصحاب صحاح نے مگر ابوداؤد اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اور ابن حبان نے اور تصحیح کی ہے۔ اور کہا شافعیہ اور حنفیہ اور جمہور نے کہ کافی ہوتا ہے اونٹ سات کے عوض مثل گائے بیل کے اور انکی

وأصحاب السنن عن جابر رض قال نحرنا مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحديبية
البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة
قلت قال ابن التيمية في المنتقى انه
متفق عليه وهذا وهم منه فانه لم يخرجه
البخاري في صحيحه - قال الزيلعي وفي لفظ
مسلم عن زهير بن ابي الزبير عن جابر
قال خرجنا مع رسول الله مهلين بالحج
فامرنا ان نشترك في الابل والبقر كل
سبعة منا في بدنة اخرجه مسلم والنسائي
في الحج والباقون في الضحايا واخرج ابوداؤد
في الاضحية والنسائي في الحج عن قيس عن
عطاء عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال البقر عن سبعة والجزور عن سبعة
واخرجه الدارقطني في سننه عن مجالد عن
الشعبي عن جابر مرفوعا نحوه سواء -
واخرجه الطبراني في معجمه عن حفص بن
جميع عن مغيرة عن ابراهيم عن علقمة
عن ابن مسعود نحوه مرفوعا سواء و
يشكل عن هذا القول في منعهم البدنة
عن عشرة ما اخرجه الترمذي والنسائي
واحمد في مسنده وابن حبان في صحيحه عن
علباء بن احمر عن عكرمة عن ابن عباس
قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في السفر
فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة سبعة و
في الجزور عشرة فقال الترمذي هذا
حديث حسن غريب قال البيهقي في المعرفة

دلیل وہ ہے جس کو روایت کیا ہے مسلم اور اصحاب سنن
نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نحر کیے ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں ایک اونٹ سات
کے عوض اور ایک بیل سات کے عوض کہتا ہوں میں کہ کہا ابن
تیمیہ نے منتقی میں کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ اونکو وہم ہوا ہے
اسوجہ سے کہ بخاری نے اپنی کتاب میں اسکی تخریج نہیں کی
کہا زیلعی نے اور مسلم کے لفظ بروایت زہیر بن ابی الزبیر یہ ہیں
کہ وہ روایت کرتے ہیں جابر رض سے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ کے
ساتھ حج کے لیے پس حکم دیا ہم کو کہ شریک ہو جاویں ہم
اونٹ میں بقر میں ہر سات ہم میں سے ایک اونٹ میں تخریج
کی ہے اسکی مسلم اور نسائی نے حج میں اور باقیوں نے ذکر قربانی میں
اور تخریج کی ہے ابو داؤد نے اضحیہ میں اور نسائی نے حج میں
قیس سے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے اور وہ جابر سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بقر سات کے عوض اور اونٹ
سات کے عوض۔ اور تخریج کی ہے دار قطنی نے اپنی سنن
میں مجالد سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ جابر سے مرفوع
بالکل مثل اس کے اور تخریج کی ہے طبرانی نے اپنے
معجم میں حفص بن جمیع سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ سے
اور وہ ابراہیم سے اور وہ علقمہ سے اور وہ ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے مرفوع مثل اس کے اور اعتراض ہوتا ہے اس
قول پر بوجہ منع کرنے اس قول والوں کے ایک اونٹ کو دس
کے عوض سے اوس حدیث سے جسکی تخریج کی ہے ترمذی اور نسائی
نے اور امام احمد نے اپنی مسند میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح
میں علباء بن احمر سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ
سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے
ہمراہ سفر میں پس آگئی قربانی (عید اضحیٰ) پس شریک ہوگئے ہم
گائے بیل میں سات اور اونٹ میں دس۔ اور کہا ترمذی نے کہ

وحديث زهير عن ابي الزبير في اشتراكهم
وهم مع النبي صلى الله عليه وسلم في الجزور
عن سبعة اصح اخرجه مسلم ثم روى من
طريق ابن اسحق عن الزهري عن عروة عن
مروان بن الحكم ومسور بن مخرمة ان
رسول الله خرج يريد زيارة البيت و
ساق معه الهدي سبعين بدنة عن
سبعمائة رجل كل بدنة عن عشرة
قال البيهقي وقد رواه معمر وسفيان بن
عيينة عن الزهري بهذا الاسناد ان
النبي صلى الله عليه وسلم خرج عام الحديبية
في بضع عشرة مائة وعلى ذلك يدل رواية
جابر وسلمة بن الاكوع ومعقل بن يسار
وبراء بن عازب رضي الله تعالى عنهم
كلهم شهد والحديبية وكلهم نحروا البعير
عن بعضهم ونحروا البقر عن باقين عن
كل سبعة بقرة - وقال الواقدي في
المغازي رواية من رأى البدنة عن
سبعة اثبت من الذين رووا عن عشرة
فان الهدي كان يومئذ سبعين بدنة
والقوم كانوا ست عشرة مائة واخرج الحاكم
في المستدرك عن محمد بن بشار قال حدثنا
عبدالرحمن عن سفيان عن ابي الزبير عن
جابر قال نحرنا يوم الحديبية سبعين بدنة
البدنة عن عشرة وقال النبي صلعم يشترك
النفر في الهدي وقال صحيح على شرط مسلم
ثم اخرجه عن الحسين بن واقد عن عكرمة عن

یہ حدیث حسن ہے اور غریب کہا بیہقی نے کتاب المعرفۃ میں
اور حدیث زہیر کی جو روایت ہے ابی الزبیر سے اونکی شرکت
بابتہ جبکہ وہ رسول اللہ کے ہمراہ تھے اونٹ میں سات اصح ہو
تخریج کی ہے اسکی مسلم نے پھر روایت کی ہو ابن اسحق کے طریقہ
سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور وہ عروہ سے عروہ
روایت کرتے ہیں مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے کہ رسول اللہ
نے سفر کیا ارادہ کرتے تھے آپ زیارت خانہ کعبہ کا اور لیگئے
اپنے ہمراہ ہدی کے ستر اونٹ سات سو آدمیوں کے عوض ہر
اونٹ دس آدمیوں کے عوض کہا بیہقی نے اور روایت کیا
ہے اسکو معمر اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے
ساتھ کہ رسول اللہ نے سفر کیا سال حدیبیہ میں ایک ہزار آدمیوں
کے ہمراہ اور اسی پر دلالت کرتی ہے روایت جابر اور سلمہ بن اکوع
اور معقل بن یسار اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم کی وہ سب موجود
تھے حدیبیہ میں اور سب نے ذبح کیے اونٹ بعوض بعض کے
اور ذبح کیے باقیوں کے عوض گائے کہ ہر گائے ہر سات کے
عوض ایک بیل اور کہا واقدی نے مغازی میں روایت اوس
شخص کی جسکا خیال ہے کہ اونٹ گائے ہے سات کے
عوض زیادہ ثابت ہے اون لوگوں کی روایت سے جنہوں نے دس کی
روایت کی ہے اسواسطے کہ ہدی کے اونٹ ستر اونٹ
تھے اور ہمراہی تھے سولہ سو اور تخریج کیا حاکم نے مستدرک
میں محمد بن بشار سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن
نے سفیان سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے کہ ذبح کیے ہم نے حدیبیہ میں
ستر اونٹ ہر اونٹ دس کے عوض اور فرمایا رسول اللہ نے
چاہیے کہ شریک ہو جاویں آدمی ہدی میں اور کہا کہ یہ حدیث
صحیح ہے شرط مسلم پر پھر تخریج کی ہے اسکو روایت حسین
بن واقد وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ سے وہ ابن عباس رض

ابن عباس رض قال كنا مع رسول الله في سفر فحضرنا النحر فاشتركنا في البقرة عن سبعة و في الجزور عن عشرة انتهى ما قاله الزيلعي

ومن العلماء من فصل في المسئلة وقال ان الاضحية تجزئ البعير فيها عن عشرة واما الهدي فيجزئ فيها عن سبعة كالبقرة وحملوا احاديث العشرة في الجزور على الاضحية وهذا القول قد اختاره الشوكاني في النيل

اقول ويرده حديث الكتاب وما رويناه من حديث جابر نحرنا يوم الحديبية الخ فهذا صريح في انه كان هديا ولم تكن اضحية واما رواية العشرة فقد سبق ان رواية السبعة اصح منه والحق في هذه المسئلة مذهب الجمهور - **قوله قد رأيت مالا يحل** [illegible] يدل على ان تعظيم شعائر الله كان معروفا في الجاهلية وفيه اشعار بان ابدال الهدي منهي عنه فان في الابدال سد الباب وقد روي عن ابن عمر قال اهدى عمر نجيبا فاعطي بها ثلثمائة دينار فاتى النبي صلعم قال يا رسول الله اني اهديت نجيبا فاعطيت بها ثلثمائة دينار فابيعها واشتري بثمنها بدنا قال لا انحرها اياها رواه احمد وابو داود وابن حبان وابن خزيمة في صحيحهما والبخاري في تاريخه -

قوله عثمان رض ما كنت لافعل هذا يدل على عدم وجوب صلوة الضحى [illegible] الثلثة والخلاف في وجوبه فذهب مالك وابو ثور و

سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے ہمراہ سفر میں پس آگیا یوم قربانی پس شریک ہو گئے ہم گائے بیل میں سات اونٹ میں دس ختم ہوا کلام زیلعی کا - اور بعض علماء نے تفصیل کی اس مسئلہ میں اور کہا ہے قربانی میں تو ایک اونٹ کافی ہوتا ہے دس کے عوض لیکن ہدی میں کافی ہوتا ہے اوسمیں سات کے عوض مثل گائے بیل کے اور حمل کیا ہے اونٹ کے دس والی حدیثوں کو قربانی پر اور اسی قول کو اختیار کیا ہے شوکانی نے نیل میں

کہتا ہوں میں کہ رد کرتی ہے اس قول کو حدیث اس کتاب کی اور وہ حدیث جو روایت کی ہم نے جابر رض کی کہ ذبح کیے ہم نے یوم حدیبیہ میں الخ پس یہ صریح اسبات میں کہ وہ تھی ہدی نہ قربانی لیکن دس والی روایت پس گذر چکا ہے کہ سات والی روایت اصح ہے اس سے - پس حق اس مسئلہ میں مذہب جمہور کا ہی **قولہ قد رأیت مالا یحل** سدہ - دلالت کرتا ہی یہ قول اسبات پر کہ تعظیم شعائر اللہ کی جاری تھی جاہلیت میں بھی اور اسمیں اشارہ ہے اس امر پر کہ بدلنا ہدی کا ممنوع ہے اسوجہ سے کہ بدلنے میں بھی سد ہے - اور روایت کیگئی ہی ابن عمر رض سے کہ حضرت عمر نے ہدی کے لیے ایک عمدہ اونٹ لیا جسکے اونکو تین سو دینار ملتے تھے پس آئے آپ رسول اللہ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں نے ہدی کیلیے ایک اونٹ خریدا ہے جسکے تین سو دینار ملتے ہیں کیا اوسکو بیچدوں اور اوسکی قیمت میں ایک اونٹ خرید لوں فرمایا نہیں اوسی کو ذبح کر - روایت کیا ہے اسکو احمد نے اور ابوداؤد نے اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اپنی اپنی صحیح میں اور بخاری نے اپنی تاریخ میں -

قولہ عثمان ما کنت لافعل - یہ قول دلالت کرتا ہی عدم وجوب صلوۃ الضحی پر اور اختلاف کیا ہے علما نے اسکے وجوب میں پس مذہب امام مالک اور ابو ثور اور بعض شافعیہ کا یہ ہے

بعض اصحاب الشافعي الی انہ فرض لقولہ تعالی فَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ و قال ابو حنیفۃ ھو سنۃ و قال الشافعی ھو کتحیۃ المسجد۔ **قولہ صلعم اکتب باسمک اللھم** - فیہ دلیل علی انہ یجوز للمسلم ان یخالف الامر المشروع ان لم یکن فی الخلاف جرح شرعی ولم یکن ھذا من اھم الشرائع وایضا یکون الامر المختار متضمنا لمعنی المشروع ویؤیدہ ما روی عن عائشۃ رض قالت سألت النبی صلعم من الجدار امن البیت ھو قال نعم قلت فما بالھم لم یدخلوہ فی البیت قال ان قومک قصرت بھم النفقۃ قلت فما شان بابہ مرتفعا قال فعل ذلک قومک لید خلوا من شاؤا ویمنعوا من شاؤا ولولا ان قومک حدیث عھدھم بالجاھلیۃ فاخاف ان تنکر قلوبھم ان ادخل الجدار فی البیت وان الصق بابہ بالارض وفی روایۃ لولا ان قومک بالکفر لنقضت البیت ثم بنیتہ علی اساس ابراھیم۔ فان رسول اللہ صلعم ارتکب ایسر الامرین دفعا لاکبرھما فان قصور البیت الیسر من افتتان بین المؤمنین +

کہ وہ فرض ہے بوجہ قول اللہ عزوجل فلیطوفوا کے یعنی طواف کرو بیت عتیق کا اور کہا ابو حنیفہ رح نے کہ وہ سنت ہے اور کہا شافعی رح نے کہ وہ مثل تحیۃ المسجد کے ہے مستحب نفل - قولہ صلعم اکتب باسمک اللھم۔ اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ جائز ہے مسلمان کو کہ مخالفت کرے امر مشروع کی جبکہ اس خلاف کرنے میں کوئی شرعی حرج نہ ہوا اور یہ امر بھی امور شرائع میں سے کوئی مہتم بالشان نہو اور نیز جو امر اس کے عوض اختیار کیا جاوے وہ بھی متضمن ہو مشروع پر اور تائید اسکی وہ حدیث ہے جو روایت ہی حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ پوچھا میں نے رسول اللہ سے کہ دیوار حطیم کیا بیت میں ہے آپنے فرمایا ہاں کہا میں نے کہ پھر اونکو کیا ہو گیا ہے جو وہ اوسکو بیت میں داخل نہیں کرتے کہا کہ تیری قوم مال الزاہیں ہے کہا میں نے کہ کیا حال ہے اسکے بلند دروازہ کا فرمایا کہ کیا ہے یہ تیری قوم نے تاکہ جسکو چاہیں داخل کریں اور جسکو چاہیں روکدیں اور کاش کہ تیری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہیں ہوتا پس ڈرتا ہوں میں کہ پھر جاینگے اونکے دل اگر داخل کر دونگا میں دیوار حطیم کو بیت میں اور اگر ملادونگا میں اوسکے دروازہ کو زمین سے اور ایک روایت میں ہی اگر تیری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہیں ہوتا تو توڑ ڈالتا میں بیت کو پھر بناتا اوسکو بنیاد ابراہیم علیہ السلام پر پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو امر میں سے امر سہل کے مرتکب ہوئے کہ ایک بڑا امر واقع نہو جاوے اسوجہ سے کہ کمی بیت میں آسان ہی مسلمانوں کو فتنہ پڑجانے

ھذا ما کتب صلی اللہ علیہ م لصیفی بن عامر سید بنی ثعلبۃ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صیفی بن عامر کو جو سردار تھے بنی ثعلبہ کے

کتاب الی صیفی بن عامر

قال الحافظ ذکر ابو عمر مختصرا واخرج ابن السکن من طریق عبید اللہ بن میمون بن

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابو عمر نے مختصر اور تخریج کی ابن سکن نے عبید اللہ بن میمون بن عمر بن حبان العبدی کے

عمر بن حبان العبدی قال حضرت عمرو
محمد ابوالصلت بن کریب العبدیون قال
فجاؤا بکتاب وصعوه علی ید ثمامة بن
خلیفة وکانوا اشتاقوا فیه فقالوا ان جدنا
دفع الینا هذا الکتاب واخبرنا ان صیفی بن
عامر دفعه الیه وذکر ان النبی صلی الله علیه
وسلم کتبه له فاذا فیه ـ
بسم الله الرحمن الرحیم ـ هذا کتاب من
محمد رسول الله لصیفی بن عامر علی بنی ثعلبة
بن عامر من اسلم منهم واقام الصلوة واتی
الزکوة واعطی خمس المغنم وسهم النبی
والصیفی فهو آمن بامان الله ـ ذکره
بهذا السند ابن الاثیر ایضا فی اسد الغابة

طریقہ سے کہا کہ گیا میں عمر اور محمد اور صلت بن کریب
کے پاس جو قبیلہ عبدی کے تھے کہا کہ لائے
وہ ایک خط اور دیدیا وہ ثمامہ بن خلیفہ کو اور وہ جھگڑا
کرتے تھے اوس کے بارہ میں پس کہا اونہوں نے
کہ یہ خط ہمارے دادا نے ہم کو دیا تھا اور خبر دی تھی کہ وہ اونکو
صیفی بن عامر نے دیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لکھا تھا یہ فرمان صیفی کو ۔ اوسمیں لکھا ہوا تھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے
صیفی بن عامر کو سردار بنایا اونکو اون لوگوں پر جو اسلام لائے
بنی ثعلبہ بن عامر میں سے اور نماز پڑھی اور زکوۃ دی اور دیے
خمس مال غنیمت میں سے اور حصہ رسول اللہ کا اور حصہ
صیفی کا پس وہ اللہ کی امن میں ہے ذکر کیا ہے اسکو
اسی سند سے ابن اثیر نے بھی اسد الغابہ میں ۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم للضحاک بن سفیان الکلابی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن سفیان کلابی کو

اخرجه الامام احمد والترمذی بسندهما
عن سعید بن المسیب ان عمر قال الدیة
للعاقلة ولا ترث المرأة من دیة زوجها
حتی اخبره الضحاک بن سفیان الکلابی
وکان استعمله رسول الله صلی الله علیه
وسلم علی الاعراب ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم کتب الی ـ ان
اورث امرأة الضبابی من دیة زوجها ـ
فرجع عمر عن قوله وقال الترمذی هذا
حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا
عند اهل العلم ـ

تخریج کی ہے امام احمد اور ترمذی نے اپنی اپنی سند سے
کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر نے کہا کہ دیت
ذمہ ہے اونکے جنکو دیت دینا واجب ہوتی ہے اور نہیں
وارث ہوگی عورت اپنے خاوند کی دیت میں سے یہانتک
کہ خبر دی اونکو ضحاک بن سفیان الکلابی نے اور رسول اللہ
نے اونکو عامل بنایا تھا عربوں پر یہ کہ رسول اللہ نے
مجھے لکھا تھا کہ وارث دوں میں ضبابی کی بیوی کو اوس کے
خاوند کی دیت سے پس رجوع کیا حضرت عمر نے اپنے
قول سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور عمل ہے اسپر اہل علم کا ۔

هذا ما كتبه صلی الله علیه وسلم لعامر بن اسود الطائی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عامر بن اسود طائی کو

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب من محمد رسول الله لعامر بن الاسود المسلم ان له ولقومه من طی ما اسلموا علیه من بلادهم ومياههم ما اقاموا الصلوة و آتوا الزكوة وفارقوا المشركين وكتب المغيرة ذكره الحافظ وابن الاثير قالا رواه سعيد القرشي من طريق عبد الملك بن ابی بكر ابن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده عمرو قال كتب النبی صلی الله عليه وسلم لعامر بن اسود كتابا فذكره وقال ابن الاثير اخرجه ابوموسی ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا عامر بن اسود کو جو مسلمان ہے کہ واسطے اوسکے اور اوسکی قوم کے ہی ہیں وہ چیزیں جنپر وہ اسلام لائے (یعنی اسلام لانے وقت وہ اونکے مالک تھے) شہر اونکے اور پانی (ان کے مراد پانی سے چشمہ۔ نہریں۔ چاہات وغیرہ) جبتک کہ وہ نماز پڑہیں اور زکوۃ دیں اور علیحدہ رہیں مشرکین سے اور لکھا اسکو مغیرہ نے ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے کہا ان دونوں نے کہ روایت کیا اسکو سعید قرشی نے عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عمرو سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان پس ذکر کیا اسکو اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابوموسی نے

هذا ما كتبه صلی الله علیه وسلم خطابا لعامة المؤمنين

یہ وہ فرمان ہے جسمیں مخاطب کیا ہے رسول اللہ نے عام مومنین کو

قال ابن الاثير روی عثمان بن عبد الله ابن علاثة عن طارق بن احمر رأيت مع رسول الله كتابا فيه -

من محمد رسول الله صلی الله عليه وسلم لا تبيعوا الثمرة حتی ينيع ولا السهم حتی يخمس ولا توطئ الحبالی حتی يضعن - قال كذا ذكره ابن قانع -

قوله ولا السهم - هذا ما اشتمل حديث حكيم بن حزام قال قلت يا رسول الله يأتيني الرجل فيسألني عن البيع ليس

کہا ابن اثیر نے روایت کی ہے عثمان بن عبد اللہ بن علاثہ نے طارق بن احمر سے کہا کہ دیکھی میں نے رسول اللہ کے پاس ایک تحریر جسمیں لکھا ہوا تہا کہ

(فرمان ہے) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مت بیچو کہجوریں جب تک کہ پک نہ جائیں اور نہ حصہ جب تک کہ خمس نہ لے لیا جاوے اور مت جماع کرو عورتوں سے جب تک کہ وہ وضع حمل نہ کرلیں کہا ابن اثیر نے کہ اسیطرح ذکر کیا ابن قانع نے

قولہ ولا السہم - یہ وہ حکم ہے کہ شامل ہے اسکو حدیث حکیم بن حزام کی کہتے ہیں کہ کہا میں نے اے رسول اللہ آتا ہے میرے پاس ایک شخص پس سوال کرتا ہے مجھ سے اوس چیز کے

عندی ما ابیعہ منہ ثم ابتاعہ من السوق فقال لا تبع ما لیس عندک رواہ اصحاب الصحیح قال البغوی النہی فی ہذا الحدیث عن بیوع الاعیان التی لا یملکہا وظاہر النہی تحریم ما لم یکن فی ملک الانسان ولا داخلاً تحت مقدرتہ فکذلک بیع السہم قبل التخمیس وروی ایضاً عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یباع سہم حتی یعلم رواہ الحاکم فی الکنی

فروخت کرنیکا جو میرے پاس نہیں ہی پھر خرید لیتا ہوں میں اوسکو بازار سے پس فرمایا آپنے مت بیچ تو اوس چیز کو جو تیرے پاس موجود نہیں ہے روایت کیا ہے اسکو اصحاب صحیح نے۔ کہا البغوی نے کہ نہی ہے اس حدیث میں اون چیزوں کے بیع سے جنکا آدمی مالک نہیں ہے اور ظاہر نہی سے حرمت ہی بیع اوس چیز کی جو نہو اوس شخص کی ملک میں اور نہ اوسکی مقدرت میں ہو پس اسیطرح ہی فروخت کرنا اپنے حصہ کا پہلے خمس لیے جانیکے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچا جائے حصہ یہانتک کہ معلوم ہو جاوے (یعنی معین اور مشخص ہو جاوے) روایت کیا ہے اسکو حاکم نے کتاب الکنی میں

قولہ ولا تطؤا الحبالی - وہذا اما اشتملہ حدیث رویفع بن ثابت مرفوعاً من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یسقی ماءہ ولد غیرہ رواہ الترمذی وروی ایضاً عن عرباض بن ساریۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حرم وطی السبایا حتی یضعن ما فی بطونہن رواہ احمد والترمذی وزاد فی روایۃ ابی سعید ولا غیر حامل حتی تحیض

قولہ ولا تطؤا الحبالی اس حکم کو شامل ہے حدیث رویفع بن ثابت رض کی جو مرفوع ہی کہ جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ اور قیامت کے دن پر پس چاہیے کہ نہ پلائے اپنا پانی (مراد منی) دوسرے کی اولاد کو روایت کیا اسکو ترمذی نے اور عرباض رض بن ساریہ سے بہی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کر دیا تھا قیدی عورتوں سے جماع کرنا یہانتک کہ فارغ ہو جاویں وہ اپنے حمل سے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور ابی سعید کی روایت میں یہ زیادتی ہی کہ اور نہ جماع کیا جائے غیر حامل سے یہانتک کہ وہ حائض ہو جائیں

هذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد یغوث بن وعلۃ الحارثی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ حارثی کو

ذکر فی مصباح المضی لم اره فی غیره انہ قال ابو سعد وکتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعبد یغوث بن وعلۃ الحارثی - ان لہ ما اسلم علیہا من ارضہا واشائہا یعنی نخلہا ما اقام الصلوۃ وآتی الزکوۃ واعطی خمس المغانم فی الغزو ولا عشر ولا حشر ومن تبعہ من قومہ وکتبہ الارقم بن ابی الارقم المخزومی

ذکر کیا ہی مصباح المضی میں اور نہیں دیکھا مینے اوسکے سوا کسی اور کتاب میں کہ کہا ابو سعد نے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ حارثی کو کہ تحقیق واسطے اوسکے وہ چیز ہیں جنپر وہ اسلام لایا اوسکی زمین اور اوسکی کھجوریں جبتک کہ وہ نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور دے لڑائی کے مال غنیمت میں سے خمس اور نہ عشر لیا جاویگا اور نہ لشکر بنانیکو جمع کیا جاویگا اور یہی حکم ہے اونکے واسطے جو تابعداری کریں اوسکی اوسکی قوم میں سے اور لکھا اسکو ارقم بن ابی الارقم مخزومی نے۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لعبادة بن الاشیب العنزی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادہ بن اشیب عنزی کو

قال الحافظ اخرج ابن مندة من طریق مطرف بن ابی الحسین بن المصادق بن امیة العنزی عن ابیه عن جده عن عبادة بن الاشیب قال خرجت الی رسول الله صلے الله علیه وسلم فاسلمت فکتب لی کتابا نسخته بسم الله الرحمن الرحیم من محمد نبی الله لعبادة بن الاشیب العنزی انی امرتك علے قومك ممن جری علیه عمالی وعمل بنی ابیك فمن قری علیه کتابی هذا فلم یطع فلیس له من الله معون -

قال واخرجه الاسماعیلی فی معجمة الصحابة وقال ابن الاثیر اخرجه ابن مندة وابو نعیم

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ نے مطرف بن ابی حسین بن مصادق بن امیہ عنزی کے طریقہ سے مطرف روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور انکے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے اور وہ عبادہ بن اشیب سے کہا کہ گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس اسلام لے آیا تو لکھا آپنے ایک فرمان میرے لیے نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہی محمد رسول اللہ کی جانب سے عبادہ بن اشیب عنزی کے لیے تحقیق مینے امیر بنایا تجھکو تیری اوس قوم پر جنپر میرے عامل بھیجے گئے اور جنپر اس سے پہلے تیرے بھائیوں کے عامل بھیجے جاتے تھے پس جس شخص کو سنائی جائے میری کتاب یہ اور سو اطاعت کرے تمھیں تو اسکے لیے اللہ کیجانب سے کوئی مدد۔ کہا حافظ نے اور تخریج کی ہی اسکی اسماعیلی نے معجمۃ الصحابہ میں۔ اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہی اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

العنزی - بسکون النون والراء المعجمة نسبته الی عنز بن وائل بن قاسط بن هنب ابن اقصے - وعنز ابو بکر بن وائل - **قوله ممن جری** - بیان القوم یعنے جعلتك امیرا علے قومك الذی ارسلت علیهم عمالی و ارسل علیهم عمال بنی ابیك من قبل - **قوله فمن قری** - هذا یدل علے ان کتاب الامام مطاع وینبغی لحامل الکتاب ان یقراه علے من کتب الیهم حتی یعلم المطیع من

العنزی بسکون نون اور زاء معجمہ نسبت ہی عنز بن وائل بن قاسط بن ہنب بن اقصی کیطرف۔ اور عنز ابوبکر بن وائل کی طرف۔ **قولہ ممن جری**۔ بیان ہے قوم کا یعنی کیا مینے تجھکو امیر تیری قوم پر وہ قوم جنپر بھیجا مینے اپنے عاملوں کو اور بھیجے جاتے تھے اونکی طرف تیرے باپ دادا سے عامل تیرے پہلے **قولہ فمن قری**۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ امام کی تحریر لائق اطاعت ہے اور تحریر لیجانے والے کو چاہیے کہ مکتوب الیہ کو سنا دے تاکہ فرق معلوم ہو جاوے مطیع اور نا فرمان کا۔

العاصی وان من ابی الکتاب قبل قراۃ الکتاب علیہم فلا یعد من العصاۃ فانہ صلے اللہ علیہ وسلم رتب حکم عدم الاطاعۃ علے قراۃ الکتاب

اور جو شخص کہ انکار کرے اوس تحریر کا سنائے جانے سے پہلے تو وہ نافرمانوں میں سے نہیں شمار کیا جائے گا اسو جہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم اطاعت کے حکم کو مرتب کیا ہی قراۃ تحریر پر

کتابہ صلے اللہ علیہ وسلم لعبداللہ بن عکیم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عکیم کو

اخرجہ ابوداؤد والطیالسی فی مسندہ قال حدثنا یونس قال حدثنا ابوداؤد قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلے عن عبداللہ بن عکیم قال قرئ علینا کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ارض جھینۃ ان لا تستمتعوا من المیتۃ بشئ اھاب ولا عصب اخرجہ ایضا الامام احمد فی مسندہ وذکرہ ابن الاثیر فقال قد روی عن عبداللہ بن عکیم من غیر وجہ وفی بعضھا یقول جاءنا کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال واخرجہ الثلاثۃ اعنے ابن مندۃ وابونعیم وابن عبد البر

تخریج کی ہے ابوداؤد نے اور طیالسی نے اپنی مسند میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے حکم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اور وہ عبداللہ بن عکیم سے کہا کہ پڑھی گئی ہم پر تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارض جہینہ میں کہ مت نفع حاصل کرو مردار چمڑے اور نانت وغیرہ سے تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں اور ذکر کیا ہے اسکو ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کیگئی ہے عبداللہ بن عکیم سے چند طریقوں سے اور بعض طریقوں میں یہ کہ آئی ہمارے پاس تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اور تخریج کیا اسکو ابن مندہ اور ابونعیم اور ابن عبد البر نے۔

غرائب ما فی ھذا الکتاب والمسئلۃ المستنبطۃ منھا

شرح اُن لغات کی جو اس فرمان میں ہیں اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمان سے

اھاب ھو الجلد وقیل قبل الدباغ عصب بفتح العین المھملۃ ھو اطناب مفاصل الحیوان وھو شئ مدور اعلم ان الاستمتاع من اھاب المیتۃ وعصبھا علے وجھین اما بالاکل او بغیرہ من الاستعمال فاما الاول فھو حرام لا خلاف فیہ عند الائمۃ وقد

اہاب۔ کھال بعض نے کہا رنگنے سے اول یعنی کچی عصب بفتح عین مہملہ حیوانات کے جوڑبند اور وہ گول ہوتے ہیں۔ (یعنی جنکو نانت کہتے ہیں)

جان تو کہ نفع لینا مردار کی کھال و نس کے پٹھوں سے دو طرح پر ہوتا ہے یا کھانے کا نفع یا اوس کے سوا اور قسم کا استعمال۔ اول تو حرام ہے جسمیں ائمہ کا بالکل خلاف نہیں ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث میں آیا ہے

ورد فی الصحیح من حدیث ابن عباس
انما حرم من المیتة اکلها واما الثانی فاختلفت
الائمة علی سبعة اقوال - الاول انہ یطہر
بالدباغ جمیع جلود المیتة مطلقا الا الکلب
والخنزیر وهو مذهب الشافعی و مالک
والاوزاعی وابی حنیفة والظاهریة و
سائر الائمة وعلی بن ابی طالب وابن مسعود
واستدلوا بحدیث ابن عباس رضی الله عنه
قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول ایما اهاب دُبغ فقد طهر رواه احمد
ومسلم وابن ماجة والترمذی والثانی انه
لا یطهر شئ من الجلود بالدباغ وهو المروی
عن عمر بن الخطاب وابنه عبد الله وعائشة
وهو اشهر الروایتین عن احمد واحدی الروایتین
عن مالک واستدلوا بحدیث الکتاب وحدیث
عبد الله بن عکیم قال کتب الینا رسول الله
صلی الله علیه وسلم قبل وفاته بشهرین ان
لا تنتفعوا من المیتة باهاب ولا عصب رواه
اصحاب السنن والثالث انه یطهر بالدباغ
جلد ماکول اللحم وهو قول ابن المبارک
وابی ثور واسحق بن راهویه وقالوا ان
الدباغ یشبه بالزکوة فیما روی عن النبی
صلی الله علیه وسلم فی جلود المیتة دباغها
زکوتها والزکوة تعمل فی الماکول فکذا
الدباغ والرابع یطهر بالدباغ جمیع جلود
المیتة الا الخنزیر وهو قول من رأی ان
الکلب لیس بنجس العین فهم بعض اصحاب

کہ مردار کا کھانا حرام ہے لیکن نفع لینا بصورت ثانی اوسمیں
اختلاف کیا ہے ائمہ نے سات قولوں پر۔ اول یہ کہ
بالکل پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں
مگر کتا اور سور۔ اور یہ مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک
اور اوزاعی اور امام ابی حنیفہ اور ظاہریہ اور باقی ائمہ کا
اور صحابہ میں سے علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ
عنہما کا اور دلیل لاتے ہیں وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی
حدیث سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے جو کھال بھی رنگ لیجاوے تو وہ پاک
ہوجاتی ہے روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابن ماجہ
اور ترمذی نے۔ دوسرے یہ کہ کوئی کھال رنگنے سے
پاک نہیں ہوتی۔ اور یہی روایت ہے عمر بن خطاب اور
اون کے بیٹے عبد اللہ اور عائشہ سے اور یہی مشہور روایت
ہے امام احمد سے۔ اور ایک روایت ہے امام مالک سے
اور دلیل لاتے ہیں اسی فرمان والی حدیث سے اور عبد اللہ
بن عکیم کی حدیث سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے مرنے سے دو مہینے پہلے نہ نفع لو تم مردار کی
کھال سے اور نہ اوس کے پٹھوں سے روایت کیا
اسکو اصحاب سنن نے اور تیسرا قول یہ کہ پاک ہوجاتی ہیں
رنگنے سے اون جانوروں کی کھال جنکا گوشت کھایا
جاتا ہے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور ابو ثور اور اسحق
بن راہویہ کا اور کہا اونہوں نے کہ رنگنا مشابہ ہے زکوۃ
کے بوجہ اوس حدیث کے جو روایت کیگئی ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مردار کی کھالوں کے بارہ میں کہ رنگنا اونکا
زکوۃ ہے اونکی اور زکوۃ دیجاتی ہے اون جانوروں کی
جنکا گوشت کھایا جاتا ہے پس اسیطرح رنگنا۔ اور چوتھا قول یہ ہے
کہ پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں مگر سور کی

ابی حنیفة واحتجوا بما قدم فی الاول وانما الخلاف
فی الاستثناء بمسئلة الصید والخامس
یطهر الجمیع الا انه یطهر ظاهره دون باطنه
فلا ینتفع به فی المائعات وانما ینتفع فی
الیابسات وهو قول عن مالک وهذا
التفصیل بین المائع والیابس فالدلیل
علیه یابس والسادس یطهر الجمیع حتی الکلب
والخنزیر وهو مذهب داؤد وعن ابی یوسف
مروی ایضا واستدلوا بعموم قول صلی الله
علیه وسلم ایما اهاب دبغ فقد طهر والسابع
انه یجوز الانتفاع بجمیع جلود
المیتة وان لم تدبغ والیه ذهب الزهری وبعض
اصحاب الشافعیة واستدلوا بحدیث الشاة
باعتبار روایة التی لم یذکر فیها الدباغ۔

اور یہ قول ہے اوس شخص کا جسکے نزدیک کتا نجس عین نہیں ہے
اور وہ بعض اصحاب ابی حنیفہ ہیں اور حجت لائے ہیں اوسی
حدیث سے جو گذر گئی قول اول میں اور خلاف اول مذہب کا
مسئلہ صید سے کیا ہے اور پانچواں قول یہ ہے کہ پاک ہوجاتی
ہیں سب کھالیں مگر پاک ہوتی ہے ظاہر جلد نہ باطن پس نہ نفع
لیا جائے اوس سے تر چیزوں میں اور استعمال کیا جاوے
خشک مواقع پر اور یہ ایک قول ہے امام مالک کا اور یہ تفصیل کہ
تر و خشک میں فرق ہے دلیل اسکی خشک ہے یعنی کمزور
اور چھٹا قول یہ ہے کہ پاک ہوجاتی ہیں سب کھالیں یہانتک کہ کتا اور سور
بھی اور یہ مذہب ہے داؤد کا اور مروی ہے ابو یوسف سے بھی اور دلیل لائے
ہیں رسول اللہ کے قول کی عمومیت سے کہ جو کھال بھی رنگ لیجاوے وہ پاک
ہوجاتی ہے۔ اور ساتواں قول یہ ہے کہ جائز ہے نفع لینا تمام مردار کی کھالوں سے
اگرچہ وہ رنگی نجاویں اور یہی مذہب ہے زہری کا اور بعض اصحاب امام شافعی کا اور
استدلال لائے ہیں بکری کے اوس حدیث سے جسمیں دباغ کا ذکر نہیں کیا گیا

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعمه عباس بن عبد المطلب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس بن عبد المطلب کو

قال فی سیرة المحمدیة اخرج ابن ابی شیبة
قال فیه وکان العباس اسلم قدیما ولکنه
کان یکتم الاسلام وقیل انه اسلم یوم
بدر وقیل اسلم یوم فتح خیبر وقیل کان
یکتم ایمانه حتی اظهره یوم الفتح وکان یحب
القدوم علیه صلی الله علیه وسلم فکتب
علیه الصلوة والسلام الیه۔
ان مقامک بمکة خیر لک۔
واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة
عباس رضی بغیر هذا اللفظ فقال اخبرنا

کہا سیرة محمدیہ میں تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے کہا اوسمیں
اور عباس رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تھے بہت اول لیکن
پوشیدہ رکھتے تھے اپنے اسلام کو اور بعض نے کہا کہ اسلام لائے
تھے بدر کے دن اور بعض نے کہا فتح خیبر کے دن اور کہا گیا ہے
کہ چھپاتے تھے اپنے ایمان کو یہانتک کہ ظاہر کیا اوسکو فتح مکہ
کے دن اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آنا چاہتے تھے پس لکھا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق مکہ میں تمہارا رہنا بہتر ہے تمہارے لیے
اور تخریج کی ہے محمد بن سعد نے اسکی طبقات میں حضرت عباس
کے ترجمہ میں ان الفاظ سے علیحدہ دوسرے لفظوں میں پس کہا

محمد بن عمر قال حدثنی ابن ابی سبرة عن
حسین بن عبد الله عن عکرمة عن ابن
عباس رض قال اسلم العباس بمکة قبل
بدر واسلمت ام الفضل معه حینئذ و
کان مقامه بمکة انه کان لا یغبی علی رسول
الله صلعم بمکة خبر ایکون الا کتب به الیه
وکان من هناك من المؤمنین یتقوون به
ویصیرون الیه وکان لهم عونا علی اسلامهم
ولقد کان یطلب ان یقدم علیه صلعم فکتب
الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان مقامك مجاهد حسن - فاقام بامر رسول
الله صلعم - **اعلم** ان الهجرة من مکة
کانت مفروضة الی فتحها فحینئذ مقام عباس
رضی الله عنه بها واجازة النبی صلی الله علیه
وسلم له یشکل بقوله سبحانه تعالی - اِنَّ الَّذِیْنَ
تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا
فِیْمَ کُنْتُمْ قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ
قَالُوْٓا اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا
فِیْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰھُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا
قال فی الخازن ان الله لو یقبل الاسلام من احد
بعد هجرة النبی حتی یهاجر الیه ثم نسخ ذلك بعد
فتح مکة بقوله صلی الله علیه وسلم لا هجرة بعد
الفتح اخرجاه فی الصحیحین **اقول** فالجمع
فی هذا المقام انه کان ممن استثناهم الله تعالی
عن هذا الحکم کولده او زوجته رضی الله
تعالی عنهم بقوله اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَّلَا

کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث بیان کی مجھے ابن ابی سبرہ
نے بروایت حسین بن عبد اللہ عکرمہ سے روایت کرکے وہ
روایت کرتے ہیں ابن عباس رض سے کہا کہ اسلام لائے عباس
مکہ میں بدر سے پہلے اور اسلام لائیں ام الفضل اونکے ہی ساتھ
اوسی وقت اور وہ مکہ ہی میں رہتے تھے اور نہیں چھپاتے تھے
رسول اللہ سے کوئی بات جو مکہ میں ہوتی مگر کہ آپ کو لکھہ بھیجتے
تھے اور جو یہاں مسلمان تھے وہ قوت پاتے تھے آپ سے اور جاتے
تھے آپکی طرف اور وہ اونکے لیے اونکے اسلام پر مددگار رہتے
اور وہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ کے پاس آجاویں تو آپنے اونکو
فرمان لکھا کہ ان مقامک مجاہد حسن
بے شک تمہارا مکہ میں رہنا عمدہ مجاہدہ ہے پس رہے وہیں رسول اللہ
کے حکم سے - **جان** تو کہ ہجرت مکہ سے فرض تھی فتح مکہ تک
پس اس صورت میں رہنا حضرت عباس کا مکہ میں اور اجازت
دینا اسکی رسول اللہ کی جانب سے اعتراض ہوتا ہے اسپر
قول اللہ عز وجل - اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ - الآیہ سے یعنی وہ لوگ
کہ مارا اونکو فرشتوں نے ظلم کرنیوالے تھے وہ اپنی جانوں پر
کہا فرشتوں نے کہ کس میں تھے تم جواب دیا کہ ضعیف اور عاجز تھے
ہم زمین میں کہا فرشتوں نے کیا نہیں تھی زمین اللہ کی وسیع کہ ہجرت
کرتے تم اوسمیں پس یہ لوگ ہیں کہ ٹھکانہ انکا جہنم ہے اور وہ برا
ٹھکانہ ہے - کہا خازن میں کہ اللہ نے نہیں قبول کیا اسلام کسی کا
بعد ہجرت کے مگر جسنے کہ ہجرت کی رسول اللہ کیطرف پھر منسوخ ہوگیا
حکم فرضیت ہجرت کا بعد فتح مکہ کے رسول اللہ کے قول لا ہجرة
بعد الفتح سے جسکی تخریج کی ہے شیخین نے یعنی نہیں ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے
کہتا ہوں میں کہ وجہ توفیق اس مقام پر یہ ہے کہ حضرت عباس ان
لوگوں میں سے ہیں جنکو مستثنی کیا ہے اللہ نے مثل آپکے بیٹے
اور زوجہ رضی اللہ عنہم کے اپنے قول اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ سے
یعنی مگر وہ ناچار مرد اور عورتیں اور بچے جنکو قوت نہیں کسی وسیلہ

يهتدون سبيلا ۱؎ وخصصه النبي صلی الله عليه وسلم عن هذا الحكم لمصلحة رآها في مقامه لكونه من مصالح الاسلام۔

کی اور نہ راہ چل سکتے ہیں۔ یا خاص کیا ہے اونکو رسول اللہ نے اس حکم کے ساتھ بوجہ کسی مصلحت کے جو آپنے سونچی ہوگی مصالح اسلام سے۔

هذا ايضا ما كتبه صلی الله عليه وسلم لعمه عباس بن المطلب رض

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رضؓ کو

ذكر صاحب سيرة المحمدية في المعجزات بلا سند وتخريج ان النبي صلی الله عليه وسلم كتب للعباس - الحيرة من الكوفة والميدان من الشام والخط من هجر و مسيرة ثلثة ايام من ارض اليمن - فلما افتتح ذلك اتی به عمر رضي الله عنه۔

اتفق العلماء علی اشتراط القبض في صحة الهبة ويدل عليه ما رواه الامام مالك في الموطا عن عائشة ان ابا بكر الصديق كان نحلها جاد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال يا بنية اني كنت نحلتك جاد عشرين وسقا ولو كنت جددته واحتزته كان لك وانما هو اليوم مال وارث فاقتسموه علی كتاب الله فهذا صريح علی ان الهبة انما تملك بالقبض لقوله لو كنت جددته واحتزته كان لك وذلك لان قبض الثمرة بالجداد **ولكن** هذا الكتاب وغيره مثل كتاب تميم الداري وغيره تفيد علی خلاف ما اتفقوا عليه من اشتراط القبض في الهبة **اقول** والتوفيق ممكن بوجوه الاول ان يكون

ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ محمدیہ نے معجزات کے ذکر میں بغیر سند اور تخریج کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حضرت عباس کے لیئے (جاگیر میں) حیرہ کوفہ سے اور میدان شام میں سے اور خط (نام مقام) ہجر میں سے اور تین منزل کے مقدار (زمین) ارض یمن سے۔ پس جبکہ فتح ہوئے یہ مقام تو لائے یہ تحریر حضرت عمرؓ کے پاس۔

اتفاق کیا ہے علمار نے۔ اس بات پر کہ ہبہ کے لیئے قبضہ شرط ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر وہ حدیث جسکو روایت کیا ہے امام مالک نے موطا میں عائشہؓ سے کہ ابوبکر صدیق نے دی تھی آپکو بیس وسق کٹی ہوئی اپنے مال غابہ میں جب آپکی وفات کا وقت آیا تو فرمایا کہ اے بیٹی میں نے تجھکو بیس وسق دیئے تھے اور اگر تو کٹوا لیتی اور جمع کر لیتی تو وہ تیرے تھے لیکن اب وہ مال ہے وارث کا۔ پس تقسیم کیا اوسکو موافق کتاب اللہ کے پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ یہ ملک بنتا ہے قبضہ سے بوجہ قول ابوبکرؓ لو کنت جددتہ یعنے اگر کٹوا لیتی تو اونکو اور جمع کر لیتی تو تیری ہو جاتی۔ اور یہ اسوجہ سے کہ قبضہ پھلوں پر کاٹنے سے ہوتا ہے **لیکن** یہ فرمان اور اس کے سوا جیسے کتاب تمیم الداری وغیرہ کی فائدہ دیتی ہے خلاف اس مسئلہ کا جسپر اونہوں نے اتفاق کیا ہے یعنی شرط لگانا قبضہ کی ہبہ میں **کہتا ہوں** کہ توفیق دفع اعتراض کی ممکن ہے چند طرح اول یہ کہ قصہ اس فرمان کا اول اسلام

قصة الكتاب فی اوائل الاسلام و قصة الاتفاق متاخر عنها فصار منسوخا والثانی ان یکون من خصائصه صلے الله علیه وسلم والثالث ان یکون من معجزاته صلے الله علیه وسلم حیث تیقن بحصول القبض فاجراه علیه ورتب حکم القبض علیه۔

کا ہے اور قضیہ اتفاق علماء کا موخر ہے اس سے پس ہو جاوےگا یہ منسوخ دوسرے یہ کہ اس قسم کا عہد رسول اللہ کی خصائص میں سے ہو تیسرے یہ کہ آپ کے معجزات میں سے تھا پس گویا یقین ہو گیا تھا آپ کو قبضہ حاصل ہو جانے کا پس جاری کیا آپ نے اسکو اور مرتب کیا اوپر حکم قبضہ کا۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لعثمان بن عفان رضی الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو

اخرجه محمد بن سلیمان المرانی عن وحشی بن حرب عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی عثمان وهو بمکة۔

ان الجند قد توجهوا قبل مکة وانی بعثت الیك دوسا (مولی رسول الله) وامرته ان یتقدم بین یدیك باللواء وبعثت الیك خالد بن الولید لتسیر۔ ذکره الحافظ وابن الاثیر وقال رواه صدقة ابن خالد عن وحشی بن حرب باسناده واخرجه ابن مندة وابو نعیم۔

تخریج کی محمد بن سلیمان مرانی نے وحشی بن حرب سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا عثمانؓ کو اور عثمانؓ مکہ میں تھے کہ تحقیق لشکر متوجہ ہوا ہے مکہ کی طرف اور بھیجا ہو میں تمہاری طرف دوس کو (غلام آنکو کر وہ رسول اللہ) اور حکم کیا ہے میں نے اوسکو کہ چلے وہ تمہارے آگے جھنڈا لیکر اور بھیجا میں نے تمہاری طرف خالد بن ولید کو تاکہ کوچ کرو تم۔ ذکر کیا ہے اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا کہ روایت کیا ہے اسکو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند سے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لعداء بن خالد

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عداء بن خالد کے لئے

اخرجه الترمذی فی ابواب البیوع قال حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا عباد بن لیث صاحب الکرابیس قال حدثنا عبد المجید ابن وهب قال قال لی العداء بن خالد الا اقرأك کتابا کتبه لی صلے الله علیه وسلم

تخریج کی ہے ترمذی نے ابواب البیوع میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد بن لیث صاحب الکرابیس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد المجید بن وہب نے کہا کہا مجھ سے عداء بن خالد نے کہ کیا نہیں سناؤں تمکو تحریر جو لکھی ہے میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ

قلت بلى فاخرج لی کتابا نسخته ۔
بسم الله الرحمن الرحیم ۔ هذا ما اشتری
العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول
الله صلے الله علیه وسلم اشتری منه عبدا
اوامة (شك الراوی) ۔ لا داء ولا غائلة
خبیثة ۔ بیع المسلم للمسلم ۔

واخرجه ابن الاثیر وابن عبد البر بسنده
الترمذی وایضا ابن عبد البر بسند اخر
وذکره فی جامع ازهر فقال اخرجه البزار
وغیره عن خالد بن العداء فکلهم وافقوا
فی لفظهم وخالفوا الترمذی فقالوا لا داء
ولا غائلة ولا خبثة وهذا اللفظ اخرجه
ابن سعد فی الطبقات فی العداء فقال
اخبرنا یحیی بن راشد قال حدثنی عباد بن
لیث الیشکری قال حدثنی عبد المجید بن
وهب قال حدثنی العداء بن خالد بن هوذة
قال اخرج الی کتابا ۔ فذکر الحدیث ۔

علیہ وسلم نے مجھے کہا ہاں پس نکالی ایک تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوسکی کہ خریدا عداء بن خالد
بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ خریدا آپ سے
ایک غلام یا چھوکری (شک ہے راوی کا) نہ بیماری ہے
نہ کوئی عیب ہے خبیث۔ بیع مسلمان کی ہے مسلمان
کے لیئے۔

اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اور ابن عبد البر نے
ترمذی کی سند سے اور ابن عبد البر نے تخریج کی دوسری سند
سے بھی اور ذکر کیا ہے اسکو جامع ازہر میں پس کہا کہ تخریج
کی ہے اسکی بزار نے خالد بن عداء سے پس سب نے آپسمیں
لفظوں میں موافقت کی ہے اور مخالفت کی ہے الفاظ ترمذی
کی پس کہا کہ نہ کوئی بیماری نہ عیب ہے ظاہری اور نہ عیب ہے
باطنی۔ اور ان ہی الفاظ سے تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے
طبقات میں عداء کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیی بن راشد
نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عباد بن لیث یشکری نے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبد المجید بن وہب نے کہا حدیث
بیان کی مجھسے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کہا نکالی میرے لیے ایک تحریر پس

غرائب الالفاظ والمسئلة الماخوذة منه

شرح لغات اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمانے

داء هو العیب الباطن فی السلعة الذی
لم یطلع علیه المشتری ۔ **غائلة** هی ان
یکون مسروقا مثلا فاذا ظهر مالکه غال
مال مشتریه ای اتلفه وهی صفة ای خصلة
هلکة ۔ **خبثة** ۔ الخیانة مافیه هلاک
المال ککونه ابقا ۔ **اعلم ان هذا یدل**
علی وجوب تبیین العیب اوعدمه للمشتری

داء وہ عیب باطن مبیع میں جسپر خریدنے والا خبردار
نہ ہو سکے **غائلہ** وہ یہ کہ مثلاً چور ہو جبکہ ظاہر ہو جاوے
اوسکا مالک تو تاوان پڑے گا مال مشتری پر۔ اور وہ ترکیب
میں صفت ہے یعنی خصلت مہلکہ۔
خبثہ وہ خیانت جسمیں اندیشہ ہو ہلاک مال کا جیسے
ہونا غلام بھگوڑا۔ **جان** تو کہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے
اس بات پر کہ مشتری پر اس بات کا ظاہر کر دینا واجب ہے کہ مبیع میں

وتحریم کتمانها عنه فان ظهر بعد ان المبیع
کان معیبا عند البیع یرد البیع ویوید ما
روی عن عائشة ان رجلا ابتاع غلاما
فی عهد النبی صلے الله علیه وسلم ثم وجد به
عیبا فرده بالعیب رواه احمد وابوداود
یدل ایضا علی جواز الکتاب فی البیع
الحاضر وهو ما استثنی فی قوله عز وجل الا
ان تکون تجارة حاضرة تدیرونها بینکم
فلیس علیکم جناح ان لا تکتبوها - وهذا
الجواز هو مفاد قوله تعالی وانما رخص
الله تعالی فی الکتابة فی هذا النوع من التجارة
لکثرة ما یجری بین الناس فلو کلفوا فیها
الکتابة شق ذلك علیهم ولانه اذا اخذ
کل من المتبایعین حقه من صاحبه فی ذلك
المجلس لم یکن هناك خوف التجاحد الذی
شرع له الکتابة فلا حاجة الیه -

کوئی عیب ہے یا نہیں اور حرام ہے عیب کا چھپانا اوس سے پس اگر
ظاہر ہو جاسے بعد میں یہ بات کہ مبیع عیب دار تھی تو رد ہو جاویگی
بیع - تائید کرتی ہے اسپر وہ حدیث جو مروی ہے عائشہ سے کہ ایک شخص نے
خریدا ایک غلام رسول اللہ کے زمانہ میں پھر معلوم کیا اوسمیں
عیب تو واپس کر دیا اوسکو بوجہ عیب کے روایت کیا اسکو امام احمد
اور ابو داؤد نے - اور بھی دلالت کرتا ہے یہ فرمان جواز تحریر
پر بیع حاضر میں جو مستثنی ہے قول اللہ عز وجل الا ان تکون تجارة
میں - یعنی دلکھو تم تحریر اً مگر کہ تجارت حاضرہ ہو جو دست بدست
ہوتی ہے آپسمیں پس نہیں گناہ تمپر اس بات کا کہ نہ لکھو تم اوسکو
اور یہ جواز معلوم ہوتا ہے قول اللہ عز وجل سے اور اس قسم
کی تجارت میں اسوجہ سے رخصت دی ہے کہ یہ لوگوں کے
درمیان بہت رائج ہے پس اگر اسمیں تحریر کے مکلف کیے
جاتے تو یہ اونپر شاق ہوتا اور اسوجہ سے کہ جبکہ لیلیا ہر ایک
خرید و فروخت کرنیوالے نے اپنا حق اپنے ساتھی سے اوسی
مجلس میں تو اب انکار کا خوف نہیں ہا جسکی وجہ سے مشروع ہوئی
ہے کتابت پس کوئی ضرورت نہیں رہی اوسکی -

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم العك ذی خیوان الهمدانی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عک ذوخیوان ہمدانی کیلئے

قال الحافظ وابن الاثیر روی الشعبی عن
عامر بن الشهر قال اسلم عك ذو خیوان
فقیل له انطلق الی رسول الله فخذ منه
الامان علی من قبلك ومالك وکانت
له قریة بها رقیق فقدم علی رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله
ان مالك بن مرارة قدم یدعو الی الاسلام
فاسلمنا ولی ارض بها رقیق فاکتب لی کتابا

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے شعبی نے عامر بن
شہر سے کہا کہ اسلام لایا عک ذوخیوان پس کہا گیا اوسنے کہ
جاؤ رسول اللہ کے پاس اور لو اونسے امان اون لوگوں کے
لیئے جو تمہارے ساتھ ہیں اور اپنے مال کے لیے اور تھا اونکا
ایک گاؤں جسمیں ان کے غلام تھے پس آئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہا کہ اے رسول اللہ مالک
بن مرارہ آئے بلاتے تھے طرف اسلام کے پس اسلام لے آئے
ہم اور میری زمین ہے جسمیں غلام ہیں پس لکھ دیجئے مجھے فرمان پس

کتاب لعک ذوخیوان

فكتب صلے الله عليه وسلم له كتابا نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول
الله لعك ذو خيوان ان كان صادقا في
ارضه وماله ورقيقه فله الامان وذمة محمد
صلے الله عليه وسلم وكتب مالك بن سعيد
قال ابن الاثير قال عبدان (الراوي) مالك
وهمٌ والصواب خالد (اى في الكاتب) و
اخرجه ابوموسى وقال الحافظ رواه ابو
يعلے ايضًا - واخرجه محمد بن سعد في الطبقات
في ترجمة عامر بن شهر هكذا سواء الا انه قال
وكتب خالد بن سعيد بدل مالك

قوله ان كان صادقا - ظاهره
يدل علے ان عقد الامان تصح بالتعليق
يعنے اذا كان معلقا بالشرط مع ان الاصل
في العقود عند جمهور الفقهاء انها لا تصح
ولا تتم الا بالتنجيز اعني ان لا تكون معلقا
بشرط ولكن هذا الامان لم يكن علقه
رسول الله صلے الله عليه وسلم بشرط
الصدق ولكنه بيان لامر واقعي وبيانه
ان قوله صلے الله عليه وسلم ان كان
صادقا يحتمل الامرين يعنے ان يكون
مرجع الصدق الى اسلام حامل الكتاب
او الى كونه صادقا في تملكه الارض والمال
والرقيق وهو الظاهر وعلے كلا التقديرين
فالشرط لبيان الواقع فان كل امان
مترتب علے الاسلام فهو معلق به و
ان لم يبين ـ

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے فرمان نسخہ اوسکا یہ ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کیجانب سے
عک ذو خیوان کے لیئے اگر ہے وہ سچا اپنی زمین میں اور اپنے
مال اور غلام میں (یعنی ان چیزوں کی اظہار ملکیت میں) تو اوس کے
واسطے امان ہے اور ذمہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور لکھا مالک
بن سعید نے۔

کہا ابن اثیر نے کہ کہا عبدان (راوی قصہ) نے لکھا تب کی بابت
کہ مالک وہم ہے اور صواب خالد ہے اور تخریج کی اسکی ابو موسیٰ نے
اور کہا حافظ نے کہ روایت کیا ہے اسکو ابویعلی نے بھی اور یہ تخریج کیا ہے
محمد بن سعد نے طبقات میں عامر بن شہر کے ترجمہ میں بالکل اسیطرح
مگر کہ کہا خالد بن سعید عوض میں مالک بن سعید کے۔

قولہ انکان صادقا۔ ظاہر اس قول کا دلالت کرتا ہے اس بات
پر کہ عقد امان صحیح ہو جاتی ہے تعلیق سے یعنی جبکہ معلق ہو کسی
شرط کے ساتھ باوجود اس کے کہ اصل عقود میں جمہور فقہا کے
نزدیک یہ ہے کہ شرط کے ساتھ صحیح نہیں ہوتے۔ اور نہیں تمام
ہوتے عقد مگر قطع کے ساتھ یعنی نہ ہو معلق کسی شرط کے ساتھ۔
لیکن یہ امان معلق نہیں کیا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے صدق کے شرط سے بلکہ یہ بیان ہے امر واقعی
کا اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا اِنْکَانَ صَادِقًا احتمال رکھتا ہے دو امروں کا یعنی یہ کہ
ہو مرجع صدق کا طرف اسلام حامل کتاب کے یا طرف
اس بات کے کہ سچا ہے وہ اپنی زمین اور مال اور غلام کے
اظہار ملکیت میں اور یہی احتمال ظاہر ہے اور دونو تقدیروں
پر یہ شرط بیان ہوگی واقع کی پس ہر وہ امان جو مرتب
ہے اسلام پر پس وہ ضرور معلق ہے اوس کے ساتھ
اگرچہ بیان بھی نہ کی جاوے۔

هذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم الی عمیر ذی مران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران کے لیے

قال الحافظ وابن الاثیر اخرج الطبرانی من طریق مجالد بن سعید بن عمیر عن ابیہ عن جدہ قال جاءنا کتاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ الی عمیر ذی مران ومن اسلم من ھمدان سلام علیکم فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فاننا بلغنا اسلامکم مقدمنا من ارض الروم فابشروا فان اللہ قد ھداکم بھدایتہ وانکم اذا شھدتم ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقمتم الصلوۃ واعطیتم الزکوۃ فان لکم ذمۃ اللہ و ذمۃ رسولہ علے دمائکم واموالکم وعلی ارض القوم الذین اسلمتم علیھا سھلھا و جبالھا غیر مظلومین ولا مضیق علیھم وان الصدقۃ لا تحل لمحمد ولا لاھل بیتہ وان مالک بن مرارۃ الرھاوی قد حفظ الغیب وادی الامانۃ وبلغ الرسالۃ فامرک بہ خیرا فانہ منظور الیہ فی قومہ قال ابن الاثیر اخرجہ ابن مندۃ وابو نعیم وابن عبد البر واخرجہ ابن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ عمیر +

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے مجالد بن سعید بن عمیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا کہ آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے عمیر ذی مران اور اون لوگوں کیطرف جو قبیلہ ہمدان سے اسلام لائے ہوں۔ سلام ہو تمپر۔ پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہارے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے معلوم ہو کہ ہمکو تمہارے اسلام لانے کا حال معلوم ہوا ہمارے ارض روم سے واپس آنے پر۔ پس خوشخبری حاصل کرو تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی اور جبکہ گواہی دی تم نے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھی اور زکوۃ دی تو واسطے تمہارے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے اوسکے رسول کا تمہاری جانوں پر اور مالوں پر اور قوم کی اوس زمین پر جسپر وہ اسلام لائے ہو تم۔ نرم زمین وہاں کی اور پہاڑ وہاں کے نہ ظلم کیے جاوینگے وہ اور نہ تنگی ہوگی اونپر اور صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو نہ آپ کی اہل بیت کو اور تحقیق مالک بن مرارہ رہاوی نے یاد رکھا پیغام اور ادا کی امانت اور پہونچا دی رسالت پس حکم کرتا ہوں تجھکو اس سے بھلائی کرنے کا کیونکہ وہ پسندیدہ ہے اپنی قوم میں کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔ اور دوسرا تخریج کی ہے اس کی ابن سعد نے طبقات میں عمیر کے ترجمہ میں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله فابشروا - رتب النبي صلى الله عليه وسلم الابشار على خبر مالك بن مرارة باسلامهم فهذا دليل من قال بان خبر الاحاد يفيد اليقين وهو قول الامام احمد ابن حنبل وداؤد الظاهري وغيرهما و هذا باب جرى فيه الخلاف الكثير حتى قالت طائفة منهم ان خبر الواحد يكون ناسخ المتواتر وذلك فيما رواه البخاري ومسلم عن ابن عمر قال بينا الناس يصلون الصبح في مسجد قباء اذ جاء رجل فقال قد انزل على النبي صلى الله عليه وسلم قرآن وقد امر ان يستقبل الكعبة فاستقبلوها فتوجهوا الى الكعبة والاكثرون على خلاف ذلك وقالوا انه لا يفيد العلم مطلقاً - فمنهم الائمة الثلاثة وقيل يفيد بالقرينة وقيل لا يطرد -

قوله ان الصدقة لا تحل - وهو كما روى عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال اخذ الحسن بن على تمرة من تمرة الصدقة فجعلها في فيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كخ كخ ارم بها اما علمت انا لا ناكل الصدقة متفق عليه واكثرت الكلام في هذه المسئلة سابقا بكتاب ذرعة بن سيف +

قولہ فابشروا - مرتب کیا رسول اللہ نے حکم بشارت مالک بن مرارہ کے اون کے اسلام کی خبر دینے پر پس یہ دلیل ہے اون لوگوں کی جنہوں نے قول کہا کہ خبر واحد فائدہ دیتی ہے یقین کا اور یہی قول ہے امام احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری وغیرہ کا اور اس باب میں بہت خلاف ہے پس کہا ایک گروہ علما نے کہ خبر واحد ناسخ ہو جاتی ہے متواتر کی اور یہ اوس حدیث میں ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری اور مسلم نے ابن عمرؓ سے کہا کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ آیا ایک آدمی اور کہا کہ نازل ہوا ہے قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حکم دیے گئے ہیں آپ کہ قبلہ کریں کعبہ کو پس قبلہ بنالو تم اوسکو پس متوجہ ہو گئے وہ کعبہ کی طرف۔ اور اکثر علما اس کے خلاف ہیں اور کہا انہوں نے کہ خبر واحد مفید نہیں ہوتی علم کی بالکل ان ہی میں ائمہ ثلاثہ ہیں اور بعض نے کہا کہ مفید ہوتی ہے قرینہ کے ساتھ اور بعض نے کہا کہ لازمی نہیں یعنی کبھی علم کے مفید ہے اور کبھی نہیں ۔ +

قولہ ان الصدقۃ لا تحل - اور وہ جیسیکہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لی حسن بن علی نے ایک کھجور صدقہ کی کھجوروں میں سے اور اپنے مونہ میں رکھ لی تو فرمایا رسول اللہ نے کخ کخ (کلمہ توبیخ) پھینکدے اسکو کیا تو نہیں جانتا کہ ہم نہیں کھاتے ہیں صدقہ۔ متفق علیہ۔ اور خوب بیان کیا ہے میں نے اس مسئلہ کو اس سے اول کتاب ذرعہ بن سیف میں +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن حزم کے لیے

قال من محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة محمد بن عمرو بن حزم کان رسول الله صلعم قد استعمل عمرو بن حزم علی نجران الیمن فولد له هنالك علی عهد رسول الله صلعم سنة عشر من الهجرة غلاما فسماه محمد او کناه ابا سلیمان وکتب بذالك الی رسول الله فکتب الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان سمه محمدا واکنه ابا عبد الملك ففعل

محمد بن سعد نے طبقات میں محمد بن عمرو بن حزم کے ترجمہ میں کہا کہ رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو عامل بنایا تھا نجران یمن پر پس وہیں رسول اللہ کے زمانہ میں اون کے ایک لڑکا پیدا ہوا سنہ ۱۰ ہجری میں اونہوں نے اوسکا نام محمد رکھا اور کنیت ابو سلیمان اور لکھا اسکی بابتہ رسول اللہ کو پس آپ نے اونکو تحریر فرمایا کہ نام رکہو اوسکا محمد اور کنیت ابا عبد الملک پس کیا ایساہی ؛

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم حين بعثه الى اليمن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے لئے جبکہ بھیجا اون کو یمن کی طرف

ذکر السیوطی فی الدر المنثور انه اخرج البیهقی فی الدلائل عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم قال هذا کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم عندنا الذی کتبه لعمرو بن حزم حین بعثه الی الیمن یفقه اهلها ویعلمهم السنة ویاخذ صدقاتهم فکتب۔

بسم الله الرحمن الرحیم هذا کتاب من الله ورسوله یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْكُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ مَا یُرِیْدُ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَا آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ

ذکر کیا ہے سیوطی نے درمنثور میں کہ تخریج کی ہی بیہقی نے دلائل میں ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہا کہ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس جو لکھا تھا آپنے عمرو بن حزم کے لیے جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف تاکہ سکہاوے وہاں والوں کو مسائل اور طریقہ سنت کا اور لے اون کے صدقات پس لکھا آپ نے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہد حلال کیے گئے تمہارے لیے چوپائے چگنے والے تمہارے لیے مگر جو پڑھی جاتی ہو اوپر تمہارے نہ حلال جاننے والا شکار کو اور تم احرام باندھے ہو تحقیق اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت بیحرمت کرو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ مہینوں حرام کو اور نہ وہ جانور جو نیاز کعبہ ہو اور نہ اُن جانوروں کو جو گلے میں پٹہ ڈالکے لیجاویں کعبہ کو اور نہ قصد کرنیوالوں گھر حرمت والے کو

يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَ
إِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ
قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَن
تَعْتَدُوا وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا
تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا
اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ حُرِّمَتْ
عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا
أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا
مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن
تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ
الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ
لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ
غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ
الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ
تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا
أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ هذا
من محمد رسول الله لعمرو بن حزم حين بعثه
الى اليمن امره بتقوى الله فى امره كله
فان الله مع الذين اتقوا والذين هم
محسنون - وامره ان ياخذ الحق كما
افترضه الله تعالى وان يبشر الناس بالخير
ويامرهم به ويعلم الناس القران ويفقههم

کہ چاہتے ہیں فضل اپنے پروردگار کا اور رضامندی اور جب حلال
ہو تم تو شکار کرو تم۔ اور نہ باعث ہو تم کو دشمنی کسی قوم کی اس واسطے
کہ روکا تم کو مسجد حرام سے اس بات پر کہ حد سے نکلو تم اور مددگاری
کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر اور مت مددگاری کرو گناہ اور تعدی
پر۔ اور ڈرو اللہ سے۔ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے۔
حرام کیا گیا تم پر مردار اور خون اور گوشت سور کا اور جو پکارا
جاوے غیر اللہ کے واسطے اور گلا گھونٹے ہوئے اور لاٹھی
سے مارے ہوئے اور بلندی سے گرے ہوئے اور سینگ
مارے ہوئے اور وہ جسکو کھایا ہو درندے نے مگر جو ذبح کرو تم۔
اور جو ذبح کی گئی ہو اوپر تھانوں کے اور یہ کہ قسمت معلوم کرو
ساتھ تیروں کے۔ یہ فسق ہے۔ اب نا امید ہو گئے وہ لوگ
جو کافر ہیں تمہارے دین سے پس مت ڈرو ان سے اور ڈرو
مجھ سے۔ آج کے دن کامل کیا میں نے تمہارے واسطے تمہارا
دین اور پوری کی تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے واسطے
دین اسلام۔ پس جو بے بس ہو جائے بھوک میں نہ جھکنے والا
ہو طرف گناہ کے پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
پوچھتے ہیں تجھ سے کہ کیا چیز حلال ہے انکے لیے کہہ کہ حلال
کی گئی ہیں تمہارے واسطے پاکیزہ چیزیں۔ اور جو سکھاؤ تم زخم دینے
والوں کو شکار کرنیوالے سکھاتے ہو تم انکو وہ چیز کہ سکھایا ہی
تم کو اللہ نے۔ پس کھاؤ اوس میں سے جو پکڑ رکھیں تمہارے لئے اور یاد
کرو نام اللہ کا اوسپر اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ جلد حساب لینے
والا ہے۔ یہ عہد ہے رسول اللہ کیجانب سے عمرو بن حزم کے لیے
جبکہ بھیجا اونکو یمن کیطرف۔ حکم کیا آپنے اونکو اللہ سے ڈرنیکا اپنے
ہر کام میں اس وجہ سے اللہ اون لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈریں اور اون
لوگوں کے ساتھ ہے جو نیکوکار ہیں اور
حکم کیا اونکو لیں اونسے حق جیسا کہ فرض کیا ہے اوسکو اللہ نے اور اسبات
کا کہ خوشخبری دیں لوگونکو بھلائی کی اور حکم دیں اونکو بھلائی کا اور

فیه وینهی الناس ان لا یمس القرآن احد
الا وهو طاهر ویخبر الناس بالذی لهم والذی
علیهم ویلین لهم فی الحق ولیشتد علیهم
فی الظلم فان الله کره الظلم ونهی عنه فقال الا
لعنة الله علی الظالمین - ویبشر الناس
بالجنة وبعملها وینذر الناس النار وعملها
ویتالف الناس حتی یفقهوا فی الدین ویعلم
الناس معالم الحج وسننه وفرائضه وما امر
الله به فی الحج الاکبر والحج الاصغر فالحج الاکبر
الحج الاکبر والحج الاصغر العمرة وینهی الناس
ان یصلی احد فی ثوب واحد صغیر ان لا
یکون واسعا فیخالف بین طرفیه علی عاتقیه
وینهی ان یحتبی الرجل فی ثوب واحد ویفضی
بفرجه الی السماء ولا یعقص احد شعر
راسه اذا صلی فی قفاه وینهی اذا کان بین الناس
هیج ان یدعو بدعوی القبائل والعشائر
ولیکن دعاءهم الی الله تعالی وحده لا شریك
له فمن لم یدع الی الله تعالی دعوا الی القبائل
والعشائر فلیعطفوا بالسیف حتی یدعو
الی الله تعالی وحده لا شریك له ویامر
الناس باسباغ الوضوء وجوههم وایدیهم
الی المرافق وارجلهم الی الکعبین ویمسحوا
برؤسهم کما امرهم الله تعالی وامره بالصلوة
لوقتها واتمام الرکوع والخشوع وان یغلس
بالصبح ویهجر بالهاجرة حین تزیغ الشمس و
صلوة العصر والشمس حیة فی الارض والمغرب
حین یقبل اللیل ولا یوخر المغرب حتی

سکہاویں لوگوں کو قرآن اور سمجھدار کریں اونکو اوسمیں اور منع
کریں لوگوں کو کہ نہ چھوے کوئی قرآن کو مگر کہ وہ پاک ہو اور
خبر دے لوگوں کو اون کے فائدہ اور ضرر کی اور چاہیے کہ نرمی
کرے اوپر حق میں اور سختی کرے ظلم میں اسوجہ سے کہ اللہ
بُرا جانتا ہے ظلم کو اور منع کیا ہے اللہ نے اوس سے پس
فرمایا کہ لعنت ہے اللہ کی ظالموں پر اور بشارت دے
لوگوں کو جنت اور اوس کے کام کی اور ڈراوے لوگوں
کو دوزخ اور اوس کے کام سے - اور مہربانی کرے لوگوں
کے ساتھ یہانتک کہ سمجھدار ہوجاویں وہ دین میں اور سکہاوے
لوگوں کو احکام حج اور اوسکے سنن اور فرائض اور جو چیز
جسکا حکم دیا ہے اللہ نے حج اکبر اور حج اصغر میں پس
حج اکبر تو حج اکبر ہی ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور منع
کرے لوگوں کو اِس بات سے کہ نماز پڑھے کوئی ایک ایسے
چھوٹے کپڑے میں جو وسیع نہو کہ اوس کے دونو سرے
اپنے دونو کندہوں پر ڈال لے اور منع کرے اِس بات
سے کہ پہنے کپڑا اسطرح پر کہ ستر عورت اوسکی آسمان کی
جانب کھلی ہوئی ہو - اور نہ چونٹا باندہے کوئی اپنے سر کے
بالوں کا جبکہ نماز پڑہے اپنی گُدی میں - اور منع کرے اِس بات
سے جبکہ لوگوں میں شورش ہو تو فریاد رسی کریں قبائل کو پکار
کر اور چاہیے کہ ہو پکار اونکی طرف اللہ کے جو اکیلا ہے
نہیں ہے شریک اوسکا اور جو نہ پکار لیجاوے طرف اللہ کے بوجہ اس
کے پکار لیجاویگے طرف قبائل اور عشائر کے تو چاہیے کہ پھیرے
جاویں وہ تلوار سے یہانتک کہ ہو پکار اونکی ایسے اللہ کیطرف
جو اکیلا ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور حکم کرے لوگوں کو وضو
کے کامل کرنیکا دہوئیں اپنے مونہ کو اور ہاتہونکو کہنیوں تک اور
پیرونکو ٹخنوں تک اور مسح کریں اپنے سروں پر جیسا کہ حکم کیا ہے
اونکو اللہ تعالی نے اور حکم کیا اونکو نماز کا اپنے وقتوں میں اور رکوع

تبدو النجوم فی السماء والعشاء اول اللیل
وامرہ بالسعی الی الجمعۃ اذا نودی بھا
والغسل عند الرواح الیھا وامرہ ان یاخذ
من المغانم خمس اللہ وما کتب علی المؤمنین
فی الصدقۃ من العقار عشر ما سقے البعل
وسقت السماء وعلے سقے الغرب نصف العشر
وفی کل عشر من الابل شاتان وفی کل عشرین
من الابل اربع شیاہ وفی کل اربعین من
البقر بقرۃ وفی کل ثلثین من البقر تبیع
جذع او جذعۃ وفی کل اربعین من الغنم
سائمۃ شاۃ وانھا فریضۃ اللہ التی افترض
علے المؤمنین فی الصدقۃ فمن زاد خیرا
فھو لہ وانہ من اسلم من یھودی او نصرانی
اسلاما خالصا من نفسہ ودان بدین
الاسلام فانہ من المسلمین لہ مثل الذی
لھم وعلیہ مثل الذی علیھم ومن کان علے
نصرانیۃ او یھودیۃ فانہ لا یفتن عنھا وعلے
کل حالم ذکر او انثی حر او عبد دینار واف
او عرضہ ثیابا فمن ادی ذلک فان لہ ذمۃ
اللہ وذمۃ رسولہ ومن منعہ فانہ عدو للہ و
رسولہ والمؤمنین جمیعا صلوات علے
محمد النبی والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
کذا ذکرہ السیوطی فی جامع الکبیر فی مسند
عمرو بن حزم عن ابن اسحق قال حدثنی عبد
اللہ بن ابی بکر عن ابیہ ابی بکر بن محمد بن عمرو
ابن حزم قال ھذا کتاب رسول اللہ الحدیث
بطولہ قال واخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ

اور خشوع اور خضوع کے کامل کریگا اور اسبات کا حکم کہ غلس میں پڑھیں
صبح اور جلدی پڑھیں ظہر جبکہ زائل ہو جاوے سورج اور پڑھیں
نماز عصر جبکہ سورج زندہ ہو مراد یہ کہ خوب روشنی والا ہو اور مغرب
جبکہ شروع ہو شام اور نہ تاخیر کریں مغرب کی اوس وقت تک کہ تارے
نکل آویں اور عشا پڑھیں اول رات میں اور حکم کیا جلدی جانیکا طرف
جمعہ کیطرف جبکہ اذان دیجاوے اوسکی اور غسل کرنیکا وہاں جانے
وقت اور حکم کیا اون کو بیچ غنیمتوں میں سے خمس حصہ
اللہ کا اور وہ فرض ہے مومنین پر زکوۃ۔ زمینوں میں سے عشر اون
زمینوں کا جو سیراب ہوں سینچہ ہونے سے یا پانی پلائی جاویں
آسمان سے یعنی بارانی اور جو پلائے جائیں چرس سے اونمیں
نصف عشر ہے اور ہر دس اونٹونمیں دو بکریاں ہیں زکوۃ کی اور بیس
میں چار بکریاں اور ہر چالیس گائے بیل میں ایک بقر اور ہر تیس
گائے بیل میں سے ایک تبیع جذع ہو یا جذعہ یعنی نر یا مادہ اور
ہر چالیس بکریونمیں جو بیڑ میں چرنیوالی ہوں ایک بکری ہے یہہ
فریضہ اللہ کا جو مقرر کیا ہے اللہ نے زکوۃ کے باب میں پس
جو شخص زیادہ کرے اسمیں تو بہتر ہے اوسکے لئے۔ اور یہودی
اور نصرانی میں سے جو شخص اپنے خالص دل سے اسلام لے
آوے تو وہ مسلمانوں میں سے ہے اوس کے لئے ہے وہ نفع جو مسلمانوں کے لئے
اور اوسکے لئے ہے وہ نقصان جو مسلمانوں کے لئے ہے اور جو کہ
یہودیت یا نصرانیت پر رہے تو چاہیے کہ نہ فتنہ میں ڈالا جاوے اپنے
دین سے۔ اور ہر ذی عقل مرد یا عورت پر غلام ہو یا آزاد ایک دینار
ہے کھرا جزیہ یا اوسکی قیمت کا کپڑا پس جو شخص کہ ادا کرے اسکو تو
واسطے اوسکے ذمہ ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اور جو شخص کہ روکے
اسکو پس تحقیق وہ دشمن ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اور سب مسلمانوں
کا درود نازل ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سلام اور رحمت اللہ کی
اور برکتیں اوسکی اسیطرح ذکر کیا اسکو سیوطی نے جامع کبیر میں عمرو بن
حزم کی مسند میں بروایت ابن اسحق کہا حدیث بیان کی مجھکو عبداللہ بن

وقال هذا منقطع ثم رواه من وجه آخر عن
عبد الله عن ابيه عن جده عمرو بن حزم
متصلا - **اقول** رواه النسائي مختصرا
من طرق عديدة عن ابن شهاب قال
قرأت كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
الذي كتب لعمرو بن حزم حين بعثه على
نجران وكان الكتاب عند ابي بكر بن حزم
فكتب صلى الله عليه وسلم هذا بيان من
الله ورسوله يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا
بِالْعُقُودِ - وكتب الآيات منها حتى بلغ إِنَّ
اللهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ - ثم كتب هذا الكتاب
الجراح في النفس مائة من الابل وفي العين
خمسون وفي اليد خمسون وفي الرجل
خمسون وفي المامومة ثلث الدية وفي
الجائفة ثلث الدية وفي المنقلة خمس
عشرة فريضة وفي الاصابع عشر عشر و
في الاسنان خمس خمس وفي الموضحة
خمس - واخرجه ايضا من طريق مالك
عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو
ابن حزم عن ابيه قال الكتاب الذي كتبه
رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمرو بن
حزم في العقول ان في نفس مائة من الابل
وفي الانف اذا اوعي جدعا مائة من الابل
وفي المامومة ثلث النفس وفي الجائفة
مثلها - **تنبيه** - فهذا الكتاب هو
الذي وهم فيه النسائي وغيره من ارباب
السير والحديث وزعموا ان الكتاب الذي

ابی بکر نے اپنے باپ سے روایت کرکے کہا کہ ہذا کتاب رسول اللہ پوری حدیث
کہا کہ تخریج کی اسکی ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا یہ سند منقطع ہے پھر
روایت کیا اسکو دوسرے طریقہ سے عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں
اپنے باپ سے وہ اپنے دادا عمرو بن حزم سے بسند متصل **کہتا ہوں** کہ
روایت کیا اسکو نسائی نے مختصر چند طریقوں سے ابن شہاب سے کہا کہ پڑھا
مینے فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو لکھا تھا عمرو بن حزم کیلئے
جبکہ بھیجا اونکو نجران اور تھا وہ فرمان ابی بکر بن حزم کے پاس پس
لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے اللہ اور اوس
کے رسول کیجانب سے اے لوگو جو ایمان لائے پورا کرو عہدوں کو
اور لکھیں آیتیں یہانتک کہ پہونچے آپ إِنَّ اللهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ
تک - پھر لکھا یہ کتاب ہے دربیان احکام اقصاص کی - جان
کے بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ایک آنکھ کے پچاس اور ایک ہاتھ کے
پچاس اور ایک پاؤں کے پچاس - اور زخم امومہ میں ثلث دیت
ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور ہلے ہوئے کی
دیت پندرہ اونٹ اور انگلیوں میں دس دس اور دانتوں میں پانچ
پانچ - اور زخم موضحہ میں پانچ اونٹ - اور یہی تخریج کی ہے مالک کے طریقہ
سے جو روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن
حزم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ وہ فرمان جو لکھا تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو دیتوں میں کہ جان کے
بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ناک جب جڑ سے کاٹ لیجاوے
تو اوس کی دیت سو اونٹ ہیں - پوری دیت کی تہائی اور جائفہ
کی دیت مثل اوس کے -
تنبیہ پس یہ فرمان وہ ہے جسمیں وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ
اور اون کے سوا ارباب سیر اور اصحاب حدیث کو اور گمان
کیا ہے کہ وہ فرمان جو بھیجا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اہل یمن کو وہ یہی فرمان ہے جو لکھا تھا عمرو بن حزم
کے لیے اور ایسا نہیں ہے بلکہ ہم نے اول ذکر کردیا ہے

بعثه رسول الله صلے الله علیه وسلم الی اهل الیمن هو الکتاب الذی کتبه لعمرو بن حزم ولیس کذلک بل قد اسبقنا ان الکتاب الذی کتبه لعمرو بن حزم الذی وصاه فیه و بین فیه احکام الاسلام غیر الکتاب الذی ارسله لاهل الیمن ومنشأ الوهم هو ان رسول الله صلے الله وسلم کتب هذین الکتابین ودفعهما لعمرو بن حزم حین بعثه الی الیمن فکانت الکتابة وقعت فی حین واحد وانما یشهد علے ما فصلناه سیاق الکتابین وکفی به شهیدا ۔ ثم اعلم ان النسائی زاد فی روایة کتاب الجراح ایضا فی هذا الکتاب ولم یروه السیوطی فی روایة ابن عساکر فهذا زیادة من الترمذی ۔

کہ وہ فرمان جو لکھا تھا رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو جسمیں وصیت کی تھی اون کو اور بیان کیے تھے احکام اسلام سے وہ غیر ہے اوس فرمان کا جو بھیجا تھا رسول اللہ نے اہل یمن کو اور منشاء وہم کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھے وہ دونو فرمان اور دیے سب تھے وہ دونو عمرو بن حزم کو جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف۔ پس لکھے گئے تھے دونو ایک ہی وقت میں۔ اور گواہ ہے ہمارے اِس بیان کا کہ وہ دونو علیحدہ ہیں طرز اون دونو تحریروں کا اور یہ کافی گواہ ہے۔ **پھر** جان تو کہ نسائی نے زائد کیا ہے اپنی روایت میں کتاب الجراح کو بھی اِس فرمان میں اور نہیں روایت کیا اِسکو سیوطی نے ابن عساکر کی روایت میں پس یہ زیادتی ہے ترمذی کی +

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اِس فرمان میں آئی ہیں

بهیمة ۔ بهمة صغیر ولد الضأن والانعام کلها بهیمة لانها استبهمت عن الکلام ۔ **منخنقة** ۔ یقال خنقه ای عصر حلقه وترقوته ۔ **موقوذة** ۔ الوقذ الضرب المثقل والکسر یقال وقذ النفاق ای کسره ودفعه ۔ **متردیة** من الردی وهو الهلاک ۔ **نصب** هو بضم المعجمة وسکونها حجر کانوا ینصبونه فی الجاهلیة ویتخذونه صنما فیعبدونه وجمعه انصاب

بہیمہ۔ بہمۃ بھیڑ کا چھوٹا بچہ۔ اور چوپایے سب بہیمہ ہیں کیونکہ مبہم ہیں وہ کلام کرنے سے۔ **منخنقہ** بولا جاتا ہے خَنَقَہٗ یعنی بھیچ ڈالا اوسکا حلق اور نرخرہ۔ **موقوذہ**۔ وقذ بھاری اور وزن دار چیز کی چوٹ اور توڑ ڈالنا بولا جاتا ہے وقذ النفاق یعنی توڑ ڈالا اوسکو اور کھودیا اوسکو۔ **متردیہ** مشتق ہے ردی سے جس کے معنی ہلاک کرنے کے ہیں۔ **نصب** بالضم ضاد معجمہ۔ اور سکون بھی۔ وہ پتھر جسکو گاڑ لیتے تھے بزمانہ جاہلیت اور پتھر و اسکو بت بنا کر اوسکی پوجا کرتے تھے۔ اور اوسکی جمع انصاب ہے اور بعض نے

وقیل حجر بنصبونہ فیذبحون علیہ والمآل واحد **ازلام**۔ جمع الزلم بفتح معجمۃ وضمہا وفتح اللام۔ وھی قداح کتب فیہا افعل۔ ولا تفعل۔ ولا شئ۔ فی الجاھلیۃ اذا ارادمنہم سفرا اوامرا اخرج منہا زلما فان خرج الامر یفعل وان خرج النہی امتنع وان خرج لاشئ اعاد الاخراج۔ **یحتبی**۔ نھی عن الاحتباء فی ثوب واحد ھوان یضم رجلیہ الی بطنہ بثوب یجمعہا بہ مع ظھرہ ویشدہ علیہا وقد یکون بالیدین فیقال رأیتہ محتبیا بیدیہ ھوان یجلس بحیث یکون رکبتاہ منصوبتان وبطنا قدمیہ موضوعات علی الارض ویداہ موضوعتان علی ساقیہ ووجہ المنع انہ ربما تحرک اوتحرک الثوب فتبدو عورتہ۔ **یعقص** العقص جمع الشعر وسط راسہ اولف ذوائبہ حول راسہ کفعل النساء۔ **غلس** ظلمۃ آخر اللیل اختلط بضوء الصبح۔ **ھجر الھاجرۃ**۔ التھجیر التبکیر الی کل شئ والمبادرۃ الیہ۔ وصلوۃ الھجیر والھاجرۃ ھی صلوۃ الظھر۔ **تزیغ** ازیغ ای یمیل عن الایمان ویقال زاغ عن الطریق اے عدل عنہ۔ **عقار**۔ جاء فی الحدیث من باع دارا اوعقارا بالفتح۔ الضیعۃ والنخل والارض ونحوھا ومنہ فرد علیہم ذراریہم وعقار بیوتہم اراد ارضیہم وقیل متاع بیوتہم وادواتہ واوانیہ وقیل

تھا وہ پتھر کہ گاڑتے تھے اوسکو اور قربانی کرتے تھے اوسپر اور مقصود واحد ہے **ازلام** جمع ہے زلم کی بفتح زاء معجمہ اور بضمہ اوسکا اور فتح لام کا۔ اور وہ تیر ہوتے تھے جنپر لکھا ہوتا تھا۔ افعل کر۔ ولا تفعل نکر۔ ولاشئ کچھ نہیں۔ زمانہ جاہلیت میں جبکہ ارادہ کرتے تھے سفر کا یا کسی کام کا تو نکالتے تھے اونمیں سے ایک تیر پس اگر نکل آتا حکم تو کرتا وہ کام اور اگر نکلتی نہی تو رکجاتا اوس سے اور اگر نکلتا لاشئ۔ تو پہر تیر نکالا جاتا تھا **یحتبی** منع کیا ہے احتبار سے ایک کپڑے میں اور معنے اوس کے یہ ہیں کہ ملا وے اپنے پاؤں اپنے پیٹ سے ساتھ ایک کپڑے کے مع اپنے پیٹھ کے اور باندہے اوس کپڑے کو اوپر اور کبھی ہوتا ہے احتبار ہاتوں سے پس بولا جاتا ہے کہ رائیتہ محتبیا بیدیہ۔ اور وہ یہ ہے کہ بیٹھے اسطرح کہ ہوں اوس کے دونو گھٹنے کہڑے اور تلوے زمین پر ہوں اور دونو ہاتہہ رکھے ہوں پنڈلیوں پر اور وجہ ممانعت کی یہ ہے کہ بسا اوقات ایسا ہوگا کہ حرکت کرے وہ شخص یا حرکت کرے کپڑا تو کھل جائیگا ستر اوسکا **یعقص** عقص جمع کرنا بالوں کا وسط سر میں یا گوندہنا کچیوں کا گرد سر کے مثل عورتوں کے **غلس** اندھیری آخر شب کی جو ملجائے صبح کی روشنی کے ساتھ **ھجر الہاجرۃ**۔ تہجیر سبقت اور مبادرت کرنا ہر شئے کیطرف اور صلوۃ الہجیر اور صلوۃ الہاجرۃ۔ سے مراد نماز ظہر **تزیغ** بولا جاتا ہے لاتزغ قلبی یعنی مائل کرے اوسکو ایمان سے اور بولا جاتا ہے زَاغَ عَنِ الطَّرِیْقِ۔ یعنی پہر گیا راستہ سے **عقار** حدیث میں آیا ہے کہ مَنْ بَاعَ دارًا اوْ عقارًا بفتح عین مہملہ بیچنے وہ بیچے گھر یا عقار۔ مکانات اور کھجوریں اور زمین اور مثل اس کے اور اسی سے ہے فرد علیہم یعنی واپس کردیے اونکو انکی اولاد اور سنگے گھر ونکی عقار مراد اونکی زمین اور کہا گیا ہے کہ اونکے گھر ونکی پونجی اور اونکے

متاعه الذی یبتذل فی الاعیاد وقیل العقار الارض وما یتصل بها ومنه خیر المال العقر بالضم وقیل بالفتح اصل کل شئ وقیل اصل مال له نماء۔ لکن هنا المراد منه الارض حیث یعلم مما بعده۔ **غرب**۔ بفتح المعجمة وسکون المهملة هو الدلو العظیمة تتخذ من جلد ثور۔ **تبیع**۔ ولد البقرة اول سنة۔ **حالم** ای الجزیة علی کل بالغ احتلم او لم یحتلم۔ **راف**۔ یقال کان فاه یرف ای تبرق اسنانه من رف البرق اذا تلألأ۔ **المامومة** هی الآمة شجة بلغت ام الراس۔ **والجائفة** هی طعنة تنفذ الی الجوف والمراد بالجوف کل ماله قوة محیلة کالبطن والدماغ۔ **الموضحة** هی الطعنة التی توضح ای تظهر العظم۔

برتن اور سامان۔ اور کہا گیا کہ وہ سامان جسکا استعمال موسم عید پر کیا جاتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ عقار کے معنی زمین کے ہیں اور جو اوس کے متعلق ہو اور اسی سے ہے خیر المال العُقر بضم عین اور بعض نے کہا بفتح العین۔ اصل ہر شئی کی۔ اور کہا گیا ہے کہ اصل وہ مال جسکے لئے نمو ہو۔ لیکن مراد اس سے اس فرمان میں زمین ہے جیسکہ معلوم ہوتا ہے اس کے مابعد سے **غرب** بفتح غین معجمہ اور سکون رار مہملہ۔ وہ بڑا ڈول جو بنایا جاتا ہے بیل کی ثابت کھال سے۔ **تبیع** گائے کا بچہ اول سال کا۔ **حالم** یعنی جزیہ ہے ہر بالغ پر خواہ وہ محتلم ہو یا نہو۔ **راف** بولا جاتا ہے کَانَ فَاہُ یَرِفُ یعنی چمکتے ہیں دانت اوس کے مشتق ہے رَفَّ البَرقُ سے بولا جاتا ہے جبکہ بجلی چمکے۔ **ماموم** اور آمہ وہ زخم جو وسط دماغ تک پہونچے۔ **جائفہ** وہ زخم جو نفوذ کر جائے جوف تک اور مراد جوف سے وہ جگہ ہے جسمیں قوت متغیرہ ہو جیسے پیٹ اور دماغ۔ **موضحہ** وہ زخم جو ہڈی کو ظاہر کر دے

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله اوفوا بالعقود۔ فیه دلیل علی انه لا خیار فی مجلس البیع وان العقد یلزم ویثبت بلا خیار وهو مذهب ابی حنیفة ومالک رحمهما الله وخالفهما الشافعی واحمد وغیرهما والحجة لهم فی ذلک ما ثبت فی الصحیحین عن ابن عمر رض قال اذا تبایع الرجلان فکل واحد منهما بالخیار ما لم یتفرقا وقالوا ان هذا صریح فی اثبات خیار

قوله اوفوا بالعقود۔ اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ خیار نہیں ہے مجلس بیع کی مجلس میں اور اس بات پر کہ لازم اور ثابت ہو جاتی ہے عقد بغیر خیار کے۔ اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کا اور مخالفت کی ہے اون دونوں کی امام شافعی و امام احمد وغیرہ نے۔ حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے صحیحین میں ابن عمر رض سے کہا جبکہ بیع و شرا کریں دو شخص پس ان میں ہر ایک کو اختیار ہے یعنی قبول اور فسخ کا اسوقت تک کہ وہ علیحدہ نہوں اور کہا انہوں نے کہ یہ صریح ہے

المجلس المتعقب لعقد البيع ولبس هذا منافيا للزوم العقد بل هو من مقتضياته شرعا فالتزامه من تمام الوفاء بالعقود والجواب عن الحنفية والمالكية ان المراد بالافتراق فى حديث ابن عمر الافتراق بالقول لا بالابدان والدليل عليه ما رواه النسائى والحاكم والبيهقى عن سمرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال البيّعان بالخيار حتى يتفرقا او ياخذ كل واحد منهما من البيع ما هوى ويتخاير ان ثلث مرات و يعيده قوله تعالى وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ فامر سبحانه بتوثق الشهادة فلو شهد فى المجلس فبقاء الخيار ينافى التوثق۔

قوله تعالى احلت لكم بهيمة الانعام

البهيمة كل حى لا يميز وقيل كل ذات اربع قوائم الازواج الثمانية والحق به الظبى والبقر الوحش ونحوهما مما يماثل الانعام فى الاجتراء وعدم الانياب فلو بقيت على عمومها لكان اولى ليكون استثناء قوله تعالى الا ما يتلى عليكم تحريمه فى اية التحريم كذا فى التفسير الاحمدى۔ **قوله تعالى اذا حللتم فاصطادوا**۔ يدل على ان الاصطياد للمحرم حرام مادام محرما لكن هذا فى صيد البر خاصة واما فى صيد البحر فلا لانه حلال لقوله تعالى اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَادُمْتُمْ حُرُمًا ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

خیار مجلس کے اثبات میں جو ہو عقد بیع کے بعد اور نہیں ہے یہ منافی لزوم عقد کو بلکہ مقتضیات عقد سے ہے شرعا پس التزام خیار کا اتمام وفاء عقد ہے (جسکی تاکید ہے آیت میں) اور جواب حنفیہ اور مالکیہ کی جانب یہ ہے کہ مراد افتراق سے ابن عمرؓ کی حدیث میں افتراق بالقول ہے نہ افتراق بالابدان (یعنی اونکی گفتگو ختم ہوجاسے نہ یہ کہ وہ جدا ہوجاویں) اور دلیل اِس پر وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے نسائی اور حاکم اور بیہقی نے سمرہ رضؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو نو بیع و شرا کرنیوالے مختار میں جب تک کہ وہ جدا نہ ہوجاویں یا لیلیے ہر ایک اونمیں سے بیع میں سے وہ چیز جو اوسکو پسند ہو۔ اور خیار ہو اونکو تین مرتبہ۔ اور تایید کی قول اللہ عزوجل کا وَاَشْهِدُوْا ہے یعنی گواہ بنالو جبکہ خرید و فروخت کرو تم۔ پس حکم کیا ہے اللہ عزوجل نے گواہی کی مضبوطی کا (عقد کیلیے) پس اگر گواہی ہوجائے مجلس میں تو اب باقی رہنا خیار کا منافی ہے اِس گواہی کے توثق کو **قوله تعالى** احلت لكم بهيمة الانعام بهيمہ ہر ذی حیات بے سمجھ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر چوپایہ اور وہ آٹھ جوڑے ہیں اور ملادی گئی ہیں اوسکے ساتھ ہرن اور نیل گاؤ وغیرہ جو مشابہ ہیں چوپایوں کے اعضار میں اور اِس بات میں کہ اون کے ناب نہو (وہ دانت جسکو نیش کہتے ہیں) اور جو بہائم کے ہوتا ہے پس اگر باقی رہتا اپنے عموم پر تو بہتر ہوتا تاکہ ہوجاتی استثنیٰ قول اللہ عزوجل اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ میں استثنا متصل جو اصل ہے باب استثنیٰ میں یعنی حلال کیے گئے تمہارے لیے تمام بہائم چوپایہ مگر جنکی تحریم بیان کی گئی تیسیر آیت تحریم میں اسیطرح ہے تفسیر احمدی میں **قوله تعالى**۔ اذا حللتم فاصطادوا۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اِس بات پر کہ شکار کھیلنا محرم کو حرام ہے جبتک کہ وہ احرام میں ہے، لیکن یہ خشکی کے شکار کے بارہ میں ہے لیکن دریا کا شکار پس وہ حلال ہے بوجہ قول اللہ عزوجل کے کہ اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ یعنی حلال کیا

الذی الیه تحشرون — هکذا فسره فی التفسیر الاحمدی۔

قوله وما علمتم من الجوارح

المراد من الجوارح کواسب الصید من سباع البهائم والطیر کالکلب والفهد والعقاب والصقر والبازی وغیر ذلك من ذی ناب او مخلب وهو قول الجمهور وائمة الاربعة منهم وحجتهم ما روی عن ابن عمر رض قال ما صاد من الطیر البازات وغیرها فما ادرکت فهو لك والا فلا تطعمه وقد روی عن مجاهد وغیره انهم کرهوا صید الطیر کله وقالوا ان المراد بالجوارح هی الکلاب المعلمة واستثنی الامام احمد صید الکلب الاسود لانه عنده مما یجب قتله ولا یحل اقتناءه۔ من تفسیر ابن کثیر مختصرا۔ **قوله وینهی ان یحتبی**۔ وفی صحیح فیما رواه جابر رض عن النبی صلی الله علیه وسلم قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یحتبی الرجل فی ثوب واحد کاشفا عن فرجه رواه مسلم۔ **قوله ولا یعقص احد شعر راسه**۔ عن ابی رافع قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم ان یصلی الرجل وراسه معقوص رواه احمد وابن ماجة وغیره والحکمة فی ذلك ان الشعر یسجد معه حین یسجد وروی ابن ابی شیبة فی مصنفه باسناد صحیح عن ابن

تم پر شکار خشکی کا جبتک کہ تم محرم ہو۔ اور ڈرو اللہ سے جس کی طرف تمہارا حشر ہوگا۔ اسیطرح تفسیر کی ہے اس مقام کی تفسیر احمدی میں۔

قولہ تعالی۔ وما علمتم من الجوارح۔ مراد جوارح سے شکار کرنیوالے جانور ہیں درندہ چوپایہ اور پرند جیسے کتا اور چیتا اور عقاب اور شکرہ اور باز وغیرہ جو ذی ناب ہوں (دانت) جو ایسے بہائم کے ہوتا ہے یا جو چنگل سے شکار کریں اور یہی قول ہے جمہور کا انہیں ہی ائمہ اربعہ ہیں حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ وہ جسکو شکار کریں پرند جیسے باز وغیرہ پس جسکو پائے تو (یعنی ذبح کیلئے) تو وہ واسطے تیرے ہے ورنہ مت کھا تو اوسکو اور روایت ہے مجاہد وغیرہ سے کہ اونہوں نے مکروہ جانا سب پرندوں کا شکار۔ اور کہا کہ مراد جوارح سے صرف تعلیم یافتہ کتے ہیں اور استثنی کیا امام احمد نے کالے کتے کا شکار اس وجہ سے کہ اونکے نزدیک وہ اون جانوروں میں سے ہے جسکا مارڈالنا واجب ہے اور جائز نہیں ہے اوسکا پالنا۔ تفسیر ابن کثیر مختصر۔

قولہ وینہی ان یحتبی صحیح حدیث میں آیا ہے بروایت جابرؓ وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ احتبا کرے کوئی ایک کپڑے میں کہ کھولنے والا ہو اپنے ستر کا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔

قولہ ولا یعقص احد شعر راسہ۔ روایت ہے ابی رافع سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ نماز پڑھے کوئی شخص اور اوسکا سر گوندھا ہوا ہو روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ وغیرہ نے اور حکمت اسمیں یہ ہے کہ بال سجدہ کرتے ہیں اوس کے ساتھ جب وہ سجدہ کرتا ہے۔ اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں صحیح اسناد کے ساتھ ابن مسعودؓ سے کہ وہ گئے ایک

مسعود انہ دخل المسجد فرای فیہ رجلا
یصلی عاقصا شعرہ فلما انصرف قال عبد اللہ
اذا صلیت فلا تعقص شعرک فان شعرک
تسجد معک ولک بکل شعرۃ اجر فقال
الرجل انی اخاف ان یتترب قال تتریبہ
خیر لک - قال العراقی ھو مختص بالرجال
دون النساء لان شعرھن عورۃ یجب
سترہ فی الصلوۃ - **قولہ یامر الناس**
باسباغ الوضوء - ای ابلغوا مواضعہ
واوفوا کل عضو حقہ وقد ورد فی الحدیث
بصیغۃ الامر - روی النسائی عن ابن
عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسبغ
الوضوء وعن لقیط بن سمرۃ مرفوعا
اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ
فی الاستنشاق الا ان تکون صائما - رواہ
احمد وابوداود والترمذی وقال حسن
صحیح - **قولہ وایدیھم الی المرافق**
قال اللہ تعالی وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ - وفی
حدیث عثمان رضی اللہ عنہ البخاری و
مسلم ان النبی صلعم غسل یدیہ الی
المرفقین ثلث مرات وھو بفتح المیم وا
کسر الفاء وعکسہ ایضا لغتان وقد ذھب
علماء الامۃ الی وجوب غسلھا وخالفھم
زفر وابو بکر بن داود الظاہری واستدلو
بما رواہ الدار قطنی والبیہقی من حدیث
جابر رض مرفوعا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ادار الماء الی مرفقیہ ثم قال ھذا وضوء

مسجد میں پس دیکھا وہاں ایک شخص کو جو نماز پڑہتا تھا اپنے
بالوں کو گوندھکر جبکہ وہ فارغ ہوا تو کہا ابن مسعود نے کہ
جب تو نماز پڑہا کرے تو مت گوندھا کر اپنے بالوں کو اس
وجہ سے کہ تیرے بال سجدہ کرتے ہیں تیرے ساتھ اور
واسطے تیرے ہر بال کے عوض ثواب ہے پس کہا اوس
شخص نے کہ ڈرتا ہوں میں اس سے کہ وہ مٹی میں بھر جاوینگے جواب دیا ابن
مسعودؓ نے کہ اونکا مٹی میں بھرنا بہتر ہے تیرے لیئے کہا عراقی
نے کہ یہ حکم مخصوص ہے مردوں کے ساتھہ نہ عورتوں کے ساتھہ کیونکہ اونکے
بال ستر ہیں واجب ہے اونکا چھپانا نماز میں **قولہ یامر الناس باسباغ**
الوضوء یعنی پہونچاؤ پانی مواضع وضو پر۔ اور پورا کرو حق ہر عضو
کا اور آیا ہے حدیث میں امر کے صیغہ کے ساتھہ۔ روایت کی
ہے نسائی نے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کامل کر تو وضو۔ اور روایت ہی
لقیط بن سمرہ سے مرفوع کہ کامل کر تو وضو اور خلال کر انگلیوں کے
درمیان اور مبالغہ کر ناک میں پانی ڈالنے میں مگر کہ ہو تو روزہ دار
روایت کیا اسکو امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ
حسن ہے اور صحیح ہے۔ **قولہ وایدیھم الی المرافق** کہا اللہ عزوجل
نے دہوؤ تم اپنے ہاتہہ کہنیوں تک۔ عثمان رض کی حدیث
میں ہے جسکو تخریج کیا ہے بخاری اور مسلم نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دہوئے اپنے ہاتھ کہنیوں تک تین
مرتبہ اور مرفق بفتح میم وکسر فا اور اوس کا عکس بھی دو لغت
ہیں۔ اور گئے ہیں علماء امت اس بات کی طرف کہ اونکا
دہونا واجب ہے اور مخالفت کی ہے اونکی زفر اور ابو بکر
بن داؤد ظاہری نے اور استدلال لائے ہیں اوس حدیث
سے جسکو روایت کیا ہے دارقطنی اور بیہقی نے جابر رض سے
مرفوع کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا پانی کہنیوں
تک پھر فرمایا کہ یہ وہ وضو ہے کہ نہیں قبول کرتا اللہ تعالی نماز

لايقبل الله الصلوة الابه - وفيه القاسم ابن محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله وهو متروك ولكن وثقه ابن حبان والحديث ضعفه المنذري وابن الجوزي وابن الصلاح والنووي وغيرهم واستدلوا ايضاً بما رواه مسلم من حديث ابي هريرة انه توضأ حتى اشرع في العضد ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلے الله عليه وسلم ولكن فيه انه لايدل علے الوجوب وروى الدارقطني عن عثمان رض فغسل وجهه و يديه حتى مس اطراف العضدين وفي اسناده ابن اسحٰق المدلس وقد عنعن وفي حديث ابي هريرة انه غسل يده اليمنے حتى اشرع في العضد ثم غسل يده اليسرى حتى اشرع في العضد - الحديث رواه مسلم وهذا ايضاً لايدل على الوجوب

قوله مسحوا برؤسكم اختلف العلماء في مسح الراس فقال الشافعي وعطاء بتثليث المسح متمسكه حديث ابي هريرة اخرجه الشيخان انه توضا مرة مرة و مرتين مرتين وثلثا ثلثا - وحديث عثمان رض الذي اخرجه مسلم وابوداود انه توضأ بالمقاعد فقال الا اريكم وضوء رسول الله صلے الله عليه وسلم فتوضأ ثلثا ثلثا - قال ابوداود صحيح - وصححه ابن خزيمة - والوضوء شامل للتغسل والمسح بقياس المسح علے التغسل - وجوابه ان

مگر اس کے ساتھہ اور اسکی سند میں قاسم بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ ہیں جو متروک ہیں یعنی اونکی حدیث نہیں لیجاتی لیکن ثقہ کہا ہے انکو ابن حبان نے اور حدیث کی تضعیف کی ہے منذری اور ابن جوزی اور ابن صلاح اور نووی وغیرہ نے اور یہی استدلال لاتے ہیں اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے مسلم نے ابی ہریرہ رض سے کہ اونہوں نے وضو کیا یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پھر کہا اسیطرح دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ لیکن اسمیں یہ بات ہے کہ یہ وجوب پر دلالت نہیں کرتی۔ اور روایت کیا ہے دارقطنی نے عثمان رض سے پس دہویا اپنا مونہ اور دونوں ہاتھہ یہانتک کہ مس کیا اطراف دونوں بازوؤں کو اور اسکی اسناد میں ابن اسحٰق ہے جو مدلس ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو بلفظ عنعن (جو مدلس کا مقبول نہیں) ہے اور حدیث ابی ہریرہ میں ہے کہ دہویا اونہوں نے اپنے سیدہے ہاتھہ کو یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پھر دہویا اُلٹا ہاتھ یہانتک کہ شروع کیا بازو سے روایت کیا اسکو مسلم نے۔ اور یہ بہی نہیں دلالت کرتی وجوب پر۔

قولہ مسحوا برؤسکم۔ اختلاف کیا ہے علماء نے مسح راس میں پس کہا امام شافعی اور عطاء نے کہ مسح تین مرتبہ ہے اور دلیل اونکی حدیث ابی ہریرہ کی ہے جسکو تخریج کیا ہے شیخین نے کہ وضو کیا ایک ایک مرتبہ۔ اور دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ اور دلیل اونکی احدیث عثمان رض کی جسکو تخریج کیا ہے مسلم اور ابوداود نے کہ وضو کیا اونہوں نے مقاعد میں پھر کہا کہ کیا نہیں دکھاؤں میں تم کو وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس وضو کیا تین تین مرتبہ۔ کہا ابوداود نے کہ صحیح ہے اور تصحیح کی ہے اس کی ابن خزیمہ نے اور وضو شامل ہے غسل کیا اور مسح بہی بوجہ قیاس کرنے مسح کے غسل پر اور جواب اوسکا یہ ہے کہ قول اونکا توضأ ثلثا ثلثا تو غسل سے ہے اور

قوله توضأ ثلثا ثلثا محتمل والاحاديث الصحيحة
التي جاءت في عدم تكرار المسح عين المراد
به ويبين ان التثليث باعتبار الغالب من
الاعضاء ومخصوص بالاعضاء المغسولة
وبناء المسح على التخفيف فقياسه على الغسل
وبناؤه على الاكمال والاسباغ قياس مع
الفارق قال ابوداؤد واحاديث عثمان
رضي الله عنه وهي صحاح الباب كلها
دالة على ان مسح الراس مرة واحدة وبه
قال ابوحنيفة - **قوله ان يغلس**
بالصبح اختلفت الامة في ان الاسفار
افضل ام التغليس فذهب مالك والشافعي
واحمد واسحق والاوزاعي وداؤد الظاهري
والطبري الى ان التغليس افضل وان
الاسفار غير مندوب واحتجوا باحاديث
التغليس فمنها ما رواه البخاري وغيره
عن عائشة في حديث صلوة الفجر لا
يعرف بعضهن بعضا من الغلس وغير
ذلك من الاحاديث سيما حديث ابن مسعود
انه قال في حديث الاوقات الخمسة - ثم
كانت صلوته بعد ذلك التغليس - و
ذهب ابوحنيفة والثوري والحسن وهو
مروي عن علي وابن مسعود ان الاسفار
افضل وحجتهم ما رواه رافع بن خديج
مرفوعا اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر
رواه وصححه جمع من المحدثين ولفظ الطيالسي
اسفروا بالصلوة الصبح حتى يرى القوم مواقع

احادیث صحیح جو آئی ہیں عدم تکرار مسح میں متعین ہے مراد اوس
سے اور ظاہر ہے کہ تثلیث باعتبار غالب اعضاء کے ہے
اور مخصوص ہے اون اعضاء کے ساتھ جو دھوے جاتے
ہیں اور بنیاد مسح کی تخفیف پر ہے پس قیاس مسح کا غسل
پر اور بنا کرنا اکمال اور اسباغ پر قیاس مع الفارق ہے کہا
ابو داؤد نے کہ احادیث عثمان رض کی جو سب صحیح ہیں اس باب
میں وہ سب دال ہیں اس امر پر کہ مسح راس کا ایک مرتبہ
ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔ **قولہ ان یغلس بالصبح**
اختلاف کیا ہے امت نے اس بات میں کہ اسفار افضل
ہے یا تغلیس پس امام مالک اور امام احمد اور امام شافعی
اور اوزاعی اور داؤد ظاہری اور اسحق اور طبری کا مذہب
تو یہ ہے کہ تغلیس افضل ہے اور اسفار غیر مندوب اور
حجت اونکی وہ حدیثیں ہیں جو تغلیس کی بابت آئی ہیں اونمیں
سے وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری وغیرہ
نے عائشہ رض سے نماز فجر کی حدیث میں کہ نہیں پہچانتی تھیں
بعض عورتیں بعض کو بوجہ اندھیرے صبح کے اور اس کے
سوا حدیثیں خاصکر وہ حدیث جو مروی ہے ابن مسعود سے کہ کہا
اونہوں نے اوقات نماز خمسہ کی حدیث میں کہ پھر تھی
نماز رسول اللہ کی بعد اس کے تغلیس میں یعنی آپ نے
ہمیشہ اسی وقت پڑھی اور مذہب امام ابو حنیفہ اور ثوری اور حسن
کا اور یہی مروی ہے حضرت علی اور ابن مسعود سے یہ ہے کہ اسفار
افضل ہے اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے رافع
بن خدیج سے مرفوع۔ کہ اسفار کرو نماز فجر میں کیونکہ
زائد ہے اجر کے لئے روایت کیا اور تصحیح کی اس کی
ایک جماعت محدثین نے اور لفظ طیالسی کے یہ ہیں
کہ اسفار کرو نماز صبح میں یہانتک کہ دیکھے قوم اپنے تیر
گرنے کی جگہ اور جواب دیا ہے تغلیس کی حدیث کا اسفار سے

نبلهم واجابوا عن حديث التغليس انه تقرر في الاصول ان الخطاب للامة لا يعارضه فعل النبي صلى الله عليه وسلم في حقها وامرنا بالاتباع بقوله في مثل ذلك لا بفعله **قوله يهجر بالهاجرة حين تزيغ الشمس** اختلف العلماء في ان صلوٰة الظهر في اول الوقت افضل مطلقا او في سواء ايام شدة الحر فالشافعي ومن قال كقوله ذهبوا الى افضليته في اول الوقت مطلقا وخالفهم الجمهور وخصوا بما عدا شدة الحر وحجة الشافعي الاحاديث الواردة في افضلية اول الوقت كما يدل عليه هذا الكتاب وملازمة النبي صلعم صلوٰة الظهر اذا زالت الشمس۔ واما دليل الجمهور فما روى عن ابي ذر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاراد المؤذن ان يؤذن بالظهر فقال ابرد ثم اراد ان يؤذن فقال له ابرد حتى رأينا فيئ التلول فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان شدة الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰة متفق عليه واجابوا عن احاديث الواردة في فضل اول الوقت بالتخصيص بحديث الابراد هذا وبما روى عن انس قال كان صلعم

کہ اصول میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ خطاب امت کو نہیں معارض ہوتا ہے فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے حق میں۔ اور حکم دیا ہے ہمکو اپنے قول کے اتباع کا ایسی صورتون میں نہ اتباع فعل کا۔

قولہ یہجر بالہاجرۃ حین تزیغ الشمس۔ اختلاف کیا ہے علما نے نماز ظہر میں کہ اول وقت اوسمیں افضل ہے مطلقا خواہ موسم شدت گرمی کا ہو پس امام شافعی اور جس نے اون کے موافق قول کیا ہے اس بات کی طرف گئے ہیں کہ افضلیت اوس کی اول وقت ہے مطلقا خواہ کوئی موسم ہو مخالفت کی ہے انکی جمہور نے اور خاص کیا ہے افضلیت اول وقت کو شدۃ گرمی کے سوا اور حجت امام شافعی کی وہ حدیثیں ہیں جو آئی ہیں اول وقت کی فضیلت میں جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسی پر یہ فرمان۔ اور ہمیشہ پڑہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز ظہر جبکہ ڈہل جائے سورج۔ لیکن دلیل جمہور کی وہ حدیث ہے جو روایت ہے ابو ذر سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر میں پس ارادہ کیا موذن نے کہ اذان دے ظہر کی آپ نے فرمایا ابرد یعنی ٹھنڈ ہونے دے پہر ارادہ کیا اذان دے پہر فرمایا ابرد یہانتک کہ دیکھا ہم نے ٹیلہ کے سایہ کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شدت گرمی جہنم کی لپیٹ سے ہے پس جب گرمی سخت ہو تو ابراد کرو تم نماز میں متفق علیہ اور جواب دیا ہے جمہور نے اون حدیثوں کا جو اول وقت کی فضیلت میں آئیں تخصیص د موسم اسکے ساتھ بوجہ اس حدیث ابراد کے اور بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے انس رض سے کہا نماز پڑہتے تھے رسول اللہ ظہر کی نماز جاڑوں میں اور نہیں جانتے ہم کہ جو حصہ دن کا گذر جاتا تھا وہ زائد ہوتا تھا یا وہ جو باقی رہتا تہا یعنی ٹھیک منصف النہار پر ہم

يصلي الظهر في ايام الشتاء وما ادري اما ذهب من النهار اكثر او ما بقي منه

قوله والعصر والشمس حية

اي صافية اللون لم يتغير وقد فسره قوله صلى الله عليه وسلم في حديث مسلم وقت صلوة العصر ما لم يصفر الشمس ويسقط قرنه الاول **قوله والمغرب حين يقبل الليل**

اختلف العلماء في اول وقت المغرب فقال بعضهم ان اول وقته حين سقوط قرص الشمس بكماله وهو قول الجمهور وقيل برؤية الكواكب واحتجوا بحديث ابي بصرة رض قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر بالمخمص وقال ان هذه الصلوة عرضت على من كان قبلكم فضيعوها ومن حافظ عليها كان له اجره مرتين ولا صلوة بعدها حتى يطلع الشاهد والشاهد النجم رواه مسلم والنسائي واجاب عنه الجمهور بان قوله الشاهد النجم مدرج وليس بمرفوع وان صح فالمراد بالشاهد ظلمة الليل وايضا روى ابو ايوب بادروا بصلوة المغرب قبل طلوع النجم رواه الامام احمد وغيره

قوله ولا يؤخر المغرب

وهو المروي عن عقبة بن عامر لا تزال امتي بخير ما لم يؤخروا المغرب حتى تشتبك النجوم

قولہ والعصر والشمس حیۃ یعنی صاف ہے رنگ اوسکا نہیں تغیر ہوتا تھا اوسمیں اور تفسیر اسکی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے حدیث مسلم میں کہ وقت نماز عصر کا جب تک ہے کہ نہ پیلا پڑے آفتاب اور نہ گر جاوے اوسکا اول کنارہ۔

قولہ والمغرب حین یقبل اللیل۔ اختلاف کیا ہے علما نے اول وقت مغرب میں پس کہا بعض نے کہ اوسکا اول وقت اوسوقت ہے جبکہ آفتاب کی پوری ٹکیہ ڈوب جاوے اور یہی قول جمہور علما کا ہے اور بعض نے کہا کہ اوسکا اول وقت ستارہ دیکھنے پر ہے اور حجت لائے ہیں وہ حدیث ابی بصرہ سے کہا کہ نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی مخمص (نام مقام) میں اور کہا کہ یہ نماز پیش کی گئی تم سے اول کی امتوں پر پس ضائع کر دیا انہوں نے اوسکو اور جو شخص کہ حفاظت کرے گا اوس کی ہوگا اوسکو اجر دوہرا اور نہیں نماز ہے بعد اس کے یہانتک کہ نکلے شاہد اور شاہد ستارہ ہے روایت کیا اسکو مسلم اور نسائی نے اور جواب دیا اسکا جمہور نے اس طور سے کہ قول الشاہد النجم۔ مدرج ہے اور مرفوع نہیں ہے اور اگر ثابت بھی ہو جاوے تو مراد شاہد سے ظلمت لیل ہے اور بھی روایت ہے ابو ایوب سے کہا کہ جلدی کرو نماز مغرب میں قبل طلوع نجم کے روایت کیا اسکو امام احمد وغیرہ نے۔

قولہ ولا یؤخر المغرب۔ اور یہی مروی ہے عقبہ بن عامر سے کہ ہمیشہ رہیگی میری امت بھلائی پر جب تک کہ نہ دیر کرے گی نماز مغرب میں یہانتک کہ روشن ہو جاویں سب ستارے روایت کیا اسکو امام احمد و ابو داؤد نے اور اختلاف کیا ہے علما نے آخر وقت مغرب میں پس کہا امام شافعی نے ایک روایت میں کہ وقت مغرب کا وہ ہے کہ جب ڈوب جاوے سورج وقت واحد ہے نہیں جائز ہے تاخیر اوس سے بعد

رواه احمد وابو داود واختلفوا في آخر
وقتها فقال الشافعي في رواية عنه ان
وقت المغرب حين تغيب الشمس وقتا
واحدا لا صلوة بعدها وحجته ما رواه
جابر رض في حديث جبرئيل عليه السلام
انه جاء النبي صلعم فقال قم فصل لي
فصلى المغرب حين وجبت الشمس ثم
صلى ثاني اليوم وقتا واحدا لم يزل
عنه رواه احمد والنسائي والترمذي
وقال الجمهور ان آخر وقتها عند سقوط
الشفق لحديث ابي موسى عن النبي صلعم
فيما اتاه سائل يسئله عن مواقيت الصلوة
وفيه ثم اخر المغرب حتى كان عند سقوط
الشفق - **قوله والعشاء اول
الليل** يؤيده ما روى عن عائشة
قالت كانوا يصلون العتمة فيما بين ان
يغيب الشفق الى ثلث الليل الاول اختلف
العلماء في امتداد وقتها فقال بعضهم
الى ثلث الليل وحجتهم حديث جبرئيل
وقال بعضهم الى نصف الليل واحتجوا
بحديث عبد الله بن عمرو مرفوعا وقت
صلوة العشاء الى نصف الليل رواه
احمد ومسلم والنسائي وقال بعضهم
الى الفجر والدليل حديث ابي قتادة
عند مسلم وفيه ليس في النوم
تفريط وانما التفريط على من لم يصل
الصلوة حتى يجئ وقت الصلوة الاخرى

اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا جابر رض حدیث جبرئیل علیہ السلام
کی کہ وہ آئے رسول اللہ کے پاس اور کہا کہ اٹھیے اور نماز پڑھیے
مجھے پس نماز پڑھی مغرب کی جبکہ ڈوب گیا سورج پھر نماز
پڑھی دوسرے دن اوسی وقت نہیں تجاوز کیا اوس سے
روایت کیا اس کو امام احمد اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا جمہور
نے کہ آخر وقت مغرب کا شفق کے جاتے رہنے تک ہے
بوجہ حدیث ابو موسیٰ رض کے کہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے
کہ آیا آپ کے پاس ایک شخص جو دریافت کرتا تھا نماز کے اوقات
اور اوس میں ہے پھر تاخیر کی مغرب میں یہانتک کہ ہوا شفق کے
جاتے رہنے کا وقت۔

قولہ والعشاء اول اللیل تائید کرتی ہے اس کی وہ حدیث
جو مروی ہے عائشہ رض کہا کہ نماز عشا پڑھتے تھے وہ شفق کے
غائب ہونے کے بعد رات کے اول کے تہائی حصہ کے
اندر اور اختلاف کیا ہے علماء نے اوس کے وقت کے
اختتام میں پس کہا بعض نے کہ تہائی رات تک اور حجت
اونکی وہی حدیث جبرئیل کی ہے اور کہا بعض نے آدھی
رات تک اور حجت اونکی حدیث عبد اللہ بن عمر کی ہے
مرفوع کہ وقت نماز عشا کا آدھی رات تک ہے روایت
کیا اسکو امام احمد اور نسائی اور مسلم نے اور کہا بعض نے
فجر تک اور دلیل اونکی حدیث ابی قتادہ کی ہے بروایت
مسلم اور اوس میں ہے کہ نہیں نیند میں زیادتی - زیادتی
تو اوس شخص پر ہے جو نماز نہ پڑھے یہانتک کہ آجائے
دوسری نماز کا وقت۔

قولہ والغسل عند الرواح الیہا کیا واجب ہے غسل
یوم جمعہ یا نہیں پس کہا بعض علماء نے کہ ہاں یعنی واجب
ہے اور وہ ایک گروہ ہے صحابہ اور غیر صحابہ کا اونمیں سے
ابوہریرہ اور عمار اور حسن اور مالک اور [illegible] بیان کیا ہے

قوله والغسل عند الرواح اليها - هل يجب غسل يوم الجمعة ام لا قال بعضهم نعم هم طائفة من الصحابة وغيرهم منهم ابو هريرة وعمار والحسن ومالك وعمر حكاه ابن حزم وقال الجمهور يستحب وحجتهم حديث عكرمة رواه ابو داؤد عن عكرمة ان ناسا من اهل العراق جاؤا فقالوا لابن عباس اترى الغسل من يوم الجمعة واجبا قال لا ولكنه اطهر وخير من اغتسل ومن لم يغتسل فليس عليه بواجب - الحديث بطوله - قال ابن دقيق العيد في مثل هذا دليل على تعليق الامر بالغسل بالمجيئ الى الجمعة واستدل به مالك في انه يعتبر ان يكون الغسل متصلا بالذهاب ووافقه الاوزاعي والليث وقال الجمهور يجزئ من الفجر وحجتهم ايضا حديث عكرمة -

اس کو ابن حزم نے اور کہا جمہور علما نے کہ مستحب ہے حجت اونکی حدیث عکرمہؓ کی ہے روایت کیا ہے اوس کو ابوداؤد نے عکرمہ سے کہ کچھ لوگ عراق کے آئے اور کہا ابن عباس سے کیا آپ کے نزدیک غسل یوم جمعہ واجب ہے آپ نے جواب دیا کہ نہیں. پاکیزگی ہے اور جو غسل کرے تو اچھا ہے اور جو نہ کرے تو اوس پر واجب نہیں ہے۔ الحدیث کہا ابن دقیق العید نے ایسی حدیثوں میں دلیل ہے حکم غسل کی تعلیق پر جمعہ کو جانے کے وقت (یعنی جاتے وقت غسل چاہیئے) اور استدلال لائے ہیں امام مالک اس سے اس بات پر کہ معتبر ہے یہ بات کہ غسل متصل ہو جانے کے ساتھ اور موافقت کی ہے اونکی اوزاعی اور لیث نے اور کہا جمہور نے کہ کافی ہوگا غسل فجر سے اور حجت اون کی حدیث عکرمہ کی ہے *

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم في الصدقات وكان عند عمر فاشتهر باسمه

یہ تحریر لکھی رسول اللہ نے صدقات کے بیان میں اور تھی یہ حضرت عمرؓ کے پاس مشہور ہوئی آپ کے نام سے

وهذا الكتاب لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم كتبه لعمر - وانما اشتهر باسمه لانه قرنه بسيفه فوجده بعد وفاته رضي الله عنه فاشتهر باسمه كما رواه الدارمي واخرجه ابو داؤد والترمذي والحاكم والامام احمد كلهم من طريق

اور اس تحریر کو نہیں لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے لئے۔ اور اون کے نام سے اسوجہ سے مشہور ہوگئی ہے کہ رکھ لیا اسکو اونہوں نے اپنی تلوار میں پس پایا لوگوں نے اسکو آپکی وفات کے بعد پس مشہور ہوگئی آپ کے نام سے جیسا کہ روایت کیا ہے اسکو دارمی نے اور تخریج کی ہے ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم اور امام احمد سب نے سفیان بن حسین کے طریق سے ...

سفیان بن حسین عن الزهری عن سالم عن ابیه قال کتب رسول الله صلی الله علیه وسلم کتاب الصدقة لم یخرج الی عماله حتی قبض فقرنه بسیفه فعمل به ابوبکر حتی قبض ثم عمل به عمر حتی قبض فکان فیه۔

فی خمس من الابل شاة وفی عشر شاتان وفی خمس عشرة ثلاث شیاه وفی عشرین اربع شیاه وفی خمس وعشرین ابنة مخاض الی خمس وثلثین فان زادت واحدة ففیها ابنة لبون الی خمس واربعین فاذا زادت واحدة ففیها حقة الی ستین فاذا زادت واحدة ففیها جذعة الی خمس وسبعین فاذا زادت واحدة ففیها ابنتا لبون الی تسعین فاذا زادت واحدة ففیها حقتان الی عشرین ومائة فان کانت الابل اکثر من ذلك ففی کل خمسین حقة وفی کل اربعین ابنة لبون وفی الغنم فی کل اربعین شاة شاة الی عشرین ومائة فان زادت واحدة فشاتان الی مائتین فان زادت [illegible] علی المائتین ففیها ثلاث [illegible] الی ثلثمائة فان کانت الغنم اکثر من ذلك ففی کل مائة شاة شاة [illegible] لیس فیها شیء حتی تبلغ المائة [illegible]

روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ لکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب الصدقہ نہیں جاری کیا اوسکو اپنے عاملوں کی طرف یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی اور رکھ لیا تھا اسکو اپنی تلوار میں پس عمل کیا اسپر ابوبکرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پھر عمل کیا اوپر حضرت عمرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پس تحریر تھا اوسمیں کہ

پانچ اونٹوں میں زکوۃ کی ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں بنت مخاض پینتیس تک پس اگر زائد ہوجائے اوس سے ایک بھی تو پھر اس میں بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ پس جبکہ زائد ہوجائے ایک بھی تو اوس میں حقہ ہے ساٹھ تک پس جبکہ زائد ہوجائے ایک بھی تو اوس میں جذعہ ہے پچھتر تک پس جبکہ زائد ہوجائے ایک بھی تو اوس میں دو بنت لبون ہیں نوتے تک پس جب زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں دو حقہ ہیں ایک سو بیس تک پس اگر ہوں اونٹ اس سے بھی زائد تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون۔

اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ایک سو بیس تک اگر زائد ہوجاوے ایک بھی تو دو بکریاں دو سو تک پس اگر زائد ہوجاوے دو سو پر ایک بھی تو اوس میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔

پس اگر ہوں بکریاں اس سے بھی زائد تو ہر سو بکریوں میں [illegible] بکری ہے۔ نہیں ہے اون میں کچھ جب تک تعداد [illegible] پوری ہو اور نہ جدا کیا جاوے مال مجتمع اور نہ [illegible] کیا جاوے مال متفرق زکوۃ کے خوف سے اور [illegible] دو شریکوں کا ہو تو رجوع کریں وہ آپس میں برابر [illegible] لیا جاوے [illegible] زکوۃ میں بوڑھا اور نہ عیب دار۔

يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين
متفرق مخافة الصدقة وما
كان من خليطين فانهما يتراجعان
بينهما بالسوية ولا يوخذ في الصدقة
هرمة ولا ذات عيب۔

اعلم ان الكتاب الذي كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كتبه لابي
بكر الصديق رضي الله عنه غير هذا
الكتاب وان كان ابوبكر الصديق
عمل بهذا ايضا فلا يلزم من هذا
اتحادهما فكان هو غيره كما يدل
عليه الروايات وتغاير الفاظهما
كذا قاله الزرقاني في شرح المواهب
ولما استوفيت الكلام في كتاب
ابي بكر الصديق بيان المسائل
المستنبطة من باب الزكوة وغيره
وشرح الالفاظ الغريبة الواردة
في الحديث استغنيت من تكرارها
ههنا۔

جان تو کہ وہ تحریر جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے
لکھی تھی وہ جسکو ہم اوپر لکھ آئے ہیں وہ
اس تحریر سے علیحدہ تھی اگرچہ ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے اسپر بھی عمل کیا ہے پس
نہیں لازم آتا اس سے ایک ہونا دونو
تحریروں کا پس تھی وہ اس سے علیحدہ جیسے کہ
دلالت کرتی ہیں اوس پر روایتیں اور اُن
دونوں کے الفاظ کا فرق اسیطرح بیان کیا
ہے زرقانی نے شرح مواہب میں اور
جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ والی تحریر میں
زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل اور لغات
غریبہ کی شرح میں نے خوب اچھی طرح
بیان کردی ہے تو اس جگہ
اوس کے تکرار کی ضرورت
نہیں سمجھی

❖ ❖ ❖
❖ ❖
❖

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمائر كلب مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمائر کلب کے لیے قطن بن حارثہ کے ہمراہ

مکتوب بعمائر کلب مع قطن

اخرج هشام بن الكلبي قال حدثنا
ابي عن ابراهيم بن سعد بن ابي وقاص
ان قطن بن حارثة وفد مع قوم على
النبي صلى الله عليه وسلم فاسلم
وانشد النبي صلى الله عليه وسلم من قوله

تخریج کی ہے ہشام بن کلبی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم
میرے باپ نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت
کرکے کہ قطن بن حارثہ اپنی قوم کے ہمراہ حاضر ہوئے
رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لائے اور تعریف
کی رسول اللہ کی اپنے قول اشعار سے۔ دیکھا میں نے

الشعـــــــــــر

رأيتك يا خير البرية كلها +
نبتّ نضارا (نضارى) في الارومة من كعب
اغرّ كأن البدر سنّة وجهه
اذا ما بدا للناس في الحلل العصب +
اقمت سبيل الحق بعد اعوجاجها
وداينت الناس في السنابة والجدب +

ثم كتب معه كتابا لعمائر كلب نسخته
هذا الكتاب من محمد لعمائر
كلب واحلافها ومن ظاهره الاسلام
من غيرهم مع قطن بن الحارثة
العليمي باقام الصلوة لوقتها و
ايتاء الزكوة بحقها في شدة عقدها
ووفاء عهدها بمحضر من الشهود
المسلمين منهم دحية بن خليفة
الكلبي وسعد بن عبادة وعبد الله
ابن انيس - عليهم من الهمولة
الراعية البساط الظؤار من كل
خمسين ناقة غير ذات عوار
والحمولة المائرة لهم لاغية و
في الشوى الورى مسنة حامل
او حائل - وفيما سقى الجدول من
العين المعين العشر وفي العثري
شطره بقيمة الامين لا يزاد عليهم
وظيفة ولا يفرق - شهد على ذلك
الله ورسوله وكتب ثابت بن قيس
ابن شماس - تنبیہ - قال الحافظ

آپ کو اے خیر مخلوقات بالکل - جبلت میں نہایت
درجہ پر قبیلہ کعب کی نسل میں -
آپ عزیز تر ہیں کہ روشن کر دیا چاند کے چہرہ کو۔
جبکہ ظاہر ہوئے آپ لوگوں کے سامنے سرداری
لباس میں۔
قائم کیا آپ نے حق کا راستہ بعد اوس کے ٹیڑھا ہو جانیکے
اور پالا آپ نے لوگوں کو ہمت اور قحط سالی میں۔

پھر لکھا رسول اللہ نے اون کے ساتھ فرمان قبائل
کلب کو نسخہ اوسکا یہ ہے کہ یہ فرمان ہے محمدؐ کی جانب
سے قبائل کلب اور اون کے ہم عہدوں اور اون لوگوں
کی طرف جنکو اسلام اون کے ساتھ جمع کر دے قطن
بن حارثہ کی ہمراہ نماز کو اپنی اوقات پر ادا کرنے اور زکوۃ
کو اوس کے حق شرعی کے موافق دینے کی بابت باستواری
عقد و وفاء عہد اور لکھا گیا ہے مسلمان گواہوں کے
روبرو اون میں سے دحیہ کلبی اور سعد بن عبادہ اور عبد اللہ
بن انیس ہیں۔
اون پر زکوۃ فرض ہے اپنے بچوں کے ساتھ چراگاہ
کے چرنے والے اونٹوں میں اور اون اونٹوں میں جن
کے بچے مر جاویں اور وہ دوسرے کے بچوں پر مالوف
کر لئے جاویں ہر پچاس پر ایک ناقہ بے عیب۔ اور اونکی
باربرداری کے اونٹوں میں زکوۃ نہ لیجاوے اور بکریوں
میں دوسالہ بکری خواہ گابھن ہو یا نہو۔ اور اوس زمین میں
جو نہر سے پانی جاوے زکوۃ کا دسواں حصہ ہے اور
بارانی میں اوسکا نصف۔ عادل مبصر کے تخمینہ کے موافق
اس سے زائد اونپر کوئی وظیفہ مقرر نہ کیا جاوے۔
(یہ معاہدہ ہے) جسپر عہد کیا ہے اللہ اور اوسکے رسول نے
اور لکھا ثابت بن قیس بن شماس نے تنبیہ کہا حافظ نے

وقد سماه ابن سعد حارثة بن قطن بدل قطن بن حارثة۔	کہ نام بتایا ہے انکا ابن سعد نے حارثہ بن قطن بجائے قطن بن حارثہ کے۔

غرائب ما فی ھذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

الثبت - الحجة البینة **قصار** - المنتهی - **الارومة** - الاصل **سنة** - ای اضاء - **العصب** هو السید المطاع - **ظارة** - ای جمعه - **همولة** بفتح الهاء المهملة هی الراعیة الماشیة فی المرعی المباح **ابساط** - الناقة التی ترعی ولدها معها - **ظار** - بکسر الظاء المعجمة هی الناقة تألف بولد غیرها **حمولة** هی الحاملة للحوائج - **المائرة** هی الحاملة للمیرة وهی الطعام **طاغیة** - بالطاء المهملة والغین المعجمة ای خارجة عن حساب الزکوة - **الشوی** - بشد الیاء التحتانیة جمع شاة - **الوری** بشد الیاء - السمینة +	**الثبت** - دلیل ظاہر **قصار** سے منتہی - **الارومة** - اصل سنہ - یعنی چمکا - **العصب** اوس کے معنی ہیں وہ سردار جس کی تابعداری کیجاوے **ظارہ** یعنی جمع کیا اوسکو **ھمولۃ** بفتح ہار مہملہ معنی چرنیوالے جانور - حلال وجائز سیر ہیں۔ **ابساط** وہ اونٹنی جس کے بچے اوس کے ساتھ چریں **ظار** - بکسر ظار معجمہ وہ اونٹنی جو مالوف کرلیجاوے دوسرے کے بچہ پر - **حمولۃ** وہ اونٹ جو بار برداری ضروریات کے کام آئیں - **المائرہ** - وہ اونٹ جو غلہ کا بوجھ لے جانے کے کام آویں۔ **طاغیۃ** - طار مہملہ اور غین معجمہ یعنی خارج ہیں حساب زکوۃ سے۔ **الشوی** - یار تحتانیہ مشدد - جمع ہے شاۃ کی بکری - **الوری** - بہ تشدید یار تحتانیہ موٹی۔
اقول یشتمل هذا الکتاب علی مسائل من ابواب الصلوة والزکوة وغیرها واذ قد فصلناها فیما سبق من الکتب اغنانا عن اعادته وتکریره هنا +	**کہتا ہوں** میں کہ شامل ہے یہ فرمان نماز اور زکوۃ وغیرہ کے مسائل پر - اور چونکہ ان کا ہم نے اس سے اول کے فرمانوں میں ذکر کر دیا ہے تو ضرورت نہیں سمجھی اوس کے مکرر ذکر کی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن مرة الجهني ولقومه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن مرہ جہنی اور اون کی قوم کے لئے

عن عمرو بن مرة الجهني قال خرجنا
حجاجا في الجاهلية في جماعة من
قومي فرأيت في المنام وانا بمكة
نورا ساطعا من الكعبة حتى اضاء لي
جبل يثرب واشعر جهينة وسمعت
صوتا في النور وهو يقول انقشعت
الظلماء وسطع الضياء وبعث خاتم الانبياء
ثم اضاء لي اضاءة اخرى حتى نظرت الى
قصور الحيرة وابيض المدائن وسمعت
صوتا في النور وهو يقول ظهر الاسلام
وكسرت الاصنام ووصلت الارحام
فانتبهت فزعا فقلت لقومي ليحدثن في
هذا الحي من قريش حدثا واخبرتهم بما
رأيت فلما انتهيت الى بلادنا جاء
الخبر ان رجلا يقال له احمد قد
بعث فخرجت حتى اتيته واخبرته
بما رأيت فقال يا عمرو بن مرة
انا النبي المرسل الى العباد كافة
ادعوهم الى الاسلام وامرهم بحقن
الدماء وصلة الارحام وعبادة
الله وحده ورفض الاصنام وبحج
البيت وصيام شهر رمضان شهر
من اثني عشر شهرا فمن اجاب فله
الجنة ومن عصى فله النار فآمن عمرو

روایت ہے عمرو بن مرہ جہنی سے کہا کہ نکلے ہم جاہلیت
کے زمانہ میں اپنی قوم کے ایک گروہ کے ساتھ بہ نیت
حج۔ پس میں نے خواب میں دیکھا اور میں مکہ میں تھا کہ
ایک نور بلند ہوا کعبہ سے یہانتک کہ روشن ہوگئے میرے
لئے مدینہ کے پہاڑ اور جہینہ کا اشعر (پہاڑ کا نام ہے)
اور سنا مینے ایک آواز اوس نور میں سے کہ کہتا تھا
جاتی رہی اندھیری اور چمکی روشنی اور مبعوث ہوئے
خاتم الانبیاء۔ پھر روشنی ہوئی میرے لئے دوسری مرتبہ
یہانتک کہ دیکھا مینے حیرہ کے محلوں اور مدائن کے قصر ابیض
کی طرف اور سنا مینے ایک آواز نور میں سے جو کہتا تھا کہ ظاہر
ہوگیا اسلام اور ٹوٹ گئے بت اور صلہ رحمی ہونے لگی پس جاگا
میں گھبرا کر اور مینے اپنی قوم سے کہا کہ ضرور اس قبیلہ قریش
میں کوئی نئی بات ہوگی اور خبر دی مینے انکو اپنے خواب
کی پس جب ہم اپنے شہر واپس پہونچے تو خبر آئی کہ ایک آدمی
جسکا نام احمد ہے مبعوث ہوا ہے۔ پس نکلا میں حتی کہ حاضر
ہوا آپکی خدمت میں اور اپنے خواب سے آپکو مطلع کیا فرمایا آپنے
کہ اے عمرو بن مرہ میں نبی ہوں بھیجا گیا ہوں تمام مخلوق کیطرف
بلاتا ہوں اونکو اسلام کیطرف اور حکم کرتا ہوں میں اونکو خون ناحق
سے رکنے کا اور صلہ رحمی اور ایک اللہ کی عبادت کرنے
اور بتوں سے چھوڑنے اور حج کرنے اور بارہ ماہ میں سے
رمضان کے ایک مہینہ کے روزہ رکھنے کا۔ پس جس
شخص نے قبول کیا تو اوس کے لیئے جنت ہے اور
جس نے نافرمانی کی اوس کے لئے دوزخ ہے پس
ایمان لے آئے عمرو امن میں رکھیگا اللہ جہنم کی گرمی سے

ھذا ما کتبہ صلعم لعمرو بن مرۃ الجہنی ولقومہ

بو منك الله من حر جهنم فقلت اشهد
ان لا اله الا الله و انك رسول الله
آمنت بكل ما بعثت به من حلال
وحرام ثم انشدته ابياتا قلتها حين
سمعت به وكان لنا صنم وكان ابي
سادنه فكسرته ثم لحقت بالنبي صلعم
وانا اقول -

اشعار

شهدت بان الله حق وانني
لآلهة الاحجار لا شك تارك
وشمرت عن ساقي الازار مهاجرا
اجوب اليك الوعث بعد الدكادك
لاصحب خير الناس نفسا و والدا
رسول مليك الناس فوق الحبائك

قال النبي صلى الله عليه وسلم مرحبا
بك يا عمرو فقلت بابي انت وامي
ابعث بي الى قومي لعل الله ان يمن
بي عليهم كما من بك علي قال فبعثني
فقال عليك بالرفق والقول السديد
ولا تكن فظا ولا متكبرا ولا حسودا
فاتيت قومي فقلت يا بني رفاعة بل
يا معشر جهينة اني رسول رسول الله صلى
الله عليه وسلم اليكم ادعوكم الى الاسلام
وآمركم بحقن الدماء وصلة الرحم و
عبادة الله وحده ورفض الاصنام
وبحج البيت وصيام شهر رمضان من
اثني عشر شهرا فمن اجاب فله الجنة

پس میں نے کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں ہے کوئی
معبود مگر اللہ اور آپ اللہ کے رسول ہیں ایمان لایا میں
تمام اون حلال و حرام کے احکام پر جو آپ لائے ہیں
پھر پڑھے میں نے وہ شعر جو میں نے آپ کی خبر سُنکر کہے
تھے۔ اور ہمارا ایک بت تھا جس کا متولی میرا باپ
تھا پس توڑ ڈالا میں نے اوسے پھر آگیا میں رسول اللہ
کی خدمت میں اور میں کہہ رہا تھا

شعر

گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ حق ہے اور میں
پتھروں کے معبودوں کو ضرور چھوڑ دوں گا
اور مضبوط ارادہ کر لیا میں نے ہجرت کا۔
قطع کر رہا ہوں میں طرف تیرے مصائب سفر کو بعد ریتلے
ٹیلوں کے۔ تاکہ ساتھی بنوں میں اوسکا جو بہتر ہے لوگوں سے
بالذات و بالنسب۔ جو رسول ہے اللہ کا آسمانوں پر۔

فرمایا رسول اللہ صلعم نے مرحبا یا عمرو۔ میں نے عرض
کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے میری قوم کی
طرف بھیجیے۔ شاید اللہ اونپر میری وجہ سے احسان
کرے جیسے کہ مجھپر آپکی وجہ سے احسان کیا۔ کہا عمرو
نے پس بھیجا مجھے آپ نے اور فرمایا نرمی کر اور نرم
باتیں کر اور مت ہو سخت اور نہ متکبر اور نہ حاسد پس آیا
میں اپنی قوم کے پاس اور کہا میں نے اے بنی رفاعہ بلکہ
اے معشر جہینہ میں رسول اللہ کا قاصد ہوں تمہاری
طرف بلاتا ہوں میں تم کو اسلام کی طرف اور حکم کرتا
ہوں تم کو خون ناحق سے رکنے کا۔ اور صلہ رحمی اور
ایک اللہ کی عبادت اور بتوں کے چھوڑنے اور کعبہ کا
حج کرنے اور بارہ مہینوں میں سے رمضان کے روزہ
رکھنے کا پس جسنے قبول کیا اوسکے لیے جنت ہے

ومن عصى فله النار - يا معشر جهينة
ان الله جعلكم خيار من انتم منه و
بغض اليكم في جاهليتكم ما حبب الى
غيركم من العرب فانهم كانوا يجمعون
بين الاختين والغزاة في الشهر
الحرام ويخلف الرجل على امرأة
ابيه فاجيبوا هذا النبي المرسل
من بني لوئ بن غالب تنالوا شرف
الدنيا وكرامة الآخرة فما جاءني
الا رجل فقال يا عمرو بن مرة
امرّ الله عيشك اتامرنا برفض الهتنا
وان نفرق جمعنا وان نخالف دين
اباتنا الشم العلى الى ما يدعونا
اليه هذا القرشي من اهل تهامة
لا حبا ولا كرامة ثم انشأ الخبيث
يقول - شعر

ان ابن مرة قد اتى بمقالة
ليست مقالة من يريد صلاحا
انى لاحسب قوله و فعاله
يوما وان طال الزمان ذباحا
ليسفه الاشياخ ممن قد مضى
من رام ذلك لا اصاب فلاحا

قال عمرو الكاذب مني ومنك
امرّ الله عيشه وابكم لسانه واكمه
اسنانه قال فوالله ما مات حتى
سقط فوه وعمي وخرف وكان لا يجد
طعم الطعام فخرج عمرو ومن اسلم

اور جس نے نافرمانی کی اوس کے لیئے دوزخ ہے۔
اے معشر جہینہ تحقیق اللہ نے کیا ہے تمکو بہتر اون میں
جنمیں سے تم ہو اور مبغوض کیا طرف تمہارے تمہاری جاہلیت
کے زمانہ میں ہی۔ اوس چیز کو جو محبوب ہے تمہارے سوا
اور عربوں کے لیئے کیونکہ وہ نکاح میں جمع کرتے ہیں دو
بہنوں کو اور لڑتے ہیں شہر حرام میں اور شادی کر لیتا ہے
مرد اپنے باپ کی بیوی سے پس قبول کرو حکم اس
نبی مرسل کا جو بنی لوئ بن غالب میں کا ہے پاؤگے
تم بزرگی دنیا کی اور کرامت آخرت کی پس نہیں آیا
میرے پاس مگر ایک آدمی پس کہا کہ اے عمرو بن مرہ
تلخ کرے اللہ تیری زندگی کو کیا حکم کرتا ہے تو ہمکو ہمارے
معبودوں کے چھوڑنے کا اور یہ کہ علحدہ ہو جائیں ہم
جماعت سے اور چھوڑیں اپنے باپ دادا کا دین جو
بلند و برتر ہے (اور آویں) طرف اوس دین کے جس
کی طرف اہل تہامہ کا یہ قرشی بلاتا ہے۔ نہ پسندیدہ ہو وہ
اور نہ بزرگی ہو اوسے پھر خبیث یہ شعر پڑھنے لگا کہ
ابن مرہ ایسی بات لیکر آیا جو اصلاح چاہنے والے کی سی
بات نہیں ہے میں اوس کے قول و فعل کو گمان کرتا ہوں
کہ ایکدن مغلوب ہوگا اگرچہ ایک عرصہ کے بعد ہو تاکہ
بیوقوف کردے اون بزرگوں کو جو پہلے گذر گئے ہیں
جو شخص کہ اس کی اطاعت کریگا نہیں پہونچیگا فلاح کو۔
کہا عمرو نے جو شخص جھوٹا ہو خواہ ہماری جانب کا یا
تیری جانب کا تو تلخ کرے اسد اوس کی زندگی اور
گونگی کرے اوس کی زبان اور گرا دے اوس کے
دانت کہا پس قسم اسد کی نہیں مرا وہ حتی کہ گر گئے
اوس کے سارے دانت اور اندھا ہو گیا سٹھیا
گیا تہا اور کھانیکا مزہ نہیں معلوم کر سکتا تہا پس نکلا عمرو

من قومه حتی اتوا النبی صلی الله علیه وسلم فحیاهم ورحب بهم وکتب لهم کتابا هذه نسخته ۔

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ هذا کتاب من الله العزیز علی لسان رسوله بحق صادق وکتاب ناطق مع عمرو ابن مرة لجهینة بن زید ۔ ان لکم بطون الارض وسهولها وتلاع الاودیة وظهورها علی ان ترعوا نباتها وتشربوا ماءها علی ان تودوا الخمس وفی التیعة والصریمة شاتان اذا اجتمعتا فان تفرقتا فشاة شاة لیس علی اهل المثیرة صدقة ولا علی الوارد ة لبقة والله شهید علی ما بیننا ومن حضر من المسلمین کتاب قیس بن شماس ۔

اورده فی کنز العمال وقال اخرجه الرویانی وابن عساکر فی تاریخه ۔

اون لوگوں کو ساتھ لیکر جو اوس کی قوم میں سے اسلام لائے یہانتک کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس مرحبا کہا آپنے اونکو اور لکھا اونکے لیئے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ بزرگ کی جانب سے اوس کے رسول کی زبان پر محکم کیا گیا حق صادق اور کتاب ناطق کے ساتھہ عمرو بن مرہ کے ساتھ جہینہ بن زید کے لئے تمہارے لیئے پست اور نشیب کی زمینیں ہیں اور ٹیلہ جنگلوں کے اور بلند زمین کہ چراؤ تم اپنے جانوروں کو اوسکا گہانس اور پیو تم اوسکا پانی اس شرط پر کہ ادا کرو تم زکوۃ اور پنجگانہ نماز پڑہو ۔ اور پانچ اونٹوں اور چالیس بکریوں میں اور اسیطرح ایکسو ایکیس سے لیکر دوسو بکریوں تک دو بکریاں ہیں جبکہ جمع ہوں ایک شخص کے پاس پس اگر جدا جدا کر لیجاویں تو ایک ایک بکری ہے کہیتی کے جانوروں پر زکوۃ نہیں ہے ۔ اور نہ گہر کے پلے ہوئے جانوروں کو زکوۃ کے جانوروں میں ملایا جائے اور اللہ اور مسلمان جو موجود تھے گواہ ہیں ہمارے تمہارے درمیان کے معاہدہ پر ۔ یہ تحریر ہے قیس بن شماس کی ۔ بیان کیا ہے اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی رویانی اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ۔

الغرائب منه

اشعر ۔ هو اسم جبل ۔ انقشعت یقال تقشع السحاب ای تصدع واقلع وکذا انقشع وقشعته الریح ۔ سحقت یقال سحق له دمه اذا امنه من قتله ۔ سادن سادنة الکعبة خدمها ومن تولی امرها وفتح

اشعر ایک پہاڑ کا نام ہے انقشعت بولا جاتا ہے تقشع السحاب یعنی ابر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور اکھڑ گیا اور اسیطرح انقشع اور قشعته الریح ۔ سحقن بولا جاتا ہے حقن له دمه جبکہ نہ کرے کسی کو کسی کے قتل سے ۔ سادن سادنة الکعبة ۔ خدام اوس کے ۔ اور جو شخص کہ والی ہو اوس کے امر اور اوسکا دروازہ کہولنے

بابها واغلاقه سدانة فهو سادن جمعه سدنة - **اجوب** من الجوب وهو القطع - **الوعث** الرمل ويشتد المشي فيه ومنه وعثاء السفر اى شدته ومشقته - **دكادك** - واحده دكدك يقال سهلٌ ودكدكٌ هي ماتلبد من الرمل بالارض ولم تنفع كثيرا - **حبائك** جمع حبيكة يعني الطريق يعني بها السموٰت لان فيها طرق النجوم كذا فسر هذا فى مجمع البحار - **الشم** - من الشمم وهو ارتفاع قصبة الانف واشراف الارنبة كناية عن الرفعة والشرف - **ذباحا** - يقال ذبح اذا طأطأ راسه كناية عن الخفض والذل - **تلاع** هي مسائل الماء من علو الى سفل جمع تلعة وقيل من الاضداد يقع على ما انحدر من الارض واشرف منها - **التبيعة** - هي اسم لادنى ما تجب فيه الزكوٰة من الحيوان كالخمس من الابل والاربعين من الغنم - **الصريمة** - مصغر الصرمة هو القطيع من الابل والغنم قيل من العشرين الى الثلثين والاربعين والمراد هنا من الغنم مائة واحد وعشرون شاة الى المائتين - **الشيرة**

اور بند کرنے کا پس وہ سادن ہے اور اوس کی جمع سدنۃ۔ **اجوب** مشتق ہے جوب بمعنی قطع سے **الوعث** ریت اور سخت ہوتا ہے چلنا اوس میں اور اسی سے ہے وعثار السفر یعنی سفر کی شدت اور مشقت۔

دکادک اسکا واحد دکدک ہے بولا جاتا ہے سہلٌ ودکدکٌ وہ ریتہ جو برابر ہو زمین سے اور بہت اونچا نہ ہو۔

حبائک جمع ہے حبیکہ کی راستہ۔ مراد شاعر کی اس جگہ آسمان ہے کیونکہ اوس میں راستہ ہوتے ہیں تاروں کے۔ اسیطرح تفسیر کی ہے اس مصرعہ کی مجمع البحار میں **الشم** مشتق ہے شمم سے جس کے معنی ناک کی ڈنڈی کے اونچا ہونے کے ہیں اور اس سے کنایہ ہے رفعت اور بزرگی سے۔

ذباحا بولا جاتا ہے ذبح جبکہ جھکائے اپنا سر کنایہ ہی پستی اور ذلت سے۔ **تلاع** پانی بہنے کی جگہ بلندی سے پستی کی طرف جمع ہے تلعۃ کی اور بعض نے کہا کہ یہ لغات اضداد سے ہے اطلاق کیا جاتا ہے پست زمین پر بھی اور بلند زمین پر بھی۔ **التبیعۃ** ادنی وہ نصاب جس پر زکوۃ آتی ہے جیسے کہ اونٹ میں پانچ اور بکریوں میں چالیس۔

الصریمۃ تصغیر ہے صرمہ کی۔ اونٹ اور بکریوں کا گلہ کہا گیا ہے کہ وہ بیس سے لیکر تیس اور چالیس تک ہے اور مراد یہاں بکریوں سے ایکسو اکیس سے لیکر دوسو تک ہیں۔

الشیرۃ کھیتی کے بیل۔

الوراۃ مشتق ہے ورود علی الماء سے مراد

بقر الحرث ـ الوارِدة من الورود علی الماء اراد بها ما یحبس فی البیت من المواشی فلا تکون سائمة ـ لبقة اللبق الخلط یعنی لا یخلط الوارِدة بالسائمة فی الزکوٰة ـ

وہ جانور جو گھر کے جاویں اور جنگل کے چرنیوالے نہ ہوں۔
لبقۃ لبق کے معنی ملانے کے ہیں یعنی نہ ملائے جاویں گھر کے پلے ہوئے جانور زکوٰۃ کے جانوروں کے ساتھہ۔

هذا عهد بين المهاجرين والانصار وادع فيه يهود وعاهدهم واقرهم علی دينهم وشرط واشترط لهم

یہ معاہدہ ہے آپس میں درمیان مہاجرین وانصار کے اور درمیان یہود کے اِس امر پر کہ وہ اپنے دین پر قائم رہیں چند شرطیں کیں

بسم الله الرحمن الرحیم ـ هذا کتاب من محمد النبی صلی الله علیه وسلم بین المؤمنین والمسلمین من قریش ویثرب ومن تبعهم فلحق بهم وجاهد معهم انهم امة واحدة من دون الناس ـ المهاجرون من قریش علی ربعتهم یتعاقلون بینهم وهم یفدون عانیهم بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو عوف علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طائفة تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو ساعدة علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طائفة منهم تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو الحرث علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طائفة تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو جشم علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے آپس میں درمیان مومنوں اور مسلمانوں کے اور قریش مکہ اور اہل مدینہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے اون کی پیروی کرلی ہے اور اونمیں ملگئے ہیں اور اون کے ساتھہ ملکر جہاد کیا ہے اِس اقرار پر کہ یہ سب ایک گروہ ہیں اور لوگوں کے مقابلہ میں ـ قریش کے مہاجر اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور اپنے قیدیوں کا فدیہ دیں ایسے مال سے جو ساتھہ بھلائی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے اور بنو عوف اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپس میں بدستور سابق دیتوں کے رکھیں اور ہر گروہ انکا اپنے قیدیوں کا فدیہ دے ایسے مال سے جو ساتھہ بھلائی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے ـ اور بنو ساعدہ اپنی اصلی حالت پر رہیں دیتوں کا معاملہ بدستور سابق رکھیں اور اونکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ بھلائی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو حارث اپنی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور اونکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو جشم اپنی

وکل طائفة منهم تفدی عانیها
بالمعروف والقسط بین المؤمنین
وبنو عمرو بن عوف علی ربعتهم
یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل
طائفة تفدی عانیها بالمعروف
والقسط بین المؤمنین وبنو النبیت
علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی
وکل طائفة تفدی عانیها بالمعروف
والقسط بین المؤمنات وبنو الاوس
علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی
وکل طائفة تفدی عانیها بالمعروف
والقسط بین المؤمنین وان المؤمنین
لا یترکون مفرحا بینهم ان یعطوه
بالمعروف فی فداء او عقل وان
یخالف مؤمن مولی مؤمن دونه وان
المؤمنین المتقین علی من بغی
منهم او ابتغی دسیعة ظلم او اثم
او عدوان او فساد بین المؤمنین و
ان ایدیهم علیه جمیعا ولو کان
ولد احدهم ولا یقتل مؤمن مؤمنا
فی کافر ولا ینصر کافر علی مؤمن وان
ذمة الله واحدة یجیر علیهم ادناهم
وان المؤمنین بعضهم موالی بعض
دون الناس وانه من تبعنا من یهود
فان له النصر والاسوة غیر مظلومین
ولا متناصر علیهم وان سلم المؤمنین
واحدة لا یسالم مؤمن دون مؤمن

اصلی حالت پر رہیں کہ معاملہ دیتوں کا بدستور سابق آپسمیں
رکہیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور انصاف
بین المومنین کے ساتہہ ادا کرے اور بنو عمرو بن عوف اپنی اصلی
حالت پر رہیں معاملات دیت بدستور سابق آپسمیں رکہیں اور ہر گروہ
اونکا اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے
ساتہہ ادا کرے اور بنو نبیت اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتونکا
معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکہیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا
فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتہہ ادا کرے اور بنو
اوس اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتونکا معاملہ آپسمیں بدستور
سابق رکہیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور
انصاف بین المومنین کے ساتہہ ادا کرے اور اس امر پر کہ
مسلمان نہ چہوڑیں آپسمیں کسیکو مصیبت زدہ بلکہ دیں اوسکو
کچہہ مال خیر خواہی کے ساتہہ فدیہ دینے میں یا دیت دینے میں
اور کوئی مسلمان کے غلام آزاد کیے ہوئے کی مخالفت نہ کرے
اوسکو حقیر جانکر اور اس بات پر کہ مسلمان پرہیزگار مدد کریں اوس
شخص کی جو کسی نے بغاوت کی ہو یا طلب کیا ہو مال ظلم سے
یا گناہ یا فساد کی رو سے درمیان مومنین کے اور اس امر پر کہ
اون سب کی مدد کا ہاتہہ اوسپر ہوگا اگرچہ وہ ظالم انہیں سے کسی کی
اولاد ہو۔ اور اس امر پر کہ نہ قتل کرے مومن مومن کو بعوض کافر کے
اور نہ مدد کرے کافر کی مومن کے مقابلہ میں اور اس امر پر کہ ذمہ
اللہ کا ایک ہی پناہ دیجاوے اونپر ادنے اونکی کو۔ اور اس امر
پر کہ مسلمان آپسمیں ایک دوسرے کے دوست ہیں دوسروں کے
مقابلہ میں۔ اور اس امر پر کہ جو شخص کہ یہود میں سے ہماری پیروی کرے
تو اوسکے لئے ہماری جانب سے مدد ہے اور غمخواری ایسی حالت میں کہ
نہ ظلم کیا جاویگا اور نہ اونپر کسیکو مدد دیجاویگی اور اس امر پر کہ
مصالحت مومنین کی ایک ہے نہ صلح کرے کوئی مومن بغیر مشورہ
دوسرے مومن کے جہاد فی سبیل اللہ میں مگر ایسے امر پر جو

فی قتال فی سبیل اللہ الا علی سواء
وعدل بینہم وان کل غازیۃ غزت
معنا تعقب بعضہا بعضا وان المؤمنین
یبیء بعضہم علی بعض بمانال دماءہم
فی سبیل اللہ وان المؤمنین المتقین
علی احسن ھدی واقومہ وانہ لا
یجیر مشرک مالا لقریش ولا نفسا
ولا یحول دونہ علی مؤمن وانہ من
اعتبط مومنا قتلا عن بیّنۃ فانہ قود
بہ الا ان یرضی ولی المقتول وان المؤمنین
علیہ کافۃ ولا یحل لہم الا قیام علیہ
وانہ لا یحل لمؤمن اقر بما فی ھذہ
الصحیفۃ وآمن باللہ والیوم الآخر
ان ینصر محدثا ولا یؤویہ وانہ من
نصرہ او آواہ فان علیہ لعنۃ اللہ و
غضبہ یوم القیمۃ لا یؤخذ منہ
صرف ولا عدل وانکم مہما اختلفتم
فیہ من شیء فان مردہ الی اللہ و
الی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وان الیہود ینفقون مع
المؤمنین ماداموا محاربین وان
یہود بنی عوف امۃ مع المؤمنین
للیہود دینہم وللمسلمین دینہم و
موالیہم وانفسہم الا من ظلم واثم
فانہ لا یوتغ الا نفسہ واہل بیتہ
وان لیہود بنی النجار مثل ما لیہود
بنی عوف وان لیہود بنی الحرث مثل

برابری اور عدل کیساتھ ہو مسلمانوں میں اور جو جماعت ایک بار
لڑ چکے ہمارے ساتھ تو دوسری جماعت بھیجی جاوے (یعنی نوبت
بہ نوبت جماعتیں مسلمانوں کی جہاد کیلئے جاتی رہیں) اور اس امر پر کہ
مسلمان آپس میں چشم پوشی کریں اس چیز پر کہ جو اونکو مصیبت پہونچی
اللہ کے راستہ میں۔ اور اس امر پر کہ متقی مومن اچھی سیرت اور مستقیم
خصلت پر رہیں اور نہ پناہ دے کوئی مشرک قریش کے مال اور
جان کو اور نہ حائل ہو مومن کے مقابلہ میں اور جو شخص کہ مار ڈالے
کسی مومن کو جسکا ثبوت گواہوں سے ہو جائے تو اوسکا قصاص
لیا جاوے مگر کہ راضی ہو جائیں مقتول کے رشتہ دار اور مسلمان
سب کے سب اس عہد پر ثابت رہیں نہیں جائز ہے اونکو مگر پابندی
اس عہد کی اور اس بات پر کہ نہیں جائز ہے مسلمان کو جو اقرار
کرے اون باتوں کا جو اس صحیفہ میں ہیں اور ایمان لائے
اللہ اور یوم قیامت پر کہ مدد کرے مدعی کی اور پناہ دے
اوسکو اور تحقیق جو مدد کریگا بدعتی کی یا پناہ دے گا تو اوسپر
لعنت ہے اللہ کی اور غضب اوسکا ہے قیامت کے دن نہ
قبول کیا جاویگا اوس سے فدیہ اور نہ توبہ اور جب تم اختلاف
کرو کسی امر میں تو رجوع کرو اوسکو اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف اور اس امر پر کہ یہود مسلمانوں کے برابر مالی
عرفہ دیں جبتک کہ وہ لڑتے رہیں اور اس امر پر کہ یہود بنی
عوف مسلمانوں کی ایک گروہ شمار کیے جاوینگے یہود اپنے دین پر
رہیں اور مسلمان اپنے دین پر خود اور اونکے موالی مگر جو زیادتی
کرے یا گناہ کرے پس وہ نہیں ہلاک کریگا مگر اپنی جان کو اور
اپنے اہل بیت کو اور بنی نجار کے یہود کے ساتھ وہی
معاملہ ہے جو یہود بنی عوف کے ساتھ ہے اور یہود بنی
حارث کے لیئے بھی وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لئے ہے اور یہود بنی ساعدہ کے لیئے وہی معاہدہ ہے
جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود بنی جشم کے لئے

ما ليهود بني العوف وان ليهود بني
ساعدة مثل ما ليهود بني عوف
وان ليهود بني جشم مثل ما ليهود
بني عوف وان ليهود بني الاوس
مثل ما ليهود بني عوف وان
ليهود بني ثعلبة مثل ما ليهود
بني عوف الا من ظلم واثم فانه
لا يوتغ الا نفسه واهل بيته و
ان جفنة بطن من ثعلبة كانفسهم
وان لبني الشطنة مثل ما ليهود
بني عوف وان البر دون الاثم وان
موالي ثعلبة كانفسهم وان بطانة
يهود كانفسهم وانه لا يخرج منهم
احد الا باذن محمد صلى الله عليه
وسلم وانه لا ينحجز على ثار جرح و
انه من فتك فبنفسه فتك واهل
بيته الا من ظلم وان الله على ابر هذا
وان على اليهود نفقتهم وعلى المسلمين
نفقتهم وان بينهم النصر على من حارب
اهل هذه الصحيفة وان بينهم
النصح والنصيحة والبر دون الاثم
وانه لم يأثم امرأ بحليفه وان النصر
للمظلوم وان اليهود ينفقون مع
المؤمنين ما داموا محاربين وان
يثرب حرام جوفها لاهل هذه الصحيفة
وان الجار كالنفس غير مضار ولا اثم
وانه لا تجار حرمة الا باذن اهلها وانه

وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود
بنی اوس کے لئے وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لئے ہے اور یہود بنی ثعلبہ کے لئے وہی عہد ہے جو یہود
بنی عوف کے لئے ہے مگر جو ظلم کرے یا گناہ کرے پس وہ
نہیں ہلاک کرے گا مگر اپنی جان کو اور اپنی اہل بیت کو اور
تحقیق قبیلہ جفنہ ثعلبہ کے قبائل میں شمار کیا جائے۔
اور بنی شطنہ کے لئے وہ معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف
کے لئے ہے نیکوکاری بدکاری کے حکم میں نہیں
رکھی جاوے گی اور قبیلہ ثعلبہ کے موالی مثل ثعلبہ
کے شمار ہونگی اور حلیف یہود کے مثل یہود کے
شمار کئے جاوینگے اور نہیں نکلے گا ان میں سے
کوئی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اور نہ وہ
حائل آئیں گے کسی زخم کے قصاص پر اور جو شخص
کہ بدعہدی کرے گا پس اوس نے اپنے نفس کے
ساتھ بدعہدی کی مگر مظلوم۔ اور اللہ مددگار اس نامہ
کے پورا کرنے والے کا ہے اور یہود پر نفقہ اونکا ہے
اور مسلمانوں پر نفقہ اونکا ہے اور اس میں اون کو
مدد دینا ہوگی اوس شخص کے مقابلہ جو اس صحیفہ کے
معاہدین سے لڑے اور آپس میں بھلائی اور خیر خواہی کریں
اور نیکی کو گناہ کے برابر نہ سمجھیں اور مرد گنہگار نہ سمجھا
جائے اپنے حلیف کی بدکاری سے اور مظلوم کی مدد
کی جائے اور یہود مالی صرفہ دیں مسلمانوں کے ساتھ
جب تک کہ وہ لڑیں اور وسط یثرب حرم ہے اس
صحیفہ والوں کے لئے اور پڑوسی مثل اپنے سمجھا جائے
نہ ضرر دیا جائے اور نہ گنہگار سمجھا جائے۔ اور نہ پناہ
دیجاوے کسی کے آبرو کو مگر اوس کے اہل کے اذن
سے اور اس بات پر کہ جب ہو کوئی حادثہ اس صحیفہ کے

ما كان بين اهل هذه الصحيفة من
حدث او اشتجار يخاف فساده فان
مرده الى الله عزوجل والى محمد
رسول الله صلے الله عليه وسلم و
ان الله علے اتقے ما فی هذه الصحيفة
وابره وانه لا تجار قريش ولا من نصرها
وان بينهم النصر علے من دهم يثرب و
اذا دعوا الى صلح يصالحونه ويلبسونه
فانهم يصالحونه ويلبسونه وانهم اذا
دعوا الى مثل ذلك فانه لهم علے
المؤمنين الا من حارب فی الدين
علے كل اناس حصتهم من جانبهم
الذی قبلهم وان يهود الاوس
مواليهم وانفسهم علی مثل
ما لاهل هذه الصحيفة مع البر
المحض من اهل هذه الصحيفة
وان البر دون الاثم لا يكسب
كاسب الا علے نفسه وان الله علے
اصدق ما فی هذه الصحيفة و
ابره وانه لا يحول هذا الكتاب
دون ظالم او اثم وانه من
خرج امن ومن قعد امن بالمدينة
الا من ظلم او اثم وان الله جار
لمن بر واتقی ومحمد رسول الله
صلے الله عليه وسلم +

معاہدین میں یا کوئی اختلاف ہو جس میں فساد کا اندیشہ
ہو پس رجوع کیا جاوے اوسکا طرف اللہ عزوجل
اور محمد رسول اللہ صلعم کے اور اللہ تعالیٰ رضامند ہی
اوس شخص سے جو پورا کرنے والا ہے اس صحیفہ کا اور
نہ پناہ دیے جاویں قریش اور نہ اونکے مددگار اور
آپس میں مدد کریں مقابلہ میں اوس شخص کے جو حملہ کرے
یثرب پر، جبکہ وہ بلائے جائیں طرف کسی صلح کے کہ مصالحت
کریں اور مل لیں تو چاہیے کہ صلح کریں اور مل لیں، اور جب
وہ صلح وغیرہ کی طرف بلائے جائیں تو مسلمانوں پر
اون کی مددگاری ہے مگر جو شخص کہ دین میں لڑے
اور ہر آدمی پر حصہ رسد واجب ہے اپنے
گنہگار اور اسیر کا حساب جو اون میں سے ہے اور
یہود اوس موالی اور خود اوسی معاہدہ پر ہیں جو اس
صحیفہ والوں سے کیا گیا ہے پوری وفاداری کے
ساتھ اس صحیفہ والوں سے اور نیکوکاری مثل
بدکاری کے شمار نہیں کی جاوے گی۔
نہیں گناہ کمائے گا کوئی مگر اپنی جان پر اور اللہ تعالیٰ
خوش ہے اس صحیفہ میں سچے رہنے والے سے
اور یہ کتاب حائل نہیں ہوگی ظالم اور گنہگار کے
لئے اور جو شخص کہ مدینہ سے جائے یا وہاں
آئے امن میں ہے مگر ظالم یا گنہگار۔
اور تحقیق اللہ پناہ دینے والا ہے اوس شخص
کا جو شخص کہ وفاداری کرے اور پرہیزگار رہے
اور محمد رسول اللہ بھی۔

غرائب ما فی ہذا الکتاب

وہ لغات جو اِس فرمان میں آتے ہیں

ربعہم - ویروی - علیٰ رباعتہم من ربع
ای ثبت ورباعۃ الرجل وربعتہ شانہ
وحالہ التی ھو رابع ای ثابت
علیہا فالمراد انہم علیٰ امرہم
الذی کانوا علیہ من قبل **یتعاقلون**
العقل الدیۃ واصلہ ان من یقتل
یجمع الدیۃ من الاہل فیعقلہا بفناء
اولیاء المقتول ای یشدہا فی عقلہا
لیصلہا الیہم ویقبضوہا منہ یقال
عقل البعیر عقلا والعاقلۃ العصبۃ
والاقارب من قبل الاب الذین
یاتون دیۃ قتیل - **المعاقل**
جمع معقلۃ وھی الدیۃ یقال بنو
فلان علیٰ معاقلہم التی کانوا علیہا
والمراد یکونون علیٰ ما کانوا علیہ
من قبل فی اخذ الدیات واعطاءہا
عانیہم - العانی ھو الاسیر وکل
من ذل واستکان وخضع فقد عنی
یعنی ومنہ حدیث فک العانۃ وفکہ
تخلیصہ بفداء ونحوہ من ایدی الکفار
قولہ بالقسط - ای بالعدل
فالعطف تفسیری - **قولہ مخرجا**
قیل ھو القتیل یوجد بفلاۃ
ولا یکون قریبا من قریۃ فانہ یودی

ربعہم - اور ایک روایت ہے علیٰ رباعتہم مشتق ربع سے
یعنی ثابت رہے۔ اور رباعۃ الرجل اور ربعۃ الرجل۔ اوسکا
حال اور اوس کی شان۔ التی ھو رابع یعنی جسپر وہ
ثابت ہے۔ پس مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اِس امر پر
رہیں جسپر تھے اِس سے اول۔ **یتعاقلون**۔ عقل
بمعنی دیت۔ اور اصل معنی یہ ہیں کہ جو شخص کہ مار ڈالا جائے
تو جمع کی جاتی ہے دیت اوس کے اہل سے۔ پس
دیت دیجاتی ہے اوس اولیاء مقتول کو یعنی باندھا
جاتا ہے اوسکو تاکہ پہونچا دیا جاوے اون کی طرف
اور ادا کریں وہ دیت اوس سے بولا جاتا ہے عقل البعیر
عقلا۔ اور عاقلہ کے معنی ہیں عصبہ اور رشتہ دار باپ
کی جانب سے جو دیتے ہیں دیت قتیل کی **المعاقل**
جمع معقلۃ کی جس کے معنی دیت کے ہیں بولا جاتا ہے
بنو فلان علیٰ معاقلہم التی کانوا علیہا۔ اور مراد اس سے
یہ ہے کہ رہیں وہ اوسی حالت پر جسپر تھے اِس سے
اول۔ دیتیں لینے اور اوس کے دینے میں
عانیہم۔ عانی یعنی قیدی۔ اور ہر وہ شخص جو ذلیل ہو
اور عاجز ہو پس بولا جاتا ہے معنے یعنی۔ اور اسی سے
ہے حدیث فک العانۃ کی۔ اور فک اوسکا یعنی چھوڑانا
فدیہ دے کر کفار کے ہاتھ سے۔
قولہ بالقسط۔ یعنی عدل کے ساتھ۔ پس عطف تفسیری
ہے۔ **قولہ مخرجا**۔ کہا گیا ہے کہ وہ قتیل جو پایا جائے
جنگل میں اور نہ ہو قریب آبادی کے پس ادا کی جاوے
گی دیت اوس کے بیت المال سے اور نہیں

من بیت المال ولا یبطل دمه وقیل
من لا عشیرة له وقیل هو بالهاء
المهملة وهو المثقل بحق دیة او
فداء او غرم - **قوله وسیعة**
من الدسع وهو الدفع والمراد انه
طلب دفعا علی سبیل الظلم فاضافه
الیه وهو اضافة بمعنی من ویجوز ان
یراد بالدسیعة العطیة ای ابتغی منهم
ان یدفعوا الیه علی وجه ظلمهم
ای کونهم مظلومین او اضافها الی
ظلمه لانه سبب دفعهم لها - **قوله**
یجبر من جبر العظم المکسورة
وفی الحدیث واجبرنی وفی حدیث
آخر واجبرهم من جبرة الوهن
اذا اصلحته وجبرة المصیبة اذا فعلت
معه صاحبها ما ینساه به وردت
علیه ما ذهب منه او عوضته عنه
قوله اعتبط - الاعتباط فی الاصل
الموت بغیر علة یقال مات عبطة
ای شابا صحیحا وعبطت الناقة
ذبحتها من غیر مرض والمراد من
قتله بلا جنایة ولا جریرة - **قوله**
لا یوتغ من وتغ وتغا واوتغه غیره
ای هلکه او اهلکه ومنه حدیث
الامارة حتی یکون عمله هو الذی
یطلقه او یوتغه ای یهلکه - **قوله**
بطانة یهود - بطانة الرجل

باطل ہوگا اوسکا خون اور بعض نے اس کے معنے کہے
ہیں کہ وہ مقتول جس کے کنبے والے نہ ہوں. اور بعض
نے کہا ہے کہ وہ ہا ر مہملہ سے ہے جس کے معنی ہیں
وہ قیدی جو دیت یا فدیہ یا قرض کی وجہ سے قید ہو **قوله**
وسیعة مشتق ہے دسع سے جس کے معنی دفع کرنے
کے ہیں اور مراد اس سے یہ ہے کہ وہ طلب کرے
علی سبیل الظلم پس اضافت کی اوس کی طرف اور وہ
اضافت بمعنی من ہے. اور جائز ہے کہ مراد دسیعة سے
عطیہ ہو یعنی چاہا جاوے اون سے کہ دین وہ اونکو
عطیہ اونکے ظلم کے طریقہ پر یعنی ہوں وہ مظلوم. یا اضافت
کی ہے اوسکی یعنی اوسکا ظلم اسوجہ سے وہ سبب اوس عطیہ کے
دینے کا اونکو **قوله** یجبر مشتق ہے جبر العظم المکسورة سے یعنی جوڑنا
ٹوٹی ہوئی ہڈی کا اور حدیث میں ہے کہ واجبرنی. اور دوسری
حدیث میں ہے کہ واجبرہم، مشتق ہے جبرة الوہن سے
جبکہ درست کردے تو اوسکو اور جبرة المصیبة سے جبکہ
مصیبت زدہ کے ساتھ ایسا کام کرے جس سے وہ
اپنی مصیبت بھول جائے اور دیدے تو اوسکو وہ چیز
جو جاتی رہی ہو اوس سے یا عوض کردے اوسکا **قوله**
اعتبط. اعتباط کے اصل معنی ہیں مرنا بغیر بیماری کے. بولا جاتا
ہے مات عبطة اے جوان تندرست اور بولا جاتا ہے عبطت
الناقة یعنی ذبح کیا میں نے اوسکو بغیر بیماری کے اور مراد
مار ڈالنا ہے بے گناہ اور بے قصور. **قوله** لا یوتغ مشتق
ہے وتغ وتغا واوتغہ غیرہ سے اسے ہلاک کیا اوسکو یا
مروا ڈالا اوسکو اور اسی سے ہے حدیث امارة کی کہ
یہاں تک کہ ہو اوسکا کام ہلاک کردے اوسکو.
قوله بطانة یہود. بطانة الرجل. ہم صحبت اوس شخص کے
اور رازدار اوس کے اور دخیل اوس کے کاموں میں

جلساءه وصاحب سرة ودا خلة امرة الذی یشاورہ فی احوالہ ومنہ حدیث ما من نبی ولا خلیفة الا کانت لہ بطانتان **قولہ لا یحجز** - الانحجاز الحیلولة **والثار** القصاص **والفتك** الغدر والخدعة - **قولہ اشتجار** - وھو المنازعة ومنہ المشاجرة -

وفی ھذا الکتاب مسائل کثیرة کل فصل منھا مسئلة وھذہ الصحیفة یدل علی ان یجوز اصطلاح المؤمنین مع الکفار اذا اصطلح المؤمنین بعضھم مع بعض -

وہ جن سے مشورہ لے اپنے احوال ہیں اور اِسی سے وہ حدیث کہ نہیں ہے کوئی نبی اور نہ کوئی خلیفہ مگر کہ اوس کے دو بطانہ ہوتی ہیں دوزیر مشیر **قولہ لا ینحجز** - انحجاز - حائل ہوجانا۔ **ثار** - قصاص - اور **فتک** - غدر اور مکر۔ **قولہ اشتجار** جھگڑا کرنا اور اِسی سے **مشاجرت**۔

اور اِس فرمان میں مسائل بہت ہیں ہر جملہ اوسکا مسئلہ ہے اور یہ صحیفہ دلالت کرتا ہے اِس بات پر کہ جبکہ مسلمان باہم صلح کریں تو جائز ہے صلح کرلینا اوسی صلح میں کفار کے ساتھ۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لضجیع بن عبد اللہ البکائی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ضجیع بن عبد اللہ بکائی کو

ذکر الحافظ واخرج ابن الاثیر فقال انبأنا یحیے بن محمود اذنا باسنادہ الی ابن ابی عاصم قال حدثنا الحسن بن علی قال حدثنا الفضل بن دکین قال اخرج الینا عبد الملك بن عطاء البکائی کتابا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اکتبوہ ولم یملہ علینا وزعم ان ایمن بنت الضجیع حدثتہ بہ فاذا فیہ -

ھذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للضجیع ومن تبعہ من اسلم واقام الصلوة واتی الزکوة

ذکر کیا حافظ نے اور تخریج کی ابن اثیر نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیی ابن محمود نے سناکر اپنی سند سے جو پہونچتی ہے ابن ابی عاصم تک کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حسن بن علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضل بن دکین نے کہا کہ نکالی ہمارے لیئے عبد الملک بن عطاء بکائی نے ایک تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ لکھو اوسکو اور نہیں پڑھا اوسکو ہم پر اور گمان کیا اوس نے کہ ایمن بنت الضجیع نے حدیث بیان کی اوس کی تو اوسمیں تھا کہ۔

یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا ضجیع اور اوس شخص کے واسطے جو پیروی کرے اوس کی مسلمان اور نماز پڑھے اور زکوة دے اور اطاعت کرے اللہ اور

یہ کتاب لطف حسین بن عبد اللہ

واطاع الله ورسوله واعطى من المغنم
خمس الله ونصر نبي الله واشهد على
اسلامه وفارق المشركين فانه آمن
بامان الله وامان محمد صلى الله عليه وسلم
قال الحافظ ورواه ابن شاهين من
طريق عبد الرحيم بن زيد البارقي
عن عقبة بن وهب البكائي عن الضجيع
نحوه واشار ابن الكلبي الى هذا الحديث
فقال وفد الى النبي صلى الله عليه وسلم
فكتب له كتابا وهو عندهم۔

اوس کے رسول کی اور دے خمس حصہ مال غنیمت
کا اور مدد کرے اللہ کے نبی کی اور گواہ بنائے اوسکو
اپنے اسلام پر اور علیحدہ ہے مشرکین سے پس وہ امن
میں اللہ کی اور امن میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
کہا حافظ نے اور روایت کیا اسکو ابن شاہین نے
عبد الرحیم بن زید بارقی کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں عقبہ بن وہب بکائی سے وہ ضجیع سے مثل اس
کے۔ اور اشارہ کیا ابن کلبی نے اس حدیث کی طرف پس
کہا کہ آئے وہ (یعنی ضجیع) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
پس لکھا اونکے لیے فرمان اور وہ اونکے پاس ہے۔

کتاب الی فروة بن عمرو

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لفروة بن عمرو الجذامي وكان عاملا في الروم من قيصر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے فروہ بن عمرو جذامی کو جو عامل تھے روم میں قیصر کی جانب سے

قال الحافظ ساق ابن سعد عن الواقدي
عن معمر وغيره عن الزهري عن
عبيد الله عن ابن عباس وساق من
طريق اخرى عن اربعة من الصحابة
قالوا ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم لما رجع من الحديبية في ذي
الحجة سنة ست ارسل رسله الى
الملوك يدعوهم الى الاسلام
فذكر القصة وفيها قال وكان فروة
عاملا لقيصر على عمان من البلقاء
فكتب فروة الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم باسلامه وارسل اليه
بهدية مع رجل من قومه يقال
له مسعود بن سعد فقرأ رسول الله

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ہے ابن سعد نے واقدی سے
وہ روایت کرتے ہیں معمر وغیرہ سے وہ زہری سے
وہ عبید اللہ سے وہ ابن عباس سے۔ اور بیان کی
دوسرے طریقہ سے چار صحابہ سے روایت کر کے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ لوٹے حدیبیہ سے
سنہ ۶ ہجری میں تو بھیجے آپ نے قاصد بادشاہوں
کے پاس جو اونکو دعوت اسلام کرتے تھے۔ پس
ذکر کیا قصہ۔ اور اوس میں کہا کہ فروہ عامل تھے
قیصر کے عمان پر جو بلقاء کے توابع سے ہے پس
لکھی فروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے
اسلام کی خبر اور بھیجا آپ کو ہدیہ اپنی قوم کے ایک
شخص کے ساتھ جس کا نام مسعود بن سعد تھا پس
پڑھا رسول اللہ نے اونکا خط اور قبول کیا اونکا
ہدیہ اور انعام دیا اون کے قاصد کو پانچ سو درہم

صلی اللہ علیہ وسلم کتابہ وقبل ھدیتہ
واجاز رسولہ خمس مائۃ درھم - انتھی
وذکر صاحب المصباح ایضا ھذہ
القصۃ بروایۃ ابن الجوزی عن
رامل بن عمرو الجذامی وقال
فیہ اسلم فروۃ وبعث الیہ صلی اللہ
علیہ وسلم ببغلۃ بیضاء وفرس وحمار
واثواب وقباء سندس فکتب الیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من محمد رسول اللہ الی فروۃ بن عمرو
اما بعد فقد قدم علینا رسولک و
بلغ ما ارسلت بہ وخبر عما قبلکم و
اتانا باسلامک فان اللہ قد ھداک
بھداہ -
وبلغ ملک الروم اسلام فروۃ فدعاہ
وقال لہ ارجع من دینک قال لا افارق
دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانک
تعلم ان عیسی قد بشر بہ فحبسہ ثم
اخرجہ فصلبہ -

انتھی - اور ذکر کیا صاحب مصباح نے بھی اس
قصہ کو بروایت ابن جوزی رامل بن عمرو جذامی سے
اور کہا اوس میں کہ اسلام لائے فروہ اور بھیجا رسول اللہ
کو ایک سپید خچر اور ایک گھوڑا اور گدھا اور کپڑے
اور ایک سندس کی قبا۔ پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکو
(فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے
فروہ بن عمرو کی طرف۔
حمد و اس کے (معلوم ہو کہ) آیا ہمارے پاس
تمہارا قاصد اور پہونچی وہ چیز جو بھیجی تو نے
اور خبر دی تمہارے حالات کی اور خبر دی تمہارے
اسلام کی پس اللہ نے ہدایت کی ہے تجھکو اپنی
جانب سے۔
اور خبر پہونچی قیصر روم کو فروہ کے اسلام کی پس
بلایا اوسکو اور کہا لوٹ جا اپنے دین سے کہا
کہ نہیں چھوڑوں گا دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور تحقیق تو جانتا ہے کہ عیسی علیہ السلام نے خوشخبری
دی تھی انکی۔ پس قید کر دیا ان کو پھر سولی دیدی۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی قیس بن مالک الارحبی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک ارحبی کو

قال الحافظ وابن الاثیر اخرج ابن مندۃ
من طریق عمرو بن یحیی بن عمرو بن
سلمۃ الھمدانی قال حدثنی ابی عن
ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کتب الی قیس بن مالک الارحبی

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ
نے عمرو بن یحیی بن عمرو بن سلمہ ہمدانی کے طریقہ سے کہا
کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کر کر
وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے (فرمان) لکھا قیس بن مالک ارحبی کی طرف کہ

سلام علیک اما بعد فانی استعملتک
علی قومک عربهم وحمورهم وموالیهم
واقطعتک من ذرة نسار مائتی صاع
ومن ذبیب خیوان مائتی صاع جار لک
ذلک ولعقبک من بعدک ابداً ابداً ابداً
قال الحافظ وهو طرف من الذی اخرجه
ابن شاهین من طریق المنذر بن
محمد البابوسی قال حدثنا ابی وحسین
بن محمد عن هشام بن الکلبی بسنده
وفیه - انه راجع الی النبی صلی الله
علیه وسلم قیس بان قومه قد اسلموا
فقال نعم وافد القوم واشار باصبعه
الیه وکتب عهده علی قومه همدان
عربها وموالیها وخلائطها ان
یسمعوا له ویطیعوا وان لهم ذمة
الله ما اقاموا الصلوٰة وآتوا الزکوٰة
واطعمه ثلثمائة فرق جادیة ابدا من
مال الله عز وجل -
کذا ذکره الزرقانی فی وفد همدان
وقال لا منافاة بین هذا وبین
ما روی فی هذا الوفد ان امر
علیهم مالک بن نمط واستعمل علی
من اسلم من قومه لاحتمال انه
شرکه مع قیس بعد ذلک مالک
بن نمط - حمورهم - جاء فی الحدیث
بعثت الی الاحمر والاسود ای العجم
والعرب لان الغالب علی العجم الحمرة

سلام ہو تجھپر بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) عامل بنایا میں نے
تجھکو تیری قوم پر عرب عجم موالی وغیرہ پر - اور مقرر کیا
میں نے تیرے لیے نسار کی جواریں سے دو سو صاع اور
خیوان کے انگوروں میں سے دو سو صاع - جو جاری رہیں
گے تیرے لیے اور تیرے بعد تیری اولاد کے لئے
ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ کہا حافظ نے کہ وہ ایک ٹکڑا ہے اوس
حدیث کا جسکی تخریج کی ہے ابن شاہین نے منذر بن محمد
بابوسی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے
باپ اور حسین بن محمد نے ہشام بن کلبی سے روایت کرکے
اپنی سند سے اور اوسمیں ہے کہ لوٹے قیس رسول اللہ کی
خدمت میں اس خبر کے ساتھہ کہ اونکی قوم اسلام لے
آئی آپنے فرمایا کہ اچھا ہے ایلچی قوم کا اور اشارہ
کیا اپنی انگلی سے انکی طرف اور لکھا اونکے لیے عہد اونکی
قوم ہمدان پر وہاں کے عرب اور موالی اور خلائط وغیرہ
کے لئے کہ مانیں اونکا حکم اور اطاعت کریں اور یہ کہ اونکے
لئے ذمہ اللہ کا ہے جبتکہ کہ وہ نماز پڑہیں اور زکوٰۃ دیں
اور دیئے جادیہ تین سو فرق (پیمانہ) جو جاری رہیں گے
اللہ عز وجل کے مال سے -
اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے وفد ہمدان میں اور کہا
کہ کوئی منافات نہیں ہے اسکے درمیان میں اور اوس
حدیث کے درمیان میں جو روایت کی گئی ہے اس
وفد کے بارہ میں کہ امیر بنایا اونپر مالک بن نمط کو اور
عامل بنایا اونکو اونکی قوم کے مسلمانوں پر بوجہ احتمال اس
امر کے کہ شریک کر دیا ہو بعد اسکے قیس کے ساتھہ مالک بن
نمط کو - حمورہم حدیث میں آیا ہے کہ بعثت یعنی بھیجا
گیا میں احمر و اسود یعنی عجم اور عرب کی طرف اس وجہ
سے کہ غالب رنگ عجم میں سرخی اور سپیدی ہے -

والبياض وعلى العرب الادمة والسمرة	اور عرب میں گندم گوں ہونا۔

هذا ما كتبه صلعم لقيلة بنت المخرمة التميمية

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے قیلہ بنت مخرمہ تمیمیہ کو

قال الحافظ روى الطبراني وابن
منداة من طريق عبد الله بن حسان
العنبري عن صفية ودحيبة
ابنتي عليبة وكانتا ربيبتي قيلة
كانت قيلة جدة ابيهما عن قيلة انها كانت
تحت حبيب بن ازهر احد بني جناب
فولدت له نساء ثم توفي فانتزع
بناتها منها اثوب بن ازهر وهو
عمهن فخرجت تبتغي الصحابة الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم في اول
الاسلام اى اسلام قومها
فبكت جويرية منهن وهي اصغرهن
حديباء كانت قد اخذتها
الذمة عليها سبيج من صوف
فاحتملتها معها فبينما هما يرتكبان
الجمل اذ انتفجت الارنب فقالت
الحديباء القصية لا والله لا تزال
كعبك اعلى (من كعب اثوب) في
هذا الحديث ابدا ثم سنح الثعلب
(سمته اسما غير الثعلب) فقالت
فيه ما قالت في الارنب فبينما هما
يرتكبان الجمل اذ برك واخذته
رعدة فقالت الحديباء ادركتك

کہا حافظ نے روایت کیا ہے طبرانی اور ابن مندہ نے
عبد اللہ بن حسان عنبری کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں صفیہ اور دحیبہ سے جو بیٹی ہیں علیبہ
کی اور دونو پرورش کردہ تہیں قیلہ کی اور تہیں قیلہ
اون کے باپ کی نانی وہ روایت کرتی ہیں قیلہ سے
کہ وہ منکوحہ تہیں حبیب بن ازہر کی جو ایک شخص تہے
بنی جناب کے۔ پس پیدا ہوئیں اون کے لڑکیاں پہر مر گئے
اون کے خاوند اور چہین لیں اونکی بیٹیاں ان سے
اثوب بن ازہر نے جو اونکا (لڑکیونکا) چچا تہا پس نکلیں یہ
رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی غرض سے اپنی قوم
کے شروع اسلام کے زمانہ میں۔ پس روئی ایک لڑکی ان
میں سے اور وہ سب سے چہوٹی تہی حدیبار سے لیا تہا
اوسپر ذمہ۔ اوسپر ایک قمیص تہا صوف کا پس ساتہہ لے لیا
اوسکو۔ جبکہ وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر تو بہاگا ایک
خرگوش پس کہا حدیبا نے کہ اسکے پیچہے لگ
جاؤ قسم اللہ کی ہمیشہ ہم بلند رہیں گے اثوب سے
اس معاملہ میں پہر ظاہر ہوئی لومڑی جس کا
نام اوس نے ثعلب کے سوا کچھہ اور لیا تہا۔ پس
کہا اس کے بارہ میں بہی وہی جو کہا تہا خرگوش
کے بارہ میں۔ پس وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر
کہ وہ بیٹھ گیا اور اوسکو کپکپی لگ گئی۔ پس کہا
حدیبا نے کہ تجہپر مصیبت آگئی اور امانت
لے لی جاوے گی۔ بیان کیا راوی نے پس کہا

والامانة اخذت (اثوب) قال فقلت
واضطررت اليها ويحك ما اصنع
قالت قلبي ثيابك ظهورها لبطونها
وتدحرجي ظهرك لبطنك وقلبي
احلاس جملك ثم خلعت سبيجها
فقلبتها ثم تدحرجت ظهرها
لبطنها ففعلت ما امرتني به فانتقض
الجمل فقام (فناخ وباخ) فقالت
اعيدي عليه (اذا ذلك) ففعلت ثم
خايرتد فاذا اثوب يسعى على آثارنا
بالسيف صلتا فوالينا الى رجواء ضخم
فداراه حيث القى الجمل الى رواق
البيت الاوسط وكان جملا ذلولا
ثم اقتحمت داخله فادركني اثوب
بالسيف فاصابت (ظبية طائفة
من فروتية فقال القي الي ابنة اخي
يا ديار فرمت بها اليه فجعلها على
منكبيه وذهب بها فكنت اعلم به
من اهل البيت مضيت الى اخت
لي ناكح في بني شيبان ابتغي الصحابة
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فبينا انا عنده ذات ليلة من الليالي
بجيث الي نائمة اذجاء زوجها من
السامر فقال وابيك لقد وجدت
لقيلة صاحب صدق فقالت اختي
من هو قال هو اشريبا بن حسان
الشيباني (عاويا) ذا اصباح وافد بكر بن

سینے اور مضطر ہوئی میں اوس کی طرف کہ خرابی
ہو تیری اب میں کیا کروں کہا کہ اپنے کپڑے الٹے
کر لے اور زمین پر لوٹ پوٹ۔ اور اپنے اونٹ کا نمدہ
اُلٹا کر دے سے پھر اوتارا اوس نے اپنا قمیص پس اُلٹا
کر لیا اوسے پھر زمین پر لوٹی قیلہ کہتی ہیں پس کیا میں نے
جس کا اوس نے مجھے حکم دیا تھا پس اٹھا اونٹ اور
کھڑا ہوا۔ پھر لوٹ گیا۔ پس کہا حدیبار نے پھر لوٹا اوسی
بات کو جو تیرے علم میں ہے پھر میں نے وہی کیا پھر
وہ دوڑنے لگا پس ناگہاں اثوب دوڑتا آتا تھا ہمارے
پیچھے ننگی تلوار پس پوشیدہ ہوگئیں وہ دونو ایک بڑے
غار کی طرف۔ پس گھوما اوس غار کے گرد اور بٹھا دیا
اونٹ اوس گھر کے وسط میں اور اونٹ شائستہ تھا
پس گھس گئی میں غار کے اندر تو پا لیا مجھے اثوب نے
تلوار کے ساتھ۔

پس کہا کہ دیدے مجھے میرے بھائی کی بیٹی
اے دیار۔ پس پھینکدیا میں نے اوسکو اوسکی طرف
پس اوس کو کندھے پر بٹھایا اور لیگیا پس میں زائد
جانتی تھی اوس کا حال اہل بیت میں سے پس گئی میں
میری بہن کے پاس جس کا نکاح ہوا تھا بنی شیبان
میں جانا چاہتی تھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں پس میں ایک رات ایسی لیٹی ہوئی تھی
کہ گویا میں سو رہی ہوں کہ آیا اوس کا خاوند جانوروں
کی چراگاہ سے۔ اور کہا قسم تیرے باپ کی پا لیا میں نے
قیلہ کے لئے سچا دوست۔ میری بہن نے پوچھا وہ کون
ہے کہا وہ حریب بن حسان شیبانی ہے جو اعلان
کے ساتھ جا رہا ہے۔

ایلچی بنکر قوم بکر بن وائل کا۔ کہا میری بہن نے۔ قرابی ہے

وائل فقالت اختی الویل لی لا تخبر
بهذا اختی فیذهب معها فی بکر بن
وائل (من سمع الارض و بصرها)
لیس معها من قومها رجل قال لا اذکرنه
لها قالت وانا غیر ذاکرة لهذا فغدوت
فشددت علی جملی وسمعت قائلا
یقول ـ فنشدت عنه فی جدته
غیر بعید وسألته الصحبة فقال نعم
وکرامة (ورکایة مناخة) عنده فخرجنا
معه صاحب صدق حتی قدمنا علی
رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو
یصلی بالناس صلوة الغداة قد اقیمت
حین شق الفجر والنجوم شابکة فی
السماء والرجال لا تکاد تعارف مع
ظلمة اللیل فصففت مع الرجال
وانا امرأة حدیثة عهد بالجاهلیة
فقال لی الرجل الذی یلینی من
الصف امرأة انت ام رجل فقلت
لا بل امرأة فقال انک کدت
تفتنینی فی الصلوة فصلی وراءک
فی النساء فاذا صف من النساء
قد حدث عند الحجرات لم اکن
رأیته حیث دخلت فکنت معهن
فلما طلعت الشمس دنوت فکنت
اذا رأیت رجلا ذارداء وذا قشر
طمح الیه بصری لاری رسول الله
صلی الله علیه وسلم فوق الناس فلما

میری مت خبر کرنا اس کی میری بہن کو پس چلی جاویگی
وہ اخی بکر بن وائل کے ساتھہ (قولہ من سمع الارض یعنی
اسکو مخفی رکہہ کہ زمین کے کان بہی نہ سنیں) نہیں ہوگا
اوس کی قوم میں سے کوئی کہا کہ نہیں ذکر کیا ہے مینے
اوس سے کہا میری بہن نے کہ اور میں بہی نہیں
ذکر کروں گی اسکا اوس سے پس صبح کی مین نے اور
کاٹھی کسی اپنے اونٹ پر اور سُنا مین نے ایک کہنے
والے کو جو کہہ رہا تہا پس تلاش کیا مین نے اسکو
پس پایا مین نے اوسکو قریب اور سوال کیا مین نے
اوس سے ہمراہی کا اقرار کیا اور کہا مرحبا ساتھہ چلنا یا ساتہہ
ٹھہرنا مراد ہمراہی اپنے ساتھہ) پس ہم اوس سچے دوست
کے ہمراہ چلے یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کے
پاس اور آپ لوگوں کو صبح کی نماز پڑہا رہے تھے اور
کہڑی ہوئی تہی ـ نماز جبکہ صبح نکل چکی تہی اور ستارے
پہیلے ہوئے تھے آسمان میں اور لوگ پہچانے نہیں جاتے
تھے رات کے اندھیرے کی وجہ سے. پس میں اوس
کی صف میں کہڑی ہوگئی اور میں ایسی عورت تہی جو
جدید اسلام لائی تہی پس پوچہا مجھے اوس شخص نے
جو میرے برابر صف میں تہا کہ تو عورت ہے یا مرد
مینے کہا نہیں بلکہ عورت ہوں تو اوس نے کہا کہ تو نے
میری نماز ہی خراب کی تہی نماز پڑھ اپنے پیچھے عورتوں
میں رجب توجہ کی مین نے اتو پیدا ہوگئی تھی ایک صف
حجروں کے نزدیک جس کو مینے داخل ہوتے وقت
نہیں دیکھا تہا پس رہی میں ان عورتوں کے ساتھہ پس جب
طلوع ہوا شمس تو قریب ہوئی ہیں پس جب دیکھتی تہی میں کسی
شخص صاحب لباس کو توجاتی تہی میری نظر اوسکی طرف
تاکہ دیکھوں میں رسول اللہ صلعم کو اور لوگوں سے اول پس

ارتفع الشمس جاء رجل فقال
السلام عليك يا رسول الله فقال
وعليك السلام ورحمة الله وعليه
اسمال مليتين قد كانتا بزعفران
وقد نفضتا وبيده عسيب نخلة مقشر
غير خوصيتين من اعلاه وهو
قاعد القرفصاء فلما رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم المتخشع في
الجلسة ارعدت من الفرق فقال
لي جليسه يا رسول الله ارعدت
المسكينة فقال بيده ولم ينظر
الي وانا عند ظهره يا مسكينة عليك
السكينة فلما قالها اذهب الله ما
كان في قلبي من الرعب وتقدم
صاحبي فبايعه على الاسلام وعلى
قومه ثم قال يا رسول الله اكتب
بيننا وبين تميم بالدهناء لا يجاوزها
علينا الا مسافر او مجاور فقال اكتب
له يا غلام بالدهناء فلما رأيته قد
امر له بها شخص بي وهي وطني و
داري فقلت يا رسول انه لم
يسالك السوية في الارض اذا
سألك انما هذه الدهناء (مقيد
الجمل) ومرعى الغنم ونساء بني
تميم وابناءها وراء ذلك فقال
امسك يا غلام صدقت المسكينة
المسلم اخو المسلم بينهما الماء

جب آفتاب بلند ہوا تو ایک آدمی آیا اور کہا السلام علیک
یا رسول اللہ پس فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور
آپ بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے تھے جو دو ازاریں
تھیں زعفرانی رنگ کی جنکا رنگ اوڑ گیا تھا. آپ کے
ہاتھ میں جنگل کی کھجور کی لکڑی تھی اوپر سے دو شاخی.
اور آپ پنڈلیوں کے گرد ہاتھوں کا حلقہ کیے ہوئے
بیٹھے تھے. پس جبکہ دیکھا میں نے رسول اللہ کو اس
تخشع کے ساتھ جلسہ میں تو کانپ گئی میں خوف سے پس
کہا میری بابت اون کے ساتھی نے کہ یا رسول اللہ لرزدہ
ہوگئی مسکینہ پس اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اور نہیں
دیکھا میری طرف اور میں آپ کے پیٹھ کے پیچھے تھی
فرمایا اے مسکینہ تجھپر نازل ہو سکینہ. جب آپ نے
یہ فرمایا تو کھودیا اللہ نے وہ رعب جو میرے دل میں
تھا اور بڑھا میرا ساتھی پس بیعت کی آپ سے اسلام
پر اور اپنی قوم پر پھر کہا کہ اے رسول اللہ لکھیے
ہمارے اور بنی تمیم کے نزدیک دہنار نہ تجاوز کرے
ہم پر کوئی مگر مسافر یا گذرنے والا فرمایا آپ نے
لکھ اوس کے لئے اے لڑکے دہنار. پس جب
دیکھا میں نے کہ حکم دیدیا اوس کے لئے دہنار کا تو ناگوار
ہوا یہ مجھے کیونکہ وہ میرا گھر اور میرا وطن تھا پس
کہا میں نے یا رسول اللہ اس نے آپ سے زمین
کا سوال کرنے میں انصاف کو ملحوظ نہیں رکھا. دہنار
اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ اور بکریوں کی چراگاہ ہے
اور دہنار بنی تمیم اور اون کی اولاد اوس کے پاس
رہتی ہیں فرمایا آپ نے ٹھہر جا او غلام. سچ بولا
مسکینہ نے. ہر مسلمان مسلمان کا بھائی ہے. شریک
ہیں وہ پانی اور شجر میں اور اعانت کریں ایک دوسرے

والشجر ويتعاونان علے الفتان
فلما رای حریب انه قد حیل
دون کتابه ضرب بیدایه احدهما
علے الاخری فقال کنت انا وانت
کما قالها (حتفها یحتزبان بظلفها)
فقلت انا والله ماعلمت ان کنت
لدلیلا فی الظلما أجواد ایدی الرجل
عفیفا عن الرفقة حتے قدمنا علے
رسول الله صلے الله علیه وسلم و
لکن لا تلمنے ان اسأل حظی اذا
سالت حظك فقال وما حظك فی
الدهنا لا ابا لك فقلت مقید
جملے یساله یحمل امرأتك فقال
لا جرم انی اشهد رسول الله صلے
الله علیه وسلم انی لا ازال لك اخا ما
حییت (اذ اثنیت) علے هذا عنده
فقلت اما اذا بدأتها فلن اضیعها
فقال صلے الله علیه وسلم ایلام ابن ام
وذان یفصل الخطة وینظر من وراء
الحجرة قال فبکیت فقلت والله یا
رسول الله لقد کنت (ولدا حرامًا)
فقاتل معك یوم الربذة ثم ذهب
عیری من خیبر فاصابته حماها فمات
فقال والذی نفس محمد بیده لو
لم تکونی مسکینة لجررناك علے وجهك
(التغلیب) احدا کن ان تصاحب صویحبتها
فی الدنیا معروفا فاذا حال بینه و

کی فتنوں پر پس جب دیکھا حریب نے کہ حائل آگئی میں اوس کی تحریر میں اپنا ایک ہاتھہ دوسرے پر مارا اور کہا کہ

یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کی خدمت میں لیکن مت ملامت کر تو مجھے اِس بات پر کہ مانگوں میں اپنا حصہ جبکہ مانگا تو نے اپنا حصہ کہا اوس نے کہ تیرا باپ مرے تیرا کیا حصہ ہے دہنا بر پس میں نے کہا کہ میرے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے پس کہا کہ گواہ کرتا ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تیرا بھائی رہوں گا جب تک کہ میں جیوں اگر تو اسے چھوڑ دے گی میں نے کہا کہ جب تو نے اُسے شروع کیا ہے تو میں ہرگز اوسکو نہیں چھوڑوں گی۔ پس فرمایا رسول اللہ نے

پس فرمایا رسول اللہ نے قسم اوس ذات کی کہ محمد کا نفس اوس کے ہاتھہ میں ہے اگر نہ ہوتی تو مسکینہ تو ہم تجھے مُونہہ کے بل گھسیٹتے

بینۃ من ھو اولی بہ استرجع ثم قال رب انسنی ما امضیت واعنی علی ما ابقیت فوالذی نفس محمد بیدہ ان احدا کن لتبکی (فتستعیذ) الیہ صویحبتہ فیا عباد اللہ لا تعذبوا اخوانکم ثم کتب لھا فی قطعۃ ادیم احمر لقیلۃ والنسوۃ بنات قیلۃ بان لا یظلمن حقا ولا یکرھن علی منکر وکل مومن مسلم لھن نصیر احسن ولا تسئی ھذا ما اخرجہ ابن مندۃ بطولہ وقد رواہ ابوداؤد فی کتاب القطائع والترمذی فی کتاب الاداب من طریق عبد اللہ بن حسان طرفا منہ واخرجہ الامام احمد من طریق عاصم بن بھدلۃ عن ابی وائل عن الحارث بن حسان البکری قال مررت بعجوز بالربذۃ الحدیث بطولہ (العجوز ھی قیلۃ

یا عباد اللہ مت ستاؤ اپنے بھائیوں کو۔ پھر لکھا قیلہ کے لئے سرخ ادھوڑی کے ٹکڑے میں کہ یہ تحریر ہے قیلہ اور عورتوں کے لئے جو قیلہ کی لڑکیاں ہیں اس بات کی کہ نہیں ظلم کی جاویگی کسی حق کی بابتہ اور نہ مجبور کی جاویں بری بات پر اور ہر مومن مسلمان انکا مددگار ہے۔ نیکی کر اور برائی نہ کر۔ اس مطول قصہ کی تخریج کی ہے ابن مندہ نے اور روایت کیا ہے اسکو ابوداؤد نے کتاب القطائع میں اور ترمذی نے کتاب الآداب میں اوس کا ایک ٹکڑا عبد اللہ بن حسان کے طریقہ سے تخریج کیا اور تخریج کیا اس کو امام احمد نے عاصم بن بہدلہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی وائل سے وہ حارث بن حسان بکری سے کہا کہ گذرا میں ایک بڑھیا پر ربذہ میں۔ الحدیث (وہ بڑھیا قیلہ تھیں)

غرائب ما فی ھذا الحدیث

قولہ سبیج ـ ھو تصغیر سبیج کرغیف قمیص بالفارسیۃ وقیل ثوب صوف اسود ـ **قولہ انتفجت** معناہ وثبت ای ظھرت ـ **قولہ القصۃ** ـ القص تتبع الاثر منہ قولہ تعالی فقالت لاختہ قصیہ

وكانت العرب يتفاولون بالارنب فلذلك قالت القصة اى نتبع آثارها **سنح** - اى ظهر - **حِلس** - كساء على ظهر البعير تحت القتب - **ديّار** - الديرخان النصارى و صاحبها الديار - كانه سبّهها بتعبيره فى دينه - **الساهر** - يقال سمر الماشية النبات اى رعته - **قوله ذا قشر** - القشر بالكسر ما يلبس وجمعه قشور - **قوله طمح اليه بصرى** - يقال طمح بصره اليه - اى ارتفع - **اسمال** - يقال سمل الثوب سمولا اخلق فهو ثوب اسمال - **مليتين** - مليسة تصغير ملأة وهى الازار - **قوله قد نفضتا** - اى نصالون صبغهما ولم يبق الا الاثر - **قرفصاء** - هى جلسة المحتبى بيديه - **قوله شخص لى** - يقال شخص به كعنى اى اتاه امر ازعجه - **اقول**

هذا الكتاب لله فى تسمية اهل الجنة واهل النار

یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے جسمیں تعین ہے نام بنام اہل جنت اور اہل نار کے

ذكر فى جامع الزهر وكنز العمال عن ابن عباس قال خرج النبى صلى الله عليه وسلم فسمع ناسا من اصحابه يذكرون القدر فقال انكم قد اخذتم

ذکر کیا جامع الزہر اور کنز العمال میں ابن عباس رض سے روایت کرکے کہ کہا بر آمد ہوئے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس سنا لوگوں کو اپنے اصحاب میں سے کہ ذکر کرتے ہیں قدر کا تو فرمایا کہ اختیار کی ہیں تم نے

هو کتاب فى تسمية اهل الجنة والنار

فی ثنیتین بعید تی الغور فیهما هلك اهل الکتاب من قبلکم ولقد اخرج یوما کتابا فقال وهو یقرأه۔

هذا کتاب من الرحمن الرحیم فیه تسمیة اهل النار باسمائهم واسماء آبائهم وقبائلهم وعشائرهم مجمل علے آخره لا ینقص منهم فریق فی الجنة وفریق فی السعیر۔

ثم اخرج کتابا آخر فقرأ علیهم کتاب من الرحمن الرحیم فیه تسمیة اهل الجنة باسمائهم واسماء آبائهم وقبائلهم وعشائرهم مجمل علے آخره لا ینقص منهم احد فریق فی الجنة و فریق فی السعیر۔

واخرج الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء وواصلة وابی امامة قالوا اخرج علینا النبی صلے الله علیه وسلم ونحن نتذاکر القدر فقال مه مه اتقوا الله وادیان عمیقان قفیران مظلمان لا تهیجوا علے انفسکم وهج النار۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا الکتاب من الله الرحمن الرحیم باسماء اهل النار واسماء آبائهم وامهاتهم وعشائرهم فرغ ربکم فرغ ربکم فرغ ربکم اعددت ابلغت انی قد انذرت۔

واخرج البزار عن ابن عمر۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا کتاب من الله الرحمن الرحیم

ایسی دو گہاٹیاں (یعنی قضا و قدر) جو بہت گہری ہیں ہلاک ہو گئے انہیں تم سے اول اہل کتاب پھر نکالی ایک روز ایک تحریر اور فرمایا اور آپ اوسکو پڑھتے جاتے تھے کہ یہ تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جسمیں تعیین ہے اہل نار کی اون کے نام اور اون کے باپ عشائر و قبائل کے ناموں کے ساتھہ مہر کر دیگئی ہے اس کے ختم پر نہیں کم ہوگا اونمیں سے ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں۔

پھر نکالی دوسری کتاب اور پڑھی اون پر کہ تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جس میں تعیین اہل جنت کی ہے اون کے ناموں اور اون کے باپ اور قبائل اور عشائر کے ناموں کے ساتھہ مہر کر دیگئی ہے اس کے آخر میں نہیں کم ہوگا اون میں سے کوئی ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں۔

اور تخریج کی ہے طبرانی نے کبیر میں ابی درداء اور واصلہ اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ آئے ہمارے پاس رسول اللہ اور ہم ذکر کر رہے تھے قدر کا فرمایا مہ مہ (کلمہ توبیخ) دو نالی ہیں گہری (یعنی قضا و قدر) جنمیں نہ پانی ہے نہ سایہ اور تاریک نہ بھڑکاؤ اپنی جانوں پر آگ کے شعلہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ تحریر ہے اللہ رحمن رحیم کی جانب سے اہل نار اور اون کے والدین اور اون کے قبائل کے ناموں کی۔ فارغ ہو گیا تمہارا رب فارغ ہو گیا تمہارا رب۔ فارغ ہو گیا تمہارا رب۔ بیان کر دیا میں نے اور پہونچا دیا اور ڈرا دیا۔

اور تخریج کی ہے بزار نے ابن عمر سے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ رحمن اور رحیم کیجانب سے

اتضا تخریج الطبرانی ۱۲ اتضا تخریج البزار ۱۲

فيه اهل الجنة باعدادهم واسمائهم
احسابهم مجمل عليهم الى يوم القيمة
لا ينقص منهم احد ولا يزاد فيهم احد
وقد يسلك بالسعيد طريق الشقاء حتى
يقال هو منهم ما اشبهه بهم ثم يزال
الى سعادته قبل موته ولو بفواق
ناقة - العمل بخواتمه - قاله ثلثا -
وفي اسناده عبدالله بن ميمون
القراح ضعيف وقال البزار هو
صالح الحديث وبقية رجاله رجال
الصحيح -

جنمیں اہل جنت ہیں گنتی وار اور اون کے نام اور اُن
کے حسب. مہر کر دیگئی ہے اون پر قیامت تک نہیں
کم ہوگا اونمیں سے کوئی نہ زائد ہوگا اونمیں کوئی اور کبھی اختیار
کرتا ہے نیک بخت (ازلی) طریقہ بدبختی کا یہانتک کہ کہا جاتا ہے
کہ یہ اونمیں سے ہی ہے کس قدر مشابہ ہے اونسے
پھر مرنے سے پہلے اپنی (مقدر شدہ) سعادت کی طرف
لوٹ آتا ہے اگرچہ عمل کا نتیجہ (انجام پر ہے. فرمایا
اسکو تین مرتبہ. اور اس کی اسناد میں عبداللہ بن
میمون قراح ضعیف ہے اور کہا بزار نے وہ صالح
ہے حدیث کے لئے اور باقی راوی اوس کے رجال
صحیحین کے ہیں +

کتاب من اللہ لاہل الجنۃ
خدا کا فرمان جنتیوں کے لئے

عن انس لا يدخل الجنة احد
الا بجواز -
بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب
من الله لفلان بن فلان ادخلوه
جنة عالية قطوفها دانية - التخريج
اورده في كنز العمال وقال اخرجه
عبدالرزاق وابن المنذر والشيرازي
في الالقاب واخرجه الطبراني وابن
مردويه والخطيب عن سلمان -

روایت ہے حضرت انس سے کہ نہیں داخل ہوگا
کوئی جنت میں مگر ساتھ برکت اللہ کے
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے
فلان بن فلان کے لئے داخل کرو اس کو ایسی جنت میں
جس کے پھلوں کے خوشے قریب ہیں. تخریج.
بیان کیا ہے اس کو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی
ہے اس کی عبدالرزاق اور ابن منذر نے اور شیرازی
نے القاب میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور
مردویہ اور خطیب نے سلمان سے.

کتاب من اللہ فی لوح المحفوظ
خدا کا فرمان لوح محفوظ میں

عن ابي امامة ان اول شئ كتبه الله

روایت ہے ابی امامہ سے کہ اللہ نے سب سے اول

فی اللوح المحفوظ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ انی انا اللہ لا الہ الا انا لا شریک لی انہ من استسلم لقضائی وصبر علی بلائی ورضی بحکمی کتبتہ صدیقا وبعثتہ مع الصدیقین یوم القیمۃ۔
اوردہ فی کنز العمال قال واخرجہ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ۔

لوح محفوظ میں لکھا تھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اللہ ہوں نہیں ہے کوئی معبود مگر میں۔ نہیں ہے کوئی شریک میرا۔ جو کہ مطیع ہوا میرے نوشتہ کا اور صبر کیا میری بلا پر اور راضی ہوا میرے حکم پر لکھوں گا میں اوسکو صدیق اور اٹھاؤں گا اوسکو صدیقین کے ساتھ قیامت کے دن۔
بیان کیا اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی ابن النجار نے علی رضی اللہ عنہ سے۔

هذا كتبه صلى الله عليه وسلم الى كسرى ملك الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے کسریٰ پادشاہ فارس کو

ذکر المواهب لفظه فيما اخرجه الواقدي وقال في مصباح المضي ان نسخته عند ابن الجوزي هكذا۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله الى كسرى عظيم فارس سلام على من اتبع الهدى وآمن بالله ورسوله وشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله ادعوك بدعاية الاسلام فاني رسول الله الى الناس كافة لانذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين اسلم تسلم فان توليت فعليك اثم المجوس۔ اخرجه البخاري من حديث ابن عباس انه صلى الله عليه وسلم بعث بكتابه الى كسرى مع عبد الله بن حذافة السهمي وامره ان يدفعه

ذکر کیا ہے صاحب مواہب نے اوس کے الفاظ کا یہ تخریج واقدی اور کہا مصباح المضی میں کہ نسخہ اوسکا ابن الجوزی کے نزدیک اس طرح ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے کسریٰ پادشاہ فارس کی طرف۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ اور اوس کے رسول پر اور گواہی دے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجھکو دعوت اسلام کی طرف کیونکہ میں رسول ہوں اللہ کا تمام مخلوق کی طرف تاکہ ڈراؤں میں اون لوگوں کو جو زندہ ہیں (یعنی زندہ ہے دل اونکا مراد یہ کہ اصلاح پذیر اور قابل قبول اسلام ہے) اور ثابت ہو جاوے حجت کافروں پر۔ اسلام لے سلامت رہیگا تو اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہوگا گناہ مجوس کا بھی۔ تخریج کی ہے بخاری نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کے پاس اپنا فرمان لیکر عبد اللہ بن حذافہ

الى عظيم البحرين فدفعه عظيم البحرين
الى كسرى فلما قرأه مزقه فدعا عليهم
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يمزقوا
كل ممزق وهكذا ذكره محمد بن سعد
فى الطبقات فى ترجمة عبد الله بن
حذافة قال اخبرنا يعقوب بن
ابراهيم بن سعد الزهرى عن
ابيه عن صالح بن كيسان قال
قال ابن شهاب اخبرنى عبيد الله
بن عبد الله بن عتبة ان ابن عباس
اخبره ان رسول الله صلعم بعث
بكتابه الى كسرى مع عبد الله بن
حذافة السهمى وامره ان يدفعه الى عظيم
البحرين فدفعه عظيم البحرين الى كسرى فلما
قرأه خرقه قال ابن شهاب فحسبت
ان المسيب قال فدعا عليهم رسول
الله صلعم ان يمزقوا كل ممزق +
وقيل بعث الكتاب مع عمر بن
الخطاب رض اخرجه ابن عدى بسند
ضعيف عن ابن عباس رض قال الحافظ
فان ثبت فلعله كتب الى ملك فارس
مرتين - **اقول** - ويؤيده رواية
الخطيب عن ابى معشر الذى اورده
فى جمع الجوامع وفيه ذكر الكتاب
بلفظ اخر من هذا فنسخته هكذا -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى كسرى عظيم فارس

سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو وہ حاکم بحرین (منذر بن ساوے)
کو دیدیں پس پہونچا دیا حاکم بحرین نے وہ فرمان کسریٰ کی
طرف. جب اوس نے نامہ مبارک پڑہا تو پہاڑ ڈالا پس بدعا
کی آپ نے اوس کے لیئے. باین لفظ کہ ٹکڑے ٹکڑے
کیئے جاویں وہ اور اسیطرح ذکر کیا ہے محمد بن سعد نے
طبقات میں عبد اللہ بن حذافہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی
ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری نے اپنے باپ سے
وہ روایت کرتے ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا
ابن شہاب نے کہ خبر دی مجھکو عبید اللہ بن عبد اللہ
بن عتبہ نے کہ ابن عباس رض نے خبر دی اونکو کہ رسول اللہ
صلعم نے اپنا فرمان لیکر کسریٰ کی طرف عبد اللہ
بن حذافہ سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو کہ دیدیں وہ فرمان
حاکم بحرین کو پس پہونچا دیا اوسکو حاکم بحرین نے
کسریٰ کے پاس پس جب کسریٰ نے اوسکو پڑہا تو
پہاڑ ڈالا. کہا ابن شہاب نے کہ میرا خیال ہے کہ
مسیب نے کہا کہ بددعا کی رسول اللہ نے اون کے
لیئے کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کیئے جاویں.
اور بعض نے کہا ہے کہ بھیجا یہ فرمان عمر بن خطاب رض
کے ہاتھہ. تخریج کی ہے اس کی ابن عدی نے ضعیف
سند کے ساتھ ابن عباس رض سے کہا حافظ نے اگر یہ
ثابت ہو جاوے تو شاید رسول اللہ نے لکھا فرمان
شاہ فارس کو دو مرتبہ **کہتا** ہوں میں کہ تائید کرتی ہے
اس قول کی روایت خطیب کی ابو معشر سے جسکو ذکر
کیا ہے جمع الجوامع میں اور اوس میں ذکر فرمان کا ہے
الفاظ کے تغیر کے ساتھہ بہ نسبت اس نامہ کی (نسخہ اوسکا
اسطرح ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ذاتیہ
رسول اللہ کی جانب سے کسریٰ بادشاہ فارس کی طرف

ان اسلم تسلم من شهد شهادتنا
واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فله
ذمة الله وذمة رسوله ۔
وفي رواية عمرو بن شبة انه بعثه
مع خنيس بن حذافة ـ اخو عبدالله
وهو غلط فانه مات باحد وبعث
الرسل في سنة سبع انتهى قد
ذكرت كتاب كسرى الى باذان
في امره صلى الله عليه وسلم و
قصته مضى في امر باذان ۔

یہ کہ اسلام لے آ سلامت رہیگا تو جس شخص نے قبول
کی ہماری شہادت (یعنی کلمہ توحید و اقرار رسالت) اور
مونہ کیا ہمارے قبلہ کی طرف اور کہایا ہمارا ذبح کیا ہوا
پس اوسکے واسطے پناہ اللہ کی ہے اور اوسکے رسول کی
اور عمرو بن شبہ کی روایت میں ہے کہ بہیجا یہ فرمان خنیس
بن حذافہ عبد اللہ کے بہائی کے ہمراہ اور یہ غلط ہے
اسوجہ سے کہ اونہوں نے وفات پائی ہے احد میں اور
قاصد بہیجے گئے سنہ ہجری میں انتہی ۔ اور ذکر کر دیا ہے
مینے وہ نامہ جو کسری نے باذان کو لکھا تہا رسول اللہ کے
بارہ میں اور اوسکے متعلق سب قصہ باذان کے نام میں

هذا ما كتبه صلعم الى ماعز بن ماعز البكائي

فرمان بنام ماعز بن ماعز بکائی

اخرجه ابن سعد في الطبقات فقال
اخبرنا موسى بن اسمعيل قال سمعت
الجعد بن عبد الرحمن يقول ان
عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعزا
اتى النبي صلى الله عليه وسلم فكتب
له كتابا ـ ان ماعز البكائي اسلم اخر
قومه وانه لا يجنى عليه الا يده
قال ابن الاثير في اسد الغابة
حديثه احمد بن اسحق بن صالح
عن ابي سلمة موسى بن اسمعيل
عن الجنيد بن القاسم عن الجعيد
ابن عبد الرحمن ان عبد الله بن ماعز
حدثه ان ماعزا اتى النبي صلعم ـ فذكر
قال واخرجه ابن منده وابو نعيم ـ

تخریج کی ہے ابن سعد نے طبقات میں پس کہا
کہ خبر دی ہمکو موسی ابن اسمعیل نے کہا کہ سنا میں نے
جعد بن عبد الرحمن سے کہتے تہے کہ عبد اللہ بن ماعز
نے اونسے حدیث بیان کی کہ ماعز آئے رسول اللہ کی
خدمت میں پس لکہا آپنے اون کے لئے فرمان کہ ماعز
بکائی اسلام لائے اپنی قوم کے آخر میں اور نہیں گناہ
کریگا اوپر مگر اونکا ہاتہہ (یعنی وہ صرف اپنے ہر قصور
میں پکڑے جاوینگے) کہا ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ
روایت کیا ہے اوس کی حدیث کو احمد بن اسحق بن
صالح نے ابی سلمہ موسی ابن اسمعیل سے وہ روایت کرتے
ہیں جنید بن القاسم سے اور وہ جعید بن عبد الرحمن
سے کہ عبد اللہ بن ماعز نے حدیث بیان کی اونسے
کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس ذکر کیا
کہا اور تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لمالک بن احمر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن احمر کو

بسم الله الرحمن الرحیم - هذا کتاب من محمد رسول الله لمالک بن احمر ولمن تبعه من المسلمین امان لهم ما اقاموا الصلوة واتوا الزکوة واتبعوا المسلمین وجانبوا المشرکین وادوا الخمس من المغنم وسهم الغارمین و سهم کذا او سهم کذا فهم امنون بامان الله وامان محمد رسول الله ذکره فی جامع الازهر وقال اخرجه الطبرانی فی الاوسط وفیه سعید بن منصور الخزامی لم اقف له علی ترجمته واخرجه ابن الاثیر قال اخبرنا ابو موسی اذنا قال اخبرنا الحسن بن احمد قال اخبرنا ابو نعیم قال اخبرنا سلیمان بن احمد فی الاوسط قال اخبرنا محمد بن هارون قال حدثنا صفوان بن صالح قال حدثنا ابو الولید بن مسلم قال حدثنا سعید بن منصور الخزامی عن جده مالک بن احمر انه لما بلغه قدوم رسول الله صلی الله علیه وسلم وفد الیه فقبل اسلامه وسأله ان یکتب له کتابا یدعوه الی الاسلام فکتب له فی رقعة من ادم - فذکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مالک بن احمر اور اون لوگوں کے واسطے جو اوس کے مطیع ہیں مسلمان - امان ہے اون کے لیے جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں مسلمانوں کی اور علیحدہ رہیں مشرکین سے اور ادا کریں خمس مال غنیمت میں سے اور حصہ غازیوں کا اور فلاں اور فلاں کا حصہ پس وہ امن میں اللہ کے اور اوس کے رسول محمد کے

ذکر کیا اس کو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے اوسط میں اور اوس کی سند میں سعید بن منصور خزامی ہیں جن کے ترجمہ پر میں واقف نہیں ہوا اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو موسی نے سنا کر کہا خبر دی ہمکو حسن بن احمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نعیم نے کہا کہ خبر دی ہمکو سلیمان بن احمد نے اوسط میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن ہارون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صفوان بن صالح نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور خزامی نے اپنے دادا مالک بن احمر سے روایت کر کے کہ جب اونکو رسول اللہ کا تشریف لانا معلوم ہوا تو حاضر خدمت ہوئے قبول کیا آپ نے اونکا اسلام سوال کیا رسول اللہ سے کہ اونکو ایک فرمان لکھدیں آپ نے ایک ادموڑی کے ٹکڑے پر لکھدیا - پس ذکر کیے لفظ فرمان کے مثل مذکورہ بالا -

الکتاب بلفظ المذکور وقال ایضا
ورواہ یزید بن عبد ربه ابن
عبد الله الحمصی عن الولید قال
حدثنی سعید بن منصور بن محرز
بن مالک بن احمر العوفی ثم الجذامی
او الخزامی عن جدہ انہ لما بلغه مقدم
رسول الله صلے الله علیه وسلم
تبوک ۔ فذکر الحدیث وقال اخرجه
ابو عمر وابو موسی وقال الحافظ
اخرجه ابن شاہین بطریق یزید بن
عبد ربه ما بلغہم مقدم النبی صلے الله
علیه وسلم تبوک وفد الیه مالک
بن احمر فاسلم وسأل ان یکتب له
کتابا فکتب له فی رقعة من ادم قال
الولید فسألت سعید بن منصور
ان یقرأ الکتاب فذکر کبرہ وضعف
بصرہ وقال ابو ایوب بن محرز بن
منصور بن محرز فسل عنه فلقیته
فاخرج لی رقعة من ادم عرضها
اربعة اصابع وطولها قدر شبر قد
انماح ما فیها فقرأ علی ابو ایوب ۔
بسم الله الرحمن الرحیم ھذا کتاب
من محمد رسول الله الی ابن عمر
ومن تبعه من المسلمین ۔ فذکر
الکتاب مثل لفظ ابن اثیر قال و
کذا اخرجه البغوی من طریق ہارون
ابن عمر والمخزومی عن الولید وقال لا

اور ابن اثیر نے بھی کہا ہے کہ روایت کیا اسکو یزید بن
عبد ربہ ابن عبد اللہ حمصی نے ولید سے روایت
کر کے کہا ولید نے کہ حدیث بیان کی مجھے سعید بن منصور
بن محرز بن مالک بن احمر عوفی نے اپنے دادا سے کہ
جب خبر پہونچی مالک کو رسول اللہ کے تبوک میں
تشریف لانے کی پس ذکر کیا حدیث کو۔ اور کہا کہ
تخریج کی ہے اس کی ابو عمر اور ابو موسیٰ نے۔ اور کہا
حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین نے یزید
بن عبد ربہ کے طریقہ سے کہ جبکہ خبر پہونچی ان کو
رسول اللہ کے تبوک میں آنے کی تو حاضر ہوئے
آپ کی خدمت میں مالک بن احمر پس اسلام لے
آئے اور خواہش کی رسول اللہ سے کہ لکھدیں
ان کے لئے ایک فرمان پس لکھا آپ نے ایک
ادہوڑی کے ٹکڑے میں۔ کہا ولید نے پس سوال
کیا میں نے سعید بن منصور سے کہ سنائے مجھکو وہ فرمان تو
عذر کیا اپنے بڑہاپے اور بینائی کم ہونیکا۔ اور کہا کہ سوال
کر اسکا ابو ایوب بن محرز بن منصور بن محرز سے پس ملا
میں اونسے تو نکالا میرے لئے ایک ادہوڑی کا ٹکڑا
جسکا عرض چار اونگل اور طول تقریبا ایک بالشت تہا۔
تحقیق مٹ گیا تہا اوس میں کا لکہا ہوا پس سنایا مجھکو
ابو ایوب نے۔
بسم الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے ابن عمر کے لئے اور اوس شخص کے لئے
جو پیروی کرے اوسکی مسلمانوں میں سے۔ پس ذکر
کیا فرمان بلفظ ابن اثیر کہا اور اسیطرح تخریج کی ہے
اس کی بغوی نے ہارون بن عمرو مخزومی کے طریقہ سے
روایت کرتے ہیں ولید سے۔ اور کہا کہ نہیں جانتا میں

اعلم بهذا الاسناد غیر هذا و اخرجه الطبرانی فی الاوسط من طریق صفوان بن صالح عن الولید وساقه کله مدرجا غیر مفصل کما فصله یزید بن عبد ربه **قلت** والتوفیق بین الروایتین فی اسم المکتوب الیه ان یقال یحتمل ان یکون ابن عمر کنیة لمالک بن احمر والله اعلم۔

قوله وسهم الغارمین اصل الغرم فی اللغة ما یشق علی النفس وسمی الدین غرما لکونه شاقا علی الانسان والمراد بالغارمین المدیون وهم قسمان قسم ادانوا لانفسهم فی غیر معصیة فیعطون من مال الصدقات بقدر دیونهم اذا لم یکن بهم مال یفی بدیونهم فان کان عندهم وفاء فلا یعطون وقسم ادانوا فی المعروف واصلاح ذات البین فیعطون من مال الصدقات ما یقضون به دیونهم وانکانوا اغنیاء لما روی عن عطاء بن یسار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تحل الصدقة لغنی الا لخمسة لغاز فی سبیل الله او لعامل علیها او لغارم او لرجل اشتراها بماله او لرجل کان له جار مسکین فتصدق علی المسکین فاهدی المسکین للغنی اخرجه ابو داود مرسلا

اِس سند سے سوائے اِس فرمان کے۔ اور تخریج کی ہے اسکی طبرانی نے اوسط میں صفوان بن صالح کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ولید سے اور بیان کیا اوس سب کو مدرج غیر مفصل جیسکہ بیان کیا ہے اسکو یزید بن عبدربہ نے کہتا ہوں میں کہ اور توفیق درفع تعارض کی دونو روایتوں میں مکتوب الیہ کے نام کی بابت یہ کہ کہا جائے کہ احتمال ہے کہ ابن عمر کنیت ہو مالک بن احمر کی واللہ اعلم۔

قولہ وسہم الغارمین۔ اصل معنے غرم کے لغت میں وہ ہیں جو شاق ہو نفس پر اور نام رکھا گیا قرض کا دین بوجہ شاق ہونے اوس کے انسان پر اور مراد غارمین سے قرضدار ہیں اور وہ دو قسم ہیں ایک قسم جو قرضدار ہوجاویں اپنے نفس کے لئے معصیت میں صرف کئے بغیر پس دیئے جاویں وہ مال زکوٰۃ سے اونکے قرضہ کے موافق جبکہ نہو اونکے پاس اسقدر مال کہ کافی ہو اونکے قرضہ میں پس اگر اونکے پاس اتنا ہو تو نہ دیا جائے۔ اور ایک قسم وہ ہے کہ قرضدار ہو جاویں نیکی کے صرفوں اور آپس کے صلاح کرنے میں پس دیئے جاویں زکوٰۃ کے مال میں سے اوسقدر کہ ادا کریں اوس سے قرض اپنا اگرچہ وہ غنی ہوں بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے عطاء بن یسار سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے صدقہ غنی کو مگر پانچ شخصوں کو۔ لڑنے والا اللہ کے راستہ میں یا عامل اوسپر یا قرضدار۔ یعنی فی سبیل اللہ یا قیدی کی اعانت کیجاوے اوس کی۔ اور اوس شخص کو جسکا پڑوسی مسکین ہو پس صدقہ کرے مسکین پر پس ہدیہ دے مسکین غنی کو تخریج کی اوسکی ابو داؤد نے مرسل اس وجہ سے کہ عطاء نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کیا اس کو معمر نے زید بن

دون عطاء لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم ورواه معمر عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم متصلا بمعناه اما من كان في معصية فلا يعط من الصدقات۔

اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں عطاء بن یسار سے وہ ابوسعید خدری سے وہ نبی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے متصل اسی معنی میں لیکن اگر قرض معصیت میں ہو تو چاہیے کہ نہ دے اوس کو صدقات میں سے۔

نمبر ۹۰ کتاب بنام مالک بن عبید الخشخاس

هذا ماكتبه صلى الله عليه وسلم لمالك بن عبيد الخسحاس (بمهملات) الخشخاش (بمعجمات)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن عبید حسحاس کو (بمہملات) الخشخاش (بمعجمات)

قال الحافظ وابن الاثير اخرج ابو نعيم وابن مندة من طريق الحصين بن ابي الحر عن ابيه مالك وعميه قيس وعبيد انهم اتوا النبي صلى الله عليه وسلم يشكوا اليه رجل من بني فهم فكتب لهم النبي صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب من محمد رسول الله لمالك وعبيد وقيس بني الحسحاس انكم امنون مسلمون على دمائكم واموالكم لا تؤاخذون بجريرة غيركم ولا يجني عليكم الا ايديكم۔

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابونعیم اور ابن مندہ نے حصین بن ابی حر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اپنے چچاؤں سے جو قیس اور عبید ہیں کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کرتے تھے آپ سے بنی فہم کے ایک شخص کے پس لکھا اونکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مالک اور عبید اور قیس بنی حسحاس کیلئے کہ وہ امن میں ہیں مسلمان ہیں (امن میں ہیں) اپنی جانوں اور مالوں پر نہیں مواخذہ کیے جاوینگے دوسروں کے گناہوں پر اور نہ گناہ کرینگے تم پر مگر ہاتھ تمہارے۔

قال ابن حجر الخشخاش (بمعجمات) قال ورأيته في نسخة معتمدة من كتاب ابن شاهين بالمهملات۔

کہا ابن حجر نے الخشخاش (بمعجمات) کہا اور دیکھا میں نے ابن شاہین کی کتاب کے معتبر نسخہ میں (مہملات) کے ساتھ۔

قوله ولا تؤاخذون۔ هذا يدل على ان الكافر الحربي يؤخذ بجريرة غيره نحو ان جنى احد من الكفار على المسلمين ثم اخذ غيره منهم واسر يؤاخذ هذا!

قولہ ولا تؤاخذون۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ کافر حربی مواخذہ کیا جائے دوسرے کے گناہ میں جیسے کہ اگر گناہ کرے کوئی کافروں میں سے مسلمانوں پر پھر قید کر لیا جاوے اسکے سوا کوئی اور اونمیں سے تو مواخذہ کیا جاوے

المأسور علی تلك الجنایة ۔	اُس قیدی سے اُس جنایت کے عوض ۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لمجاعة بن مرارة السلمی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

اخرجه ابو داؤد فی بیان مواضع قسم الخمس وسهم ذی القربی فقال حدثنا محمد بن عیسی قال حدثنا عنبسة بن عبد الواحد القرشی قال ابو جعفر ابو عیسی کنا نقول له من الابدال قبل ان نسمع ان الابدال من الموالی قال حدثنی دخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعة عن هلال بن سراج بن مجاعة عن ابیه عن جده مجاعة انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم یطلب دیة اخیه قتلته بنو سدوس من بنی ذهل فقال النبی صلی الله علیه وسلم لو کنت جاعلاً لمشرك دیة جعلت لاخیك ولکن ساعطیك منه عقبی فکتب له النبی صلی الله علیه وسلم بمائة من الابل من اول خمس یخرج من مشرکی بنی ذهل فاخذ طائفة منها واسلمت بنو ذهل فطلبها بعد مجاعة الی ابی بکر واتاه بکتاب النبی صلی الله علیه وسلم فکتب له ابو بکر باثنی عشر الف صاع من صدقة الیمامة اربعة آلاف

تخریج کی ہے ابو داؤد نے خمس غنیمت اور ذوی القربی کے حصوں کی تقسیم کے ذکر میں پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عیسی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عنبسہ بن عبد الواحد نے کہا ابو جعفر ابو عیسی نے کہ ہم اوسکو ابدال میں سے شمار کرتے تھے پہلے اس سے کہ سنا ہم نے کہ ابدال موالی میں سے ہوتے ہیں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے دخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعہ نے ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا مجاعہ سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں مانگتے تھے اپنے بھائی کی دیت جسکو مار ڈالا تھا بنو سدوس نے جو بنی ذہل میں سے ہیں پس کہا رسول اللہ نے اگر دیتا میں کسی مشرک کی دیت تو دیتا میں تیرے بھائی کی لیکن دونگا میں تجھکو اوسکا عوض پس لکھا رسول اللہ نے اوس کے لئے سو اونٹ اول اوس خمس کی غنیمت میں سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال سے پس کچھ تو اوس میں سے وصول کیا اور اسلام لائے بنو ذہل۔ پس مانگا بعد میں مجاعہ نے ابی بکر رض سے اور لائے اون کے پاس فرمان رسول اللہ کا پس لکھی اون کے لئے ابو بکر نے دو ہزار صاع یمامہ کے صدقہ میں سے چار ہزار صاع گیہوں اور چار ہزار جو اور چار ہزار صاع کھجوریں۔ اور تھا اوس فرمان میں کہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد نبی کا

بالاربعة آلاف شعير واربعة آلاف تمر وكان في كتاب النبي صلى الله عليه وسلم۔

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد النبي لمجاعة بن مرارة من بني سلمى اني اعطيته مائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركي بني ذهل عقبة من اخيه۔

قوله عقبة من اخيه۔ هذا يدل على انه يجوز للامام ان يعطي من الخمس عوض الدية اذا لم تكن الواقعة ما تحمل الدية وهذا كان النبي صلى الله عليه وسلم وعديه و لكن ما حان الوفاء في عهده صلى الله عليه وسلم فوافي به ابوبكر رضي الله عنه من بيت المال۔

مجاعہ بن مرارہ کے لئے جو بنی سلمی میں سے ہے کر دیئے میں نے اوسکو سو اونٹ اول مال غنیمت سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال میں سے عیوض میں اوس کے بہائی کے۔

قولہ عقبۃ من اخیہ۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ امام کو جائز ہے کہ دے مال خمس میں سے عیوض دیت کا جبکہ ایسا واقعہ ہو جس میں دیت کسی پر نہ پڑ سکے۔ اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تہا اوسکا لیکن نہیں وقت آیا اوس کے پورا ہونے کا رسول اللہ کے زمانہ میں پس پورا کیا اوسکو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں سے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا لمجاعة بن مرارة السلمي

یہ فرمان بہی لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

قال الحافظ اخرج البغوي عن زياد بن ايوب عن عنبسة بن عبد الواحد عن الرجيل بن اياس عن عمه هلال بن سراج عن ابيه سراج بن مجاعة قال اعطى النبي صلى الله عليه وسلم لمجاعة ارضا باليمامة يقال له الغورة وكتب له بذلك كتابا من محمد رسول الله لمجاعة بن مرارة بن بني سلمى

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے زیاد بن ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں عنبسہ بن عبد الواحد سے وہ رجیل بن ایاس سے وہ اپنے چچا ہلال بن سراج سے وہ اپنے باپ سراج بن مجاعہ سے کہا کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ کو زمین یمامہ میں جسکو غورہ کہتے تہے اور لکہا اِس بابتہ اون کے لیے ایک فرمان۔ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے۔ دیا میں نے

انی اعطیته الغوارة فمن حاجة فیها فلیأتنی۔ وقال ایضا اخرجه الطبرانی وابن مندة ایضا من طریق هلال بن سراج بن مجاعة عن ابیه وذکر الحدیث وفیه انی اعطیتك ارض کذا وکذا وفیه ۔ وکتبه یزید ۔ قال الحافظ یحتمل ان یکون یزید بن سفیان فانه کان یکتب للنبی صلی الله علیه وسلم وذکر هذا ابن الاثیر وابن عبد البر ایضا ۔

اونکو غورہ پس جو جھگڑا کرے اوسنے اس بارہ میں تو چاہیے کہ آئیں وہ ہمارے پاس اور یہی کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور ابن مندہ نے بھی ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ذکر کیا حدیث کو اور اوس میں ہے کہ دی میں نے تجھکو فلاں اور فلاں زمین اور اوسمیں ہے کہ۔ اور لکھا اسکو یزید نے۔ کہا حافظ نے کہ احتمال ہے کہ ہو وہ یزید بن سفیان اس وجہ سے کہ وہ کاتب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا اسکو ابن اثیر اور ابن عبد البر نے بھی۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لمسیلمة الکذاب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مسیلمہ کذاب کو

ذکر فی المواهب وزاد المعاد وسیرة المحمدیة نقلوا عن ابن اسحق ان وفد بنی حنیفة اتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم وخلفوا مسیلمة فی رحالهم فلما اسلموا ذکروا له مکانه فقالوا یا رسول الله انا خلفنا صاحبنا فی رحالنا ورکابنا یحفظها لنا فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم بما امر به القوم وقال لهم انه لیس بشرکم مکانا یحفظ ضیعتکم ثم انصرفوا فلما قدموا الیمامة ارتد عدو الله دینا وقال انی شرکت معه فی الامر ثم جعل یسجع السجعات مضاهاتا للقرآن وکتب الی النبی صلی الله علیه وسلم

ذکر کیا مواہب اور زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں نقل کرکے ابن اسحق سے کہ وفد بنی حنیفہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں اور چھوڑ دیا مسیلمہ کو اپنے سامان میں — پس جب اسلام لائے تو ذکر کیا اونھوں نے اوسکا اور کہا کہ اے رسول اللہ ہم نے چھوڑ دیا ہے اپنے ایک ساتھی کو اپنے سامان اور اونٹوں میں کہ حفاظت کر رہا ہے اونکی پس حکم دیا رسول اللہ نے اوس کے لیئے وہ جسکا حکم دیا تھا قوم کو اور فرمایا کہ نہیں ہے وہ تم میں سے برا۔ حفاظت کر رہا ہے تمہارے سامان کی۔ پھر لوٹ آئے وہ جب یمامہ میں پہونچے تو مرتد ہوگیا عدو اللہ۔ دین سے اور کہا کہ میں شریک کر دیا گیا ہوں اون کے ساتھ امر نبوت میں پھر قافیہ بندی کرنے لگا قرآن کے مقابلہ کے لئے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ۔

کتاب الکذاب الی رسول اللہ

من مسیلمۃ رسول اللہ الی محمد رسول اللہ اما بعد فانی اشرکت معک فی الامر وان لنا نصف الامر ولقریش نصف الامر ولکن قریشا قوما یعتدون۔ فکتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہ فی جواب کتابہ۔

جوابہ صلعم الیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ الی مسیلمۃ الکذاب سلام علی من اتبع الھدی اما بعد فان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین قال فی جمع الجوامع واخرجہ الطبرانی عن نعیم بن مسعود وذکر فی مصباح المضی انہ قال ابن سعد وکتب رسول اللہ الیہ وکان فیہ۔

لفظ الکتاب بروایۃ ابن سعد

بلغنی کتابک الکذب والافک والافتراء علی اللہ۔

ورد فی الصحیحین مکالمتہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاہ **فان قیل** کیف یجتمع خبر ابن اسحق مع ھذا الحدیث الصحیح **فالجواب** المصیر الی ما فی الصحیح اولی ویحتمل ان یکون ان مسیلمۃ قدم مرتین الاولی کان تابعا وکان راس بنی حنیفۃ غیرہ ولھذا اقام فی حفظ رحالھم ومرۃ متبوعا وفیھا خاطبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم او القصۃ واحدۃ وکانت اقامتہ

(خط ہے) مسیلمہ رسول اللہ کی جانب سے محمد رسول اللہ کی جانب بعد اس کے (معلوم ہو کہ) شریک کر دیا گیا ہوں میں تمہارے ساتھ امر نبوت میں تحقیق واسطے ہمارے نصف حکومت ہے اور نصف واسطے قریش کے لیکن قریش ایسی قوم ہے جو حد سے تجاوز کرتی ہے پس اوس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کی طرف سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) زمین اللہ کی ہے مالک کرے گا جسکو چاہیگا اپنے بندوں میں سے اور انجام واسطے پرہیزگاروں کے ہے۔ کہا جمع الجوامع میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے نعیم بن مسعود سے اور ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ نے اوسکی طرف اور تھا اوس میں کہ

مجھے پہنچا تیرا خط جس میں جھوٹ اور تہمت اور بہتان ہے اللہ پر۔

اور ذکر ہے صحیحین میں اوس کے ساتھ رسول اللہ کی گفتگو کرنے کا پس اگر کہا جاوے کہ کیسے جمع ہوگی خبر ابن اسحق کی اس حدیث صحیح کے ساتھ تو جواب یہ ہے کہ جو صحیح بخاری میں ہے اوسکا اختیار اولی ہے اور احتمال ہے کہ آیا ہو مسیلمہ دو مرتبہ اول تو تابع ہو کر جبکہ تھا سردار بنی حنیفہ کا کوئی اور اوس کے سوا اور اسی وجہ سے رہگیا تھا وہ اون کے سامان کی حفاظت کے لئے اور ایک مرتبہ آیا تھا سردار بنکر اور اوسی دفعہ گفتگو کی اوس سے رسول اللہ نے۔ یا قصہ ایک ہی ہے اور تھا اوسکا سامان پر رہنا عمداً بوجہ برا جاننے اس

فی رحالہم باختیارہ استکبارًا ان یحضر مجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعاملہ صلی اللہ علیہ وسلم معاملۃ الکرام علی عادتہ فاراد استیلافہ بالقول حیث قال لیس بشرکم مکانا وبالفعل حیث اعطاہ مثل ما اعطی قومہ فلما لم یفد توجہ بنفسہ الیہ لیقیم علیہ الحجۃ ۔ ہذا قالہ الحافظ **ویستفاد** من ہذہ القصۃ ان الامام یاتی بنفسہ الی من قدم یرید لقاءہ من الکفار اذا تعین ذلک طریقا لمصلحۃ المسلمین ۔

امر کے کہ آئے وہ رسول اللہ کی مجلس میں ۔ اور معاملہ کیا رسول اللہ نے اوس کے ساتھہ معاملہ کرام کا اپنی عادت کے موافق پس ارادہ کیا اوس کی تالیف کا اپنے قول لیس بشرکم مکاناً سے اور اپنے فعل سے باینطور کہ دیا اوسکو جو کچھہ کہ دیا اوس کی قوم کو ۔ پس جبکہ نہیں فائدہ دیا اس بات نے تو بہ نفس نفیس خود آپ اوس کے پاس تشریف لے گئے تاکہ اوسپر حجت قائم ہو ۔ بیان کیا ہے اسکو حافظ نے اور **معلوم** ہوتا ہے اس قصہ سے یہہ کہ امام کو اون کفار کے پاس جو اوس سے ملنے آویں خود جانا چاہیے جبکہ اس کی ضرورت ہو بوجہ مسلمانوں کی کسی مصلحت کے ۔

ہذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لمصعب بن زبیر

یہہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مصعب بن زبیر کو

ذکر فی سیرۃ المحمدیۃ اخرج الدارقطنی عن ابن عباس قال اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجمعۃ قبل ان یہاجر ولم یستطع ان یجمع بمکۃ فکتب الی مصعب بن عمیر ۔

اما بعد فانظر الیوم الذی یجہر فیہ الیہود بالزبور فاجمعوا النساء کم وابناء کم فاذا مال النہار عن شطرہ عند الزوال من یوم الجمعۃ فتقربوا الی اللہ برکعتین ۔

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے دارقطنی نے ابن عباسؓ سے کہا کہ اجازت دیئے گئے رسول اللہ جمعہ کی ہجرت کرنے سے اول ۔ اور قدرت نہیں تھی اس کی کہ جمعہ کریں مکہ میں (بوجہ غلبہ کفار کے) تو لکھا آپ نے مصعب بن عمیر کو کہ ۔

العبد حمد کے ا پس خیال رکھہ اوس دن کا جس میں زور سے پڑہتے ہیں یہود زبور ۔ پس جمع کرو تم اپنی عورتوں اور بچوں کو ۔ پس جبکہ دن ڈہل جاوے زوال کے وقت جمعہ کے دن تو تقرب حاصل کرو طرف اللہ کے دو رکعتوں سے ؛

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمطرف بن كاهن الباهلي

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا مطرف بن کاہن باہلی کو

قال الحافظ اخرج ابن شاهين فقال قال عمرو بن مالك قال خبرنا المنذر قال حدثنا الحسين بن محمد بن علي قال حدثنا علي بن محمد المدائني عن ابي معشر عن يزيد بن رومان عن محمد بن اسحق عن شيوخه قالوا وفد مطرف بن الكاهن الباهلي احد بني قريظ على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الفتح فقال يا رسول الله اسلمنا للاسلام وشهدنا دين الله في سمواته وانه لا اله الا هو وصدقناك وامنا بكل ما قلت فاكتب لنا كتابا فكتب له -

من محمد رسول الله لمطرف بن كاهن ولمن سكن بيته من باهلة ان من احيا ارضا مواتا فيها مراح الانعام فهي له وعليه في كل ثلثين من البقر فارض وفي كل اربعين الغنم عتود وفي كل خمس من الابل مسنة -

قال وذكره ابو احمد العسكري والرشاطي واورده ابن الاثير منسوبا الى ابي احمد العسكري - **اللغات**

مراح - بالضم مواضع تاوي اليه الماشية ليلا - **فارض** - المسنة

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے پس کہا کہ کہا عمرو بن مالک نے کہ خبر دی ہمکو منذر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن محمد بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن محمد مدائنی نے ابی معشر سے اونہوں نے یزید بن رومان سے اونہوں نے محمد بن اسحق سے اونہوں نے اپنے شیوخ سے کہا اونہوں نے کہ مطرف بن کاہن باہلی جو بنی قریظہ میں سے تھے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے بعد پس کہا کہ اے رسول اللہ اسلام لائے ہم اور گواہی دی ہم نے اللہ کے دین کی جو اپنے آسمانوں میں ہے اور اس بات کی نہیں ہے کوئی معبود اوس کے سوا اور تصدیق کی ہم نے آپ کی اور ہر اوس بات کی جو آپ نے فرمائی پس فرمان لکھدیجئے ہم کو۔ پس لکھا رسول اللہ نے اونکے لئے کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مطرف بن کاہن کے لئے اور اوس کے اہل بیت کے لئے جو قبیلہ باہلہ کے ہوں کہ جو شخص کاشت کرے پڑت زمین جسمیں ٹھیک ہو چوپایوں کی تو وہ اوسکو معاف ہے اور اوسپر زکوۃ کی اہر تیس بقر میں ایک فارض ہی اور ہر چالیس غنم میں ایک عتود اور ہر پانچ اونٹوں میں ایک مسنہ کہا اور ذکر کیا اسکو ابو احمد عسکری نے اور رشاطی نے اور بیان کیا اسکو ابن اثیر نے ابی احمد عسکری کی طرف منسوب کرکے **شرح لغات** - مراح - بالضم - وہ جگہ جہاں ٹھکانہ پکڑیں جانور رات کو - **فارض** - مسنہ اونٹ کا -

من الابل - **عتود** - ھی الصغیر من اولاد المعز - اذا قوی ورعی واتی علیہ حول - **مسنۃ** - تقع علی البقرۃ والشاۃ معناہ طلوع سنھا فی السنۃ الثالثۃ -

عتود چھوٹا بچہ بھیڑ کا - جبکہ قوی ہوجائے اور چرنے لگے اور اوسپر ایک سال گذر جائے - **مسنہ** اس کا اطلاق آتا ہے گائے بیل اور بکری پر معنی اس کے - وہ جو داخل ہوجائے تیسرے سال میں -

المسائل المستنبطۃ من ھذا الکتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قولہ من احیا ارضا - الارض المیتۃ ھی التی لم تعمر - شبہت عمارتھا بالحیاۃ وتعطیلھا بالموت والاحیاء ان یعمل شخص الی ارض لم یتقدم ملک علیھا لاحد فیحییھا بالسقی او الزرع او الغرس او البناء فتصیر بذلک ملکہ والکتاب یدل علیہ وھو قول الجمھور ولکن قال ابوحنیفۃ لابد من اذن الامام وقال مالک یحتاج الی اذن فیما قرب مما لاھل القریۃ الیہ حاجۃ من مرعی ونحوہ ویؤیدہ ھذا الکتاب - **قولہ فی کل ثلثین** ھذا یدل علی ان نصاب البقر ثلثون والغنم اربعون والابل خمس - اما نصاب الغنم والابل فلا خلاف فیہ واما البقر فحکی عن ابن جریر الطبری انہ قال صح الاجماع المتیقن المقطوع بہ الذی لا اختلاف

قولہ من احیا ارضا - ارض میتہ وہ زمین جو آباد نہ ہو - تشبیہ دیگئی اوسکی آبادی زندگی سے اور اوس کا بیکار رہنا موت سے - اور احیا یہ ہے کہ عمل کرے کوئی شخص ایسی زمین میں جو کسی کی ملک نہ ہو پس زندہ کرے اوسکو پانی پلاکر کھیتی کرکے یا پیڑ لگا کر یا مکان بناکر تو ہوجاوے گی اسوجہ سے وہ اوس کی ملک اور یہ فرمان دلالت کرتا ہے اسپر اور یہی قول ہے جمہور کا - لیکن کہا ابوحنیفہ نے کہ ضرور ہے اجازت امام کی اور کہا امام مالک نے کہ ضرور ہے اون اہل دیہ کی اجازت جنکو ضرورت ہو اس زمین کی چرائی وغیرہ کے لیئے - اور تائید کرتا ہے اس کی یہ فرمان -

قولہ فی کل ثلثین - یہ قول دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ نصاب بقر کا تیس راس ہیں اور غنم کے چالیس - اور اونٹ کے پانچ - بکری اور اونٹ کے نصاب میں تو اختلاف نہیں ہے - لیکن نصاب بقر کا - پس حکایت کی گئی ہے ابن جریر طبری سے کہ اوسنے کہا کہ اجماع صحیح اور متیقن ہوچکا ہے جس میں اختلاف نہیں ہے کہ ہر پچاس بقر پر (زکوۃ کا) ایک بقر ہے اور اعتراض کیا ہے اسپر صاحب امام نے

فیه ان فی کل خمسین بقرة بقرة ولعقبه صاحب الامام بحدیث عمرو ابن حزم الطویل فی الدیات وغیرها فان فیه فی کل ثلثین باقورة تبیع جذع اوجذعة وحکی ایضاعن ابن عبد البرانه قال فی الاستذکار لاخلاف بین العلماء ان السنة فی زکوة البقر مافی حدیث معاذ قال بعثنی رسول الله صلے الله علیه وسلم الی الیمن وامرنی ان اخذ من کل ثلثین من البقر تبیعة او تبیعا۔ رواه اصحاب الخمسة یعنی مسلم واصحاب السنن ۔ قال عبد الحق لیس فی نصاب البقر حدیث متفق علی صحته ولکن حدیث معاذ صححه ابن حبان والدار قطنی والحاکم وصححه ایضا من روایة ابی وائل عن مسروق عن معاذ ویقال ان مسروقالم یسمع من معاذ وقد بالغ ابن حزم فی تقریر ذلك وقال ابن القطان هو علی الاحتمال وینبغی ان یحکم لحدیثه بالاتصال علی رای الجمهور۔ قال ابن عبد البر فی التمهید اسناده متصل صحیح ثابت ووهم عبد الحق فقال ان مسروقالم یلق معاذا وهذا مما لا اعلم فیه لاحد خلافا فعلی هذا الصحیح فی نصاب البقر ثلثون +

عمرو بن حزم کی طویل حدیث سے جو دیات وغیرہ میں ہے اور اوس میں ہے کہ ہر تیس بقر پر ایک تبیع جذع خواہ نر ہو یا مادہ۔ اور ابن عبد البر سے بھی حکایت کی گئی ہے کہ اوس نے استذکار میں کہا کہ علماء میں اس بات میں خلاف نہیں ہے کہ سنت زکوۃ بقر میں وہ ہے جو مذکور ہے حدیث معاذ میں کہ بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اور حکم دیا مجھکو کہ لوں میں ہر تیس بقر پر (زکوۃ) ایک تبیع (نر یا مادہ) روایت کیا اسکو مسلم اور اصحاب سنن نے۔

کہا عبد الحق نے کہ نصاب بقر کے بارہ میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے جس کی صحت پر اتفاق ہو۔ لیکن حدیث معاذ رض کی تصحیح کی ہے اس کی ابن حبان اور دار قطنی اور حاکم نے اور بھی تصحیح کی ہے روایت ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہیں مسروق سے وہ معاذ سے۔ اور کہا جاتا ہے مسروق نے نہیں سنا معاذ سے اور ابن حزم نے اس کے اثبات میں مبالغہ کیا ہے اور کہا ابن قطان نے کہ یہ بات (سماع مسروق عن معاذ) محتمل ہے اور لائق یہ ہے کہ حکم کیا جاوے اتصال سند کا جمہور کی رای کے موافق۔ اور کہا ابن عبد البر نے تمہید میں کہ اوس کی اسناد متصل ہے صحیح ہے ثابت ہے اور وہم ہوا ہے عبد الحق کو پس کہا اوس نے کہ مسروق نہیں ملا معاذ سے اور یہ اون امور سے ہے کہ نہیں معلوم مجھے اس میں خلاف کسی کا۔ پس اس بنا پر ثابت ہو گیا کہ نصاب بقر کا تیس راس ہے +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمطرف بن نهصل بالمجاهدة وقيل بالنوم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطرف بن نہصل کو

قال الحافظ اخرج البغوی وابن السکن وابن ابی عاصم من طریق الجنید بن امین بن ذروة بن نضلة بن طریف ابن نهصل الحرمازی عن ابیه عن جده نضلة۔ وفی روایة البغوی حدثنی ابی امین قال حدثنی ابی ذروة عن ابی نضلة عن رجل منهم یقال له الاعشی واسمه عبد الله بن اعور کانت عنده امرأة منهم یقال لها معاذة۔ فخرج میرا لاهله من هجر فهربت امرأته من بعده ونشزت علیه وعاذت برجل منهم یقال له مطرف ابن نهصل فاتاه وقال یا ابن عم عندک امرأتی فادفعها الیّ قال لیست عندی ولو کانت عندی مادفعتها الیک وکان مطرف اعز منه فخرج حتے اتے النبی صلے الله علیه وسلم فعاذبه وانشاء یقول۔

اشعار

یا مالک الناس ودیان العرب
الیک اشکو ذربة من الذرب
کالظبیة الشغباء فی ظل السرب
خرجت ابغیها الطعام فی رجب
فنزعتنی بنزاع وهرب

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے اور ابن سکن اور ابن ابی عاصم نے جنید بن امین بن ذروہ بن نضلہ بن طریف بن نہصل حرمازی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا نضلہ سے۔ اور بغوی کی روایت میں ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ امین نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ ذروہ نے ابی نضلہ سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شخص سے جو ان ہی میں سے ہے کہا جاتا تھا اوسکو اعشی اور اوسکا نام عبد اللہ بن اعور تھا۔ اوس کی ایک عورت تھی جس کا نام معاذہ تھا۔ پس گیا وہ اپنے اہل وعیال کے لئے غلہ خریدنے ہجر سے پس بھاگ گئی اوس کی بیوی اوس کے بعد اور نافرمان ہوگئی اور پناہ پکڑی ایک شخص کی جسکا نام مطرف بن بہصل تھا پس آیا اعشی اوس کے پاس اور کہا اے میرے چچا کے بیٹے تیرے پاس میری بیوی ہے اوسکو میرے سپرد کردے جواب دیا کہ میرے پاس نہیں ہے اور اگر ہوتی جب بھی تجھے نہیں دیتا۔ اور تھا مطرف زائد عزت دار بہ نسبت اعشی کے۔ پس نکلا اعشی یہانتک کہ حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور استغاثہ کیا آپ سے اور پڑھنے لگا اشعار

اے مالک لوگوں کے اور دیندار ترین عرب ٭ میں آپسے شکایت کرتا ہوں ایک بدزبان عورت کی ٭ جو مثل اوس ہرنی کے ہے جو شریر ہو ہرنوں کی ڈار میں ٭ گیا میں کہانا لینے کو اوس سے رجب میں ٭ پس لڑی مجھ سے اور بھاگ گئی۔

اختلفت العهد ولطت بالذنب +
وردتني بين عصب ينتسب +
وهن شر غالب لمن غلب +
فجعل النبي صلے الله عليه وسلم يتكرر
وهن شر غالب لمن غلب +
فكتب النبي صلے الله عليه وسلم
الى مطرف بن بهصل -
انظر امرأة هذ معاذة - فادفعها اليه
فلما قرئ عليه الكتاب قال يا
معاذة هذا كتاب رسول الله
صلے الله عليه وسلم فيك فانا
دافعك اليه فقالت خذ لي عليه
العهد والميثاق وذمة نبيه ان لا
يعاقبني فيما صنعت فاخذ لها و
دفعها مطرف اليه فقال في ذلك -

شعرًا

لعمرك ما حبي معاذة بالذي +
يغيره الواشي ولا قدم العهد +
ولا سوء ما جاءت به اذ ازالها +
غواة رجال اذ ينادونها بعدي +

قال الحافظ واخرجه احمد وابن ابي
خيثمة وابن شاهين وغيرهم
من طريق ابي معشر عن الصدقة
ابن طيسلة قال حدثني ابي والحي عن
اعشى بن مازن قال اتيت رسول
الله صلے الله عليه وسلم - الحديث
وقال ايضا روى حديثه عبد الله

بدعہدی کی اور دم دبا کر بھاگ گئی۔ اور ہلاکت
میں ڈال دیا مجھکو درمیان شریف نسب کے۔
اور عورتیں بڑا غالب شر ہیں اوس شخص کے لئے جو
اون پر غلبہ چاہے۔ پس رسول اللہ تکرار فرماتے
اِس مصرعہ کی۔ "وھن شر غالب لمن غلب"
پس لکھا رسول اللہ نے مطرف بن بہصل کی
طرف (فرمان) کہ
مہلت دی اِس کی بیوی معاذہ کو پس سپرد کر دے
اوسکو اسکے۔ پس جبکہ پڑھا گیا اوسپر یہ فرمان تو کہا
کہ اے معاذہ یہ فرمان ہے رسول اللہ کا تیرے
بارہ میں اور اب میں دیدوں گا تجھے اوسکو۔ پس جواب
دیا اوس نے کہ اوس سے عہد و میثاق اور
اوسکے نبی کا ذمہ لیلے کہ مجھے سزا نہ دے اِس امر
کی جو میں نے کیا ہے پس عہد لے لیا اوس کے لئے
اور سپرد کر دیا مطرف نے اوسکو پس کہے اِس
بارہ میں۔ شعر

قسم تیری عمر کی نہیں ہے میری محبت معاذہ سے۔
ایسی جسکو بدل دے کوئی عیب لگانیوالا یا قدامت عہد کی
اور نہ وہ برائی جو اوس نے کی ہے جبکہ بہکا دیں اوسکو۔
بہکانے والے مرد جبکہ پکارتے ہیں اوسکو میرے بعد

کہا حافظ نے اور تخریج کی اس کی احمد اور ابن ابی خیثمہ
اور ابن شاہین وغیرہ نے ابی معشر کے طریقہ سے
جو روایت کرتے ہیں صدقہ بن طیسلہ سے کہا کہ
حدیث بیان کی مجھہ سے میرے باپ نے اور اہل
قبیلہ نے اعشی بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
کے پاس۔ الحدیث
اور بھی کہا کہ روایت کیا اوس کی حدیث کو عبد اللہ

ابن احمد فی زیادات المسند
من طریق عواف بن کہمس بن الحسن
عن صدقة عن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
والحی بعده قالوا حدثنا الاعشی
قال اتیت رسول الله صلی الله علیه
وسلم۔ الحدیث۔ وروی عن صدقة
عن ثعلبة بن معوذة عن الاعشی و
عن صدقة عن بقیة عن ثعلبة
عن الاعشی وروی عنه طیسلة
ابن صدقة قال حدثنی ابی واخی
عن الاعشی واخرجه ابن الاثیر
فقال اخبرنا ابو الفضل المنصور بن
ابی عبد الله الطبری باسناده الی
ابی یعلی احمد بن علی بن المثنی
قال حدثنا المقدمی قال حدثنا
ابو معشر یوسف عن یزید قال
حدثنی صدقة بن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
قال حدثنی الاعشی المازنی قال
اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فذکر القصة
وهکذا سواء اخرجه محمد بن سعد فی
الطبقات فی ترجمة الاعشی قال
اخبرنا ابراهیم بن محمد بن عرعرة
ابن البرند القرشی قال اخبرنی یوسف
ابن یزید ابو معشر البراء قال حدثنی
طیسلة المازنی قال حدثنی ابی والحی

بن احمد نے زیادات مسند میں عوف بن کہمس بن
حسن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صدقہ
سے وہ طیسلہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے
معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے اور اوس کے بعد اہل قبیلہ
نے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی ہم سے اعشی
نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث
اور روایت کی گئی ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں ثعلبہ بن معوذہ سے وہ اعشی سے اور روایت
ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے ہیں بقیہ سے وہ
ثعلبہ سے وہ اعشی سے اور روایت کی اونسے طیسلہ
بن صدقہ نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے میرے باپ
اور بھائی نے اعشی سے روایت کرکے اور تخریج کی
اس کی ابن اثیر نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو الفضل منصور
بن ابی عبد اللہ طبری نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے
ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی کی طرف کہا کہ حدیث بیان
کی مجھہ سے مقدمی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
ابو معشر یوسف نے یزید سے کہا کہ حدیث بیان کی
مجھہ سے صدقہ بن طیسلہ نے کہا کہ حدیث بیان کی
مجھہ سے معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھہ سے اعشی مازنی نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس ذکر کیا قصہ اور بالکل اسیطرح
تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں اعشی
کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ
بن برند قرشی نے کہا کہ خبر دی مجھے یوسف بن یزید ابو معشر
براء نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے طیسلہ مازنی نے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ اور قبیلہ والوں
نے اعشی بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی

عن اعشی بن مازن قال اتیت النبی صلعم۔ فذکر۔ ثم اسند فقال اخبرنا احمد بن محمد بن انس قال اخبرنا ابوحفص الصیرفی عمرو بن علی قال حدثنی عبید بن عبد الرحمن بن عبید الحنفی قال حدثنی الجنید بن امین بن ذراوۃ بن نضلۃ بن طریف بن نهصل الحرمازی عن ابیه عن جده نضلۃ ان رجلا منهم یقال له الاعشی۔ فذکر القصۃ بطوله۔

خدمت میں۔ پس ذکر کیا۔ پھر سند بیان کی اور کہا کہ خبر دی ہمکو احمد بن محمد بن انس نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابوحفص صیرفی عمرو بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبید بن عبد الرحمن بن عبید حنفی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے جنید بن امین بن ذروۃ بن نضلہ بن طریف بن نہصل حرمازی نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا نضلہ سے کہ ایک شخص اون میں سے جس کا نام اعشی تہا۔ پس ذکر کیا پورا قصہ۔

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لمعديكرب بن ابرهة

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو

ذکر فی مصباح المضی ولم اجدہ فیما سواہ انه قال ابن سعد وکتب رسول الله صلى الله عليه وسلم لمعدیکرب بن ابرهة۔ ان له ما اسلم علیه ارض خولان افاد ان ارض الحربی یجوز للامام ان یتصرف فیه ویملکه غیرہ۔

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں اور نہیں پایا میں نے اوس کے سوا کہ کہا ابن سعد نے اور لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو کہ واسطے اوسکے معاف ہے ارض خولان کی وہ زمین جسپر وہ اسلام لایا ہے۔ **فائدہ** دیا اس فرمان نے اس امر کا کہ حربی کی زمین میں امام کو جائز ہے کہ تصرف کرے اوسمیں اور مالک کرے اور کسیکو

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لمعاذ بن جبل رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی کو

قال الحافظ اخرج ابن السکن والطبرانی من طریق سیف بن عمرو عن سهل بن یوسف بن سهل عن ابیه عن عبید بن صخر عن صخر وکان ممن بعثه النبی صلى الله عليه وسلم مع

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ابن سکن اور طبرانی نے سیف بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو سے وہ سہل بن یوسف بن سہل سے وہ اپنے باپ سے وہ عبید بن صخر سے وہ صخر سے اور تہے یہ اون لوگوں میں جنکو بہیجا تہا رسول اللہ صلعم نے عمال یمن کے ہمراہ کہ فرمان

عمال الیمن ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتب الی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی عرفت بلاءک فی الدین والذی من مالک حتی رکبک الدین وقد طیبت لک الھدیۃ فان اھدی لک شئی فاقبلہ ۔

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی طرف کہ پہچانا مینے یعنی جانتا ہوں میں مصیبت تیری دین کے بارہ میں اور وہ جو کہ خرچ ہوا تیرا مال حتی کہ غالب آگیا تجہپر تیرا دین اور حلال کر دیا ہے مینے تیرے لئے ہدیہ پس اگر کوئی چیز تجھے ہدیہ دیجا وے تو قبول کر تو اوسکو۔

قولہ فاقبلہ ۔ ھذا یدل علی ان ما اھدی لہ رضی اللہ عنہ فکان لہ حلالا ویردہ ما رواہ احمد والطبرانی عن ابی حمید الساعدی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ھدایا العمال غلول ۔ وما روی عن بریدۃ مرفوعا من استعملناہ علی عمل فرزقناہ رزقا فما اخذہ بعد فھو غلول ۔ ولعل الحلۃ کانت خاصۃ لمعاذ رضی اللہ عنہ لمصلحۃ کانت عندہ صلے اللہ علیہ وسلم فی امرہ او الحکم عام لجمیع المسلمین ویؤیدہ ھذا ما رواہ ابو داؤد عن عمر رضی اللہ عنہ رفعہ ۔ اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسئل فکل وتصدق ۔ ویمکن التوفیق ان فی حدیث عمر رضی اللہ عنہ کانت عمالتہ للتی رزقھا الامام وقدرھا للعاملین والاحادیث التی فیھا النھی محمولۃ علی الھدایا والتحف واللہ اعلم ۔

قولہ فاقبلہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے اِس بات پر کہ جو چیز ہدیہ دیجا وے حضرت معاذ کو تو حلال ہوگی اونکیں اور رد کرتی ہے اسکو وہ حدیث جو مروی ہے احمد اور طبرانی سے بروایت ابی حمید ساعدی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہدیہ لینا عاملوں کا غلول ہی (یعنی اوس کے حکم میں ہے) اور وہ حدیث جو مروی ہی بریدہ سے مرفوع کہ جس شخص کو کہ ہم عامل بنادیں اور اوسکا روزینہ مقرر کریں تو اس کے بعد جو کچھ لیگا وہ غلول ہے (یعنی اوس کے حکم میں) اور شاید حلت خاص ہو معاذ رضی اللہ عنہ کے لئے بوجہ کسی مصلحت کے جو رسول اللہ کے ذہن میں تھی۔ اونکی بابتہ یا حکم حلت کا عام ہے جمیع مومنین کے لئے اور تائید اسکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے عمرؓ سے۔ مرفوع۔ جبکہ دیا جائے تو کوئی چیز بے مانگے تو کہا اور صدقہ کر اور ممکن ہے توفیق اِس طور سے کہ حدیث عمرؓ کی تو محمول ہو اوس روزینہ پر جو مقرر کرے امام عاملوں کے لئے۔

اور وہ حدیثیں جس میں وارد ہے نہی محمول ہون تحفوں اور ہدیوں پر واللہ اعلم۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضًا لمعاذ بن جبل رض حین توفی ابنہ

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو جبکہ اونکا بیٹا مر گیا تہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم - من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیك فانی احمد الیك اللہ الذی لا الہ الا ھو - اما بعد فاعظم اللہ لك الاجر والھمك الصبر ورزقنا وایاك الشکر فان انفسنا واموالنا واھلنا من مواھب اللہ وعواریہ المستودعۃ متعہ اللہ بہ فی غبطۃ وسرور وقبضہ منك باجر کثیر - الصلوۃ والرحمۃ والھدی - فان احتبسہ فاصبر ولا یحبط جزعك اجرك فتندم واعلم ان الجزع لا یرد میتا ولا یدفع حزنا وما ھو نازل فکان قد والسلام - ذکرہ فی جامع الزھر وقال اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط - واخرجہ الحاکم فی المستدرك فقال حدثنا ابو علی الحسین بن علی الحافظ قال اخبرنا الحسین بن عبد اللہ ابن یزید القطان قال حدثنا عمرو ابن بکر السکسکی قال حدثنا مجاشع ابن عمرو الاسدی قال حدثنا اللیث بن سعد عن عاصم بن عمر بن قتادۃ عن محمود بن لبید عن معاذ بن جبل - فذکر الحدیث - وقال

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے (تعزیت نامہ) محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجہپر پس حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے بعد حمد کے معلوم ہو کہ اللہ تیرا اجر بڑہائے اور تیرے دل میں صبر ڈالے - اور توفیق دے ہمکو اور تجہکو شکر کی پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل اللہ کے عطیات میں سے ہیں اور اوس کی مستعار اماتنیں ہیں فائدہ مند کیا اللہ نے ہم کو اوس کے ساتھ بحالت سرور وغبطہ (یعنی ایسی حالت میں کہ لوگ ہم پر اوسکی وجہ سے رشک کریں) اور لیلیا اوسکو تجہ سے اجر کثیر کے عوض (اختیار کر تو) نماز اور رحمت اور ہدایت - پس اگر لیلیا ہے تجہسے اوسکو تو صبر کر اور گہیر لیگا تیرا رنج وغم تیرے ثواب کو پس نادم ہوگا تو - اور جان لے تو کہ رونا دہونا نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ دفع کریگا غم کو اور جو کچہہ کہ ہونیوالا ہے وہ ضرور ہوگا والسلام ذکر کیا ہے اسکو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر اور اوسط میں - اور تخریج کی ہے اس کی حاکم نے مستدرک میں اور کہا حدیث بیانکی ہم سے ابو علی حسین بن علی حافظ نے کہا کہ خبر دی ہمکو حسین بن عبد اللہ بن یزید قطان نے کہا حدیث بیانکی ہم سے عمرو بن بکر سکسکی نے کہا حدیث بیانکی ہم سے مجاشع بن عمرو اسدی نے کہا کہ حدیث بیانکی ہم سے لیث بن سعد نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پس ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ غریب ہے

لفظ الکتاب علیٰ شرح جامع الازہر والحاکم والطبرانی وغیرہ

غريب حسن الا ان مجاشع بن عمرو
ليس من شرط هذا الكتاب واخرجه
ابو نعيم في الحلية باختلاف يسير
فقال حدثنا ابو علي محمد احمد بن
الحسن قال قال احمد بن محمد بن
الجعد حدثنا حفص بن عمرو المقرئ
قال حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن
القرشي عن محمد بن سعيد عن
عبادة بن نسي عن عبد الرحمن بن
الغنم قال شهدت مع معاذ بن جبل
حين اصيب ولده ووجده عليه
فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم
فكتب اليه۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد
رسول الله الى معاذ بن جبل سلام
عليك فاني احمد اليك الله الذي لا اله الا هو
اما بعد فاعظم الله لك الاجر والهمك
الصبر ورزقنا واياك الشكر۔
ان انفسنا واهلينا واموالنا واولادنا
من مواهب الله عز وجل الهنيئة
وعواريه المستودعة يمتع بها الى
اجل معلوم ويقبض لوقت معلوم
ثم افترض علينا الشكر اذا اعطى والصبر
اذا ابتلى فكان ابنك من مواهب
الله الهنيئة وعواريه المستودعة متعك
به من غبطة وسرور وقبضه منك
باجر كثير۔ الصلاة والرحمة۔ ان

حسن ہے مگر مجاشع بن عمرو نہیں ہیں اِس کتاب کی شرط
کے موافق اور تخریج کی اس کی ابونعیم نے حلیہ میں تھوڑے
اختلاف سے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو علی محمد احمد
بن حسن نے کہا کہ کہا احمد بن محمد بن جعد نے کہ حدیث بیان کی
ہم سے حفص بن عمرو مقری نے کہا کہ حدیث بیان
کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن قرشی نے محمد بن
سعید سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ
بن نسی سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے کہ تھا میں معاذ
بن جبل کے ہمراہ جبکہ وفات ہوئی اون کے بیٹے
کی اور وہ اوس کے غم میں تھے پس خبر پہونچی
اِس بات کی رسول اللہ کو پس لکھا آپ نے اون
کی طرف کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم تعزیت نامہ ہے محمد رسول اللہ
کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھ پر میں حمد کرتا ہوں
تیری طرف ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی
بعد حمد کے پس بڑہائے اللہ تیرا اجر اور ڈالے تیرے
دل میں صبر اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر کی
پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل و اولاد اللہ کے
عمدہ عطیات میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں
ہیں۔ فائدہ مند کرتا ہے اوس کے ساتھ وقت مقررہ
تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر پھر فرض ہے ہم پر شکر
کرنا جبکہ عطا کرے اور صبر کرنا جبکہ مبتلا کرے۔
(مصیبت میں) اور تھا تیرا بیٹا اللہ کی عمدہ عطیات اور
اوس کی مستعار امانتوں میں سے۔ فائدہ مند کیا تجھکو
اوس کے ساتھ بحالت سرور و غبطہ اور لے لیا اوسکو
تجھ سے اجر کثیر کے عوض۔ لازم کر تو اپنے پر صلوۃ اور
رحمت۔ اگر صبر کرے تو اور طلب ثواب کرے تو تو نہ

صبرت واحتسبت فلا تجمعن
عليك يا معاذ خصلتين فيحبط لك
اجرك فتندم على ما فاتك فلو قدمت
على ثواب مصيبتك علمت ان المصيبة
قد قصرت في جنب الثواب فينجز
من الله موعده ويذهب اسفك
ما هو نازل فكان قد والسلام۔
وقال ايضا حدثنا مجاشع بن عمر بن
حسان قال حدثنا الليث بن سعد
عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود
ابن لبيد عن معاذ بن جبل انه مات
ابن له فكتب اليه رسول الله صلى
الله عليه وسلم يعزيه بابنه - فكتب له
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى معاذ بن جبل فذكر
مثل حديث محمد بن سعيد عن عبادة
وراوى من حديث ابن جريج عن
ابي الزبير عن جابر نحوه وكل هذه
الروايات ضعيفة لا تثبت فان وفات
ابن معاذ كانت بعد وفات النبي صلى
الله عليه وسلم بسنين وانما كتب اليه
بعض الصحابة فوهم الراوي فنسبها
اليه صلى الله عليه وسلم وكان معاذ
اعظم واجل ان يجزع ويغلبه الجزع
عن الاستسلام بل الصحيح ما رواه
الحارث بن عميرة وابو منيبت الجرشي
من الاستسلام واصطباره عند

جمع کر تو اے معاذ اپنے پر دو خصلتین (یعنی جزع فزع اور ہائے واویلا)
صبر) پس کھو دیگا تو اپنے اجر کو پھر نادم ہوگا اوسپر
جسکو تو نے فوت کر دیا پس اگر تو مطلع ہو جائے اپنی مصیبت
کے ثواب پر تو جان لیگا اس بات کو کہ مصیبت کم ہے
ثواب کے مقابلہ میں۔ پس پورا پائیگا تو اللہ کا وعدہ اور چلا جائیگا
کر جاتا رہے تیرا غم اور جو کچھہ کہ ہونیوالا ہے وہ تو ضرور
ہوگا۔ والسلام۔
اور یہی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مجاشع بن عمر بن حسان
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے عاصم
بن عمر بن قتادہ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے
ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل سے کہ اوسکا ایک
بیٹا مر گیا پس لکھا رسول اللہ نے اونکو نامہ جس میں تعزیت
کرتے تھے اون کے بیٹے کی پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے
بسم اللہ الرحمن الرحیم (تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ
کی طرف سے معاذ بن جبل کی طرف۔ پس ذکر کی مثل حدیث
محمد بن سعید کے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ سے اور
روایت کی حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے مثل اس کے اور یہ سب روایتیں
ضعیف ہیں ثابت نہیں ہیں، اس وجہ سے کہ وفات
ابن معاذ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند سالوں
بعد ہوئی ہے۔ ولکھا اوس کی طرف بعض صحابہ نے پس
وہم کیا راوی نے اور نسبت کر دی اوس کی رسول اللہ
کی طرف اور تھے معاذ اعظم اور اجل اس امر سے
کہ جزع فزع کرتے اور اون کے اسلام پر غالب
ہو جاتی جزع فزع۔ بل صحیح وہ ہے جسکو روایت کیا
ہے حارث بن عمیرہ نے اور ابو منیبت جرشی نے اون
کا اسلام اور اونکا صبر اون کے بیٹے کے مرتے وقت

وفات ابنہ ولا یعلم لمعاذ غیبة فی حیاته صلی الله علیه وسلم الا الی الیمن فقدم بعد وفاته صلی الله علیه وسلم۔ ولیس محمد بن سعید ولا مجاشع ممن یعتمد روایتهما ومفاریدهما انتهی کلام ابی نعیم۔ وذکره ابن الجوزی فی الموضوعات فی باب التعزیة فقال اخبرنا ابو غالب محمد بن الحسن الماوردی وابو سعد احمد بن محمد البغدادی قالا اخبرنا المطهر بن عبد الواحد قال اخبرنا ابو جعفر بن المرزبان قال اخبرنا محمد بن ابراهیم الحروری قال حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن بن غنم قال اصیب معاذ بولده فذکر مثل حدیث ابونعیم بلفظه۔ وقال هذا حدیث موضوع ومحمد سعید هو الکذاب الوضاع الذی صلب فی الزندقة وقد ذکرت القدح فیه فی مواضع۔ وقد روی هذا الحدیث المجاشع عن عمر عن عمرو بن حسان عن اللیث عن عاصم بن محمد عن محمود بن لبید عن معاذ مثله۔ قال ابن حبان یضع الحدیث لا یحل ذکره الا بالقدح وقد رواه اسحق من نجیب عن عطاء عن ابن عباس قال کتب رسول الله الی معاذ وهو بالیمن۔ من محمد رسول الله الی معاذ فذکر نحوه مختصرا۔ وقال

اور نہیں معلوم ہوتا معاذ کا علیحدہ رہنا رسول اللہ کی زندگی میں آپ کی خدمت سے مگر یمن کی طرف پس آئے وہاں سے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اور محمد بن سعید اور مجاشع اون لوگوں میں نہیں ہیں جن کی روایتیں اور مفارید قابل اعتماد ہوں۔ ختم ہوا کلام ابونعیم کا۔ اور ذکر کیا اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں باب تعزیہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو غالب محمد بن حسن ماوردی اور ابو سعد احمد بن محمد بغدادی نے کہا اون دونوں نے کہ خبر دی ہمکو مطہر بن عبد الواحد نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو جعفر بن مرزبان نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن ابراہیم حروری نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غنم نے کہا کہ وفات ہوئی حضرت معاذ کے بیٹے کی۔ پس ذکر کیا حدیث کو مثل لفظ ابونعیم کے۔ اور کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ اور محمد سعید کذاب وضاع ہے جو سولی دیا گیا ہے زندیق ہونے کی وجہ سے اور ذکر کیا ہے میں نے اس میں اعتراض چند جگہ۔ اور روایت کیا اس حدیث کو مجاشع نے عمر سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن حسان سے وہ لیث سے وہ عاصم بن محمد سے وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے مثل اس کے۔ کہا ابن حبان نے کہ وضع کرتا ہے حدیث کو نہیں جائز ہے اوسکا ذکر مگر اعتراض کے ساتھ۔ اور روایت کیا ہے اسکو اسحق نے نجیب سے وہ روایت کرتے ہیں عطا سے وہ ابن عباس سے کہا کہ لکھا رسول اللہ نے نامہ معاذ کی طرف اور وہ یمن میں تھے۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ کی طرف۔ پس ذکر کیا مثل اوس کے مختصر اور کہا کہ اسحق معروف ہے کذب اور حدیث

اسحق معروف بالكذب و وضع الحديث وكل هذه الروايات باطلة انما كانت وفاة ابن معاذ فی سنة الطاعون سنة ثمانی عشر بعد موت رسول الله بسبع سنين وانما كتب اليه بعض الصحابة تعزية - انتهى كلام ابن الجوزی و ذكر فی لآلی المصنوعة - اخرج الخطيب قال اخبرنا ابو القاسم طلحة بن على بن الصقر الكنانی قال حدثنا ابو سليمان محمد بن الحسين بن على الحرانی قال حدثنا النعمان بن مدرك قال حدثنا محمد بن بشير البغدادی قال حدثنا اسحق بن نجيب عن عطاء عن ابن عباس قال كتب النبی صلى الله عليه وسلم الى معاذ بن جبل وهو والی باليمن -

وضع کرنے میں۔ اور یہ سب روایتیں باطل ہیں کیونکہ ابن معاذ کی وفات ہوئی ہے سن طاعون میں جو سنہ ۱۸ ہجری میں رسول اللہ کی وفات کے سات برس بعد ہے اور لکھا تھا یہ اون کو بعض صحابہ نے بغرض تعزیت۔ ختم ہوا کلام ابن جوزی کا۔ اور ذکر کیا ہے لآلی مصنوعہ میں کہ تخریج کی ہے خطیب نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو قاسم طلحہ بن علی بن صقر کنانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان محمد بن حسین بن علی حرانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے نعمان بن مدرک نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشیر بغدادی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اسحق بن نجیب نے عطار سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کی طرف (تعزیت نامہ) اور وہ والی تھے یمن کے۔

من محمد رسول الله الى معاذ بن جبل سلام عليك فانی احمد اليك الله الذی لا اله الا هو - اما بعد فان ابنك فلانا قد توفی فی يوم كذا وكذا فاعظم الله لك الاجر والهمك الصبر ورزقك الصبر عند البلاء والشكر عند الرخاء - انفسنا واموالنا واهلونا من مواهب الله الهنية وعواريه المستودعة يمتعنا بها الى اجل معدود ويقبضها لوقت معلوم وحقه علينا شكر اذا اعطانا والصبر اذا ابتلانا فعليك بتقوى الله وحسن العزاء فان الحزن لا يرد ميتا ولا يؤخر

(تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ کیجانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھپر پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد حمد کے پس تحقیق تیرا فلاں لڑکا فلاں روز مرگیا پس بڑھائے اللہ تیرا اجر اور تیرے دل میں صبر ڈالے اور توفیق دے تجھکو بلا پہونچنے کیوقت صبر کرنے کی اور آسائش کے وقت شکر کرنے کی۔ ہماری جانیں اور ہمارے مال اور اہل اللہ کی عمدہ عطیات اور اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں نفع حاصل کراتا ہے اللہ اونسے ہم کو ایک خاص وقت تک اور رے لیتا ہے وقت معین پر۔ اور حق اوسکا ہم پر جبکہ مبتلا کرے ہمکو مصیبت میں (صبر کرنا ہے پس لازم کر تو اپنے پر اللہ کا خوف اور اچھی تعزیت اسوجہ سے

اجلاه وان الاسف لا يرد ما هو نازل
بالعباد قال موضوع واسحق بن نجيح
كذاب انتهى ما قاله الخطيب وقد
اخرج هذا الحديث الامام محمد بن
ابي داؤد الاصبهاني (هو ابو داؤد الظاهري)
في كتاب الزهرة قال حدثنا القاضي
ابراهيم بن العاصم قال حدثنا سليمان
بن عمرو - ابو داؤد النخعي عن مهاجر بن
ابي الحسن الشامي عن عبد الرحمن بن
تميم عن معاذ بن جبل - الحديث واخرج
الفقيه ابو الليث في تنبيه الغافلين
اسناده من طريق سليمان بن عمرو عن
مجاهد بن الحسن عن عبد الرحمن بن
غنم عن معاذ بن جبل قال مات ابن
لي فكتب الي رسول الله صلى الله عليه وسلم
من محمد رسول الله الى معاذ بن جبل
وساق الحديث بلفظ ابي نعيم واخرج
الوكيع في كتاب العزا قال حدثني ابو
اسمعيل بن ابراهيم بن الحسن بن علي
ابن ابي طالب قال حدثني عمي قال
حدثني اسحق بن جعفر بن محمد (هو
الامام الباقر محمد بن علي بن الحسين) عن
ابيه عن جده ان ابنا لمعاذ بن جبل
هلك فجزع عليه جزعا شديدا فكتب
اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
اما بعد فان انفسنا واموالنا واهلنا و
اولادنا من مواهب الله الحسنة وعواريه

کہ غم نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ موخر کرے گا موت کو اور
افسوس کرنا نہیں رد کرے گا اوس چیز کو جو ہونیوالی ہے
بندوں کے ساتھ کہا موضوع ہے اور اسحق بن نجیح کذاب
ہے ختم ہوا قول خطیب۔ اور تخریج کی ہے اس کی امام محمد
بن ابو داؤد اصبہانی نے (یعنی ابو داؤد ظاہری) کتاب
الزہرہ میں کہا حدیث بیان کی ہم سے قاضی ابراہیم
بن عاصم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن عمرو
ابو داؤد نخعی نے مہاجر بن ابی حسن شامی سے روایت کرکے
وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن تمیم سے وہ معاذ
بن جبل سے۔ الحدیث۔ اور تخریج کی ہے فقیہ ابو اللیث
نے تنبیہ الغافلین میں سند بیان کی ہے اس کی سلیمان
بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں مجاہد بن
حسن سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے
کہا کہ مر گیا میرا بیٹا پس لکھا نامہ میری طرف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد رسول اللہ کی جانب سے
معاذ بن جبل کی طرف۔ اور بیان کی حدیث بلفظ ابو نعیم
اور تخریج کی ہے وکیع نے کتاب العزا میں کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے ابو اسمعیل بن ابراہیم بن حسن بن علی
بن ابی طالب نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے
چچا نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اسحق بن جعفر بن محمد
نے (یعنی امام باقر محمد بن علی بن حسین ہیں) اپنے باپ سے
روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ
معاذ بن جبلؓ کا ایک لڑکا مر گیا جس پر آپ نے بہت غم
کیا پس لکھا اونکی طرف (تعزیت نامہ) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعد حمد کے پس تحقیق ہماری جانیں اور
ہمارے مال اور اہل اور اولاد اللہ کی عمدہ عطیات اور
اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں۔ الحدیث۔

المستودعة - الحديث **تفصيل الكلام**
والحاصل - ان هذا الحديث مروی
عن عدة من الصحابة منهم معاذ بن جبل
وابن عباس وجابر وعبد الرحمن بن غنم
رضی الله عنهم - فاما رواية معاذ فمن
طريق مجاشع عن الليث عن عاصم عن
محمود بن لبيد عن معاذ - وهذا عند
ابی نعيم والحاكم - ومن طريق سليمان
ابن عمرو النخعی عن مجاهد عن عبد الرحمن
ابن غنم عن معاذ بن جبل عند ابی الليث
السمرقندی - واما رواية ابن عباس
فمن طريق اسحق بن نجيح عن عطاء عن
ابن عباس عند الخطيب واما رواية
جابر فمن طريق ابن جريج عن ابی الزبير
عن جابر عند ابی نعيم - واما رواية عبد
الرحمن بن غنم فمن طريق محمد بن
سعيد عن عبادة بن نسی عن عبد
الرحمن بن غنم - فرواية معاذ قال ابن
الجوزی موضوع لكون راويه محمد بن
سعيد وضاعا ورواية ابن عباس قال
ايضا موضوع لكون راويه اسحق وضاعا
ورواية جابر فضعفه ايضا ابن الجوزی
وابو نعيم لكون وفات ابن معاذ بعد
وفات النبی صلی الله عليه وسلم و
رواية ابن غنم فلكونه من رواية محمد
ابن سعيد الوضاع - **اقول** - له شاهد
حسن وهو طريق اهل البيت عند

تفصیل کلام اور خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ یہ حدیث
مروی ہے چند صحابہ سے جن میں سے معاذ بن جبل
اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور عبد الرحمنؓ بن غنم ہیں۔
لیکن روایت حضرت معاذ کی پس مروی ہے بطریق
مجاشع وہ روایت کرتے ہیں لیث سے وہ عاصم سے
وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے۔ اور یہ سند ہے
ابی نعیم اور حاکم کے نزدیک۔ اور مروی ہے بطریق
سلیمان بن عمرو النخعی وہ روایت کرتے ہیں مجاہد سے وہ
عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے یہ سند ہے
ابو لیث سمرقندی کے نزدیک۔
لیکن روایت ابن عباس کی پس مروی ہے بطریق اسحق
بن نجیح وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ ابن عباس سے
خطیب کے نزدیک لیکن روایت جابر پس ابی نعیم کے
نزدیک مروی ہے بطریق ابن جریج وہ روایت کرتے
ہیں ابی زبیر سے وہ جابرؓ سے لیکن روایت عبد الرحمن
بن غنم کی پس مروی ہے بطریق محمد بن سعید وہ روایت کرتے
ہیں عبادہ بن نسی سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے پس روایت
حضرت معاذ کی تو کہا ابن جوزی نے کہ موضوع ہے
بوجہ ہونے اون کے راوی محمد بن سعید کے واضع۔ اور
روایت ابن عباسؓ کی بھی موضوع ہے بوجہ ہونے
اوس کے راوی اسحق کے واضع الحدیث اور روایت حضرت
جابر کی پس تضعیف کی ہے اوس کی بھی ابن جوزی اور
ابو نعیم نے اس وجہ سے کہ حضرت معاذ کے بیٹے کی وفات
رسول اللہ کی وفات کے بعد ہوئی ہے اور روایت
عبد الرحمن بن غنم کی ضعیف ہے بوجہ ہونے اوس کے
راوی محمد بن سعید کے واضع کہتا ہوں میں کہ اس
حدیث کے لئے شاہد ہے حسن اور وہ طریقہ اہل بیت کا

كما رويناه وقد افاد ان للحديث اصلا لان الامام باقر ثقة مكثر في رواية الحديث تابعي يروى عن جابر وابن عمر وابي سعيد وغيرهم من الصحابة و زمانه مقدم على عهد الوضاعين المذكورين فروايته يدل على ان الحديث قد وجد قبل زمان الوضاعين واما ما قال ابن الجوزى وابو نعيم ان وفات ابن معاذ انما كان بعد النبي صلى الله عليه وسلم فيمكن ان ابن معاذ الذى توفى بعد النبي صلى الله عليه وسلم كان غير ابن معاذ الذى عزى فيه النبي صلى الله عليه وسلم فانه لم يسم في حديث التعزية ذلك الابن المسمى وقد صرح فيما سبق من الروايات ان ذلك وقع حين كون معاذ باليمن فى عهده صلى الله عليه وسلم واما الذى توفى بعد النبي صلى الله عليه وسلم فهو عبد الرحمن ابن معاذ توفى مطعونا مع معاذ والله اعلم

وکیع کے نزدیک جیسا کہ ہم نے روایت کیا اور فائدہ دیا اوس نے اِس امر کا کہ اِس حدیث کی اصل ضرور ہے اِس لئے کہ امام باقر ثقہ ہیں کثرت سے حدیث کی روایت کرتے ہیں تابعی ہیں روایت کرتے ہیں حضرت جابر، ابن عمر اور ابی سعید وغیرہ سے اور اون کا زمانہ اون وضعین حدیث کے زمانہ سے متقدم ہے جنکا ذکر کیا گیا پس اون کی روایت دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ اِس حدیث کا وجود وضاعین کے زمانہ سے اول ہی تہا لیکن جو کچہہ کہ کہا ہی ابن جوزی اور ابونعیم نے کہ وفات ابن معاذ کی بعد وفات رسول اللہ کے ہوئی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ وہ معاذ کے بیٹے جو رسول اللہ کے بعد مرے ہیں وہ دوسرے ہوں اونکے جن کے بارہ میں رسول اللہ نے تعزیت لکھی کیونکہ حدیث تعزیت میں آپ نے اونکا نام نہیں لیا ہے اور مذکورہ روایات میں تصریح کر دیگئی ہے کہ یہ قصہ اوس وقت کا ہے جبکہ رسول اللہ کے زمانہ میں حضرت معاذ یمن میں تہے لیکن آپکے وہ صاحبزادے جنکا انتقال رسول اللہ کے بعد ہوا ہے اونکا نام عبد الرحمن بن معاذ ہے جو طاعون زدہ ہو کر حضرت معاذ کے ساتہہ مرے ہیں۔ واللہ اعلم ؎

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى المقوقس عظيم القبط صاحب مصر

وہ فرمان جو رسول اللہ نے لکھا مقوقس سردار قبط حاکم مصر کو

ذكر صاحب مصباح المضى ناقلا عن كتاب فتوح المصر والمغرب لابي القاسم عبد الرحمن بن عبد الله القرشي المصري صاحب الشافعي قال لما كانت سنة ست من مهاجر رسول الله ورجع من

صاحب مصباح المضی نے کتاب فتوح المصر والشام سے جو ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ قرشی مصری شاگرد امام شافعی کی تصنیف ہے نقل کر کے لکھا ہے کہ جبکہ سنہ ۶ ہجری شروع ہوا اور رسول اللہ حدیبیہ سے لوٹے تو آپ نے قاصد بہیجے بادشاہوں کی طرف پہر کہا ہی

الحديبية بعث الى الملوك ثم قال حدثنا
ابن مردويه قال حدثنا عبد الله بن
وهب قال اخبرني يونس بن يزيد عن
ابن شهاب قال حدثني عبد الرحمن بن
عبد القاري ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قام ذات يوم على المنبر
فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد
فاني اريد ان ابعث بعضكم الى ملوك
العجم فلا تختلفوا على كما اختلفت بنو
اسرائيل على عيسى قال المهاجرون
يا رسول الله والله لا نختلف عليك
في شيء ابدا فمرنا وابعثنا فبعث حاطب
ابن ابي بلتعة الى مقوقس بكتابه قال
الحافظ اسم المقوقس جريج (مصغرا)
ابن مينا - ونسخة الكتاب هكذا -
من محمد رسول الله وفي رواية عبد الله
ورسوله الى المقوقس عظيم القبط سلام
على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك
بدعاية الاسلام اسلم تسلم يؤتك الله
اجرك مرتين فان توليت فعليك اثم
القبط - يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ
سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ
وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ - فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا
اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ -
فمضى حاطب بكتابه صلى الله عليه وسلم
ولما انتهى الى اسكندرية وجد المقوقس

کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مردویہ نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا کہ خبر دی مجھکو
یونس بن یزید نے ابن شہاب سے روایت کرکے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن عبد القاری نے کہ رسول اللہ
ایک روز ممبر پر کھڑے ہوئے پس اللہ کی حمد وثنا بیان
کی پھر فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ تم میں سے بعض کو ملوک
عجم کی طرف بھیجوں پس مت اختلاف کرنا مجھپر جیسے کہ
اختلاف کیا بنی اسرائیل نے عیسیٰ پر کہا مہاجرین نے
کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی کہ نہیں اختلاف کرینگے ہم
آپ پر کسی امر میں کبھی پس حکم دیجئے ہم کو اور
بھیجئے ہم کو پس بھیجا حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس کی
طرف اپنا فرمان لیکر
کہا حافظ نے کہ مقوقس کا نام جریج بوزن تصغیر ابن
مینا تھا۔ اور نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ
(فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے اور ایک روایت
میں ہے کہ اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول کی جانب
سے مقوقس سردار قبط کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو
پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد پس تحقیق بلاتا ہوں میں
تجھکو دعوت اسلام کی طرف اسلام لے آ سلامت رہیگا
دیگا تجھکو اللہ دوہرا ثواب پس اگر انکار کریگا تو تجھی پر
ہوگا گناہ گروہ قبط کا۔ اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی
طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں کہ نہیں عبادت کریں
ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک بنائیں اوس کے ساتھ کسی کو
اور نہ بناویں آپس میں بعض بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس
اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم کہ گواہ رہو اس بات پر کہ ہم مسلمان ہیں
پس گئے حاطب رسول اللہ کا فرمان لیکر اور جب اسکندریہ
پہونچے تو پایا مقوقس کو ایک بالاخانہ میں جو دریا سے نزدیک

في مجلس مشرف على البحر فركب
سفينة وحاذى مجلسه واشار بالكتاب
اليه فامر باحضاره بين يديه فلما جيئ
به دفع اليه الكتاب فقرأه وقال ما
منعه ان كان نبيا ان يدعو على
من خالفه فيسلط عليه فقال حاطب
ما منع عيسى ان يدعو على من خالفه
ان يسلط عليه فسكت فقال حاطب
انه كان قبلك رجل يزعم انه رب
الاعلى فاخذه الله نكال الآخرة والاولى
فاعتبر بغيرك ولا يعتبر غيرك بك ـ
قال ان لنا دينا لن ندعه الا لما هو خير
منه فقال حاطب ندعوك الى دين
الله وهو الاسلام الكافي به الله فان هذا
النبي دعا الناس فكان اشدهم قريش
واعداهم له يهود واقرب منه النصارى
ولعمري ما بشارة موسى بعيسى الا كبشارة
عيسى بمحمد وما دعائنا اياك الى القرآن
الا كدعائك اهل التوراة الى الانجيل
وكل نبي ادرك قوما فهم من امته عليهم
ان يطيعوه وانت ممن ادرك هذا
النبي ولسنا ننهاك من دين المسيح ولكن
نامرك به فقال المقوقس اني نظرت
في امر هذا النبي فوجدته لا يامر بمزهود
فيه ولا ينهى عن مرغوب فيه ولم اجده
بالساحر الضال ولا الكاهن الكاذب
ووجدت معه آية النبوة باخراج الخبأ

پر تھا پس سوار ہوئے کشتی میں اور اوس کے مقابل
ہوئے اور اشارہ کیا اوس کی طرف نامۂ مبارک کا پس
حکم دیا ان کے حاضر کرنے کا پس جبکہ یہ وہاں لیجائے
گئے تو دیا اوسکو فرمان پس پڑھا اوسکو اور کہا کہ اگر وہ
نبی ہیں تو کونسی بات منع کرتی ہے اونکو کہ اپنے مخالفوں کے
لئے بددعا کریں پس مسلط ہوجائیں اونپر تو کہا حاطب نے
کہ کس چیز نے منع کیا تھا عیسیٰ علیہ السلام کو کہ بددعا کرتے
آپ اپنے مخالفوں پر پس مسلط ہوجاتے اونپر پس چپ
ہوگیا تو کہا حاطب نے کہ تجھسے پہلے ایک شخص تھا جو
گمان کرتا تھا کہ وہ معبود اعلیٰ ہے پس پکڑ لیا اوسکو اللہ
نے آخرت کے عذاب میں پس عبرت حاصل کر تو غیر سے
اور موقع مت دے اس بات کا کہ کوئی اور عبرت
حاصل کرے تجھ سے. کہا کہ ہمارا دین ہے جسکو ہم نہیں
چھوڑینگے مگر اوس سے بہتر کے عوض تو کہا حاطب نے
کہ بلاتے ہیں ہم تجھکو اللہ کے دین کی طرف جو اسلام ہی
مددگار ہے اوسکا اللہ پس تحقیق اس نبی نے بلایا لوگوں
کو پس تھے سب سے زائد سخت قریش اور اوس کے سب سے
زائد دشمن یہود اور سب سے زائد مائل اون کی طرف نصاریٰ
اور قسم میری عمر کی کہ نہیں ہے بشارت دینا موسیٰ کا عیسیٰ
کی بابت مگر کہ مثل بشارت عیسیٰ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے اور دعوت ہماری تجھکو قرآن کی طرف ایسی ہی ہے جیسی کہ
دعوت تیری اہل توراۃ کو انجیل کی طرف اور جو نبی کہ پالے
زمانہ کسی قوم کا پس وہ اوس کی امت میں ہوتی ہے واجب
ہے اونپر اطاعت اوس کی اور تو اون لوگوں میں سے ہے
جنہوں نے کہ پالیا ہے زمانہ اس نبی کا اور نہیں منع کرتے
ہم تجھکو مسیح کے دین سے بلکہ حکم دیتے ہیں اوسکا پس کہا
مقوقس نے کہ غور کیا میں نے اس نبی کے امر میں پس پایا

والاخبار بالبحوث وسانظر اى الاخبار
الواردة عليه بالنبوة واخذ كتاب
النبي صلى الله عليه وسلم فجعله فى حقة
من عاج و دفعه لجارية له ثم دعا كاتبا
له يكتب بالعربية فكتب جوابه نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم - لمحمد بن
عبد الله من المقوقس عظيم القبط
سلام عليك اما بعد فقد قرأت كتابك
وفهمت ماذكرت فيه وماتدعو اليه
وقد علمت ان نبيا قد بقى وكنت اظن
ان يخرج من الشام وقد اكرمت رسولك
وبعثت اليك بجاريتين لهما مكان
من القبط عظيم وكسوة واهديت
اليك بغلة لتركبها والسلام -
هكذا نقله فى زاد المعاد و سيرة
المحمدية وذكره صاحب المواهب
ايضا - وذكر ايضا صاحب المصباح
بلفظ اٰخر فقال روى الواقدى بسنده
عن حميد الطويل يرفعه الى ابن
اسحق قال لما هاجر رسول الله الى
المدينة كتب الى ملوك الارض منهم
المقوقس ملك المصر وكتبه ابوبكر نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى صاحب مصر اما بعد
فان الله ارسلنى رسولا وانزل على
قرآنا وامرنى بالاعذار والانذار و
مقاتلة الكفار حتى يدينوا بدينى ويدخل

كتاب المقوقس الى النبى صلى الله عليه وسلم

كتاب النبى صلى الله عليه وسلم الى مقوقس مصر برواية الواقدى

سینے کہ نہیں حکم کرتا وہ بُری باتوں کا اور نہیں منع کرتا پسندیدہ
کاموں سے اور نہیں پایا مینے اوسکو ساحر گمراہ اور نہ
کاہن جہوٹا اور دیکھا پائی مینے اوسکے پاس علامت نبوت بذریعہ اخبار کے
اور پھر غور کرونگا میں بیچ اون خبروں پر جو وارد ہوئی
ہیں اونکی نبوت کے بارہ میں اور لیلیا فرمان رسول اللہ
کا اور اوسکو ایک ہاتھی دانت کے ڈبہ میں بند کرکے اپنی
چہوکری کو دیدیا پھر اپنے عربی لکہنے والے منشی کو بلایا پس
لکہا اوسکا جواب نسخہ اوسکا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد بن عبد اللہ کے
لیئے مقوقس سردار قبط کیجانب سے سلام ہو آپ پر بعد اس کے
پس پڑہا مینے آپ کا خط اور سمجہا مینے اوسکو جسکا آپنے اوسمیں ذکر
کیا ہے اور جسکی طرف آپنے دعوت کی ہے اور میں جانتا ہوں
کہ ایک نبی باقی رہگیا ہے مجھے خیال تہا کہ وہ شام میں پیدا
ہوگا اور اکرام کیا مینے آپکے قاصد کا اور بہیجتا ہوں میں آپکو دو
چہوکریاں جنکا بڑا مرتبہ ہے قبط میں اور لباس اور ہدیہ دیا مینے آپکو
ایک خچر تاکہ آپ اوسپر سوار ہوں۔ والسلام۔
اسی طرح نقل کیا ہے اوسکو زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں اور
ذکر کیا ہے اسکو صاحب مواہب نے بہی۔ اور ذکر کیا ہے اسکو
صاحب المصباح نے دوسرے لفظوں کے ساتھ پس کہا
کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنی سند سے حمید طویل سے مرفوع
کرتے ہیں وہ ابن اسحق کیطرف کہا کہ جبکہ ہجرت کی رسول اللہ نے
مدینہ کیطرف تو فرمان لکھے بادشاہوں کیطرف اونمیں سے
مقوقس بادشاہ مصر ہے اور لکہا تہا اسکو ابوبکر نے نسخہ اوسکا یہ ہے
کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کیجانب
سے حاکم مصر کیجانب. بعد حمد کے معلوم ہو کہ تحقیق اللہ نے
بہیجا ہے مجھے رسول بناکر اور اتارا ہے مجھپر قرآن اور حکم دیا ہے مجھے
حجت قائم کرنے اور ڈرانیکا اور کفار سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ میرے دین کو قبول کر لیں

الناس فی ملتی وقد دعوتك الی
الاقرار بوحدانیته فان فعلت
سعدت وان ابیت شقیت والسلام
یدل کتاب المقوقس علی ان
یجوز قبول الهدیة من الکافر لان
النبی صلی الله علیه وسلم قبل وقد
ورد ذلك فی احادیث الکثیرة الصحیحة
الشهیرة ویعارضها ماروی عن
عیاض بن حمار انه اهدی للنبی
صلی الله علیه وسلم هدیة اوناقة
فقال صلی الله علیه وسلم اسلمت
قال لا قال انی نهیت عن زبد المشرکین
وکذا ماروی ان عامر بن مالك الذی
یدعی ملاعب الاسنة قدم علی رسول
الله صلی الله علیه وسلم وهو مشرك
فاهدی له فقال انی لا اقبل هدایة
مشرك رواه موسی بن عقبة فی
المغازی قال الخطابی یشبه ان یکون
هذا منسوخا لانه صلی الله علیه وسلم
قبل هدیة غیر واحد من المشرکین
وقیل انما ردها لیغیظه فیحمله ذلك علی
الاسلام وقیل ردها لان الهدیة
موضعها من القلب ولا یجوز ان یمیل
الیه بقلبه فردها قطعا لسبب المیل
ولیس هذا منافیا بقبول هدیة النجاشی
واکیدر دومة والمقوقس لانهم اهل
کتاب کذا فی النهایة وجمع الطبری

کریں اور داخل ہوں لوگ میرے مذہب میں اور بلاتا
ہوں میں تجھے اللہ کی وحدانیت کے اقرار کی طرف پس اگر
قبول کیا تو نے سعادت حاصل کریگا تو اور اگر انکار کیا تو نے
تو شقی ہوگا والسلام۔ اور دلالت کرتا ہے یہ خط مقوقس
اس امر پر کہ جائز ہے کافر کا ہدیہ قبول کرنا اس وجہ سے
کہ رسول اللہ نے اوسکو قبول کیا اور آیا ہے یہ بہت
سی صحیح حدیثوں میں۔

اور مخالف ہے اسکے وہ جو روایت ہے عیاض بن حمار
سے کہ اونہوں نے ہدیہ دیا رسول اللہ کو پس فرمایا
رسول اللہ نے کہ تو اسلام لے آیا ہے جواب دیا
کہ نہیں تو فرمایا کہ میں منع کیا گیا ہوں کفار کے ہدیوں
سے اور اسیطرح ہے وہ جو روایت کی گئی ہے کہ عامر
بن مالک جنکو ملاعب الاسنہ بھی کہا جاتا تھا رسول اللہ
کے پاس آئے وہ مشرک تھے پس ہدیہ دیا آپ کو آپ
نے فرمایا کہ نہیں قبول کرتا میں ہدیہ مشرک کا۔ روایت
کیا اسکو موسی بن عقبہ نے مغازی میں کہا خطابی نے
کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ قبول کیا ہے
رسول اللہ نے بہت سے مشرکین کا ہدیہ اور بعض
نے کہا کہ رد کیا اوسکو تاکہ اس سے وہ اپنی نفس پر غیظ
کہائے پس برانگیختہ کرے یہ بات اوسکو اسلام لانے
پر اور بعض نے کہا کہ اوسکو اس وجہ سے رد کیا کہ ہدیہ کی
جگہ دل میں ہوتی ہے اور نہیں جائز ہے کہ مائل ہو کافر
کی طرف اپنے دل سے پس رد کر دیا اوسکو تاکہ قطع
ہو جائے سبب مائل ہونے کا اور یہ منافی نہیں ہے
نجاشی۔ اکیدر اور مقوقس وغیرہ کے ہدیہ کو قبول کرنیکے
کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اسیطرح مذکور ہے نہایہ
میں اور جمع کیا ہے طبری نے احادیث کے درمیان

بين الاحاديث فقال الامتناع فيما اهدى له خاصة والقبول فيما اهدى للمسلمين وفيه نظر لان من جملة ادلة الجواز السابقة ما وقعت الهدية فيه له صلى الله عليه وسلم خاصة وجمع غيره بان الامتناع في حق من يريد بهديته التودد والموالاة والقبول في حق من يرجى بذلك تانيسه وتاليفه على الاسلام قال الحافظ وهذا اقوى من الذى قبله وقيل يمتنع ذلك لغيره من الامراء ويجوز له خاصة وقال بعضهم ان احاديث الجواز منسوخة بحديث العياض عكس ما قاله الخطابى ولا يخفى ان النسخ لا يثبت بمجرد الاحتمال وكذلك الاختصاص وقد اورد البخارى فى صحيحه حديثا استنبط منه جواز قبول هدية الوثنى ذكره فى باب قبول الهدية من المشركين من كتاب الهبة والهدية قال الحافظ فى الفتح وفيه فساد قول من حمل رد الهدية على الوثنى دون الكتابى وذلك لان الواهب المذكور فى ذلك الحديث وثنى ٭

ہیں بایںطور کہ واپس کرنا تو اون ہدیوں میں تہا جو خاص آپ کے واسطے ہوتے تہے اور قبول اونمیں تہا جو تمام مسلمانوں کے لیئے تہے اور اس میں اعتراض ہے کیونکہ مذکورہ ادلہ جواز میں وہ صورتیں بہی ہیں کہ ہدیہ دیا گیا ہے خاص رسول اللہ کو اور وہ قبول ہوا اور جمع کیا ہے غیر طبری نے اس طور سے کہ عدم قبول اوس شخص کے حق میں ہے جو ارادہ کرے اپنے ہدیہ سے دوستی اور محبت کا اور قبول اوس شخص کے حق میں ہے کہ اُمید کی جاوے اس سے اوس کی تالیف اور محبت اسلام، کہا حافظ نے کہ یہ تاویل قوی ہے بہ نسبت سابق کے اور بعض نے کہا کہ منع ہے قبول ہدیہ آپ کے سوا اور امرا کو اور جائز ہے آپکو بالخصوص اور کہا بعض نے کہ جواز کی حدیثیں منسوخ ہیں حضرت عیاض والی حدیث سے برعکس قول خطابی کے اور نہیں پوشیدہ ہے یہ بات کہ نسخ مجرد احتمال سے نہیں ثابت ہوتا اور اسیطرح خصوصیت اور بیان کی ہے بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں ایک حدیث جس سے استنباط کیا ہے بت پرست کے ہدیہ قبول کرنیکا جواز ذکر کیا ہے اوسکو کتاب الہبہ والہدیہ کے باب قبول ہدیۃ المشرکین میں، کہا حافظ نے کہ اس میں جواب ہے اوس شخص کے قول کا جس نے محمول کیا ہے رد ہدیہ کو بت پرست کے ہدیہ پر نہ کتابی کے ہدیہ پر کیونکہ ہدیہ دینے والا اس حدیث میں بت پرست ہے ٭

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم للمنذر بن ساوى ملك البحرين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کو

کتاب الی منذر بن ساوی عامل البحرین

ذكر صاحب المواهب انه قال الواقدى

ذکر کیا صاحب مواہب نے کہ کہا واقدی نے اپنی

باسنادہ عن عکرمۃ وذکرہ صاحب مصباح المضی فقال روی صاحب الھدی المحمدی باسنادہ عن عکرمۃ انہ قال وجدت کتابا فی کتب ابن عباس بعد موتہ فاذا فیہ - بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العلاء الحضرمی الی المنذر بن ساوی وکتب الیہ کتابا یدعوہ فیہ الی الاسلام وانی مع تفحصی فی سائر کتب ما وجدت ھذا الکتاب بلفظہ وھکذا بتغیر لفظ ذکرہ محمد ابن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ العلاء قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنی ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی سبرۃ عن محمد بن یوسف عن السائب بن یزید عن العلاء الحضرمی ان رسول اللہ صلعم بعثہ منصرفہ من الجعرانۃ الی المنذر بن ساوی معہ کتابا یدعوہ فیہ الی الاسلام - انتہی

سند سے بروایت عکرمہ اور ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی نے پس کہا کہ روایت کی صاحب ہدی محمدی نے اپنی سند سے عکرمہ سے کہ کہا عکرمہ نے کہ پائی میں نے ایک تحریر کتب ابن عباس میں آپ کی وفات کے بعد جس میں لکھا ہوا تھا کہ بھیجا رسول اللہ نے علاء حضرمی کو منذر بن ساوی کی طرف اور لکھا اوس کی طرف فرمان کہ بلاتے تھے آپ اوسکو اسلام کی طرف اور باوجود چند کتابوں میں تلاش کرنے کے مجھے اس فرمان کے لفظ نہیں ملے ۔

فلما وصل الکتاب اٰمن وکتب الیہ صلی اللہ علیہ وسلم کتابا نسختہ - اما بعد یا رسول اللہ فانی قرأت کتابک علی اھل البحرین فمنھم من احب الاسلام واعجبہ ودخل فیہ ومنھم من کرھہ وبارضی یھود ومجوس فاحدث الی فی ذلک امرک فکتب الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

پس جبکہ پہونچا اونکو یہ خط تو ایمان لے آئے اور لکھا رسول اللہ کو خط نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بعد حمد کے یا رسول اللہ میں نے سنایا آپ کا فرمان اہل بحرین کو اور بعض نے اون میں سے دوست رکھا اسلام کو اور پسند کیا اور داخل ہوگئے اوس میں اور بعض نے مکروہ جانا۔ اور میرے ملک میں یہود اور مجوس ہیں پس اون کی بابت مجھے اپنا حکم دیجیے۔

پس لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان اس سے

وسلم كتابا فی جواب ذلك -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى المنذر بن ساوی سلام عليك فانی احمد اليك الله الذی لا اله الا هو واشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله اما بعد فانی اذكرك الله عزوجل فانه من ينصح فانما ينصح لنفسه وانه من يطع رسلی ويتبع امرهم فقد اطاعنی ومن نصح لهم فقد نصح لی وان رسلی قد اثنوا عليك خيرا وانی قد شفعتك فی قومك فاترك للمسلمين ما اسلموا عليه وعفوت عن اهل الذنوب فاقبل منهم وانك مهما تصلح فلن نعزلك عن عملك ومن اقام علی يهودية او مجوسية فعليه الجزية -

هكذا بهذا اللفظ فی زاد المعاد وفی سيرة المحمدية -

جواب میں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے منذر بن ساوے کی طرف سلام ہو تم پر پس میں حمد کرتا ہوں طرف تمہارے ایسے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں بعد اس کے پس یاد دلاتا ہوں میں تجھے اللہ کو کیونکہ جو خیر خواہی کرے پس وہ خیر خواہی کرتا ہے اپنے نفس کی اور تحقیق جو تابعداری کرے میرے قاصدوں کی اور اطاعت کرے اون کے حکم کی پس تحقیق اوس نے اطاعت کی میری اور جس نے خیر خواہی کی اون کی پس اوس نے خیر خواہی کی میری - اور میرے قاصدوں نے تیرے اچھے ہونیکی تعریف کی ہے اور مینے تیری قوم کی بابتہ تیری سفارش کو قبول کیا پس چھوڑ دے مسلمانوں کے قبضہ میں وہ جسپر کہ وہ اسلام لائے ہیں اور معاف کیا مینے خطا کاروںکو پس قبول کر تو اوسنے اسلام (یا عذر گناہ) اور جبتک کہ تو صلاحیت پر رہیگا تو ہم نہیں معزول کرینگے ہم تجھے تیری حکومت سے اور جو شخص کہ قائم رہیگا اپنی یہودیت یا مجوسیت پر تو اوسپر جزیہ ہی - اسیطرح ان ہی لفظوں کے ساتھ زاد المعاد میں اور سیرۃ محمدیہ میں ہے

هذا ايضا للمنذر

یہ بھی فرمان ہے بنام منذر

ذكر الزرقانی بتخريج ابن مندة عن زيد بن اسلم عن المنذر بن ساوی ان النبی صلى الله عليه وسلم كتب اليه - ان افرض على كل رجل ليس له ارض اربعة دراهم وعباءة

ذکر کیا زرقانی نے ابن مندہ کی تخریج سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن اسلم سے وہ منذر بن ساوے سے کہ رسول اللہ نے (فرمان) لکھا اون کی طرف - کہ مقرر کرتا ہوں میں ہر اوس شخص پر جس کی زمین نہ ہو چار درہم اور عبا (ٹکس جزیہ)

مختصر صفحہ

اینضا کتاب بنام منذر

هكذا ذكره الحافظ في الاصابة۔

اسی طرح ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں۔

هذا ايضاً ما كتبه لمنذر في مجوس هجر

یہ فرمان بھی لکھا گیا ہے منذر کو مجوس ہجر کے بارہ میں

قال ابن منده وكان منذر عامل رسول الله على هجر ذكره الحافظ في ترجمته فروى انه صلى الله عليه وسلم كتب اليه لمجوس هجر اعرض عليهم الاسلام فان ابوا اخذت منهم الجزية بان لا تنكح نساءهم ولا توكل ذبائحهم۔ هكذا ذكره الزرقاني۔

کہا ابن مندہ نے اور تھے منذر عامل رسول اللہ کے ہجر پر ذکر کیا اسکو حافظ نے اون کے نام کے ذیل میں پس روایت کی کہ فرمان لکھا اونکو رسول اللہ نے مجوس ہجر کے بارہ میں کہ پیش کر تو انپر اسلام پس اگر انکار کریں تو لے تو اونسے جزیہ باینطور کہ نکاح کیجاویں اون کی عورتیں اور نہ کھائی جاویں اون کے ذبح کردہ جانور اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے۔

هذا ايضاً الى المنذر

یہ فرمان بھی منذر کے نام ہے

ذكر الحافظ وابن الاثير انه اخرج الطبراني من طريق ابي مجلز عن ابي عبيدة بن عبد الله بن مسعود رض عن ابيه قال كتب النبي صلى الله عليه وسلم الى المنذر بن ساوى۔ من صلى صلوتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذلكم المسلم له ذمة الله وذمة رسوله۔

قال ابن الاثير اخرجه ابن منده وابو نعيم وذكره في المواهب ايضاً هكذا۔ اقول قد حررت في اول كتاب الذي ذكرت باسمائي ما وجدت كتاباً الذي كتبه رسول

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے ابی مجلز کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعودؓ سے وہ اپنے باپ سے کہ کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان منذر بن ساوے کی طرف۔

جس شخص نے کہ ہماری نماز جیسی نماز پڑہی اور ہمارے قبلہ کی طرف موُنہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا پس وہ تم سے مسلمان ہے اوس کے لیے ذمہ ہے اللہ اور اوس کے رسول کا۔ کہا ابن اثیرؒ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ اور ابو نعیم نے اور ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں بھی اسیطرح کہتا ہوں میں کہ منذر کے نام والے اول فرمان میں میں لکھہ آیا ہوں کہ نہیں پایا مینے اوس فرمان کے الفاظ کو جو رسول اللہ نے اونکو دعوت اسلام

الله صلعم اليه يدعوه فيه الى الاسلام فيحتمل ان يكون هو هذا او يكون هذا التزل الفاظ كتابه صلى الله عليه وسلم الذي سبق باسم كسرى برواية الخطيب فهو ايضا الدعوة الى الاسلام و لفظه يشبه هذا الكتاب والله اعلم۔

کی بابتہ لکھا تھا پس ممکن ہے کہ یہ فرمان وہی ہو اور تائید اس قول کی رسول اللہ کے اس فرمان کے الفاظ سے ہوتی ہے جو کسریٰ شاہ ایران کے نام بروایت خطیب اوپر گذر چکا کیونکہ وہ بھی دعوت اسلام کی بابت ہے اور اوس کے الفاظ مشابہ ہیں اس فرمان کے واللہ اعلم۔

هذا ايضا الى منذر بن ساوى

یہ فرمان بھی لکھا ہے منذر بن ساوی کے نام

ذكر فى مصباح المضيء منه صلى الله عليه وسلم كتابا الى منذر لم يبين سنده ولم نره فيما سواه من الكتب نسخته اما بعد فانى بعثت اليك قدامة و اباهريرة فادفع اليهما ما اجتمع عندك من جزية ارضك والسلام وكتبه أبي۔

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں ایک فرمان کا رسول اللہ کی جانب سے بنام منذر جس کی سند نہیں بیان کی اور نہ دیکھا ہے اسکو اوس کے سوا اور کسی کتاب میں دیکھا۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بعد حمد کے پس بھیجا ہے میں نے تمہاری طرف قدامہ اور ابوہریرہ کو پس دیدے ان دونوں کو وہ مال جو تمہارے ملک کے جزیہ کا جمع ہو والسلام اور لکھا اسکو ابی نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمهاجر بن امية فى وائل بن حجر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجر بن امیہ کو وائل بن حجر کے بارہ میں

قال الحافظ اخرج الطبرانى من طريق محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر عن عمه سعيد بن عبد الجبار عن ابيه عن امه ام يحيى عن وائل بن حجر قال وفدت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فرحب بي وادنى مجلسى فلما اردت الرجوع كتب ثلث كتب كتاب خاص

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا سعید بن عبد الجبار سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنی ماں ام یحیی سے وہ وائل بن حجر سے کہ کہا گیا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس خوشی ظاہر کی آپ نے اور مجھے اپنے پاس بٹھایا پس جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو مجھے تین فرمان لکھدیے ایک فرمان خاص میری بابتہ تھا جس میں کہ فضیلت دی تھی مجھے میری قوم پر۔

بی فضلنی فیه علی قومی - **اقول** و
منها هذا الکتاب -
بسم الله الرحمن الرحیم من محمد
رسول الله الی المهاجر بن امیة ان
وائلا یستسبح (یستشفع) و نوفل
علی الاقیال حیث کانوا من حضر
موت - الحدیث - هکذا ذکره
ولم اجده فیما سواه و هکذا ذکره
صاحب سیرة المحمدیة بغیر سند -

کہتا ہوں میں کہ اون ہی میں سے یہ فرمان ہے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے مہاجر بن امیہ کی طرف (بایں مضمون کہ)
وائل کوشش کرے گا (یعنی اسلام میں) (یا وائل نے
میری تابعداری کر لی) اور نوفل سردار ہے اقیال حضر
موت پر جہاں وہ ہوں۔ الحدیث۔
اسی طرح ذکر کیا ہے اوسکو اور نہیں پایا میں نے اوسکو
اس کے سوا اور اسیطرح ذکر کیا ہے اوسکو صاحب
سیرۃ محمدیہ نے بے سند۔

هذا کتابه صلی الله علیه وسلم لمهری بن ابیض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مہری بن ابیض کو

ذکر فی سیرة الشامیة انه قال ابن
سعد انه قدم وفد مهرة علیهم
مهری بن ابیض علی رسول الله صلی
الله علیه وسلم فعرض رسول الله
صلعم علیهم الاسلام فاسلموا و
کتب لهم کتابا نسخته -
بسم الله الرحمن الرحیم هذا کتاب
من محمد رسول الله لمهری بن
الابیض علی من امن به من بنی مهرة
لا یؤکلوا ولا یعرکوا وعلیهم اقامة
شرائع الاسلام فمن بدل بعد
حارب الله ومن امن به فله ذمة
الله وذمة رسوله - اللفظ نمرادة
والسارحة معناه والنفث الشیبة
والرفث الفسق وکتب محمد بن مسلمة الانصاری

ذکر کیا سیرت شامی میں کہ کہا ابن سعد نے کہ آئے قبیلہ
مہرہ کے ایلچی رسول اللہ کے پاس جن کے امیر مہری
بن ابیض تھے پس پیش کیا اوپر رسول اللہ نے
اسلام پس وہ اسلام سے آئے اور لکھا رسول اللہ نے
اون کو فرمان۔ جسکا نسخہ یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ
کا مہری بن ابیض کے لئے (بایں مضمون کہ) جو ایمان
لے آویں بنی مہرہ میں سے وہ مراکلت نہ کریں اور
نہ اونسے لڑائی کیجاوے۔ اور واجب ہے اونپر
قائم رکھنا شرائع اسلام کا پس جس شخص نے کہ بدلا
اس کے بعد پس لڑائی کی اوس نے اللہ سے اور جو
شخص کہ ایمان لایا آسپر اوس کے لیے ذمہ اللہ کا
ہے اور اوس کے رسول کا۔ لفظ نوشتہ ہے۔
(راستہ چلنے والے کے لئے) اور چرنیوالے جانور مراد
ہیں۔ اور لکھا اسکو محمد بن مسلمہ انصاری نے۔

غرائب ما فی ھذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

لا یواکلوا - نھی عن المواکلۃ وھو ان
یکون لاحد دین علی آخر فیھدی الیہ
شیئا لیوخرہ فکان کل منھما یوکل
صاحبہ - **لا یعرکوا** - من العرک
ای لا یقاتلوا ومنہ المعرکۃ - **المزادۃ**
والمزودۃ - ما یجعل فیہ الزاد للسفر
والمراد ھنا الزاد - **السارحۃ** والسارح
والسرح سواء الماشیۃ - **معداۃ**
یقال عدا عنہ ای تجاوز والمراد
انھا عفو یعنی ان مواشیکم التی ترعی
فی المسارح لا یوخذ عنھا الزکوۃ - **قولہ
النفث الشیبۃ والرفث الفسق**
الشیبۃ ھو سن الشیخوخۃ من عمر
الانسان والنفث ھو کالنفخ وفی
الحدیث ان روح القدس نفث
فی روعی ای اوحی جبرئیل والقی من
النفث ما بفم وھو شبیہ بالنفخ وھو
اقل من التفل لان مع التفل شیئا
من الریق ومنہ اعوذ باللہ من نفخہ
ونفثہ وفسر بالشعر المذموم وفی
الکتاب فسر النفث بالشیبۃ کانہ
اشارۃ الی ما ورد فی حدیث الاستعاذۃ
من النفث ان المراد بہ ھو السن الذی
یعرض فیہ زوال العقل وسقوط

لا یواکلوا منع کیا گیا ہے مواکلت سے اور وہ یہ ہے
کہ مثلاً کسی کا کسی پر قرض ہو پس وہ یہ بھیجے مقروض قرض
خواہ کو تاکہ کچھ مدت بڑھا دے پس ہر ایک اون میں سے
کھلاتا ہے اپنے صاحب کو **لا یعرکوا** مشتق ہے عرک
سے یعنی نہ لڑیں اور اسی سے ہے معرکہ **المزادۃ**
والمزودۃ۔ وہ برتن جس میں سفر کے لئے توشہ رکھیں
اور مراد یہاں توشہ ہے۔ **السارحۃ** اور السارح اور
السرح سب یکساں ہیں یعنی چوپایہ **معداۃ** بولا جاتا
ہے عدی عنہ یعنی تجاوز کیا اوس سے اور مراد یہ ہے
کہ وہ معاف ہیں یعنی تمہارے وہ مویشی جو بیرون چرتے
ہیں اون کی زکوۃ نہیں لیجاویگی۔ **قولہ** النفث الشیبۃ
والرفث الفسق۔ شیبہ بڑھاپے کا زمانہ ہے انسان
کی عمر میں سے اور نفث مانند معنی نفخ کے ہے حدیث
شریف میں ہے کہ ان روح القدس نفث فی روعی یعنی
وحی کی جبرئیل علیہ السلام نے میرے نفس میں اور مونہ
سے پھونک دالی اور نفث مشابہ ہے معنی میں نفخ کے
اور وہ تفل سے کم ہے اس وجہ سے کہ تفل میں کچھ تھوک
بھی آتا ہے یعنی تھتکارنا اور اسی سے ہے حدیث اعوذ باللہ
من نفخہ ونفثہ۔ اور نفث شعر مذموم کے ساتھہ بھی تفسیر کیے گئے
ہیں اور نامہ مبارک میں نفث کی تفسیر بڑھاپے سے کی گئی
گویا اشارہ ہے اوس حدیث استعاذہ کی طرف جس میں
نفث کا حکم وارد ہے کہ مراد اوس سے وہ عمر ہے
جس میں عقل زائل ہوجاوے اور قوی بالکل ساقط
ہوجاویں خدا تعالیٰ پناہ میں رکھے اوس سے اور لفظ شیبہ

القوی اوھو تصحیف الشعر۔ والرفث قال الازھری ھو کل ما یریدہ الرجل من المرأۃ وفی الحدیث فلا یرفث ای لا یفحش فی الکلام فلھذا فسر بالفسق +

غلطی کتابت کی ہے یا وہ لفظ شعر کا ہے اور رفث کے معنے ازہری نے کہے ہیں کہ ہر وہ چیز جو مرد کی مراد عورتوں سے ہوتی ہے حدیث میں ہے فلا یرفث یعنی فاحش کلام نہ بول اسی وجہ سے اسکی تفسیر فسق سے کی گئی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى النجاشي ملك الحبشة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے نجاشی بادشاہ حبشہ کی طرف

وکتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی النجاشی ذکرہ فی المواھب وقال الزرقانی اخرج الواقدی وروی البیہقی عن ابن اسحٰق ان لفظہ ھکذا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ الی النجاشی ملک الحبشۃ امابعد فانی احمد الیک اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الملک القدوس المؤمن المھیمن واشھد ان عیسٰی بن مریم روح اللہ وکلمتہ القاھا الی مریم البتول الطیبۃ الحصینۃ فحملت بعیسٰی فخلقہ من روحہ ونفخہ کما خلق اٰدم بیدہ وانی ادعوک الی اللہ وحدہ لا شریک لہ والموالاۃ علی طاعتہ وان تتبعنی وتؤمن بالذی جاءنی فانی رسول اللہ وانی ادعوک وجنودک الی اللہ تعالٰی وقد بلغت ونصحت فاقبلوا نصیحتی وقد بعثت الیکم ابن عمی جعفرا ومعہ

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف ذکر کیا اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے واقدی نے اور روایت کی ہے بیہقی نے ابن اسحٰق سے کہ لفظ اوس کے اس طرح ہیں کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے نجاشی بادشاہ حبشہ کی جانب بعد حمد کے پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جو بادشاہ ہے بہت پاک امن دینے والا نگہبان اور گواہی دیتا ہوں میں کہ عیسٰی بن مریم روح ہیں اللہ کے اور کلمہ ہیں اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کے جو ممتاز ہیں سب عورتوں سے بے خبر ہیں مردوں سے پس حاملہ ہوئیں وہ عیسٰی سے پس پیدا کیا اوسکو اپنی روح سے اور اپنی پھونک سے جیسے کہ پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھ سے اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کیطرف جسکا کوئی شریک نہیں ہے اور اوسکی اطاعت کی طرف اور اس بات کی طرف کہ اطاعت کرے تو میری اور ایمان لائے اوس ذات پر جسنے مجھے بھیجا ہے پس تحقیق میں رسول ہوں اللہ کا اور میں بلاتا ہوں تجھے اور تیرے لشکر کو اللہ کیطرف اور تحقیق پہونچا دیا میں نے تجھے اور نصیحت کر دی میں نے تجھے پس قبول کرو

نفر من المسلمين والسلام على من اتبع الهدى
وبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم
هذا الكتاب مع عمرو بن امية الضمري
فقال النجاشي لما عند ما قرأ الكتاب
اشهد بالله انه النبي الامي الذي
ينتظره اهل الكتاب وان بشارة
موسى براكب الحمار (عيسى) كبشارة
عيسى براكب الجمل (محمد صلى الله
عليه وسلم) وان العيان ليس
باشفى من الخبر عنه ولكن اعواني من
الجيش قليل فانظرني حتى اكثر الاعوان
والين القلوب ثم كتب الى النبي صلى الله
عليه وسلم بجواب كتابه -

کتاب النجاشی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم - الى محمد رسول
الله من النجاشي اصحمة سلام عليك
يا رسول الله ورحمته وبركات الله
الذي لا اله الا هو الذي هداني
للاسلام اما بعد فقد بلغني كتابك
يا رسول الله فما ذكرت في امر عيسى
فورب السماء والارض ان عيسى
عليه الصلوة والسلام لا يزيد على
ما ذكرت ثفروقا (بضم المثلثة والراء
المهملة ما بين النواة والقشر) انه كما
ذكرت وقد عرفنا ما بعثت به الينا
فاشهد انك رسول الله صادقا مصدقا
وقد بايعتك وبايعت ابن عمك
واسلمت لله رب العلمين وقد بعثت

تم میری نصیحت کو اور بھیجا ہے میں نے تمہاری طرف اپنے
چچا کے بیٹے جعفر کو اور اونکے ہمراہ چند مسلمان اور
سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور بھیجا
رسول اللہ نے یہ فرمان عمرو بن امیہ ضمری کے ہمراہ
پس کہا اونے نجاشی نے جبکہ پڑھا اس فرمان کو کہ گواہ
کرتا ہوں میں اللہ کو کہ یہ وہی نبی امی ہیں جنکا انتظار کرتے
تھے اہل کتاب ۔ اور بشارت موسی علیہ السلام کی
راکب الحمار کے ساتھ مثل بشارت عیسی علیہ السلام کے ہے
راکب الجمل کے ساتھ اور مشاہدہ اوس خبر سے زائد
شافی وکافی نہیں ہے۔ لیکن میرا مددگار لشکر تھوڑا ہے
پس مجھے مہلت دو کہ میں مددگار بڑھا لوں اور لوگوں
کے دل نرم کرلوں پھر لکھا رسول اللہ کو آپکے فرمان کا
جواب +

بسم اللہ الرحمن الرحیم خط ہے محمد رسول اللہ کی
جانب نجاشی اصحمہ کی طرف سے سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ
اور رحمت اور برکتیں ایسے اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود مگر
وہی جس نے ہدایت کی مجھے اسلام کی۔ بعد حمد کے پس
پہونچا میرے پاس آپ کا فرمان یا رسول اللہ پس جو کچھ
کہ ذکر کیا آپ نے عیسی علیہ السلام کے بارہ میں پس قسم
رب سموات والارض کی کہ عیسی علیہ الصلوۃ والسلام نہیں
زائد کرتے تھے اسپر مقدار ثفروق کی بھی (ثفروق بضم ثا
مثلثہ و را مہملہ وہ چھلکا جو گٹھلی اور کھال کے درمیان ہوتی ہے)
وہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا اور پہچانا ہم نے
اون امور کو جو آپ نے ہماری طرف بھیجے پس گواہی دیتا
ہوں میں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں سچے اور تصدیق
کیے گئے۔ اور بیعت کی میں نے آپسے اور آپکے چچا کے بیٹے
سے اور اسلام لایا میں اللہ کیواسطے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا

اليك بابني وان شئت اتيتك بنفسي
فعلت فاني اشهد ان ماتقول حق
والسلام عليك ورحمة الله وبركاته
وهذا هو اصحمة الذي هاجر اليه
المسلمون في رجب سنة خمس من
الهجرة وبعث صلى الله عليه وسلم اليه
عمرو بن امية بهذا الكتاب فاسلم كما
صرحت سنة ست على يد جعفر و
توفي في رجب سنة تسع من الهجرة
ونعاه النبي صلى الله عليه وسلم يوم
توفي وصلى عليه بالمدينة۔

کا اور بھیجا ہے میں نے آپ کی طرف اپنے بیٹے کو اور
اگر آپ چاہیں گے تو میں خود آؤں گا اس وجہ سے
کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ سچ ہے
اور سلام ہو آپ پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوس
کی۔ اور یہ وہ اصحمہ ہے جس کی طرف ہجرت کی مسلمانوں
نے رجب سنہ ۵ ہجری میں اور بھیجا رسول اللہ نے
اون کی طرف عمرو بن امیہ کو یہ فرمان لیکر پس
اسلام لایا وہ جیسا کہ صراحت کی میں نے سنہ ۶
میں حضرت جعفر کے ہاتھ پر اور وفات پائی رجب سنہ ۹ ہجری
میں اور رسول اللہ نے انکی موت کی خبر دی جس روز کہ
انکا انتقال ہوا اور نماز جنازہ پڑھی انپر مدینہ میں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى النجاشي وهذا غير النجاشي الذي ذكرت

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف دیا اوس سے علاوہ دوسرا نجاشی ہے جسکا ذکر کیا گیا

روى البيهقي عن ابن اسحق انه قال
هذا الكتاب من النبي صلى الله عليه وسلم
الى النجاشي الاصحم عظيم الحبشة سلام
على من اتبع الهدى وامن بالله ورسوله
وشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك
له لم يتخذ صاحبة ولا ولدا وان
محمدا عبده ورسوله وادعوك
بدعاية الله فاني انا رسوله فاسلم تسلم
يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء
بيننا وبينكم ان لا نعبد الا الله
ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا
بعضا اربابا من دون الله فان
تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون

روایت کی ہے بیہقی نے ابن اسحق سے کہ اونہوں نے کہا کہ
یہ فرمان ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نجاشی اصحم
سردار حبشہ کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے
ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ اور اوس کے رسول پر
اور گواہی دی اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ
جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے نہ اوس نے
کسی کو بیوی بنایا اور نہ اوسکا کوئی بیٹا ہے اور گواہی
دی اس بات کی کہ محمد اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول
ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اللہ کی جانب پس تحقیق میں اللہ
کا رسول ہوں اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اے اہل کتاب آؤ
ایسے کلمہ کیطرف جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے درمیان یہ کہ
نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں ہم اوسکے
ساتھ کسیکو اور نہ بنائے ہم میں سے بعض بعض کو خدا اللہ کے

فهذا كتاب الى النجاشي هذا غير النجاشي الذي سبق

فان ابيت فعليك اثم النصارى من قومك
تنبيه - ماورد فى الكتاب من اسم
النجاشى هذا الاصحم فقال ابن كثير
لعله مقحم من الراوى بحسب مافهمه
انتهى **اقول** هذا هو الصحيح فان
النجاشى الذى كتب اليه النبى صلى الله
عليه وسلم واسلم وصلى عليه النبى صلى الله
عليه وسلم يوم توفى هو غير النجاشى
هذا الذى لم يسلم لما روى فى صحيح
مسلم عن انس رضى الله عنه ان النبى
صلى الله عليه وسلم كتب الى كسرى
والى قيصر والى النجاشى والى كل جبار
عنيد - يدعوهم الى الله وليس بالنجاشى
الذى صلى عليه - وكذا ما قال الزهرى
كانت كتبه صلى الله عليه وسلم (الى
النجاشى) واحدة وكلها فيها هذه
الاية وهى مدنية بلا خلاف انتهى
قال الزرقانى ومراد الزهرى كتبه الى
اهل الكتاب وهم النجاشيان وهرقل
والمقوقس انتهى **اقول** قد روينا انه
كتابه صلى الله عليه وسلم الى النجاشى
اصحمة ليس فيه تلك الاية فهذا يدل
على ان الكتاب الاول كان قبل ذلك
الكتاب فى بدء الاسلام عند
الهجرة الاولى - قال فى المواهب و
قد خلط بعضهم ولم يميز بينهما
فظنهما واحدا فهذا كما ترى وقد

سو اپس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم اے مسلمانو اونکے
گواہ رہو تم اسبات پر کہ ہم مسلمان ہیں پس اگر انکار کریگا تو تجھی
پر ہوگا تیری قوم نصارے کا گناہ بھی **تنبیہ** اس فرمان میں
جو نجاشی کے نام کے ساتھ لفظ اصحم آیا ہے تو کہا ابن کثیر نے
کہ شاید وہ زیادتی ہے راوی کی جانب سے جسطرح وہ سمجھا ہے
انتہی **کہتا** ہوں میں کہ یہی صحیح ہے کیونکہ وہ نجاشی جس
کی طرف لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ اسلام لایا
اور نماز جنازہ پڑہی اوسپر رسول اللہ نے جسدن کہ اونکا
انتقال ہوا وہ غیر ہیں اس نجاشی سے جو اسلام نہیں
لایا جیسیکہ روایت ہے صحیح مسلم میں انس رض سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمان) لکھا کسری اور قیصر اور نجاشی
اور ہر جبار سرکش کی طرف بلاتے تھے آپ اونکو اللہ کی
طرف اور یہ نہیں ہیں وہ نجاشی جن کی نماز جنازہ پڑہی
رسول اللہ نے۔ اور اسیطرح (رد ہے) وہ قول جو
کہا زہری نے کہ لکھا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
(نجاشی کی طرف) ایک ہی مرتبہ اور اون سب ناموں میں
یہ آیت تھی (یعنی یا اہل الکتاب تعالوا) اور یہ آیت مدنی ہے
بلاخلاف انتہی قول الزہری۔ کہا زرقانی نے اور مراد زہری
کی انسے رسول اللہ کے وہ فرمان ہیں جو اہل کتاب کیطرف تھے
اور وہ دونو نجاشی اور ہرقل اور مقوقس ہیں انتہی قول الزرقانی
کہتا ہوں میں کہ ہم نے اوپر بیان کردیا ہے کہ رسول اللہ
کا وہ فرمان جو نجاشی اصحمہ کیجانب تہا اوس میں یہ آیت نہیں
ہے پس یہ بات دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ وہ اول
والا فرمان اس سے اول ابتدا اسلام پہلی ہجرت کے
وقت لکھا گیا تہا کہا مواہب میں کہ خلط کردیا ہے بعض
نے اور نہیں تمیز کیا ان دونوں میں پس گمان کیا دونوں کو ایک
ہی اور یہ باطل ہے جیسیکہ تو دیکھتا ہے اور روایت کی ہے

روى الطبرانی عن المسور قال خرج صلے اللہ علیہ وسلم الی اصحابہ فقال ان اللہ بعثنے للناس کافۃ فادوا عنے ولا تختلفوا علی فبعث عبد اللہ بن حذافۃ الی کسری وسلیطا الی ھوذۃ والیمامۃ والعلاء الی المنذر بہجر وعمرو بن العاصی الی جیفر وعباد ابنی الجلندی بعمان ودحیۃ الی قیصر وشجاع بن وھب الی ابن ابی شمر وعمرو بن امیۃ الی النجاشی فرجعوا جمیعا قبل وفاتہ صلے اللہ علیہ وسلم غیر عمرو بن العاصی۔ **اقول** عرف ھذا ان عمرو بن امیۃ ھو المبعوث الی النجاشیین وان الاول قد اسلم کما ثبت من صلوتہ صلے اللہ علیہ وسلم علیہ بعد وفاتہ وان الثانی ھذا لم یسلم لما ثبت عن انس فی صحیح مسلم واللہ اعلم۔

طبرانی نے مسور سے کہا نکلے رسول اللہ اپنے اصحاب کی طرف اور فرمایا کہ اللہ نے بھیجا ہے مجھے تمام مخلوقات کی طرف پس پہونچاؤ مجھ سے اور مت اختلاف کرو مجھپر پس بھیجا عبد اللہ بن حذافہ کو کسری کیطرف اور سلیط کو ہوذہ اور یمامہ کی جانب اور علاء کو منذر کی طرف ہجر میں اور عمرو بن العاصی کو جیفر و عباد کی طرف جو بیٹے ہیں جلندی کے عمان میں اور دحیہ کو قیصر کی طرف اور شجاع بن وہب کو ابن ابی شمر کی جانب اور عمرو بن امیہ کو نجاشی کی طرف پس لوٹ آئے وہ سب رسول اللہ کی وفات سے اول سوائے عمرو بن العاصی کے۔

کہتا ہوں میں کہ معلوم ہو گئی اس سے یہ بات کہ عمرو بن امیہ ہی بھیجے گئے ہیں دونو نجاشیوں کی جانب اور یہ کہ نجاشی اول اسلام لے آئے جیسے کہ ثابت ہے رسول اللہ کا اون پر بعد وفات نماز جنازہ پڑہنا اور یہ دوسرا اسلام نہیں لایا جیسے کہ ثابت ہے حضرت انس سے صحیح مسلم میں واللہ اعلم +

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لنھشل بن مالک الوائلی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہشل بن مالک وائلی کی جانب

قال ابن الاثیر ذکرہ یوسف بن عمر ابن موسی بن سعید بن سلم بن قتیبۃ ابن مسلم بن عمر والحصین الوائلی عن ابیہ عن سلم بن قتیبۃ انہ بلغہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتب لنھشل کتابا۔ وذکر الحدیث

کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو یوسف بن عمر بن موسی بن سعید بن سلم بن قتیبہ بن مسلم بن عمرو الحصین الوائلی نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سلم بن قتیبہ سے کہ پہونچی اونکو یہ بات کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا نہشل کی جانب اور ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ تخریج کی اس کی ابن مندہ نے لیکن نہیں ذکر کیے

وقال اخرجه ابن منده لكن لم يذكر
لفظ الكتاب فذكر صاحب مصباح
المضي ثم قال قال ابن سعد وكتب النبي
صلعم كتابا لنهشل بن مالك
الوائلي من باهلة نسخته هكذا
باسمك اللهم - هذا الكتاب من محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم
لنهشل بن مالك ومن معه من
بني وائل لمن اسلم واقام الصلوة
واتى الزكوة واطاع الله ورسوله
واعطى من المغنم خمس الله وسهم
النبي صلى الله عليه وسلم واشهد على
اسلامه وفارق المشركين فانه امن
بامان الله وبرئ اليه محمد صلى
الله عليه وسلم من الظلم كله وان
لهم ان لا يحشروا ولا يعشروا وعاملهم
من انفسهم وكتب عثمان بن عفان رض

لفظ فرمان کے پس ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی نے
پس کہا کہ ابن سعد نے اور لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمان نہشل بن مالک وائلی کو جو قبیلہ باہلہ سے تھا نسخہ
اوسکا یہ ہے کہ
باسمک اللہم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی جانب سے نہشل بن مالک اور اوس کے ساتھ
والے بنی وائل کے لئے۔ جو شخص کہ اسلام لایا اور
نماز پڑہی اور زکوۃ دی اور اطاعت کی اللہ اور اوس
کے رسول کی اور دیا مال غنیمت سے خمس حصہ اللہ کا
اور حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور گواہ بنالیا
اپنے اسلام پر اور علیحدہ ہوا مشرکین سے پس وہ اللہ
کی امن میں ہے اور بری ہیں رسول اللہ اوسپر
ظلم کرنے سے بالکل اور رعایت ہے اون کے
لئے یہ کہ نہ جمع کیے جاوینگے وہ لشکر بنانے کو
اور نہ اون سے عشر لیا جاوے گا اور حاکم اون پر اون
ہی میں سے ہوگا اور لکھا اسکو عثمان بن عفان رض
نے *

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوائل بن حجر رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وائل بن حجر رض کیلیے

ذكر في مصباح المضي بتخريج ابن سعد
في الطبقات - قال وائل بن حجر يا
رسول الله اكتب لي بارضي التي كانت
لي في الجاهلية وشهد له اقيال حمير
واقيال حضرموت - قال وكان
الاشعث وغيره من كندة نازعوا
وائل بن حجر في وادي لحضرموت

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں ابن سعد کی تخریج سے
جو طبقات میں ہے کہ کہا وائل بن حجر نے یا رسول اللہ
فرمان لکھدیجیے میری اوس زمین کی بابت جو میرے
قبضہ میں تھی بزمانہ جاہلیت اور گواہی دی اون کے
لئے سرداران حمیر اور سرداران حضرموت نے
کہا اور اشعث وغیرہ نے جو بنی کندہ میں سے تھے
جھگڑا کیا تہا وائل بن حجر سے اوس وادی کے بارہ میں

فادعوه عند رسول الله صلے الله علیه وسلم فکتب یده رسول الله لوائل بن حجر - وکان کتابه هذا کتاب من محمد رسول الله لوائل بن حجر قیل حضر موت و ذلك انك اسلمت وجعلت لك ما فی یدیك من الارضین والحصون وانه یوخذ منك من کل عشرة واحد ینظر فی ذلك ذوا عدل وجعلت لك ان لا تظلم فیها ما قام الدین والنبی والمؤمنون علیه انصار -

جو حضر موت میں تھی پس دعوی رجوع کیا اونہوں نے رسول اللہ کے پاس پس لکھا اوس کی بابت آپ نے وائل بن حجر کے لئے۔ اور تھا آپ کے فرمان میں کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے وائل بن حجر سردار حضر موت کے لئے۔ اور یہ اسلئے کہ اسلام لایا تو اور بدستور تیرے قبضہ میں رکھا ہے وہ جو اول تیرے قبضہ میں تھا زمین او قلعہ اور تحقیق لیا جاویگا تجھ سے ایک عشر کریں گے اس میں بصر صاحب عدل اور لازم کیا میں نے کہ نہ ظلم کیے جاؤ تم اوس میں جب تک کہ قائم رکھو تم دین کو۔ اور نبی اور سب مسلمان اوسپر مددگار ہیں۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم ایضا لوائل بن حجر

فرمان یہی لکھا رسول اللہ نے وائل بن حجر کے لئے

قد ذکرت فی حرف المیم فی اسم مهاجر بن امیة قال وائل انه کتب لی ثلث کتب کتاب فضلنی فیه علے قومی فهو هذا الکتاب کما ستطلع - قال صاحب مصباح المضی قصة اسلامه و قدومه علے رسول الله کما قال ابن الظفر فی کتاب البشر روی ان وائل بن حجر و کان ملکا مطاعا و کان له صنم من العقیق یعبده و یحبه و لم یکن یکلمه الا انه کان یرجی کلامه و کان یکثر السجود و یذبح له الذبائح یتقرب الیه فبینما

ذکر کیا میں نے حرف میم میں مہاجر بن امیہ کے نام میں کہ کہا وائل نے کہ لکھیں میرے واسطے تین کتابیں جن میں سے ایک میں فضیلت دی تھی مجھے میری قوم پر اور وہ یہی فرمان ہے جیسا کہ ابھی تجھے معلوم ہوگا بیان کیا ہے صاحب مصباح المضی نے رسول اللہ کے پاس اونکے آنے اور اسلام لانیکا قصہ بروایت ابن ظفر فی کتاب البشر بایں طور کہ روایت ہے کہ وائل بن حجر جو بادشاہ اور اپنی قوم کے سردار تھے اونکا ایک بت تھا عقیق جس کی وہ عبادت کرتے اور دوست رکھتے تھے وہ کلام نہیں کرتا تھا لیکن اونکو امید تھی اوس کے بولنے کی۔ اوس کے سامنے بہت سجدہ کرتے اور قربانیاں کیا کرتے تھے تاکہ اوسکا تقرب حاصل کریں

هو نائم في الظهيرة ايقظه صوت
منكر من المخدع الذي فيه الصنم
فقام و سجد بين يديه واذا قائل يقول
شعر
واعجبا من وائل بن حجر +
يخال يدري وهو ليس يدري +
ماذا ترجي من نحيت صخر +
ليس بذي عرف ولا ذي فكر +
ولا بذي نفع ولا ضر +
ولو كان ذا حجر اطاع امري +
قال فرفعت راسي ثم استويت جالسا
ثم قلت لقد سمعت فماذا تامرني
به فقال ۔
شعر
ارحل الى يثرب ذات النخل +
وسر اليها سير المستقل +
فدن بدين الصائم المصلي +
محمد الرسول خير الرسل +
ثم خر الصنم بوجهه فاندقت
عنقه ثم سرت اليه حتى اتيت
المدينة فلما رأني رسول الله
ادناني وبسط لي رداءه وصعد المنبر
واقامني بين يديه ثم قال ايها الناس
هذا وائل بن حجر اتاكم من ارض
بعيدة من حضرموت راغبا في
الاسلام فقلت يا رسول الله بلغني
ظهورك وانا في ملك عظيم فمن الله

ایک روز دوپہر کو وہ سو رہے تھے کہ ایک ہولناک آواز
سنکر جاگے جو اوس حجرہ میں سے آئی تھی جسمیں بت تھا۔
پس یہ اُٹھے اور اوسکو سجدہ کیا تو سُنا کہ ایک کہنے والا
یہ کہہ رہا تھا کہ شعر
تعجب ہے وائل بن حجر سے۔ اوسکا گمان ہے کہ
وہ سمجھتا ہے حالانکہ وہ کچھہ نہیں سمجھتا۔ کیا اُمید رکھتا ہے
ایک تراشے ہوئے پتھر سے۔ جس میں نہ عقل ہے
نہ سمجھہ۔ اور جو نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان۔
کاش کہ وائل بن حجر اطاعت کرتا میرے
حکم کی۔
کہا وائل نے پس اُٹھایا مینے اپنا سر پھر بیٹھ گیا میں
اور کہا مینے کہ سُن لیا مینے پس کیا حکم کرتا ہے تو
مجھے تو کہا کہ۔
شعر
جا مدینہ کی طرف جو کھجوروں والا ہے۔
مستقل ہوکر۔ پس اختیار کر دین روزہ دار اور
نمازی کا۔ جو محمد ہیں بہتر بن رسل۔
پھر وہ بُت اوندھا گر گیا پس میں نے اوس کی
گردن توڑی پھر روانہ ہوا میں یہاں تک کہ آیا میں
مدینہ میں پس جبکہ دیکھا مجھے رسول اللہ نے تو قریب
کیا مجھے اپنے اور میرے لیے چادر مبارک بچھادی
اور منبر پر چڑھے آپ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر لیا
پھر فرمایا کہ اے لوگو یہ وائل بن حجر ہے جو بہت دور سے
تمہارے پاس آیا ہے اسلام کی طرف راغب ہو کر پس
مینے کہا یا رسول اللہ مجھے آپکے ظہور کی خبر پہونچی اور میں
بڑی حکومت میں تہا پس احسان کیا اللہ نے مجھ پر کہ
چھوڑ دیا مینے وہ سب اور اختیار کر لیا اللہ کا دین

على ان رفضت ذلك كله واثرت
دين الله قال صدقت اللهم بارك
فی وائل بن حجر وولده وولد
ولده انتهى وقال ابن عبد البر
قدم وائل ويكنى ابا هنيدة وكان
قيلا من اقيال حضرموت فلما
دخل عليه صلے الله عليه رحب
به وادناه من نفسه ودعى له فقال
اللهم بارك فی وائل وولده وولد
ولده - واستعمله على الاقيال
من حضرموت وكتب معه ثلث
كتب - منها هذا الكتاب الے
الاقيال العباهلة - نسخته هكذا
الى الاقيال العباهلة والارواع
المشابيب فی التيعة شاة لا مقورة
الالياط ولا ضناك وانطوا الثبجة
وفی السيوب الخمس ومن زنى مم
بكر فاصقعوه مائة واستوفضوه
عاما ومن زنى مم ثيب فضرجوه
بالاضاميم ولا توصيم فی الدين
ولا غمة فی فرائض الله وكل مسكر
حرام ووائل بن حجر يترفل على
الاقيال -

فرمایا کہ سچا ہے تو اے اللہ برکت دے وائل بن حجر
اور اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں انتہی
اور کہا ابن عبد البر نے کہ آئے وائل اور کنیت اونکی
ابا ہنیدہ تھی اور وہ ایک سردار تھے سرداران حضرموت میں سے
پس جب پہونچے رسول اللہ کے پاس تو آپ نے
خوشی ظاہر فرمائی اور اپنے قریب کیا اور دعا کی اون
کے لئے پس فرمایا کہ اے اللہ برکت دے وائل اور
اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں۔ اور عامل بنایا
اونکو اقیال حضرموت پر اور لکھے اون کے لئے
تین فرمان۔
اون میں ہی سے یہ فرمان ہے مستقل سرداروں کی
طرف۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ
(فرمان ہے) اپنے ملک میں رہنے والے رئیسوں اور
ذی وقار اور خوش رو سرداروں کی طرف کہ (زکوۃ کی) ہر
چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے نہ ایسی دبلی جس کی
کہال بدن سے لگی ہو اور نہ موٹی۔ اور دو تم زکوۃ میں اوسط
مال اور معدن میں پانچواں حصہ۔
اور جو شخص کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو اوسکو سو
کوڑے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کردو اور جو
زنا کرے نکاح شدہ سے تو رجم کرو اوسکو پتہروں سے
اور نہیں جائز ہے سستی اور شرم اللہ کے فرائض میں
اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور وائل بن حجر سردار ہیں
سب سرداروں پر۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئے ہیں

العباهلة - بباء موحدة مفتوحة

العباہلہ بار موحدہ مفتوحہ وہ پادشاہ جو برقرار رہیں

ملوك الذين اقروا على ملكهم لا
يزالون عنه يقال عبهلت الناقة اذا
اطلقته لترعى متى شاءت - **ارواع**
بفتح الهمزة وسكون المهملة واخره
عين مهملة السادات وقيل هو
الذى يعجبك حسنه يقال امرأة
روعاء اى حسن الوجه - **مشابيب**
بفتح الميم والشين المعجمة - وكسر
الموحدة ثم التحتانية الساكنة ثم
الموحدة - الرجال الذين الوانهم
بيض وشعورهم سود وقيل الاذكياء
وقيل الروسأ والسادات - **التيعة**
قال فى النهاية اسم لادنى ما تجب
فيه الزكوة من الحيوان كالخمس
من الابل والاربعين من الغنم
وقيل الاربعون من الغنم قاله
فى الزبدة شارح الشفاء - **مقورة
الالياط** - الاقورار الاسترخاء
فى الجلود والالياط جمع ليط بكسر
اللام والتحتانية قشر العود شبه
به الجلد لالتزاقه باللحم المراد غير
مسترخية الجلود لهزالها - **ضناك**
بالكسر السمينة - انطوا بالطاء المهملة
اى اعطوا ومنه فى القرأة الشاذة
انا انطيناك الكوثر - **الثبجة** - الثاء
المثلثة ثم الموحدة ثم الجيم اى
اعطوا الوسط فى الصدقة لا من

اپنے ملک پر نہ ہٹائے جاویں اوس سے بولا جاتا ہے
عبہلت الناقۃ جبکہ چھوڑ دے تو اسکو تاکہ چرتی پھرے
جہاں چاہے **ارواع** بفتح ہمزہ وسکون را مہملہ
اور آخر میں عین مہملہ سردار وبعض نے کہا کہ وہ جس کا
حسن تجھے پسند آئے بولا جاتا ہے امرأۃ روعاء یعنی
خوبصورت چہرہ والی عورت۔
مشابیب بفتح میم وشین معجمہ اور کسر بار موحدہ
پھر یار تحتانیہ ساکنہ پھر بار موحدہ۔ وہ آدمی جن کے
رنگ سپید ہوں اور بال سیاہ۔ اور بعض نے کہا
ہے کہ اذکیاء۔ ذی شعور۔ اور بعض نے کہا کہ سادات
اور رؤسا۔
التیعہ کہا نہایہ میں قلیل درجہ حیوانوں میں وجوب
زکوۃ کی تعداد کا جیسے کہ پانچ اونٹوں میں اور چالیس
بکریوں میں اور بعض نے کہا کہ اس کے معنی ہیں چالیس
بکریاں۔ بیان کیا ہے اسکو زبدہ شرح شفا میں۔
مقورۃ الالیاط۔ الاقورار کہال کا ڈھیلا ہونا اور
لٹک جانا اور الیاط جمع ہے لیط کی بکسر لام وسکون
تحتانیہ۔ لکڑی کا چھلکہ (چھال) تشبیہ دیگئی کہال کے
ساتھہ بوجہ اوس کے التزام کے گوشت سے مراد
یہ ہے کہ دبلے پن کی وجہ سے اون کی کہالیں لٹکی
ہوئی نہ ہوں۔
ضناک۔ بالکسر موٹی۔ انطوا۔ طار مہملہ یعنی
دو تم۔ اور اسی سے ہے قرأۃ شاذہ میں۔ انا انطیناک الکوثر
بجائے انا اعطیناک کے **الثبجہ** ثار مثلثہ ثم بار
موحدہ پھر جیم یعنی دو تم مال متوسط زکوۃ میں نہ بہت
عمدہ مال اور نہ بالکل برا۔
السیوب سین مہملہ اور یار تحتانیہ اور بار موحدہ۔

خيار المال ولا من رذالته - السيوب
بالسين المهملة والتحتانية والموحدة
الركاز - **قوله من بكر فاصقعوه**
في لغة اليمن يبدلون لام التعريف
ميما فتكون راء بكر مكسورة بلا تنوين
لان اصله من البكر فلما ابدل اللام
ميما بقيت الحركة بحالها - فاصقعوه
اى اضربوه واصل الصقع الضرب
على الراس وقيل الضرب ببطن الكف
واستوفضوه - اى غربوه
واطردوه من وفضت الابل اذا
تفرقت - **ضرجوه بالاضاميم**
اى ادموه وارجموه بالحجارة فهو
جمع اضامة - **لا توصيم في**
الدين - اى صم الفترة والوهن
اى لا تفتروا في اقامة الحدود ولا
تحابوا فيها - **لا غمة في فرائض**
الله - اى لا تستروا ولا تخفوا فرائضه
دفعا للتهمة - **يترفل** - اى يتسود
ويترأس استعارة من ترفيل الثوب
وهو اسباغه واسباله - **قوله**
من زنى من بكر فاصقعوه
مائة واستوفضوه عاما و
من زنى من ثيب فضرجوه
بالاضاميم - اى اضربوا الزاني
بكر مائة وغربوه عاما وارجموا
الزاني ثيب - فاعلم ان التغريب هو

ركاز معدن۔
قوله من بكر فاصقعوه۔ لغت یمن میں بدلتے ہیں لام معرفہ
کو میم سے پس ہوگی راء بکر کی مکسور بلا تنوین کے کیونکہ
اوس کی اصل من البکر ہے پس جب بدلا لام میم سے تو
باقی رہگئی حرکت اپنے حال پر۔ فاصقعوہ اے مارو تم
اوسکو۔ اصل میں صقع سر پر مارنے کو کہتے ہیں۔ اور
بعض نے کہا کہ مارنا ہتیلی سے (یعنی تہپڑ مارنا)
واستوفضوہ۔ یعنی جلاوطن کردو اوسکو اور
بہگا دو۔ ماخوذ ہے وفضت الناقۃ سے بولا جاتا ہے
جبکہ وہ علیحدہ ہوجاسے۔
ضرجوہ بالاضامیم یعنی خون آلود کرو اوسکو اور رجم
کرو پتہروں سے پس وہ جمع ہے اضامۃ کی۔
لاتوصیم فی الدین۔ وصم سستی اور کاہلی یعنی نہ سستی
کرو اسکے حدود قائم کرنے میں اور نہ محبت کا
خیال کرو۔
لاغمۃ فی فرائض اللہ۔ یعنی مت چھپاؤ فرائض
اللہ کو تہمت دفع کرنے کے لیے۔
یترفل یعنی سردار ہے اور رئیس ہے مشتق ہے
ترفیل الثوب سے جس کے معنے ہیں کپڑے کا لٹکانا
اور گہسیٹنا۔ (کیونکہ یہ علامت ہے سرداری کی)
قولہ من زنی یعنی جو کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو
اوسے سو کوڑے اور جلاوطن کرو ایک سال اور جو
زنا کرے نکاح شدہ سے اوسکو رجم کرو پتہروں
سے۔ یعنی مارو کنواری سے زنا کرنے والے کے
سو کوڑے اور جلاوطن کردو اوسکو ایک سال اور
رجم کردو منکوحہ کے زانی کو۔ پس جان تو کہ تغریب کے
معنی ہیں نکال دینا زانی کو اپنی جگہ سے ایک سال

نفي الزاني عن محله سنة واليه ذهب
الشافعي ومالك وغيرهما واقل
ما يطلق عليه اسم الغربة. قيل
هو مسافة قصر- وحكى في البحر
عن علي وزيد بن علي والصادق
والناصر في احد قوليه ان التغريب
هو حبس سنة واجيب عنه بانه
مخالف لوضع التغريب- كيف وقد
شهر الاول من الصحابة الذين هم
اعرف لمقاصد الشارع فقد غرب
عمر رض من المدينة الى الشام و
غرب عثمان الى مصر وابن عمر امته
الى فدك- واختلف العلماء في
وجوب نفي الزاني البكر وعدم وجوبه
فادعى محمد بن نصر في كتاب
الاجماع الاتفاق على وجوب نفي
الزاني البكر الا عند الكوفيين قال
ابن منذر قسم رسول الله صلى الله
عليه وسلم في قصة العسيف انه
يقضي بكتاب الله تع ثم قال انه
عليه جلد مأته وتغريب عام وهو
هو المبين لكتاب الله تع وخطب
عمر بذلك على رؤس المنابر
وعمل به الخلفاء الراشدون ولم
ينكره احد فكان اجماعا وقد حكى
القول بذلك صاحب البحر عن
الخلفاء الاربعة وزيد بن علي

لئے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک
وغیرہما کا اور اقل مدت جسپر غربت کا اطلاق آسکتا ہے
کہا گیا ہے کہ وہ اوسقدر مسافت ہے جسمیں نماز
قصر پڑھی جاوے۔ اور نقل کیا ہے بحر میں علی اور
زید بن علی اور صادق سے اور ناصر کے ایک قول
کی روسے کہ تغریب کے معنی ہیں قید کرنا ایک سال
اور جواب دیا گیا ہے اس کا اس طور سے کہ یہ
مخالف ہے وضع تغریب کے اور کیسے صحیح ہو یہ قول
جبکہ قول اول مشہور ہے صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو
زائد سمجھتے تھے مقاصد رسول اللہ کے اور شہر بدر کیا
ہے حضرت عمرؓ نے مدینہ سے شام کی طرف اور حضرت
عثمان نے مصر کی طرف اور ابن عمرؓ نے اپنی چھوکری
کو فدک کی طرف اور اختلاف کیا علماء نے کنواری کے
زانی کو شہر بدر کرنے کے وجوب اور عدم وجوب میں
پس دعویٰ کیا ہے محمد بن نصر نے کتاب الاجماع
میں زانی بکر کے شہر بدر کرنے پر اتفاق علماء کا مگر کوفیین
کے نزدیک کہا ابن منذر نے کہ قسم کہائی تھی رسول اللہ
نے قصہ عسیف میں کہ آپ حکم کرینگے کتاب اللہ کے
موافق۔ پھر فرمایا کہ اسپر سو کوڑے ہیں اور ایک
سال کے لئے جلاوطنی اور یہی ظاہر ہے کتاب اللہ
سے اور خطبہ پڑھا اسپر حضرت عمر نے بر سر ممبر اور
عمل کیا اسپر خلفاء راشدین نے اور نہیں انکار
کیا اوسکا کسی نے پس ہوگیا اجماع اور اسی قول کو
حکایت کیا ہے صاحب بحر نے خلفاء اربعہ اور زید
بن علی اور صادق اور ابن ابی لیلے اور ثوری اور
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحق
اور امام یحیی وغیرہ کا اور ایک قول کی روسے ہی

والصادق وابن ابی یعلے والثوری والاو
مالک والشافعی واحمد واسحق
والامام یحیی واحد قولی الناصر
وحکی عن القاسمیة وابی حنیفة
وحماد ان التغریب والحبس غیر
واجبین واستدل لہم بقولہ اذ لم
یذکرا فی آیة الجلد وبقولہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا زنت امة احدکم
فلیجلدھا۔ الحدیث وظاہر احادیث
التغریب انہ ثابت فی الذکر والانثی
والیہ ذھب الشافعی وقال مالک
والاوزاعی لا تغریب علی المرأة
لانہا عورة وھو مروی عن امیر
المؤمنین علی رض وظاہرھا انہ لا
فرق بین الحر والعبد والیہ ذھب
الثوری وداؤد والطبری والشافعی
فی قول لہ والامام یحیی۔ وقد ذھب
بعضہم الی انہ ینصف فی حق الامة
والعبد قیاسا علی الحد وھو قیاس
صحیح وفی قول للشافعی انہ لا ینصف
فیہما وذھب مالک واحمد بن حنبل
واسحق والشافعی فی قول لہ وھو
مروی عن الحسن الی انہ لا تغریب
للرق واستدلوا بحدیث اذا زنت امة
احدکم المتقدم۔ واما فی زانی
الثیب فالرجم مجمع علیہ وحکی
فی البحر عن الخوارج انہ غیر واجب

مذہب ہے ناصر کا اور حکایت کی گئی قاسمیہ اور امام
ابوحنیفہ اور حماد سے یہ کہ جلاوطنی اور حبس دونو غیر واجب
ہیں اور استدلال اونکا قول اللہ کا ہے آیۃ جلد میں
کہ اذ لم یذکرا۔ اور قول رسول اللہ کا اذا زنت الخ یعنی
جب زنا کرے تم میں سے کسی کی چھوکری تو چاہیے کہ
کوڑے مارے اسے الحدیث۔

اور ظاہر اُن سب احادیث کا جو جلاوطنی کی بابتہ ہیں
دال ہے اِس امر پر کہ وہ ثابت ہے مرد عورت سب
کے حق ہیں اور یہ مذہب ہے امام شافعی کا اور کہا
امام مالک اور اوزاعی نے کہ نہیں ہے جلاوطنی عورت
سے لئے کیونکہ اوس کے لئے ستر ضروری ہے اور
یہی مروی ہے امیر المومنین علی رض سے۔ اور نیز ظاہر احادیث
مذکورہ دال ہے اِس امر پر کہ کوئی فرق نہیں اِس
حکم میں حر اور عبد کا اور یہی مذہب ہے ثوری اور داؤد
اور طبری اور امام شافعی کا ایک قول کی رو سے اور
امام یحیی کا۔

اور بعض کا مذہب ہے کہ یہ سزا نصف کیجاوے
چھوکری اور غلام کے حق میں۔ قیاس کیا ہے حدود
پر اور یہ قیاس صحیح ہے اور امام شافعی کا ایک قول
ہے کہ ان دونو کے حق میں بھی تنصیف نہ کی جاوے۔
اور گئے ہیں امام مالک اور امام احمد اور اسحق اور
امام شافعی ایک قول میں اور یہی مروی ہے حسن بصری
سے کہ غلام کیلئے جلاوطنی نہیں ہے۔ اور استدلال
لائے ہیں حدیث اذا زنت سے جو اوپر گذر گئی۔
لیکن زانی منکوحہ کے بارہ میں پس رجم ہے
باتفاق علماء اور نقل کیا ہے بحر میں خوارج سے
کہ وہ غیر واجب ہے۔ اور اسیطرح نقل کیا ہے

وكذلك حكاه عنهم ايضا ابن العربي
وحكاه ايضا عن بعض المعتزلة
كالنظام واصحابه ولا مستند لهم
الا انه لم يذكر في القرآن وهذا باطل
فانه قد ثبت بالسنة المتواترة المجمع
عليها وايضا هو ثابت بنص القرآن
لحديث عمر عند الجماعة انه قال
كان مما انزل على رسول الله صلى
الله عليه وسلم آية الرجم فقرأناها
ووعيناها ورجم رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورجمنا بعده ونسخ
التلاوة لا يستلزم نسخ الحكم كما
اخرجه ابوداود من حديث ابن
عباس وقد اخرج احمد والطبراني
في الكبير من حديث ابي امامة بن
سهل عن خالته العجماء ان فيما
انزل الله من القرآن - ان الشيخ
والشيخة اذا زنيا فارجموهما
البتة بما قضيا من اللذة واخرجه
ابن حبان في صحيحه من حديث
ابي بن كعب بلفظ كانت سورة
الاحزاب توازي سورة البقرة
وكان فيها آية الرجم - الشيخ والشيخة
الحديث وقيل يجمع الجلد مع الرجم
ذهب اليه جماعة من العلماء منهم
العترة واحمد واسحق وداود
الظاهري وابن المنذر وذهب مالك

اور نسے ابن عربی نے بھی اور یہی منقول ہے بعض
معتزلہ سے جیسے نظام اور اوس کے اصحاب اور کوئی سند
نہیں ہے اونکی مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا گیا اسکا قرآن میں
اور یہ باطل ہے کیونکہ وہ ثابت ہے سنت متواترہ سے
جسپر اتفاق ہے علماء کا۔ اور بھی یہ ثابت ہے نص
قرآن سے بوجہ حدیث عمرؓ کے جس کی تخریج
کی ہے سب اصحاب سنن نے کہ اونہوں نے کہا
کہ آیت رجم اون آیتوں میں سے تھی جو اتریں رسول اللہ
پر پس پڑھا ہم نے اوسکو اور یاد رکھا ہم نے اوسکو اور
رجم کیا رسول اللہ نے اور رجم کیا ہم نے آپ کے
بعد اور نسخ تلاوت کا نہیں لازم ہے نسخ حکم کو جیسے کہ
تخریج کی ابوداؤد نے حدیث ابن عباس سے اور
تخریج کی ہے امام احمد اور طبرانی نے کبیر میں حدیث
ابی امامہ بن سہل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی خالہ
عجماء سے کہ اللہ نے جو قرآن اتارا ہے اوسی میں
سے ہے یہ آیت کہ اِنَّ الشَّیْخَ وَالشَّیْخَۃَ الخ کہ بوڑھا اور
بوڑھیا جبکہ زنا کریں تو رجم کرو دونوں کو ضرور اوس کے
عوض میں جو حاصل کی انہوں نے لذت اور تخریج
کی ہے اس کی ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابی بن
کعب کی حدیث سے کہ سورہ احزاب برابر تھی سورۂ
بقرہ کے اور تھی اوس میں آیت رجم کی کہ الشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ
الحدیث۔
اور بعض نے کہا ہے کہ جمع کیا جاوے کوڑے مارنا
بھی رجم کے ساتھ گئی ہے اس کی طرف ایک جماعت
علماء کی اون ہی میں سے عترت ہیں اور امام احمد اور
اسحق اور داؤد ظاہری اور ابن منذر اور گئے ہیں امام
مالک اور حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور علماء اس بات کی

والحنفية والشافعية وجمهور العلماء الى انه لا يجلد بل يرجم فقط وهو مروى عن احمد بن حنبل و تمسكوا بحديث سمرة فى انه صلے الله عليه وسلم لم يجلد ماعزا بل اقتصر علے رجمه قالوا وهو متاخر عن احاديث الجلد فيكون ناسخا۔

طرف کہ کوڑے نہیں مارے جاویں بلکہ صرف رجم کی جاوے فقط اور یہی مروی ہے امام احمد بن حنبل سے اور استدلال لائے ہیں وہ سمرہ کی حدیث سے کہ رسول اللہ نے نہیں کوڑے مارے ماعز کو بلکہ اقتصار کیا اوس کے رجم پر کہا علمائے اور یہ قصہ متاخر ہے احادیث جلد سے پس کوڑے مارنا پس ہوگا یہ ناسخ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد غامد وهم عشرة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد غامد کو اور وہ دس آدمی تھے

قال فى زاد المعاد قال الواقدى وقدم علے رسول الله صلے الله عليه وسلم وفد غامد سنة عشر وهم عشرة فنزلوا ببقيع الغرقد وهو يومئذ اثل ثم انطلقوا الى رسول الله صلے الله عليه وسلم وخلفوا عند رحالهم احدثهم سنا فنام عنه واتى سارق فسرق عيبة لاحدهم فيها اثواب له وانتهى القوم الى رسول الله صلے الله عليه وسلم فسلموا عليه واقروا له بالاسلام وكتب لهم كتابا فلم يذكر لفظه وقال لهم من خلفتم فى رحالكم قالوا احدثنا سنا يا رسول الله قال فانه قد نام عن متاعكم حتى اتى آت فاخذ عيبة احدكم فقال رجل من القوم ما لاحد من القوم عيبة غيرى فقال صلے

ذکر کیا زاد المعاد میں کہ کہا واقدی نے کہ آئے رسول اللہ کے پاس سنہ ہجری میں قبیلہ غامد کے ایلچی اور وہ دس آدمی تھے پس اُترے وہ بقیع غرقد میں اور وہاں آجکل جہاؤ کی جھاڑی ہے۔ پھر گئے وہ رسول اللہ کی خدمت میں اور چھوڑ دیا اپنے سامان پر اُنہوں میں سے سب چھوٹی عمر والے کو پس سو گیا وہ اور آیا چور پس چرالی اون میں سے ایک کی گٹھڑی جس میں اوس کے کپڑے تھے اور پہونچے وہ سب رسول اللہ کے پاس پس سلام کیا آپ کو اور اقرار کیا اسلام کا اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان پس نہیں ذکر کیے اُس کے لفظ۔

اور پوچھا اونسے رسول اللہ نے کس کو چھوڑا ہے تم نے اپنے سامان پر کہا ہم میں سے چھوٹی عمر والے کو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ وہ سو گیا تمہارے سامان سے اور ایک چور آیا جو تم میں سے ایک شخص کی گٹھڑی لے گیا اون میں سے ایک شخص نے کہا کہ میرے سوا کسی کی گٹھڑی نہیں ہے پس فرمایا

الله علیه وسلم قد اخذت وردت
الی موضعها فرجع القوم سراعا
حتے اتوا رواحلهم فسالوا عن صاحبهم
الخبر قال فرغت من نومی ففقدت
العیبة فقمت فی طلبها فاذا رجل قد
کان قاعدا فلما رآنی صار یعدو
منے فلما انتهیت الی حیث انتهی
فاذا اثر حفر واذا هو قد غیب
العیبة فاستخرجتها قالوا نشهد انه
رسول الله قد اخبرنا باخذها وانها
قد ردت فرجعوا الیه صلے الله علیه
وسلم واخبروه وجاء الغلام الذی
خلفوه فاسلم وامر النبی صلے الله
علیه وسلم ابی بن کعب فعلمهم
قرانا واجازهم کما یجیز الوفود وانصرفوا

قال ابن الاثیر فی ترجمة عمیر
ابن الحارث الازدی انه روے
ابن شاهین باسناده عن اسمعیل
ابن خالد الازدی عن ابیه عن
حضیرة بن عبد الله عن ابی الظبیان
عمیر بن الحارث الازدی انه اتی النبی
صلے الله علیه وسلم فی نفر من قومه
منهم حجر بن المرقع ابو سبرة و
مخنف وعبد الله ابنا سلیم وعبد
شمس بن عفیف سماه النبی صلے الله
علیه وسلم عبد الله وجندب بن زهیر
وجندب بن کعب والحارث بن الحارث

رسول اللہ نے لیلی گئی وہ گٹھری اور اپنی جگہ واپس
لائی گئی پس لوٹے وہ سب جلدی سے یہانتک کہ پہونچے
اپنے مقام پر پس پوچھا اپنے ساتھی سے حال کہا کہ
جب میں اپنی نیند سے جاگا تو گٹھری کو گما ہوا پایا
میں اوسے ڈھونڈنے چلا تو ایک شخص بیٹھا ہوا تھا
جب اوس نے مجھے دیکھا تو بھاگ گیا. جب میں وہاں
پہونچا جہاں وہ بیٹھا تھا تو مینے گٹھری کا نشان دیکھا
جہاں اوس نے وہ گٹھری چھپا دی تھی پس نکالا مینے
اوسکو کہا اون سب نے کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ وہ
رسول ہیں اللہ کے. خبر دی تھی اونہوں نے اوس
کے لیئے جانے کی اور یہ کہ وہ لوٹا لیگئی پس لوٹے وہ
سب رسول اللہ کی طرف اور خبر دی اونکو اور آیا وہ
لڑکا جسکو اونہوں نے پیچھے چھوڑ دیا تھا پس اسلام
لایا وہ اور حکم دیا رسول اللہ نے ابی بن کعب رضؓ کو پس
سکھایا اونکو قرآن اور انعام دیا آپ نے اونکو جیسکہ دیا
کرتے تھے قاصدوں کو اور لوٹ گئے وہ سب کہا ابن
اثیر نے عمیر بن حارث ازدی کے ترجمہ میں کہ روایت
کی ہے ابن شاہین نے اپنی سند سے اسمٰعیل بن خالد
ازدی سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے وہ حضیرہ بن عبداللہ سے وہ ابی الظبیان
عمیر بن حارث ازدی سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی
خدمت میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ اون
میں سے حجر بن مرقع تھے اور ابو سبرہ اور مخنف اور
عبداللہ بن سلیم اور عبد شمس بن عقیف جن کا نام
رکھا رسول اللہ نے عبداللہ اور جندب بن زہیر
اور جندب بن کعب اور حارث بن حارث اور زہیر
بن بحشی اور حارث بن عامر پس لکھا رسول اللہ نے

ابن الحارث وزهير بن الحشي والحارث ابن عامر فكتب النبي صلی الله علیہ وسلم لهم كتابا۔

اما بعد فمن اسلم من غامد فله ما للمسلم حرم ماله ودمه ولا يعشر ولا يحشر۔ واخرج ابو موسى لا يحشروا ولا يعشروا وله ما اسلم من ارضه۔ **اقول** هذا هو الكتاب الذي ذكر قصته في زاد المعاد ولم يذكر لفظه لانه صلی الله علیہ وسلم سمى في كتابه هذا قبيلة غامد وعادتهم ان يفدون عليه مرة واحدة وايضا اصحاب الوفد هنا عشرة كما قاله صاحب زاد المعاد والله اعلم۔

اون کے لیئے فرمان۔

بعد حمد کے پس جو اسلام لائے قبیلۂ غامد میں سے پس اوس کے لیے ہیں وہ منافع جو مسلمان کے لیئے ہیں حرام ہے اوسکا مال اور اوس کی جان نہ عشر لیا جائے اور نہ جمع کیا جائے لشکر بنانے کو اور تخریج کی ابو موسی نے۔ لا یحشروا الخ۔ دبلفظ جمع) اور معاف ہے اوس کو وہ زمین جو اسلام لانے وقت اوس کے قبضہ میں تھی۔

کہتا ہوں میں کہ یہ وہی فرمان ہے جسکا قصہ زاد المعاد میں مذکور ہے لیکن اوس کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ نے نام لیا ہے اپنے فرمان میں قبیلۂ غامد کا اور عادت عرب کی یہ تھی کہ ایک قبیلہ کے ایک ہی مرتبہ آتے تھے اور نیز اصحاب وفد اس قصہ میں بھی دس ہی ہیں۔

جیسے کہ کہا ہے صاحب زاد المعاد نے واللہ اعلم۔

هذا ما كتبه صلی الله علیہ وسلم لوفد ثقيف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد ثقیف کو

ذكر في المواهب وقدم عليه صلی الله علیہ وسلم وفد ثقيف بعد قدومه من تبوك وكان من امرهم انه صلی الله علیہ وسلم لما انصرف من الطائف قيل له يا رسول الله ادع على ثقيف فقال اللهم اهد ثقيفا وائت بهم ولما انصرف عنهم اتبع اثره عروة بن مسعود حتى ادركه فاسلم وسأله ان يرجع الى قومه

ذکر کیا مواہب میں کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد ثقیف آپ کے تبوک سے واپسی کے بعد اور اون کا قصہ اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ لوٹے طائف سے تو آپ سے عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ بددعا کیجیے ثقیف کے لیئے پس کہا کہ اے اللہ ہدایت کر قبیلۂ ثقیف کو اور لا اونکو (یعنی اسلام لانے کی غرض سے) پس جبکہ لوٹے وہاں سے تو آپ کے پیچھے چلے عروہ بن مسعود یہانتک آپ کو پالیا پس اسلام لائے اور پوچھا آپ سے کہ لوٹ جاویں اپنی قوم کی طرف اسلام لے کر پس جب او نپر ظاہر ہوئے

بالاسلام فلما اشرف لهم علے
علية وقد دعاهم الى الاسلام
واظهر لهم دينه رموه بالنبل
من كل وجه فاصابه سهم فقتله ثم
اقام ثقيف بعد قتله اشهرا ثم انهم
استمروا فيما بينهم وراوا انهم لاطاقة
لهم بحرب من حولهم من العرب وقد
بايعوا واسلموا فاجمعوا ان يرسلوا
اليه صلے الله عليه وسلم فبعثوا
عبد يا ليل بن عمرو بن عمير ومعه
اثنان من الاحلاف الحكم بن عمرو
وشرحبيل بن غيلان وثلثة من
بني مالك عثمان بن ابي العاص
واوس بن عوف ونمير بن جرشة
فلما قدموا ضرب عليهم قبة من
ناحية المسجد وكان خالد بن سعيد
بن العاص هو الذي يمشي بينهم
وبين رسول الله صلے الله علية فلما
حتى اسلموا واكتتبوا كتابهم وكان
خالد هو الذي كتبه وكان فيما
سئلوا رسول الله ان يدع لهم الطاغية
وهي اللات لايهدمها ثلث سنين
فابى صلے الله عليه وسلم عليهم الا
ان يبعث ابا سفيان بن حرب والمغيرة
ابن شعبة تهدمانها وكان فيما سألوا
ان يعفيهم من الصلوة فقال صلے
الله عليه وسلم لاخير في دين لاصلوة

ایک جھروکے سے اور بلایا اونکو اسلام کی طرف اور
ظاہر کیا اونپر اپنا دین تو اونہوں نے تیر مارے یہانتک
کہ انکو ایک تیر لگا جس سے وفات ہوئی۔ پھر چند ماہ ان
کے قتل کے بعد ثقیف بدستور اپنی حالت پر رہے
پھر جب اونہوں نے دیکھا کہ اون کے گرداگرد جو عرب
کہ ہیں اور جو اسلام لے آئے ہیں اور جنہوں نے کہ
بیعت کرلی ہے اون سے لڑنے کی ان میں طاقت
نہیں ہے تو اتفاق کیا اس بات پر کہ بھیجیں قاصد
رسول اللہ کی طرف پس بھیجا عبد یالیل بن عمرو بن عمیر
کو اور اون کے ساتھ دو آدمی اپنے حلیفوں میں سے
حکم بن عمرو اور شرحبیل بن غیلان اور تین آدمی قبیلہ
بنی مالک سے عثمان بن ابی العاص اور اوس بن عوف
اور نمیر بن جرشہ۔ پس جب یہ آئے تو ان کے لئے
مسجد میں خیمہ کھڑا کیا گیا اور تھے خالد بن العاص جو
درمیانی تھے گفتگو میں رسول اللہ اور اون کے
درمیان۔ یہانتک کہ وہ اسلام لائے اور فرمان لکھوانا
چاہا اور خالد نے ہی یہ فرمان لکھا تہا۔ اور اونہوں نے
جو رسول اللہ سے چاہا تھا اون میں سے یہ بھی تہا کہ اونکا
بت لات تین سال تک اون کے لیے رہنے دیں
اور اوسکو توڑیں نہیں پس انکار کیا رسول اللہ نے
مگر یہ کہ بھیجیں ابو سفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ کو
اوس کے توڑنے کے لیے اور یہ خواہش کی تھی کہ
نماز انکو معاف کردیں پس فرمایا رسول اللہ نے
نہیں ہے بھلائی اوس دین میں جس میں نماز نہیں ہے
پس جب وہ اسلام لائے اور اون کے لیے فرمان
لکھا گیا تو امیر بنایا اونپر عثمان بن ابی العاص کو جو سب
سے چھوٹے تھے لیکن قرآن سیکھنے اور اسلام کی

فيه فلما اسلموا وكتب لهم الكتاب
امر عليهم عثمان بن ابي العاص وكان
من احدثهم سنا لكنه كان من
احرصهم على التفقه في الاسلام و
تعلم القرآن فرجعوا الى بلادهم
ومعهم ابو سفيان بن حرب والمغيرة
ابن شعبة لهدم الطاغية فلما دخل
المغيرة عليها علاها يضربها بالمعول
وخرج نساء ثقيف حسرا يبكين
عليها واخذ المغيرة بعد ان كسرها
مالها وحليها وكان كتاب رسول الله
صلعم-

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم الى
المؤمنين ان عضاه وج وصيده
حرام- لا يعضد من وجد يفعل
شيئا من ذلك فانه يجلد وتنزع
ثيابه فان تعدى ذلك فانه يوخذ
فيبلغ النبي محمدا صلى الله عليه وسلم
وهذا امر النبي محمد رسول الله و
كتب خالد بن سعيد بامر محمد بن
عبد الله فلا يتعداه احد فيظلم
نفسه فيما امر به محمد رسول الله-
هكذا ذكره شيخ الدحلان في سيرته
وغير واحد من اصحاب السير هكذا
وله ذكر في طبقات محمد ابن سعد
في ترجمة خالد بن سعيد بن العاص

معلومات حاصل کرنے میں سب سے زائد حریص تھے
پس واپس ہوئے وہ اون کے ہمراہ ابوسفیان بن حرب
اور مغیرہ بن شعبہ تھے بت توڑنے کے لیے پس جب
مغیرہ وہاں گئے تو مارا اوسکو تبر اور ثقیف کی عورتیں
اوسپر افسوس کرکے روتی تھیں اور مغیرہ نے
اوس کو توڑنے کے بعد اوس کا مال اور زیور لیلیا۔ اور تھا
رسول اللہ کے فرمان میں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤمنین کی طرف۔ خاردار درخت
وادی وج کے اور وہاں کا شکار حرام ہے نہ کاٹا جائے
کچھ۔ جو شخص کہ ان امور منہی عنہ کا مرتکب پایا جائے
تو چاہیے کہ اوسے کوڑے مارے جاویں اور چھین
لیے جائیں اوس کے کپڑے اور جو حجت کرے اس
بارہ میں پس اوس کو پکڑ لیا جائے اور پہونچایا جائے
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔
یہ حکم ہے محمد رسول اللہ کا۔ اور لکھا ہے اسکو خالد
بن سعید نے محمد بن عبد اللہ کے حکم سے۔ پس
چاہیے کہ نہ ظلم کرے کوئی اپنے نفس پر اوس چیز میں
جس کی بابت حکم کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے۔

اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو شیخ الدحلان نے اپنی سیرت
میں اور بہت سے اصحاب سیر نے بھی اسیطرح ذکر
کیا ہے۔ اور اس کا ذکر ہے محمد بن سعد کے طبقات
میں عثمان بن ابی العاص کے ترجمہ میں جن کو اونپر امیر بنایا
تھا اور وہ سب سے چھوٹے تھے اور خالد بن سعید بن العاص کے ترجمہ
میں بھی کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمر نے کہا کہ
سند بیان کی مجھ سے جعفر بن محمد بن خالد نے

عثمان بن ابي العاص وقد امره عليهم وكان احدثهم سنا و

فقال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنی
جعفر بن محمد بن خالد عن محمد بن
عبد الله بن عمرو بن عثمان بن عفان
قال اقام خالد بعد ان قدم من ارض
الحبشة مع رسول الله صلعم بالمدینة
وکان یکتب له وهو الذی کتب کتابا
لوفد الثقیف وهو الذی مشی فی الصلح
بینهم وبین رسول الله صلعم۔
عضاه۔ بمهملة مکسورة ثم معجمة
وآخره هاء لا تاء شجر ذی شوك۔
وج بفتح الواو وشد الجیم واد
بالطائف لا بلدیه وغلط الجوهری
حیث قاله بلدا کذا فی القاموس۔

نے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان سے
روایت کرکے کہا کہ خالد حبشہ کی واپسی کے بعد
رسول اللہ کے پاس ٹھہرے مدینہ میں اور وہ آپ
کے کاتب تھے۔
اور وہی ہیں جنہوں نے وفد ثقیف کا فرمان لکھا
اور یہی اون کے اور رسول اللہ کے درمیان ثالث
تھے صلح کی گفتگو میں۔
عضاہ۔ عین مہملہ مکسورہ پھر ضاد معجمہ اور آخر میں
ہا ہوز نہ تا فوقانیہ۔ ایک درخت کانٹوں دار۔
وج۔ بفتح واو اور تشدید جیم ایک طائف کے جنگل کا
نام ہے نہ شہر کا اور غلطی کھائی ہے جوہری نے کہ
کہا ہے اوسکو شہر۔ اسی طرح ہے قاموس میں۔

المسائل

مسائل

**قوله وضرب علیهم قبة
فی المسجد**۔ یفید جواز انزال
المشرك فی المسجد لا سیما اذا کان
یرجو اسلامه وتمکینه من سماع
القرآن ومشاهدة اهل الاسلام
وعبادتهم **قوله امّر علیهم**
یستفاد منه ان المستحق لامارة
القوم امامهم افضلهم واعلمهم
بکتاب الله وافقههم واحرصهم فی
دینه ولو کان من احدثهم سنا۔
قوله الا ان یبعث ابا سفیان۔

قولہ وضرب علیہم قبۃ فی المسجد۔ فائدہ دیا اس قول نے
اس بات کا کہ جائز ہے مشرک کا اوتارنا مسجد میں خاصکر جبکہ
اُمید ہو اوس کے اسلام لانے کی اور اس بات
کی کہ جگہ پکڑے گا اسلام اوس کے دل میں قرآن کے
سننے اور اہل اسلام اور اون کی عبادات کے دیکھنے
سے۔ **قولہ** امر علیہم۔ معلوم ہوتی ہے اس سے یہ بات
کہ مستحق امارت قوم کے لیے وہ ہے جو اون میں سب سے
زائد جاننے والا اور سیکھنے والا ہو کتاب اللہ کو اور حریص ہو
دین میں۔ اگرچہ عمر میں سب سے چھوٹا ہو۔
قولہ الا ان یبعث اباسفیان۔ فائدہ دیا اس نے مواضع
الشرک کے گرائے جانے کے جواز کا۔ وہ جو بنائے

يفيد جواز هدم سواضع الشرك التي تتخذ بيوتا للطواغيت وهدمها احب الى الله ورسوله وانفع للاسلام والمسلمين وهذا حال المشاهد المبنية على القبور التي تعبد من دون الله ويشرك بأربابها مع الله لا يحل ابقاءها في الاسلام ويجب هدمها ولا يصح وقفها والوقف عليها وللامام ان يقطعها واوقافها لجنود الاسلام ويستعين بها على مصالح المسلمين كما اخذ النبي صلى الله عليه وسلم اموال بيوت هذه الطواغيت وصرفها في مصالح الاسلام وكان يفعل عندها ما يفعل عند هذه المشاهد سواء من النذور لها والتبرك بها والتمسح بها وتقبيلها واستلامها وهذا كان شرك القوم بها ولم يكونوا يعتقدون ان انها خلقت السموات والارض بل كان شركهم بها كشرك اهل الشرك من ارباب المشاهد في زماننا بعينه۔ اعاذنا الله منه۔

قوله عضاه وج وصيده حرام۔ اختلف فيه هل هو حرم يحرم صيده وقطع شجره فالجمهور على انه لا يحرم ذلك لانه ليس في البقاع حرم الا حرم مكة والمدينة

جاتے ہیں گھر بتوں کے لئے مندر اور اوس کا گرانا بہت محبوب ہے اللہ اور اوس کے رسول کو اور نافع ہے اسلام اور مسلمانوں کے لئے۔ اور یہی حال ہے اور عمارات کا جو بنائی جاتی ہیں قبروں پر جو پوجے جاتے ہیں اللہ کے سوا اور شریک کیا جاتا ہے قبروں والوں کو اللہ کے ساتھ۔ نہیں جائز ہے اوسکا باقی رکھنا اسلام میں اور واجب ہے اونکا گرانا اور نہیں صحیح ہے اونکا وقف اور نہ اونپر وقف۔ اور امام کو چاہیئے کہ جاگیر میں دیدیں وہ اور اون کے اوقاف مسلمان لشکر کو اور صرف کریں اوسکو مصالح مسلمین پر جیسے کہ لیلیا رسول اللہ نے ان مندروں کا مال اور خرچ کیا اوسکو مصالح مومنین میں۔

اور اون مندروں میں بھی یہی ہوتا تھا جو ہوتا ہے ان زیارت گاہوں پر یعنی اونپر نذریں چڑھانا اور اونسے تبرک حاصل کرنا اونکو چھونا اور چومنا چاٹنا۔

اور یہی تھا شرک اون کفار کا اون بتوں کے ساتھ نہ یہ کہ وہ اعتقاد رکھتے تھے اِس بات کا کہ ان بتوں نے پیدا کیا ہے آسمان زمین بلکہ اونکا شرک بالکل ہمارے زمانہ کے زیارت گاہوں پر جانے والوں کے شرک کی طرح تھا۔ اللہ اس سے ہم کو بچاوے

قولہ عضاہ وج وصیدہ حرام۔ اختلاف ہے اِس میں کہ کیا وادی وج حرم ہے اور حرام ہے اوسکا شکار اور وہاں کے درخت کا کاٹنا پس جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ حرم نہیں ہے کیونکہ دنیا میں مکہ اور مدینہ کے سوا اور کوئی حرم نہیں ہے۔ اور مخالفت کی ہے اون کی حرم مدینہ کی بابتہ پس حلال کیا وہاں کا شکار اور وہاں کے درختوں کا کاٹنا اور اسکے حرم ہونے پر حجت ہیں

وخالفهم ابو حنيفة في حرم المدينة فلم يحرم صيده وقطع شجره وهو محجوج بالاحاديث الصحيحة في البخاري وغيره وقال الشافعي في احد قوليه وج حرم يحرم صيده وشجره وهذا هو القول الجديد عنه واحتج لهذا القول بحديثين احدهما هذا الكتاب واجاب عنه الجمهور بضعفه اذ ذكره ابن اسحق بلا سند والثاني حديث عروة بن الزبير عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان صيد وج وعضاهه حرم محرم الله رواه الامام احمد وابو داؤد ولكن في سماع عروة عن ابيه نظر وان كان قد رآه فاصحاب الحديث نفوا سماعه منه

احادیث صحیحہ جو بخاری وغیرہ میں ہیں اور کہا امام شافعی نے اپنے ایک قول میں کہ وج حرم ہے حرام ہے وہاں کا شکار اور وہاں کے درخت اور یہ قول جدید ہے اونکا اور حجت اس قول کی دو حدیثیں ہیں اول یہ حدیث فرمان کی اور جواب دیا ہے جمہور نے اسکا کہ یہ ضعیف ہے کیونکہ ذکر کیا ہے اسکو ابن اسحق نے بلا سند۔

اور دوسری حدیث عروہ بن زبیر کی وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ وادی وج کا شکار اور وہاں کے خاردار درخت حرم ہیں حرام کیے ہوئے اللہ کے روایت کیا اس کو امام احمد اور ابو داؤد نے ولیکن اس میں کلام ہے کہ عروہ نے اپنے باپ سے حدیث سنی یا نہیں اگرچہ اونہوں نے دیکھا ہو اپنے باپ کو پس اصحاب صحیح نے انکار کیا ہے اون کے سماع کا اون کے والد سے۔

هذا وصية من آدم ابو البشر الى جميع ذريته

یہ وصیت ہے آدم ابو البشر کی جانب سے اپنے تمام اولاد کی جانب

قال الحافظ يروى عن سليمان الاشج صاحب كعب الاحبار عن كعب الاحبار ان الخضر كان وزير ذي القرنين وانه واقفا معه على جبل الهند فرأى ورقة مكتوبا فيها ـ

بسم الله الرحمن الرحيم من آدم ابي البشر الى ذريته اوصيكم

کہا حافظ نے کہ روایت ہے سلیمان اشج سے جو شاگرد ہیں کعب الاحبار کے وہ روایت کرتے ہیں کعب الاحبار سے کہ خضر جو وزیر تھے ذو القرنین کے وہ کھڑے ہوئے تھے اون کے ساتھ ہند کے پہاڑ پر (غالبًا کوہ سرندیب) پس دیکھا ایک ورق جس میں لکھا ہوا تھا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (وصیت ہے) آدم ابو البشر کی جانب سے اونکی اولاد کے نام وصیت کرتا ہون

وصیت نامہ آدم علیہ السلام

بتقوى الله واحذركم من كيد عدوي وعدوكم ابليس فانه انزلني هنا۔

میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور ڈراتا ہوں تم کو میرے اور تمہارے دشمن کے مکر سے جو ابلیس ہے کیونکہ اوسی نے مجھے یہاں اُتارا ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى هرقل ملك الروم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے ہرقل پادشاہ روم کی طرف

وكتب صلى الله عليه وسلم الى قيصر المدعو بهرقل ثم قال بعد تمام الكتاب من ينطلق بكتابي هذا الى هرقل وله الجنة فقالوا وان لم يصل يا رسول الله قال وان لم يصل فاخذه دحية بن خليفة الكلبي وتوجه به الى مكان فيه هرقل وهو بيت المقدس كما هو الصحيح ـ ونسخة الكتاب ـ

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله ـ عبد الله ورسوله الى قيصر صاحب الروم السلام على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك بداعية الاسلام اسلم تسلم يؤتك الله اجرك مرتين فان توليت فعليك اثم الاريسين وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۔ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا

اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف فرمان جسکا نام ہرقل تھا پھر فرمان ختم ہونے کے بعد فرمایا کہ کون لیجاتا ہے یہ میرا خط ہرقل کی طرف اور بعوض اس کے اوس کے لیے جنت ہے صحابہ نے پوچھا اور اگرچہ وہاں نہ پہونچے یا رسول اللہ فرمایا ہاں اگرچہ نہ پہونچے پس لیا اوسکو دحیہ بن خلیفہ کلبی نے اور روانہ ہوئے قیصر کے رہنے کی جگہ کی طرف اور وہ بیت المقدس تھا جیسے کہ یہی ثابت ہوا ہے صحیح روایت سے
اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے۔ جو اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول ہیں قیصر شاہ روم کی طرف۔ سلام اوس شخص پر جس نے پیروی کی ہدایت کی۔ بعد حمد کے بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اسلام کی طرف اسلام لا سلامت رہیگا۔ دیگا اللہ تجھے ثواب دوہرا پس اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہے گناہ کاشتکاروں کا یعنی تیری قوم کے تمام آدمیوں کا۔ اور اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں یہ کہ نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک بناویں اوسکا کسی کو اور نہ بناوے بعض ہمارا بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس اگر اعراض کریں وہ تم کہہ دو اون سے کہ گواہ ہو جاؤ تم اس بات پر کہ ہم مسلمان

اشهدوا بانا مسلمون ۔
رواه البخاری فی مواضع کثیرة
واخرجه مسلم فی المغازی ورواه
البزار وکثیر من اصحاب السیر
واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة دحیة الکلبی قال اخبرنا
یعقوب بن ابراهیم بن سعد الزهری
عن ابیه عن صالح بن کیسان قال
قال ابن شهاب اخبرنی عبید الله
ابن عبد الله بن عتبة بن مسعود
ان عبد الله بن عباس اخبره ان
رسول الله صلعم کتب الی قیصر
یدعوه الی الاسلام وبعث بکتابه
مع دحیة الکلبی وامره صلعم ان
یدفعه الی عظیم بصری لیدفعه الی
قیصر فدفعه عظیم بصری الی قیصر
قال محمد بن عمر لقیه بحمص فدفعه
کتاب رسول الله صلعم وذلک فی
محرم سنة سبع من الهجرة ۔
والذی رواه ابو عبید القاسم بن
سلام من عبد الله بن شداد رض
فلما کان نسخة علی اختلاف ما
روینا اوردناه باللفظ لانه یمکن
ان یکون مرة اخری وتایید هذا القول
قول الزهری کما ذکرناه فی کتاب
النجاشی الذی لم یسلم من کون
الآیة فی الکتب ولیس فی روایة

ہیں۔ روایت کیا اسکو بخاری نے بہت جگہ اور تخریج کی
ہے مسلم نے مغازی میں اور روایت کیا ہے اسکو بزار
اور بہت سے اصحاب سیر نے۔ اور تخریج کی ہے
اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں دحیہ کلبی کے ترجمہ
میں۔ کہا کہ خبر دی ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن
سعد زہری نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے
ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا ابن شہاب نے
کہ خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن
مسعود نے کہ عبد اللہ بن عباس نے خبر دی اون کو
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمان لکھا قیصر کو دعوت اسلام
کا اور بھیجا وہ فرمان لیکر دحیہ کلبی کو اور حکم دیا اون کو
کہ دے دیں وہ حاکم بصرے کو تاکہ پہونچا دے
حاکم بصرہ قیصر کی طرف۔
کہا محمد بن عمر نے کہ ملا وہ حمص میں پس دیدیا اوسکو
فرمان رسول صلعم کا۔ اور یہ قصہ محرم سنہ ۷ کا ہے۔
اور وہ فرمان جس کو روایت کیا ہے ابو عبید
قاسم بن سلام نے عبد اللہ بن شداد سے پس
جبکہ اوس کا نسخہ علیحدہ تھا اوس روایت سے
جس کا ہم نے ذکر کیا تو اوسکو یہاں بلفظہ ذکر
کر دیا کیونکہ ممکن ہے یہ دوسری مرتبہ ہو
اور تائید اِس قول کی قول زہری کا ہے
جس کو ہم نے ذکر کیا نجاشی غیر مسلم کے فرمان
میں کہ

وہ آیت ہی سبب [illegible]
اور ابو عبید کی روایت
میں وہ آیت نہیں
ہے

ابی عبید هذه الاٰیة فالظاهر انه مرة اخریٰ او الی قیصر اٰخر فانه لم یسم قیصر فی الکتاب -

پس ظاہر یہ ہے کہ یا تو یہ فرمان دوسری مرتبہ لکھا گیا ہے یا دوسرے قیصر کی طرف ہے کیونکہ فرمان میں قیصر کا نام تو ہے نہیں +

١١٤ ایضا کتاب الی هرقل

هذا ایضا الی هرقل کما رواه ابو عبید

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرقل کی طرف بروایت ابو عبید

من محمد رسول الله الی صاحب الروم انی ادعوك الی الاسلام فان اسلمت فلك ما للمسلمین وعلیك ما علیهم وان لم تدخل فی الاسلام فاعط الجزیة فان الله تبارك وتعالیٰ یقول قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ - والا فلا تحل بین الفلاحین وبین الاسلام ان یدخلوا فیه او یعطوا الجزیة +

یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے حاکم روم کی طرف بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف پس اگر تو اسلام لے آئیگا تو مسلمانوں کے نفع نقصان کا شریک ہے اور اگر نہ داخل ہو تو اسلام میں تو جزیہ دے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ لڑو اون لوگوں سے جو نہیں ایمان لاتے اللہ اور یوم قیامت پر اور نہیں حرام جانتے اون چیزوں کو جن کو حرام کیا ہے اللہ اور اوس کے رسول نے اور نہیں اختیار کرتے ہیں دین حق رہ اون لوگوں میں سے ہیں جو دیئے گئے ہیں کتاب یہاں تک کہ دیں وہ جزیہ در آنحالیکہ وہ ذلیل ہوں اور وگرنہ مت حائل ہو عوام الناس اور اسلام کے درمیان میں اس بابت کہ وہ داخل ہوں اسلام میں یا دیں جزیہ +

١١٥ کتاب لهرمزان ملك فارس

هذا مکتبه صلی الله علیه وسلم لهرمزان الفارسی ملك الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرمزان الفارسی شاہ فارس کے نام

قال الحافظ اخرج القاضی اسمعیل بن اسحق قال حدثنا یحیی بن عبد الحمید قال حدثنا عباد بن العوام عن حصین عن عبد الله بن شداد قال کتب النبی صلی الله علیه وسلم الی الهرمزان من محمد رسول الله الی الهرمزان انی ادعوك الی الاسلام اسلم تسلم +

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے قاضی اسمعیل بن اسحق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عبد الحمید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عباد بن العوام نے حصین سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن شداد سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرمزان کی طرف فرمان کہ محمد رسول اللہ کی جانب سے ہرمزان کی طرف بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف - اسلام لے آ سلامت رہیگا +

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لهلال صاحب البحرين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہلال حاکم بحرین کے لئے

ذكر فی مصباح المضی انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلے الله عليه وسلم الى هلال صاحب البحرين نسخته -

سلم انت فانی احمد اليك الله الذی لا اله الا هو لا شريك له وادعوك الى الله وحده تؤمن به وتطيع وتدخل فی الجماعة فانه خير لك والسلام على من اتبع الهدى -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان ہلال حاکم بحرین کی طرف. نسخہ اوسکا یہ ہے کہ سلامت رہے تو پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی نہیں ہے کوئی اوسکا شریک اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کی طرف جو اکیلا ہے ایمان لے آ اوسپر اور اطاعت کر اور داخل ہو جا جماعت میں کیونکہ وہ بہتر ہے تیرے لیے اور سلام ہو اوسپر جو پیروی کرے ہدایت کی

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لهوذة بن على

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہوذہ بن علی کو

ذكر فی المواهب ان النبی صلى الله عليه وسلم كتب الى صاحب اليمامة هوذة بن على وارسل به مع سليط بن عمرو العامری هكذا ذكره محمد ابن سعد فی الطبقات فی ترجمة سليط فقال وشهد سليط احدا والمشاهد كلها مع رسول الله صلعم وكان صلعم وجهه بكتابه الى هوذة بن على وذلك فی المحرم سنة سبع من الهجرة - ونسخته -

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى هوذة بن على سلام على من اتبع الهدى واعلم ان دينی ليظهر الى منتهى الخف والحافر فاسلم تسلم واجعل لك ما تحت يديك -

فلما قدم عليه سليط بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مختوما انزله وحباه واقرأه عليه

مواہب میں مذکور ہے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ہوذہ بن علی حاکم یمامہ کی جانب اور بھیجا اوسکو سلیط بن عمرو عامری کے ہمراہ. اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے طبقات میں سلیط کے ترجمہ میں پس کہا کہ حاضر ہوے سلیط احد میں اور سب لڑائیوں میں رسول اللہ کے ساتھ اور بھیجا تھا آپنے اونکو اپنا فرمان لیکر ہوذہ بن علی کی طرف اور یہ قصہ محرم سنہ ۷ ہجری کا ہے اور نسخہ اوس کا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے ہوذہ بن علی کی طرف سلام ہو اوس پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور جان تو کہ میرا دین ظاہر ہوگا اوس حد تک جہاں تک پہونچ سکتے ہیں اونٹ اور گھوڑے پس اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اور میں تیرے مقبوضات بدستور تیرے قبضہ میں رکھوں گا. جب سلیط رسول اللہ کا فرمان لیکر وہ مہر لگا ہوا تھا وہاں پہونچے تو مہمانی کی اونکی اور اونکو خلعت دیا اور پڑہا گیا اوسپر فرمان

الكتاب فردّدُا دون ردِّ وكتب للنبي صلى الله عليه وسلم ما احسن ما تدعوا اليه واجمله والعرب تهاب مكاني فاجعل لي بعض الامر اتبعك - كانه اراد شركته في النبوة والخلافة بعده واجاز سليطا وكساه اثوابا من نسج هجر فقدم بذلك على النبي صلى الله عليه وسلم واخبره وقرأ النبي صلى الله عليه وسلم كتابه قال لو سالني سيابة من الارض ما فعلت باد وباد ما في يديه فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم من الفتح جاءه جبرئيل ع بان هوذة قد مات -

رسول اللہ کا پس جواب دیا اوسکا اور اوسکو اونہیں کیا اور لکھا نامہ رسول اللہ کو کہ کتنی عمدہ اور کیسی اچھی ہے وہ بات جس کی طرف آپ بلاتے ہیں، اور عرب میرا مرتبہ زیادہ جانتے ہیں پس کر دیجیے میرے لیے بعض امر تو تابعداری کرونگا میں آپکی گویا اوس نے ارادہ کیا شرکت نبوت کا اور خلافت کا آپ کے بعد اور رخصتانہ دیا سلیط کو اور ہجر کے بنے ہوئے کپڑے دیئے۔ پس آئے وہ یہ لیکر رسول اللہ کے پاس اور آپ کو خبر دی اور پڑھا رسول اللہ نے اوسکا خط تو فرمایا آپ نے کہ اگر مانگے مجھسے ایک ٹکڑا زمین کا تو نہیں دونگا اوسکو۔ ہلاک ہوا اور تباہ ہوا جو کچھ کہ اوس کے قبضہ میں ہے پس جبکہ لوٹے رسول اللہ فتح مکہ سے تو خبر دی آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے کہ ہوذہ مر گیا +

غرائب ما في هذا الكتاب

وہ لغات جو اس فرمان میں آئے ہیں

الخف للابل **والحافر** للخيل والبغال وغيرها والمراد انه يصل الى اقصى ما يصلان اليه وفي المصباح انتهى الامر الى بلغ النهاية وهي اقصى ما يمكن ان يبلغه - **قوله حباه** - بفتح مهملة وموحدة خفيفة اى اعطاه كما في النور ولا يتكرر مع قوله بعد اجازة لانها عند السفر وهذا الحباء عند القدوم - **قوله اقترا** - هو لغة اى تلاه قاله السهيلي - **تهاب مكاني** - تجله وتعظمه - **هجر** - بفتحتين بلد باليمن مذكر منصرف وقد يؤنث ويمنع وهو اسم لجميع ارض البحرين كما في القاموس

الخف اونٹ کے لیے اور **حافر** گھوڑے اور خچر وغیرہ کے لیے آتا ہے اور مراد یہ ہے پہونچیگا میرا دین منتہائی اوس جگہ تک جہاں کہ پہونچتے ہیں یہ دونو۔ اور مصباح میں ہے کہ بولا جاتا ہے انتہی الامر یعنی پہونچگیا اپنی نہایت پر اور وہ درجہ ہے کہ جہاں تک پہونچنے کا امکان ہو۔ **قولہ حباہ** بفتح حاء مہملہ اور باء موحدہ خفیفہ یعنی دیا اوسکو جیسے کہ نور میں ہے اور نہیں مکرر ہوگا اس کے بعد قولہ اجازہ۔ کیونکہ یہ سفر کی وقت کا ہے اور حبا وہاں پہونچنے کے وقت۔ **قولہ اقترا**۔ اور یہ لغت ہے یعنی پڑھا اوسکو۔ بیان کیا اسکو سہیلی نے **تہاب مکانی** یعنی بڑا جانتے اور عزت کرتے ہیں۔ **ہجر** بفتحتین شہر ہے یمن میں۔ مذکر منصرف اور کبھی مونث غیر منصرف بھی آتا ہے اور یہ نام ہے تمام ارض بحرین کا جیسے کہ قاموس میں ہے

وهو المراد ههنا۔ سيابة بفتح المهملة وخفة التحتانية فالف فموحدة مفتوحة فتاء تانيث اى ناحية وقطعة۔ باد۔ بموحدة فالف فمهملة هالك يعنى ذهب وتفرق وهو خبر او دعاء۔

اور یہی مراد ہے یہاں سیابۃ بفتح سین مہملہ اور تخفیف یار ساکنہ پھر الف پھر بار موحدہ مفتوحہ پھر تار تانیث یعنی ٹکڑا اور قطعہ زمین۔ باد۔ بار موحدہ پھر الف پھر دال مہملہ ہلاک ہوگیا یعنی جاتارہا اوس سے اور جدا ہوگیا اور یہ یا تو خبر ہے یا دُعا ہے۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثى

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو

ذكر فى مصباح المضى انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثى ان له المقنة كلها لا يحاقه فيها احد ما اقام الصلوة واتى الزكوة وحارب المشركين وكتب جهيم بن الصلت۔

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکہا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو کہ معاف ہے اوس کے لیئے مقنہ سب کا سب نہ جہگڑا کرے اوس میں کوئی جب تک کہ وہ نماز پڑہے اور زکوۃ دے اور لڑے مشرکین سے اور لکہا جہیم بن صلت نے۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ليزيد بن محجل الحارثى

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ نے یزید بن محجل حارثی کے لیئے

اخرج ابن عبد البر قال يزيد بن محجل ويزيد بن عبد الملك الحارثيان من بلحارث قدما على رسول الله فى وفد بنى الحارث مع خالد بن الوليد فاسلموا وذلك فى سنة عشر وفى المصباح انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليزيد بن محجل الحارثى۔ ان لهم نمرة ومساقيها ووادى الرحمن من بين غابتها وانه على قومه بنى مالك وعقبه لا يغزون ولا يحشرون وكتب المغيرة بن شعبة

تخریج کی ہے ابن عبد البر نے کہا کہ یزید بن محجل اور یزید بن عبد الملک حارثی قبیلہ بنی حارث کے آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد بنی حارث میں خالد بن ولید کے ہمراہ پس اسلام لائے اور یہ سنہ ۱۰ھ کا قصہ ہے اور مصباح میں ہے کہ کہا ابن سعد نے کہ اور فرمان لکہا رسول اللہ نے یزید بن محجل حارثی کے لیئے کہ معاف ہے اونکو نمرہ اور وہاں کی نہریں اور وادی رحمن اوس کی دونوں گہاٹیوں کے درمیان۔ اور وہ اور اوس کی اولاد سردار ہیں اپنی قوم بنی مالک پر نہ لڑائی کیے جاویں اور نہ جمع کیے جاویں لشکر میں۔ اور لکہا مغیرہ بن شعبہ نے۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ليحنة بن رؤبة

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ نے یحنہ بن روبہ کے لیئے

ذکر فی المواھب فی کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لیحنۃ بن رؤیہ صاحب ایلۃ لما اتاہ بتبوک
وصالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واعطاہ الجزیۃ - ونسخۃ الکتاب ھکذا
بسم اللہ الرحمن الرحیم - ھذہ امنۃ من اللہ
ومحمد النبی رسول اللہ لیوحنا بن رؤیۃ واھل
ایلہ اساقفتھم وسائرھم فی البر والبحر لھم ذمۃ اللہ
وذمۃ النبی ومن کان معہ من اھل الشام واھل
الیمن واھل البحر فمن احدث منھم حدثاً فانہ لا
یحول مالہ دون نفسہ وانہ طیب لمن اخذہ
من الناس وانہ لا یحل ان یمنعوا ماء یریدونہ
ولا طریقا یریدونہ من بر او بحر - ھذا کتاب
جھیم بن الصلت وشرحبیل بن حسنۃ باذن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الزرقانی لعل
حکمۃ تعدد الکاتب انہ بمنزلۃ تعدد الشاھد
وان کلا منھما کتب نسخۃ او ان احدھما کتب
بحضور الآخر فنسب الیھا - وھذا الکتاب
بھذا اللفظ اوردہ ابن اسحٰق وتابعہ الیعمری
فی غزوۃ تبوک وکذا ذکرہ ابن سعد عن
الواقدی رحمہ اللہ -

ذکر کیا ہے مواہب میں اور لکھا رسول اللہ نے فرمان یحنہ بن
روبہ حاکم ایلہ کو جبکہ آیا وہ آپکے پاس تبوک میں اور مصالحت کی
رسول اللہ سے اور دیا آپ کو جزیہ اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ امان نامہ ہے اللہ اور محمد نبی
رسول اللہ کی جانب سے یوحنا بن رویہ اور اہل ایلہ اور اون
کے علماء اور اون کے تمام آدمیوں کے لئے جو خشکی اور تری
میں ہوں ذمہ ہے اللہ کا اور ذمہ ہے صلعم کا اور اون
لوگوں کے لیے جو اوس کے ساتھ ہوں اہل شام اور اہل
یمن اور اہل بحر پس جو اون میں سے کوئی نئی بات کرے گا
تو نہیں آڑے آئیگا اوسکا مال اوس کی جان کے اور وہ مال
پاک و جائز ہوگا ہر اوس شخص کے لئے جو اوسے لیلے اور نہیں
جائز منع کیے جاویں اوس پانی سے جسکا وہ ارادہ کریں اور نہ
اوس راستہ سے جسکا وہ ارادہ کریں خواہ خشکی کا ہو یا تری کا۔
یہ تحریر ہے جہیم بن صلت اور شرحبیل بن حسنہ کے رسول اللہ
کے حکم سے۔ کہا زرقانی نے کہ شاید حکمت تعدد کاتب یہ کہ وہ
بمنزلہ تعدد گواہ کے ہے یا یہ کہ دونوں نے ایک ایک نسخہ لکھا یا یہ
ایک نے دوسرے کی موجودگی میں لکھا پھر نسبت کی گئی دونوں کیطرف
اور یہ فرمان انہی لفظوں سے بیان کیا ہے ابن اسحٰق نے اور
متابعت کی ہے اسکی یعمری نے غزوہ تبوک کے ذکر میں اور
اسیطرح ذکر کیا ہے ابن سعد نے بروایت واقدی رحمہ اللہ

ھذا ما کتب صلی اللہ علیہ وسلم ایضاً لیحنۃ بن رؤیہ

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یحنہ بن رویہ کو

ثم قال فی ذکر ابن سعد ایضاً انہ صلی اللہ علیہ وسلم
کتب الی یحنۃ بن رؤیہ وسروات اھل ایلۃ
سلم انتم فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا
ھو وانی لم اکن لاقاتلکم حتی اکتب الیکم فاسلم

پھر کہا اور ذکر کیا ابن سعد نے بھی کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا
یحنہ بن رویہ اور سرداران اہل ایلہ کو کہ سلامت رہو تم پس میں
حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہارے اسی اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی
معبود مگر وہی اور میں نہیں لڑوں گا تم سے یہانتک کہ لکھوں

واعط الجزية واطع الله ورسوله ورسل رسوله
واكرمهم واكسهم كسوة حسنة فما رضيت
رسلي فاني قد رضيت وقد علم الجزية فان
اردتم ان يامنوا البر والبحر فاطع الله ورسوله
ويمنع عنكم كل حق كان للعرب والعجم الا حق
الله وحق رسوله وانك ان رددتهم ولم
ترضهم لا اخذ منك شيئا حتى اقاتلكم
فاسبي الصغير واقتل الكبير واني رسول
الله بالحق اومن بالله وكتبه ورسله
والمسيح بن مريم انه كلمة الله واني اومن
به انه رسول الله وائت قبل ان يمسكم
الشر فاني قد اوصيت رسلي بكم واعط
حرملة ثلثة اوسق من شعير وان
حرملة شفع لكم واني لولا الله وذلك
لم ارسلكم شيئا حتى ترى الجيش
وانكم ان اطعتم رسلي فان الله لكم جار
ومحمد ومن كان معه ورسلي شرحبيل
وابو حرملة وحريث بن زيد الطائي
فانهم مهما قاضوك عليه فقد رضيت
وان لكم ذمة الله وذمة محمد رسول الله
والسلام عليكم ان اطعتم۔
قال الزرقاني لعل هذا كما ترى
ارسل ليحنة قبل اتيانه اليه صلى الله
عليه وسلم فانه لم يقنع بضرب الرسل
الجزية واتى هو بنفسه للمصطفى و
اهدى له وصالحه فحينئذ كتب
له الكتاب المذكور اولا۔ فلا منافاة۔

تم کو پس اسلام لے آ اور جزیہ دے اور اطاعت کر اللہ
اور رسول کے قاصدوں کی اور اکرام کر اونکا اور اونکو اچھا خلعت
دے پس جبکہ راضی ہونگے تجھ سے میرے قاصد تو
راضی ہوں گا میں اور تحقیق معلوم ہے جزیہ پس اگر ارادہ کرو
تم یہ کہ بخوف رہو بر و بحر میں تو اطاعت کر اللہ اور اوس کے
رسول کی اور رک جائے گا تم سے ہر وہ حق جو عرب و عجم کا
تہا مگر حق اللہ اور حق رسول۔ اور اگر تو نے اونکو لوٹا دیا اور راضی
نہیں کیا تو نہیں لوں گا تجھ سے کچھ یہانتک کہ لڑوں تم سے
پس قید کرونگا بچوں کو اور مار ڈالوں گا بڑوں کو اور میں رسول
ہوں اللہ کا سچا ایمان رکھتا ہوں اللہ اور اوسکی کتابوں اور
سب رسولوں اور مسیح بن مریم پر کہ وہ کلمہ ہیں اللہ کے یعنی
پیدا ہوئے ہیں اوس کے کلمہ سے اور میں ایمان رکھتا ہوں
اسپر کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آ جا میرے پاس پہلے اس
سے کہ پہونچے تمکو شر پس میں نے وصیت کر دی ہے تمہاری
بابتہ اپنے قاصدوں کو اور دی حرملہ کو تین وسق جو اور حرملہ
نے سفارش کی ہے تمہاری پس اگر نہ ہوتا حکم اللہ کا اور یہ
سفارش تو نہیں مراسلت کرتا میں بالکل یہانتک کہ دیکھتا تو لشکر
اور اگر تم نے اطاعت کی میرے قاصدوں کی تو اللہ تمہارا محافظ
ہے اور محمد صلعم اور جو آپکے ساتھ ہیں اور میرے قاصد شرحبیل
اور ابو حرملہ اور حریث بن زید طائی ہیں پس یہ جو حکم کرینگے
تجھپر تو راضی ہونگا میں اوسپر اور تحقیق واسطے تیرے ذمہ
اللہ اور ذمہ محمد رسول اللہ کا ہے اور سلام ہو تم پر اگر تم اطاعت
کرو۔ کہا زرقانی نے یہ فرمان جیسا کہ ظاہر ہے بہیجا تہا یحنہ کو
اوس کے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے سے اول پس
اوسنے قاصدوں کے جزیہ مقرر کرنے پر نہیں قناعت کی اور خود چلا آیا
رسول اللہ کی خدمت میں اور ہدیہ دیا آپکو اور صلح کی آپسے اور اسوقت لکہی گئی
اوس کے لئے وہ تحریر جو اوپر مذکور ہوئی پس نہیں ہے کوئی منافات

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ليهود خيبر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یہود خیبر کو

اخرج ابو داؤد فی باب القسم بالقسامة قال
حدثنا احمد بن عمرو بن السرح قال اخبرنا ابن
وهب قال اخبرنی مالك عن ابی لیلی بن
عبد الله بن عبد الرحمن بن سهل عن سهل
ابن ابی خیثمة انه اخبره هو ورجال من
کبراء قومه ان عبد الله بن سهل و محیصة
خرجا الی خیبر من جهد اصابهم فاتی محیصة
فاخبر ان عبد الله بن سهل قد قتل وطرح
فی فقیر او عین فاتی یهود فقال انتم والله
قتلتموه قالوا والله ما قتلناه فاقبل
حتی قدم علی قومه فذکر لهم ذلك ثم
اقبل هو واخوه حویصة وهو اکبر منه
وعبد الرحمن بن سهل فذهب محیصة لیتکلم
وهو الذی کان بخیبر فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم کبر کبر یرید السن فتکلم حویصة ثم
تکلم محیصة فقال اما ان یدوا صاحبکم واما ان
یؤذنوا بحرب فکتب الیهم رسول الله صلی الله
علیه وسلم بذلك فکتبوا انا والله ما قتلناه فقال
صلی الله علیه وسلم لحویصة ومحیصة وعبد الرحمن
اتحلفون وتستحقون دم صاحبکم قالوا لا قال
فتحلف الیهود قالوا لیسوا مسلمین فوداه رسول
الله صلی الله علیه وسلم من عنده فبعث الیهم مائة
ناقة حتی ادخلت علیهم الدار ولفظ الکتاب
کما رواه ایضا ابو داؤد فی باب ترك القود

تخریج کی ہے ابو داؤد نے باب القسم بالقسامۃ میں کہ حدیث
بیان کی ہم سے احمد بن عمرو بن السرح نے کہا خبر دی ہم کو
ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے ابو لیلی بن عبد اللہ
بن عبد الرحمن بن سہل سے روایت کرکے وہ روایت کرتے
ہیں سہل بن ابی خثیمہ سے کہ خبر دی اونکو ابو خثیمہ اور اوسکی قوم
کے بڑے بوڑہوں نے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ نکلے
خیبر کی طرف بوجہ اوس تکلیف کے جو اونکو پہونچی تھی پس آیا
محیصہ اور خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ڈالدیے
گئے ایک جنگل میں پس انکار کیا یہود نے پس کہا محیصہ نے قسم
اللہ کی تم نے ہی اوسے مارا ہے کہا یہود نے قسم اللہ کی
ہم نے نہیں قتل کیا پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور ذکر کیا
اونسے یہ پھر سب چلے اور حویصہ اون کے بہائی جو اونسے بڑے
تھے اور عبد الرحمن بن سہل پس محیصہ نے کلام کرنا چاہا اور انہوں
نے ہی خبر دی تھی تو فرمایا رسول اللہ نے کہ کبر کبر مراد آپکی
عمر سے تھی یعنی بڑا گفتگو کرے پس کلام کیا حویصہ نے پھر محیصہ نے
پس فرمایا یا تو وہ دیت دیں تمہارے ساتھی کی یا لڑائی کا اعلان
دے جاوینگے پس لکھا اونکو رسول اللہ نے اسکی بابت تو اونہوں
نے جواب لکھا کہ قسم اللہ کی ہم نے اوسکو قتل نہیں کیا ہے پس
فرمایا رسول اللہ نے حویصہ اور محیصہ اور عبد الرحمن سے کہ
کیا قسم کہاتے ہو تم اور مستحق ہوتے ہو اپنے بہائی کے خون کے
تو کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ پھر قسم کہالیں یہود تو کہا کہ وہ مسلمان نہیں
ہیں پس دیت دی اوسکی رسول اللہ نے اپنے پاس سے
پس بہیجے اونکو سو اونٹ یہانتک کہ وہ اون کے گہر پہونچادیے
گئے اور لفظ فرمان کے جیسے کہ روایت کیا ہے ابو داؤد نے

بالقسامة بطريق عبد العزيز بن يحيى الحرانى هكذا۔	ہی باب ترک القود بالقسامة میں عبد العزیز بن یحیی حرانی کے طریقہ سے یہ ہیں کہ
انه قد وجد بين اظهركم قتيل فدوه	پایا گیا ہے تم میں مقتول۔ پس دیت اداکرو تم اوس کی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم بضا ليهود خيبر يدعوهم الى الاسلام

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یہود خیبر کو دعوت اسلام کے لئے

ذكر فى السيرة المحمدية انه اخرج ابو اسحق وابو نعيم عن ابن عباسؓ قال كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى يهود خيبر۔	ذکر کیا ہے سیرت محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے ابو اسحٰق اور ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے کہ لکھا رسول اللہ نے فرمان یہود خیبر کی طرف کہ
بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله صاحب موسى واخيه والمصدق بما جاء به موسى الا ان الله قال لكم يا معشر يهود واهل التوراة وانكم لتجدون ذلك فى كتابكم محمد رسول الله والذين آمنوا معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا والى انشدكم بالله وبالذى انزل عليكم وانشدكم بالذى اطعم من كان قبلكم المن والسلوى وايبس البحر لآبائكم حتى انجاهم من فرعون وعمله الا اخبرتمونى هل تجدون فى فيما انزل الله عليكم ان تؤمنوا بمحمد قد تبين الرشد من الغى وادعوكم الى الله والى رسوله۔	بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے جو ساتھی ہیں موسیٰ کے در رسالت میں اور بھائی ہیں اونکے اور تصدیق کرنیوالے ہیں اون امور کی جن کو لائے موسیٰ اے گروہ یہود اور رہے اہل تورات کیا اللہ نے تم سے نہیں کہا ہے اور پاؤ گے تم اسکو اپنی کتابوں میں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ہیں بہت سخت ہیں کفار پر اور بہت رحم والے ہیں آپس میں دیکھے گا تو انکو راکع و ساجد تلاش کرتے ہیں فضل اللہ کا اور رضامندی اوس کی اور میں قسم دلاتا ہوں تم کو اللہ اور اوس کی جس نے اتاری ہے تم پر تورات اور قسم دلاتا ہوں اوس ذات کی جس نے کھلایا تمہارے بزرگوں کو من وسلوےٰ اور خشک کیا دریا تمہارے باپ دادا کیلئے یہانتک کہ نجات دی انکو فرعون اور اوس کے کام کی کیا نہیں خبر دیتے تم مجھکو کیا پاتے ہو تم اوس کتاب میں جو نازل کی اللہ نے تم پر کہ ایمان لاؤ محمد پر۔ اور تحقیق ظاہر ہوگئی ہدایت گمراہی سے اور بلاتا ہوں میں تم کو اللہ اور اوس کے رسول کی طرف ؎

تمت بالخیر

کتبہ احقر ابو المظفر دہلوی

هذا ما كتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ثمامة بن اثال في قريش

تتمہ صفحہ ۱۲۹

یہ فرمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ثمامۃ بن اثال کو دربارِ سفارش قریش کے

قال الحافظ ابن الاثير في الاسد اخبرنا ابو جعفر عبيد الله بن احمد بن علي باسناده الى يونس بن بكير عن ابن اسحاق عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال كان اسلام ثمامه بن اثال الحنفي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا الله حين عرض لرسول الله صلى الله عليه وسلم بما عرض ان يمكنه منه وكان عرض لرسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مشرك فاراد قتله فاقبل ثمامة معتمرا وهو على شركه حتى دخل المدينة فتحير فيها حتى اخذ فاتي به رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر به فربط الى عمود من عمد المسجد فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم عليه فقال ما لك يا ثمامة هل امكنني الله منك فقال قد كان ذلك يا محمد ان تقتل تقتل ذا دم وان تعف تعف عن شاكر وان تسأل مالا تعطه فمضى رسول الله صلى الله عليه وسلم وتركه حتى اذا كان من الغد مر به فقال ما لك يا ثمامة قال خير يا محمد ان

حافظ ابن اثیر نے کتاب اسد الغابہ میں روایت کیا ہے اپنی سند سے بواسطہ علبید اللہ ابن احمد یونس بن بکیر تک وہ روایت کرتے ہیں ابن اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہا کہ قصہ ثمامۃ بن اثال حنفی کے اسلام کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون پر قبضہ دیدے اور جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے حالت شرک میں تھے پس ارادہ کر لیا تھا اون کے قتل کا پس آئے تھے ثمامۃ عمرہ کی حالت میں کہ شرک کی حالت میں عمرہ کی نیت کی تھی پس مدینہ میں داخل ہوئے اور ٹھیرے رہے یہاں تک کہ گرفتار کیے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے پس آپ نے حکم فرمایا اور مسجد کے ستون سے باندھے گئے پس تشریف لائے انکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے

تقتل تقتل ذا دم وان تعف تعف
عن شاكر وان تسأل مالا تعطه
ثم انصرف رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ابو هريرة فجعلنا
المساكين تقول بيننا ما نصنع
بدم ثمامة والله لاكلة من
خبز ورسمنية من فداءه احب
الينا من دم ثمامة فلما كان
من الغد مر به رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال مالك يا ثمامة
قال خير يا محمد ان تقتل تقتل
ذا دم وان تعف تعف عن شاكر
وان تسأل مالا تعطه فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اطلقوه
فقد عفوت عنك يا ثمامة فخرج
ثمامة حتى الى حائطا من حيطان
المدينه فاغتسل فيه وتطهر وطهر
ثيابه ثم جاء الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو جالس في
المسجد فقال يا محمد لقد كنت
وما وجه ابغض الى وجهك ولا دين
ابغض الى من دينك ولا بلد
ابغض الى من بلدك ثم لقد
اصبحت وما وجه احب الى
من وجهك ولا دين احب الى
من دينك ولا بلد احب الى
من بلدك واني اشهد ان لا اله

ثمامہ کیا اللہ تعالیٰ نے مجکو تجہپر قدرت دی ہے ثمامہ
نے عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی ہوا
ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے
اور اگر معاف کروگے تو شکرگذار شخص کو معاف
کروگے۔ اور اگر مال چاہوگے تو مال نذر کیا جائے گا
آپ واپس تشریف لے گئے اور ثمامہ کو اسی طرح سے
دوسرے دن تک رہنے دیا۔ پہر دوسرے روز اون
کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے
ثمامہ عرض کیا اے محمد خیر ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو
مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے تو شکرگذار
شخص کو معاف کروگے۔ اور اگر مال چاہتے ہو تو مال نذر
کیا جائے گا۔ پہر لوٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون کے پاس سے۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ہم
مساکین لوگوں نے کہا کہ کیا رسول اللہ آپ ثمامہ کو
قتل کرکے کیا لیں گے ایک لقمہ روٹی کا اور تہوڑا
سا گہی قسم اللہ کی بہتر ہے اگر یہ فدیہ میں دیدے
جب اوس سے دوسرا روز ہوا پہر اون کے پاس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور فرمایا
کیا ہوا تجکو اے ثمامہ عرض کیا خیر ہے۔ اے محمد اگر آپ
قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے
تو شکرگذار شخص کو معاف کروگے اور اگر مال چاہوگے تو
مال نذر کیا جائے گا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حکم کہ ثمامہ کو کہول دو۔ اس لئے کہ میں نے
اس کا قصور معاف کر دیا۔ پس نکلے ثمامہ مسجد سے اور
مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں آئے۔ پہر غسل
کیا اور اپنے کپڑے پاک کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے۔ آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ ثمامہ نے

الا الله واشهد ان محمدا عبده
ورسوله يا رسول الله انی كنت
خرجت معتمرا وانا على دين قومي
فأسرني اصحابك في عمرتي
فسيرني صلى الله وسلم
عليك في عمرتي فسيره رسول
الله صلى الله عليه وسلم في عمرته
وعلمه فخرج معتمرا فلما قدم
مكة وسمعته قريش يتكلم
بامر محمد قالوا صبا ثمامة فقال
والله ما صبوت ولكنني اسلمت
وصدقت محمدا وامنت به والذي
نفس ثمامة بيده لا ياتيكم حبة
من اليمامة وكانت ريف
اهل مكة حتى ياذن فيها رسول
الله صلى الله عليه وسلم وانصرف
الى بلده ومنع الحمل الى مكة
فجهدت قريش فكتبوا الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يسالونه بارحامهم ان اكتب
الى ثمامة يخلي لهم حمل الطعام
ففعل ذلك رسول الله صلى الله
عليه وسلم واخرجه ابو عمرو
ابن عبد البر عن عبد الرزاق
عن عبد الله وعبد الله بن عمر
عن سعيد المقبري عن ابي هريرة
ان ثمامة بن اثال الحنفي —

عرض کیا کہ اے محمدؐ کوئی منہ آپ کے منہ سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مبغوض
نہ تہا۔ پس ہوگیا میں ایسی حالت میں کہ کوئی منہ آپ کے
منہ سے زیادہ محبوب نہیں اور کوئی دین آپ کے دین
سے زیادہ مجکو محبوب نہیں اور کوئی شہر آپ کے شہر سے
زیادہ مجکو محبوب نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ سوائے
اللہ سبحانہ کے کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اوس کا بندہ
ہے اور اوس کا رسول ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میں نیت عمرہ کی کرکے اپنے گہر سے نکلا تہا اس
حالت میں کہ اپنے قوم کے دین پر تہا۔ پس آپ کے
اصحاب نے مجکو حالت عمرہ میں قید کرلیا ہے پس آپ
مجکو حکم دیجئے کہ میں عمرہ کی حالت میں چلا جاؤں۔ آپ نے
اونکو عمرہ کی حالت میں بہیجا۔ اور عمرہ کے احکام کی اونکو
تعلیم فرمائی۔ ثمامہ نے بحالت عمرہ مدینہ سے سفر کیا اور
مکہ میں داخل ہوئے۔ جب قریش نے انکو سنا کہ ثمامہ
محمدؐ کی اطاعت کی باتیں کرتے ہیں تو قریش نے کہا کہ ثمامہ
بددین ہوگئے۔ ثمامہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میں بددین
نہیں ہوں لیکن اسلام لایا ہوں اور محمدؐ پر ایمان لایا ہوں
اور اون کی رسالت کی تصدیق کی ہے اور قسم ہے اوس
ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں ثمامہ کی جان ہے
نہیں لائیں گے ہم ایک دانہ ملک یمامہ سے دیمامہ میں سے
مکہ معظمہ میں غلہ آیا کرتا تہا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجازت نہ دیں گے اور ثمامہ اپنے ملک کو لوٹ
آئے اور مکہ کی جانب غلہ کی باربرداری کو روک دیا جس
سے تنگی میں پڑگئے قریش پس قریش نے عریضہ بہیجا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور اوس میں درخواست کی

وساق الحديث الى ان
قال فكانت
ميرة قريش ومنافعهم
من اليمامة ثم خرج
يحبس عنهم ما كان
يأتيهم من ميرتهم
ومنافعهم فلما اضربهم
كتبوا الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم
ان عهدنا بك وانت
تأمر بصلة الرحم
وتحض عليها وان
ثمامة قد قطع
عنا ميرتنا واضربنا
فان رأيت ان
تكتب اليه
ان يخلي بيننا و
بين ميرتنا
فافعل فكتب
اليه رسول الله
صلى الله عليه وسلم
ان خل
بين قومي وبين
ميرتهم
الحديث

+++

رحم کے طفیل سے یہ کہ فرمان بھیجئے ثمامہ کو غلہ کی
بار برداری کو ہماری طرف مانع نہو پس ایسا ہی کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس قصہ کو
حافظ عبد البر نے بہی روایت کیا ہے۔ حافظ
عبد الرزاق نے اونہوں نے عبید اللہ و عبد اللہ
ابن عمر سے اونہوں نے سعید مقبری سے اونہوں
نے ابو ہریرہ سے کہ ثمامہ بن اثال حنفی اسطرح
پر ایمان لائے اور سلسلہ قصہ کا یہاں تک پہونچایا
کہ سہارا تہا ملک یمامہ قریش کے لیے غلہ کی آمد کی
جگہ اور تجارتی منافع بہی قریش کے لیے ملک یمامہ
سے بہت کچھ تہے۔ پس ثمامہ اپنے ملک
گئے اور غلہ قریش کا روک دیا۔ اور منافع تجارتی بہی
جب قریش کو اس کا نقصان محسوس ہوا تو قریش
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
عریضہ لکہا کہ ہماری آپ کے ساتھ صلح ہے
اور معاہدہ ہو چکا ہے اور آپ صلہ رحم کا حکم
دیتے ہو اور اوس پر ترغیب دلاتے ہو اور
حال یہ ہے کہ ثمامہ نے ہم سے غلہ کو ترک
کر دیا جس سے ہم کو بہت ضرر پہونچا۔
پس اگر آپ کی رائے ہے کہ آپ
اون کو فرمان دیں جس سے غلہ کو ہماری جانب
نہ روکیں تو ایسا کیجئے۔ اس بنا پر یہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکہا کہ قریش
کی جانب غلہ لے کر اون کی قوم کو جانے
دیں

++++

متعلق بکتاب مجاعۃ بن مرارہ السلمی ۹۲ سلسلہ سطر ۱۱ صفحہ ۲۵۹

وقال فی السیرة الشامیة روی الطبرانی والبغوی
برجال ثقات عن مجاعة بن مرارة رضی الله تعالیٰ عنه
قال اعطی رسول الله صلی الله علیه وسلم مجاعة بن مرارة ارضا
بالیمامة یقال له الغورة وکتب له بذلک کتابا من
محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لمجاعة بن مرارة من بنی
سلمی انی قد اعطیتک فمن خالفنی فیها فالنار وکتب
یزید- هذا ما قال وفیه اختلاف یسیر-

سیرۃ شامیہ میں کہا ہے کہ طبرانی نے بروایۃ رواۃ ثقات
مجاعۃ بن مرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعۃ کو ملک یمامہ
میں معافی کی زمین جو غورہ کے نام سے مشہور تھی عطا
فرمائی اور فرمان میں سند یہ لکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی جانب سے مجاعۃ بن مرارہ کے نام جو بنی سلمی سے ہیں کہ میں نے زمین
تجکو عطا فرمائی جو اسمیں میری مخالفت کرے اوسکی سزا دوزخ ہی ہے۔ یزید

کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمجاعۃ بن سلمی الیمامی رضی اللہ عنہ ۹۲/۲

یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنام مجاعۃ بن سلمی یمامی رضی اللہ عنہ کے

قال فی السیرة الشامیة روی الحافظ ابو بکر
احمد بن عمرو بن عاصم النبیل عن مجاعة بن سلمی
الیمامی رضی الله عنه قال اتیت رسول
الله صلی الله علیه وسلم فاقطعنی
انعقدة واعوانة والجبل وکتب
لی- بسم الله الرحمن الرحیم
انی اقطعتک العورة واعوانة
والجبل فمن حاجک فأتنی -
ثم اتیت ابا بکر بعد رسول الله صلی
الله علیه وسلم فاقطعنی الحضرمة
ثم اتیت عمر بعد ابا بکر فاقطعنی
وروی الحافظ النبیل ایضا عن
سراج بن هلال بن سراج
بن مجاعة قال وفدت
الی عمر بن عبد العزیز فاخرجت
الیه هذا الکتاب فقبله و وضعه

احمد بن عمر بن عاصم النبیل نے روایت کیا حضرت
مجاعہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے مجھے اراضی
غورہ اور اعوانہ اور جبل عطا فرمائی اور اوس کی
سند میں یہ فرمان لکھدیا کہ میں نے تجکو غورہ اور
اعوانہ اور جبل اراضی معافی میں عطا کی۔ پھر میں حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حاضر ہوا تو اونہوں نے
مجکو حضرمہ نام کی زمین اور عطا کی پھر میں حضرت
ابوبکر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں
حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اور بھی زیادہ زمین عطا
کی۔ اور حافظ نبیل نے سراج بن ہلال بن سراج
بن مجاعہ سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ میں عمر بن
عبد العزیز کے پاس گیا اور اونکو یہ فرمان
دکھایا اونہوں نے اوس کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے
لگایا۔

ترجمۂ عبارت صفحہ ۱۱۳

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کا بیان

سیرۃ نبویہ میں لکھا ہے کہ وہ دُعا اور وہ فرمان جو بنی نہد کے لئے فرمائی گئی اوسکو نظر غائر سے دیکھئے کہ کیا خوب مطابق ہے بنی نہد کے لغت سے اور پُورا حصہ برابری کا لئے ہوئے ہے الفاظ کے نادر ہونے میں۔ پھر اسپر مزید براں خوبی نظم کلمات وحُسن ترکیب بھی ہے یہ اِس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص سے یہ خاصہ ہے کہ آپ ہر ایک اہل لغت سے اوس کی زبان میں تکلم فرماتے تھے باوجود اس کے کہ اہل عرب کی لغات میں بہت اختلاف ہے اور ترکیب الفاظ اور سلیقہ ہر اہل زبان کا عرب میں اختلاف ملکی کی حیثیت سے جُدا جُدا ہے اور چونکہ کلام بنی نہد کا اور فصاحت وبلاغت اونکی اِس سلیقہ کی تھی اور اون کے الفاظ مستعملہ بیشتر اونکے محاورات میں وہی تھے جو اون کے سابق کلام میں مذکور ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھیں الفاظ کو اونسے خطاب کرنے میں استعمال فرمایا۔ پس ان الفاظ کا استعمال کرنا اونکے ساتھ بات کرنے میں فصاحت میں خلل انداز نہیں۔ بلکہ بلاغت کا اعلیٰ درجہ ہے اگرچہ وہ الفاظ بہ نسبت دوسری قوم عرب کے اجنبی وغیر مستعمل ہوں۔ کیونکہ بدو کا کلام بہ نسبت شہری زبان کے بدو کے لئے زیادہ تر فصیح ہے کہ وہ اپنی زبان سے تجاوز نہ کرے اگرچہ بدو شہری زبان بھی سُنتا ہے اور سمجھتا ہے۔ جیسے پارسی زبان کا شخص عربی سُنتا ہے اور یہ مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قوت الٰہیہ اور موہبت ربانیہ کی وجہ سے تھا کہ رسالت آپ کی تمام مخلوق اور تمام بنی نوع انسان سیاہ وسُرخ وسپید کی جانب ہے اِس لئے سبحانہٗ تعالیٰ نے آپ کو تمام لغات اہل زمین کی تعلیم فرمائی تھی کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے کسیکو رسول نہ بنایا مگر اوس کی قوم کے لغت کا اور رسالت آپ کی جب عام ہے جمیع خلق کی جانب تو آپ کو لغات بھی جمیع مخلوق کے تعلیم کیے گئے کہ ہر اہل زبان سے آپ اوسی کی زبان میں بات کریں کہ وہ سمجھ جائے پس یہ مرتبہ آپکی معجزات سے ہوا۔ اِس لئے آپنے اہل حبش سے اونکی زبان میں بات کی ہے اور فارسی شخص سے فارسی زبان میں چنانچہ روایات حدیث وسیر سے یہ بات ثابت ہے انتہی اور قاضی عیاض نے آپکے کلام کی فصاحت وبلاغت کے بارے میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ فصاحت میں نہایت برتر محل پر ہے اور اوس مقام پر ہے جسکی بلندی پوشیدہ نہیں طبیعت کی سلامتی میدان کلام کی فراخی مقطع کلام کے ایجاز الفاظ کی فصاحت کلام کی ترکیب معانی کی صحت تکلف کی نہونے میں ان سب امور میں جوامع کلم عطا فرمائے گئے تھے اور نوادر حکمت سے خاص بہرہ مندی پائے ہوئے تھے اور سب عربوں کے مختلف زبان سے واقف فرمائے گئے تھے ہر ہر قوم سے اوسکی لغت میں خطاب فرماتے اور اونکے محاورات استعمال فرماتے اور میدان بلاغت میں جولانی

فرماتے بیشتر موقع پر صحابہ آپکے کلام کی شرح اور آپ کی قول کی تفسیر موقع بموقع دریافت کیا کرتے تھے۔ جس نے آپ کی روایات واحادیث وسیر کو دیکھا ہے وہ اِس امر کو خوب سمجھا ہوگا اور حقیقت امر اوس پر منکشف ہو گئی ہوگی آپ کا کلام قریش وانصار کے لوگوں سے وہ تھا جو محاورہ آپنے ذو مشعار اور طہفہ نہدی اور قطن بن حارثہ کے ساتھ استعمال فرمایا ہے (چنانچہ تو نے اس مجموعہ میں دیکھا) اسی طرح اشعث بن قیس اور وائل کندی وغیرہ سے جو گفتگو فرمائی ہے یمن اور حضر موت کے سرداروں سے ۔

ترجمہ عبارت صفحہ ۲۸۳

اِس صراحت کے ساتھ سوائے اون لفظوں کے جنکو محمد بن سعد نے طبقات میں علاء حضرمی کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے کہ کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمر واقدی نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ نے روایت کی اونہوں نے محمد بن یوسف سے اونہوں نے سائب بن یزید سے اونہوں نے علاء حضرمی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے علاء حضرمی کو منذر بن ساوی کے پاس بھیجا اور اونکو فرمان تحریر فرما کر دیا جس میں دعوت اسلام تحریر تھی

ترجمہ صفحہ ۲۴۶

قولہ بیبیہ۔ یہ تصغیر ہے بیبج کی جو وزن اغیب پر ہے۔ فارسی لغت میں قمیص کو کہتے ہیں اور کسی نے کہا ہے کہ اس کے معنی سیاہ صوف کا کپڑا۔ قولہ انتیفت۔ یعنی وثبت بمعنی اظہرت کے یعنی ظاہر ہوا۔ قولہ القصہ قص عربی میں آثار قدم پر چلنے کو کہتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالی نے فقالت لاخته قصیہ یعنی اوس کے آثار قدم کے درپے ہو اور عرب فال نیک حاصل کیا کرتے تھے خرگوش کے ساتھ اسی لیے کہا ہے قصہ۔ یعنی ہم اوس کے آثار قدم کے درپے ہوں بسلنے یعنی ظاہر ہوا۔ حلس۔ حلس وہ کپڑا ہے جو اونٹ کے پالان کے نیچے ڈالا جاتا ہے۔ دیر۔ نصاریٰ کی چوپال کو کہتے ہیں اور اوس کے مالک کو دیار کہا جاتا ہے۔ اس کلمہ سے غرض گالی دینا ہے اوس کے دین کی۔ ساس۔ عرب کا محاورہ ہے سمر المال شیبتہ اللنیات یعنی جانوروں نے چراگاہ میں چارہ چرا۔ ذا قشر۔ قشر بکسرہ قاف لباس ہر جمع اس کی قشور ہے۔ قولہ طمح الیہ بصری۔ یہ عرب کا محاورہ ہے معنی اس کے آنکھ اوٹھا کر دیکھنا۔ اسمال۔ عرب کا محاورہ ہے سمل۔ الثوب۔ سمولا۔ یعنی کپڑا پرانا ہو ملیتنین۔ ملیہ تصغیر ہے ملاءۃ کی بمعنی تہبند۔ قولہ قد نفضتا۔ یعنی حالت ہو گیا رنگ۔ فس فقضاء جلسہ احتیاط کو کہتے ہیں (احتیاط کے معنے پہلے آچکے ہیں) قولہ تشخص بہ بہ عرب کا محاورہ ہے یعنی ایسا واقعہ حادث ہوتا کہ جس سے آدمی گھبرا جائے ۔

غلطنامہ عربی رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١	١٣	عنہ وعطء علی	عنہ وعلی عط	٢٤	١٣	فی الکنی	وفی الکنی
١	١٤	امیز المؤمنین	امیر المؤمنین	٢٥	١٩	اعتق	اعنق
٢	١٥	النساء اللتی	النساء فاطمۃ الزھراء اللتی	٢٦	٦	بمائۃ	بمائہ
٥	٨	راجعنا لیہا	راجعنا الیہا	″	١٦	یعص	بعض
٧	١١	شوکانی	الشوکانی	٢٧	١	فاتینا اشیخا	فاتینا شیخا
″	٢٢	ابونا	ابینا	٢٨	١٣	موسی ابن سلیمان	موسی بن سلیمان
٨	٣	خیر المکاتیب	خیر المکاتیب	٢٩	١٦	لایقرأۃ	لایقرأہ
٩	٢	سیمان	سلیمان	٣٠	١٥	حزار	ضرار
″	٨	وفد النبی	وفد علی النبی	٣٧	٢	البتختری	البختری
″	٩	وسلم واخوہ	وسلم ھو واخوہ	٣٨	٥	مایعجبکم فقالوا الیزجم	مایعجلکم تقالوا نزیج
١٠	٤	والغنزی	والعنزی	″	٦	فنجزھم	فنجیزھم
١١	٢	یا وُھم	یا وبھم	٣٩	١١	وازھنہ	وازھدہ
″	٣	ان تقدما	ان یقدما	٤٠	٣	جازیۃ	جاریۃ
١٢	٣	البنلایلجی	البندنیجی	٤١	٣	اوردہ	التخریج اوردہ
١٣	١١	کتبہم کتابا	کتب لھم کتابا	٤٣	٢	عن	علی
١٤	٢٤	الجھنی الی	الجھنی وفد الی	٤٤	١٦	وامام	والامام
١٥	٢	لحدایث	الحدیث	٤٥	١٥	وابن للبون	وابن اللبون
″	١٢	الھندی	النھدی	″	٢٥	منفوق	متفرق
١٨	٨	قال وقدمنا	قال وفدمنا	٤٦	١٨	وجوب الجمع	الوجوب بلزم الجمع
″	١٥	کتب بلسم اللہ	کتب لی بسم اللہ	٤٧	٢٠	فالاولی	فاولی
″	١٩	عن ابیہ عن جدہ	عن ابیہ عن ابیہ عن جدہ	٥١	٢	ابن سعد	ابن سعدو
١٩	١	ابتس	ربتس	″	٢٢	والتیم	والیتیم
″	١٨	اردو الجیش	اردد الجیش	٥٢	٩	یکرۃ	ببکرۃ
٢٠	٤	اقبل وحیۃ	اقبل دحیۃ	٥٣	١٦-١٧	الیمن اکتبوا	الیمن وقال اکتبوا
″	١١	وحیۃ	دحیۃ	٥٦	٦	للافانی	للافاقی
″	١٣	دجیۃ	دحیۃ	″	٢٢	دینازا	دینارٍ
٢١	٩	والشتبہ	والتشبہ	٥٨	١٠	والی	والی
٢٢	٦	لعث	بعث	″	١٦	سردات	سروات
″	٢١-٢٢	سبز	سنبر	٥٩	١١	آذا نہم	آذاھم
٢٣	١٠	وقد فاسلم	وفد فاسلم	٦٠	٩	ماحسن	باحسن
″	١٨	مالک فی نصر	مالک فی نفر	٦٢	١٨	قد نزل الیہ	قد انزل اللہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۲	۲۶	صفراء	صفراءو	۱۰۱	۲۵	نبیة	نبلة
۶۳	۸	ورعا	درعا	〃	۲۶	جلسیها	جلسها
〃	۹	مذرۃ	مغدرۃ	۱۰۲	۷	معاداز القبلة طبیتها	معادز القبلیة جلسیتها
〃	۲۶	بامرہ واصلحوا	بامرہ فانصحوا واصلحوا	〃	۸	حلبیتها	جلسها
۶۵	۲۵	احبور	احبوا	〃	۲۶	ن	و
۶۷	۲۲	الیعل	البعل	۱۰۴	۲۳	خمسه	خمسه
۶۹	۷	وتراط	وَزَاط	۱۰۵	۱۰	وقد	وفد
〃	۱۱	یعتسر	تعسر	〃	۱۳	فقال	فقام
۷۵	۲۴	الثلاثة قال ابن عبد الله	الثلاثة قال ابن عبد البر	〃	۱۴	مائله	غائلة
۷۶	۱۶	تنهایته	تنهایة	〃	۱۹	الابلوح	الایلوج
〃	۲۱	وخیلا	دخیلا	۱۰۶	۱۳	حکم	لکم
۷۷	۲۰	وانفقوا	وانفقوا	〃	۱۵	الرکوب القلو	الرکوب والغلو
۷۸	۴	ایدا	احدا	۱۰۷	۵	رابعث	وابعث
۸۱	۲۱	عن	لمن	۱۰۸	۲۴	لحضرة	حضرة
〃	۲۵	حرمة لخمر	حرمت الخمر	۱۰۹	۱۹	الادل	الازل
۸۲	۲۲	انی	ای	〃	۲۰	الشریة	النسرة
〃	۲۴	یشرب	لیشرب	۱۱۰	۸	بخضبة	مخبضة
〃	۲۶	طبیخ	طبخ	۱۱۱	۱۸	فعلیها	قلها
۸۶	۱۰	الحمصون فی	الحمصون ایضا فی	۱۱۲	۲۷	وفتحهها	وفتحها
〃	۱۳	والسلا	والسلاح	۱۱۳	۱۰	من فقهاء	من الفقهاء
۸۸	۶	اعطك	اعطك	〃	۱۷	حاشیة علی کتاب	بیان فصاحه
〃	۱۷	اکثر	اکثر			بنی نهد بیان فصاحه	صلعم
۸۹	۱۷	طیبنة	طیبة	۱۱۴	۵	لهم	له
۹۱	۶	عنبه	عنبسته	۱۱۵	۳	کما اقول	اقول کما
۹۴	۶	ببعثه	یبعثه	〃	۱۰	بمقنته	بمقسته
〃	حاشیة	هرمز	شرویه	۱۱۷	۱۴	المتبرع	المتزبع
۹۶	۷	سردات	سروات	۱۱۸	۲	یخرجه	لیخرجه
۹۶	۲۶-۲۷	ورقاء بسر سردات	ورقاء وسروات	۱۱۹	۳	بامنهم	بانهم
۹۷	۶	عمر	محمد	〃	۷	الله الیه وذمة	الله وذمة
〃	۲۲	یجفنته	جفنه	〃	۸	رسوله متعلق لکتاب	رسوله واخرجه
۹۸	۱	لنصره	نصرة			بنی ضمرة واخرجه	
〃	۳	المسلم	السلم	۱۲۰	۶	تخرج	تخرج
۱۰۰	۱۳	الکفر کالحبشة یفید	الکفر کالحبشة	〃	۱۷	ان لابی	ان صارت لابی
۱۰۱	۱۰	من	بن	۱۲۱	۷	خروج	خزرج

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۱	۱۱	التشریل	التنزیل	۱۴۵	۱۴	لاتخاونوا	لاتخاذلوا
〃	۲۵	فبها	فیها	〃	۱۸	ابن سبیل	ابن السبیل
۱۲۲	۱۱	الحوام	الحرم	〃	۱۹	العیب	الغیب
〃	۱۳	وزیر	وزیراً	۱۴۶	۳	عقیة	عقبة
۱۲۴	۹	الصلاح	المصباح	〃	۱۱	فبه	فی
〃	۱۹	نحو صا	نحو صا	〃	۱۹	ربیه	ربیعة
۱۲۵	۱۷	شیخ الدحلانی	الشیخ دحلان	۱۴۸	۲۱	وقد	وفد
۱۲۶	۱۸	له	لنا	۱۴۹	۷	انس سلمی	انس السلمی
۱۲۷	۱۳	الی عبیدة الجواح	الی عبیدة بن الجراح	〃	۱۳	بایل	بابل
〃	۱۵	قری	فری	〃	۱۸	اثیت والنبی	اثبت النبی
۱۲۷	۱۷	فلزرعوها	فلیزرعوها	۱۵۰	۹	لزذیل	لوزیل
۱۲۸	۱۴	اباحه	اباحته	۱۵۱	۱۳	فی سمه	فی اسمه
۱۲۹	۱۴	الی النبی	الی النبی	۱۵۲	۱۳	الناس الاسلام	الناس الا الاسلام
۱۳۰	۶	اموالکم	اموالکم	۱۵۴	۲۵	مهباره افاربه	مهیاره واقاربه
〃	۱۲	ابن اجزم	ابن حزم	۱۵۶	۲۳	ساة	شاة
〃	۱۳	حرم	حزم	〃	۲۴	ومائة ففیها الخ ففیها	ومائة ففیها
۱۳۱	۲۳	الیهقی	البیهقی	۱۵۷	۱۰	وفی سبیل	ولابن السبیل
۱۳۳	۲	یصرح	بصرخ	〃	۱۱	ولاعمالها	ولاعمالها
〃	۳	احرقتنا	احرقتنا	۱۵۹	۱۹	بنو	بنی
〃	۲۶	وندتکما	ولیتکما	۱۵۹	۲۲	نفسه	بنفسه
۱۳۶	۸	بنو	بنی	۱۶۱	۴	اونیته	اوقیة
〃	۲۶	ابنا	ابنی	〃	۲۴	تتکافا	تتکافأ
۱۳۷	۲۵	بنو	بنی	۱۶۴	۹	التی	اللتی
۱۳۸	۴	بنو	بنی	〃	۱۴	بعد الاسلامه	بعد الاسلام
۱۳۹	۲۲	العشری	العتری	〃	۱۵	نظام	نظامه
۱۴۰	۲۲	موصعین	موضعین	۱۶۵	۱۲	الشعبئ	الشعبی
۱۴۲	۱۸	خاد	خالد	〃	۲۷	یوم	یوما
۱۴۳	۷	وفی وبهذا	وفی بهذا	۱۶۶	۱۴	خیر	غیر
〃	۲۱	الکلی	العکلی	〃	۱۵	عانما	عالما
〃	۲۳	المنبرین	المنیرین	〃	۲۷	من الفتیا	من الفتیا علیه
۱۴۴	۸	بروایته	بروایة	۱۶۷	۱۲	وعرقوا	وعرفوا
〃	۸	عبید الی اسحق	عبید بن ابی اسحق	۱۶۸	۲۵	اصلاة	اسلاة
〃	۹	بنو	بنی	۱۶۹	۱۶	ارض نطلی	ارض تقلی
۱۴۵	۷	ابلنوصا	ابلغوها	۱۷۳	۹	الجلس	الحلس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۳	۲۶	سمعتم	سمعت
۱۷۴	۲۰	واللہ لاتقتل	واللہ ان لاتقتل
۱۷۵	۱۵	الاجابیش	الاحابیش
〃	۲۴	جاؤا	جاء
۱۷۷	۱۸	بعض علی	بعض وعلی
۱۷۹	۱-۲	شیبة	شبتة
۱۸۰	۷	عبتاز	مجتازا
〃	۱۴	یخبل	بخیل
〃	۲۲	عمرورا اصطلحا	عمروا اصطلحا
۱۸۲	۱	التنبہ	اشبہ
۱۸۴	۱۰	اختلفوا	اختلف
۱۸۵	۴	الیتیمیة	التیمیة
〃	۲۲	جبان	حبان
۱۸۸	۷	جربج	حربج
۱۸۹	۱۲	الصیفی	الصفی
۱۹۰	۱۱	عمرو قال	عمرو بن حزم قال
〃	۲۰	اسہم	السہم
〃	۲۱	حنی	حی
〃	۲۴	مکیم	حکیم
۱۹۲	۱۳	معجة الصحابة	معجم الصحابة
۱۹۵	۱	وبتجوا	واحتجوا
〃	۱۱	للاستماع	الاستماع
۱۹۷	۶	سارة	السیرہ
۱۹۹	۹	جامع ازہر	الجامع الازہر
۲۰۲	۱۹	العیب	الغیب
۲۰۳	۱۲	اداجاء	اذجاء
۲۰۸	۲۳	الانف اوعی	الانف ادا اوعی
۲۱۰	۲۱	تزیغ	نزیغ
۲۱۲	۱۹	عجومها	عسوسها
۲۱۷	۱۵	ھلا الکتب	ھذا الکتب
۲۱۸	۱۴	بروینہ	یروینہ
〃	۱۴	نضیعوعوها	فصبعوها
〃	۲۳	بادمر	نادر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۸	۲۶	عقدة بن	عقبة بن
〃	۲۷	امی	امتی
۲۲۱	۴	نقربہ	وقرنہ
۲۲۳	۲۵	حازثة	حارثة وفد
۲۲۳	۲۱	سننة	مسنة
〃	۲۳	العشری	العنزی
۲۲۴	۲۴	یتمنعتا	یمتعنا
۲۷۶	۲۷	عند	عند ابی داؤد
۲۷۷	۵	الوضائعین	الوضاعین
〃	۷	〃	〃
۲۷۹	۹	انہ رب	انہ الرب
۲۸۰	۱	بالبجوتی	بالنجوی
۲۸۱	۷	احادیث	الاحادیث
〃	۲۲	الھدیہ	للھدایہ
〃	۲۴	یسبب	لسبب
〃	۲۵	بقبول	لقبول
۲۸۲	۲۰	فساد	فساد
〃	۲۱	الکنانی	الکتانی
۲۸۶	۱۰	لم لیستہداه	المسلاة
۲۸۸	۱۳	تنزعی	ترعی
۳۰۷	۲۴	شیخ	الشیخ
۳۱۰	۲۳	وزقہ	ورقہ
〃	۲۶	البش	الشی
۳۱۵	۹	یاورباد	بادوباد
۳۱۷	۲	اھلة	ایلة
〃		سرارت	سراة
۳۱۸	۲۰	فاضوک	قاضوک

غلط نامہ اردو کتاب رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	فرمایاہے کہ میرے	فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور میرے
۳	۱	مرد ہیں سے	مروی ہیں۔
۶	۱۵	کتاب	کتابت
۷	۱۴	والا اس لیے	والا اسی لیئے
؍؍	۱۷	خارج لیکن	خارج ہے لیکن
؍؍	۲۲	بھی شمار ہیں آئے ان کے سوار	بھی اوس شمار میں آئے جنکی گنتی اوپر بیان ہوچکی لیکن ان کے سوا۔الخ
۷	۲۴	اونپسر قسم	اونپسر رقم
۹	۱۶	کی ہے تابین	کی ہے ابن شاہین
۹	۱۷	عالبس نخع	عالبس نخعی
۱۰	۵	وہ عبری ہیں ساعدہ	وہ عنبری ہیں اور ساعدہ
۱۱	۱۶	عسید نہیں تو	عبید ہیں تو
۱۲	۳	بندیلجی	بندنیجی
۱۳	۱۴	ذکر میں بولا جاتا ہے وہ ایک	ذکر میں قول الرق عرب کا محاورہ ہے فی رق منشور رق وہ ایک
۱۵	۶	ہیں	ہے
؍؍	۱۱	ہندی	نہدی
۱۷	۲۶	ماکولا	ماکولا نے
۲۲	۱۹	سبزالاراشی	سنبر الآراشی
۲۴	۴	بالوں	الوں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱۴	حسزار	ضنرار
۳۲	۱۸	مسلمان	سلمان
؍؍	۵	مردبانی نے	مرزبانی نے
؍؍	۲۶	سے روایت	سے وہ روایت
۳۵	۱۶	کیے	کیا
۳۸	۱۸	گرہ	گروہ
۴۰	۳	کے لیے خیبر کے قلعہ کشیبہ میں	کے خیبر کے قلعہ کشیبہ میں سے
۴۴	۲۵	اور	وہ
۴۵	۱۸	حمیہ	حموی
۵۰	۶	تولے	نوتے
۵۴	۱۲	گا	کا
۵۸	۱	پرت	پٹرت یعنی اقتادہ
۵۸	۲۵	صعفا	ضعفا
۵۹	۱۴	تقطر	نقطر
۶۲	۱	اسلام	سلام
۶۴	۵	اور احمد	اور وہ اصح
۶۹	۱۶	شین اور دونو	شین اور غین دونو
۷۵	۱۷	اور	اوسکو
۷۶	۱	عبداللہ	عبدالبر
۷۸	۲۶	گوہین	گوہین کے
۸۳	۱۵	لبنی	کھیتی
۸۸	۱۹	شہیا	سٹھیا
۹۲	۱۶	عمار کے	عثمان کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۳	شکروں	لشکروں	۱۸۸	۹	صیفی	صفی
۱۰۵	۱۸	بیرسے	ابرسے	؍؍	۱۲	صیفی	صفی
۱۰۶	۲۸	اس ہتوڑے	اس کے مثل ہتوڑے	؍؍	۱۶	معیب	سیب
۱۱۱	۴	هزاد	مراد	۱۹۲	۱۴	معجمتہ	معجم
۱۱۵	۱۸	اول اورسے	اوس چیز سے	۱۹۵	۱۴	دماغ	دیاغ
۱۱۶	۱۱	لیا ہیں اور	لیا ہیں نے اور	۲۰۵	۳	مددگاری	مَدَد
۱۲۲	۱۵	لیجانب سے	کیجانب سے	؍؍	۴	مددگاری	مَدَد
۱۲۳	۱۹	کہا ہے کہ کیا	کہا ہے کہ لیا	؍؍	۱۰	ہو	ہوں
۱۲۴	۲	کو	کہ	۲۰۷	۶	جانے	جاتے
؍؍	۲۴	کیئے	سیجئے	۲۱۰		فَرَدٌ	فردیت
؍؍	۲۵	ۃ	کہ	۲۱۷	۷	خواہ	یا سوئے
۱۳۲	۲	بہنبناہٹ	ہنہناہٹ	؍؍	۷	کاہو	کے
؍؍	۶	چھاؤ	جھاؤ	۲۳۲	۱۹	عرفہ	صرفہ
؍؍	۹	ابرائی	بُراہی	۲۳۵	۱۹	عاتیہم	عانیہم
؍؍	۱۵	کے	کے لیئے	؍؍	۲۰	معنے	عنے
۱۴۴	۳	کیئے	سیئے جائیں	۲۳۶	۱۱	سبب	سبب ہے
۱۵۶	۲	الله	اللہ کے	۲۴۹	۲۱	اورمردویہ	اورابن مردویہ
	۳	سیجہ	سیجہ	۲۵۴	۲۰	مرٔ	مٹ
۱۵۸	۱۳	۰	۰	؍؍	۲۵	تلفظ	بلفظ
۱۶۱	۱۰	کوٹی	کوتی	۲۵۵	۱۰	دین	عزم
۱۶۹	۲۵	حکم یا ایسی	حکم سے یا ایسی	۲۵۷	۱۶	عیوض	عوض
۱۷۵	۱۲	اونٹ	اونٹ پر	۲۵۸	۴	عیوض	عوض
۱۷۹	۱	شیبہ	شبتہ	؍؍	۸	عیوض	عوض
؍؍	۲	شیبہ	شبتہ	۲۵۹	۲۵	تیسافہ	قافیہ
؍؍	۳	تولوں	قولوں	۲۷۰	۱۳	عیوض	عوض
۱۸۰	۹	کے	کی طرف	۲۷۵	۲	د	رو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۷	۲۷	ہیں اور لکھا	ہیں اور معنی نفث	۲۹۹	۱۷	کو	سے کے
			کی بڑھا پاسہے اور	۳۰۲	۲۰	صورت	سورۃ
			معنی رفث کی فاحش کلام	۳۱۷	۶	تریں	تری
۲۸۸	۱۲	بیروں چرستے	بیروں میں چرستے	״	۱۷	یں	ہیں
۲۸۸	۱۸	دالی	ڈالی	۳۱۸	۱	آادر	آیا
۲۹۲	۱۴	ردسہے	واردسہے	״	۵	ہر	بر
۲۹۴	۱۳	ارعایت		״	״	کہ	کر
۲۹۸	۵	اروعار	روعاء	۳۱۹	۱۸	دہ ثبت	دہ دیت